الٰہی غنچۂ امید بکشا

خطبات الحنفیہ

ملنے کا پتہ

حافظ محمد الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

فوٹو آرٹ پریس لاہور

Marfat.com

خُطُبَاتُ الْحَنَفِيَّةِ

مِنْ خُطَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

خُطْبَةُ الْاُوْلٰی (نمبر ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ
نَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ
لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ
سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

Marfat.com

رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی ط نَسْئَلُ رَبَّنَا اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ
یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ ط
یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ الصّٰلِحٰتِ قَبْلَ اَنْ تَشْتَغِلُوْا عَنْہَا ھَرَمًا نَاغِضًا
وَّمَوْتًا خَالِصًا وَّمَرَضًا حَابِسًا وَّتَسْوِیْفًا مُّوْلِیًا وَّصِلُوْا
بِالَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ تَسْعَدُوْا وَاَکْثِرُوْا
الصَّدَقَۃَ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ تُؤْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَ
تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ تُخْصِبُوْا وَانْہَوْا
عَنِ الْمُنْکَرِ تُنْصَرُوْا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ اَکْیَسَکُمْ اَکْثَرُکُمْ ذِکْرًا لِّلْمَوْتِ
وَاَکْرَمَکُمْ اَحْسَنُکُمْ اِسْتِعْدَادًا لَّہٗ اَلَا وَاِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ
التَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃَ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّزَوُّدَ
لِسُکْنَی الْقُبُوْرِ وَالتَّاَھُّبَ لِیَوْمِ النُّشُوْرِ ط

Marfat.com

اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

Marfat.com

وعظ اول در بیان احکام جمعہ

حضرات:- پیشتر اس سے کہ میں آیت کا ترجمہ بیان کروں، مناسب سمجھتا ہوں کہ پہلے اس کلام پاک کے فضائل عرض کردوں، تاکہ آپ کو اس کی عظمت وبزرگی معلوم ہو جائے اور آیت مذکورہ بالا کا مضمون بخوبی ذہن نشین ہو جائے

فضائل قرآن

مسلمانو! یہ اس کلام پاک کی آیات ہیں جن کی فصاحت وبلاغت کو بڑے بڑے فصحاء وبلغائے عرب تسلیم کر چکے ہیں، کہ واقعی یہ کلام خدائے وحدہ لاشریک کا ہے، انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت ہے، کہ ایسی فصیح وبلیغ کلام سنا سکے، حضرات جس طرح اس کی ذات بے عدیل وبے مثال ہے اسی طرح اس کا کلام بھی بے مثل وبے عدیل ہے، چنانچہ اس دعویٰ میں ایک شاعر نے کیا ہی عمدہ دل اور پاکیزہ نظم ارقام کی ہے جو حاضرین وناظرین کی دلچسپی کے لئے بیان کی جاتی ہے، وھو ہذا

اے قول پاک یزداں اے معجز نمایاں — اے نقش لوح محفوظ اے جان روح انساں
ہر لفظ میں ہے تیرے اک شان کبریائی — ہر قول میں ہیں تیرے سو معجزے درخشاں
تیرا شرف ہے بالا وہم وخیال سے بھی — ہے تیری وہ بزرگی جس کا نہیں ہے امکاں
سرچشمہ ہدایت کہنا تجھے بجا ہے — اے اصل دین وایمان اے پر جلال فرقاں
اسرار وہ ہزاروں تجھ سے چھپے ہوئے ہیں — کہنہ کو جن کی اب تک پہنچا نہیں ہے انساں
دل سے فدا ہیں تجھ پر دین خدا کے پیرو — ہے تو ہی فخر ان کا ہیں تجھ پہ وہ نازاں
طرز بیاں نے تیرے رام ان کو کر لیا ہے — ناطق ہے اور حجت ان پر ترا ہے فرماں

جرأت ہے کس کو اتنا کھولے زباں جو تجھ پر!
زہرہ یہ کس نے پایا جو دو بدو ہو آگر!

جائے نزول تیری مکہ ہے اور مدینہ — تیرا پیارا مولد بیت خدا ہے پہلا
کرتا ہے فخر تجھ پر تنہا نہ اک عرب ہی — نازاں نہیں ہے تجھ پر صرف ایک خاک بطحا
اب ہند وچین ویورپ کرتے ہیں ناز تجھ پر — ہے شام وروم تجھ پر پھولا نہیں سماتا
ہے فیض تیرا جاری مشرق میں ہی نہ تنہا — مغرب میں گونجتی ہیں تیری صدائیں سرجا
جتنا کہ تو ہے مشکل اتنا ہی تو ہے آساں! — حاصل جہاں ہے ششدر امی وہاں ہے گویا
عقبیٰ کا سیدھا رستہ ہم کو بتا دیا ہے — سچ پوچھئے تو یہ ہے تجھ سے خدا کو پایا

تیرہ صدی ہوئی ہیں دنیا میں تجھ کو آئے   تیرا جلال اب بھی ہے دن بدن چمکتا

ہوگی نجات ان کو دنیا کے کب خطر سے

ہیں بدنصیب وہ ہی جنکیں جمہ تیرے در سے

بر حق ہے تیرا دعویٰ سچی ہے تیری حجت   لونڈی ہے تیرے گھر کی ہوئی سی اک فصاحت

سب جن و انس مل کے دل سے اگر یہ چاہیں   لائیں بنا کے کوئی تیری سی ایک سورت

ممکن نہیں ہے ممکن ہرگز نہیں ہے ممکن   ہوتا نہیں کبھی یہ ہو جائے اگر قیامت

مردوں کو زندہ کرنا آسان ہے بلاشک   مع جسم آسمان پہ جانے میں ہے نہ دقت

ناممکنات عالم ممکن ہیں اور آساں!   لیکن نہ بن سکے گی تیری سی ایک سورت

تو ہے کلام باری کافی ہے بس یہ کہنا   پھر کس کی چل سکے گی آگے تیرے طاقت

دنیا کے کل مسلمان رکھتے ہیں دل میں تجھ کو   وہ جانتے ہیں اپنی اس میں ہے بس سعادت

جو ہیں سمجھ کے بھوکے اور عقل کے ہیں دشمن

ان پر تیرے دلائل اب تک نہیں ہیں مبرہن

ہے فخر قاصدی کا روح الامین کو تیری   کر گئے ہیں خود محسنا تیری بڑی بزرگی

حاصل شرف ہوا ہے کل انبیاء کو تجھ سے   عصمت کی تو نے ان کو دی آن کر گواہی

اسے لئے ہیں ڈر گئے تیرے ہیبت سلاطین   عظمت ہے تیری غالب ہے رعب تیرا ساری!

اندھے کا تو گدا ہے، لنگڑے کا تو عصا ہے   حامی یتیم کا ہے، اور رانڈ کا ہے والی!

میداں میں جنگجو کا تو ہی ہے دل بڑھاتا   ہے ہاتھ میں تیرے ہی بالکل ظفر کی کنجی

دنیا کے سرکشوں نے مانا ہے تیرا لوہا!   یورپ کے آج دل پر ہے دھاک تیری بیٹھی

مظلوم کی حمایت کی ہے مدام تو نے   تو رحم کا ہے مصدر انصاف کا ہے حامی

کیا جان ہے کسی کی تیری طرف جو دیکھے!

حافظ تیرا ہے باری اور اس کے کل فرشتے   ؎ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

الغرض، اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کلام پاک میں جس کا کوئی مثل و نظیر دنیا بھر میں نہ ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا ارشاد فرماتا ہے اور کس محبت کے پیرایہ میں جس طرح کہ والدین اپنے بچوں کو محبت سے ہدایت کرتے ہیں اللہ اکبر، قربان جاؤں ایسے مولا کریم پر، دیکھو اشارہ ہوتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو یعنی جنہوں نے سچے دل سے اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کر لیا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی وہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے، اور محمد

(صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے رسول ہیں میری اس بات کو کان رکھ کر سنو اور اس پر عمل کر کے جنت الفردوس کے وارث بنو۔ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ یعنی جب نماز جمعہ کے لئے اذان کہی جائے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ تم لوگ اللہ ذکر کی طرف دوڑو (مسلمانو) یہاں ذکر سے مراد نماز جمعہ اور اس کا خطبہ ہے اور دوڑنے سے مراد و مقصود نہایت اہتمام کے ساتھ جانا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں مروی ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے پھر اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو استعمال کرے بعدہ جامع مسجد کی طرف چلے جب مسجد میں آئے تو کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے اور جس قدر نوافل قسمت میں ہوں پڑھے، پھر جب امام خطبہ پڑھنے لگے، تو اس وقت بالکل خاموش دوزانو ہو کر بیٹھا رہے (حتی کہ اگر کسی کو سنتیں پڑھنی باقی ہوں تو امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک خطبہ کے شروع سے لے کر اخیر تک خطبہ میں سنتیں پڑھنی جائز نہیں، بعض لوگوں کو دھوکا لگا ہے، کہ خطبہ ثانیہ میں سنتیں شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ تمام خطبہ فرض و واجب ہے، اور فرض و واجب کے مقابلہ میں سنتیں ادا کرنا عقلاً و نقلاً ممنوع ہیں) پس جو شخص اس بات پر کاربند ہوگا، اس کے گناہ گذشتہ جمعہ سے اس وقت تک جس قدر ہوئے ہوں اسی کے سبب معاف ہو جائیں گے

صحیح مسلم میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نماز جمعہ کی ترک سے باز رہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دیگا، پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے

ترمذی شریف میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص تین جمعہ سستی سے (یعنی بغیر عذر) ترک کر دیتا ہے، اس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے، اور ایک روایت میں ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہو جاتا ہے مقام غور ہے، کہ جس شخص سے اللہ تعالیٰ بیزار ہو گیا، تو پھر اس کا کہاں ٹھکانا ہے،

صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلعم نے ایک موقعہ پر جمعہ کے ترک کرنے والوں کے حق میں ارشاد فرمایا، کہ آج میرا مصمم ارادہ ہے، کہ جمعہ کے وقت کسی اور کو اپنی جگہ امام کروں، اور آپ ان لوگوں کی طرف جا کر ان کے مکانوں کو جلا دوں، جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔ خیال کیجیے، کہ نماز جمعہ کی کس قدر تاکید ہو رہی ہے

احیاء العلوم میں مروی ہے، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا، وہ نماز جمعہ اور جماعت پنجگانہ میں شریک نہ ہوتا تھا، اس شخص کے حق میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ وہ شخص دوزخ میں ہے، پھر وہ شخص ایک ماہ تک متواتر آپ سے یہی سوال کرتا رہا، مگر آپ یہی جواب دیتے رہے، کہ وہ دوزخ میں ہے

Marfat.com

القصہ ان احادیث صحیحہ سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے، کہ نماز جمعہ کی شریعت میں سخت تاکید ہے، اور اس کے تارک پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، کیا اب بھی کوئی شخص بعد دعوی اسلام کے اس فرض کے ترک کرنے پر جرأت کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اس موقعہ پر مجھے چند شعر یاد آگئے، جو اس وقت کے لئے نہایت موزوں ہیں، ذرا کان لگا کر غور سے سنیئے

بندگی حق کی کرو، دن رات نفع زندگی! بندگی ہے بندگی ہے بندگی ہے بندگی
آج کچھ کر لو عبادت، ورنہ کل روز قیام سامنے حق کے تمہیں ہوگی خجالت لا کلام
پرسش اعمال خالق جس گھڑی فرمائے گا ملک و دولت جاہ و حشمت کچھ نہ واں کام آئیگا
منزل مقصود پر ہم کس طرح پہنچیں گے آہ! حد سے افزوں اپنے سر پر ہو گیا بار گناہ
اور ہزاروں سال کی راہ صراط پر خطر بال سے باریک تر ہے تیغ سے ہے تیز تر
بار عصیاں کے سبب گر تو ہے دوزخ میں گرا جس کے اندر ہیں عذاب بے حد و بے انتہا۔
باپ بھائی، ماں بہن، فرزند و زن اور یار غار عاشق و معشوق، نوکر، بندۂ خدمت گذار
کام آئے گا نہیں ہر اک جدا ہو جائے گا بلکہ اک اک عضو دشمن جان کا ہو جائے گا
توبہ عصیاں سے کرو ہر وقت پہلے موت کے ورنہ پیش آ دے ہے خرابی سخت پیچھے موت کے
ہو سکیں جو کام اچھے آج کر لو مومنیں کل نکلنا گور سے ہاتھوں کا ممکن ہے نہیں
بے ثبات ہستی موہوم مانند حباب یا ہے افسانہ کوئی یا ہے خیال اور یا ہے خواب
تندرستی ہے بڑی شئی اس کو نعمت جانیئے زندگی بھر عبادت سب ہے، غنیمت جانیئے
گر جوانی میں عبادت کا ابھی نہیں! جب بڑھاپا آگیا، کچھ بات بن پڑتی نہیں۔
ہاتھ میں پاؤں میں پھر یہ زور یہ طاقت کہاں نطق میں یہ بات بینائی میں یہ قوت کہاں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت گر جوانی ہو چکی! پر بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی!
جو گیا ملک عدم کو یاں نہیں آئے گا پھر پنج روزہ زندگی کوئی نہیں پائے گا پھر
ہے یہاں جن کا بھرے دماغ افلاک پر قبر میں سونا پڑے گا ان کو فرش خاک پر
ہفت کشور کا خزانہ آج ہے گر جن کے ہاتھ گور میں جائیں گے کل وہ پا برہنہ خالی ہاتھ
شوکت و تخت و کلاہ بادشاہی ہے یہاں بے کسی، دو گز زمیں، و توق گدائی ہے وہاں
زیب یہاں زربفت کے کمخواب کے سو پیرہن اور وہاں لے جائیں گے یہاں سے اگر کچھ تو کفن
جن کو کھانے کے لئے ہے یاں غذائے بیشمار عاقبت ہو جائیں گے اک دن غذائے مور و مار

غیر اعمالِ نکو واں کچھ نہیں کام آئے گا! چھوڑ کر تنہا چلے آئیں گے خویش و اقربا
تو بہا ستغفار عصیاں سے کرو ورتے رہو
امر و نہی حق تعالےٰ کو ادا کرتے رہو

حضرات:- اب میں مختصراً آداب و احکام جمعہ بیان کرتا ہوں، ذرا گوش حق نیوش سے سنئے

احکام جمعہ والصف:- مسئلہ:- اذان سن کر بیع و شرا یعنی معاملات دنیوی چھوڑ کر جمعہ کا اہتمام کرنا چاہیئے، حتیٰ کہ سب سے پہلے اور اول وقت آکر امام کے پاس بیٹھنے کا قصد کریں، مگر مسجد میں باتیں کر کے (جیسا کہ آج کل رواج اور دستور ہو گیا ہے، کہ مسجدوں میں تمام دنیا بھر کے قصہ جات اور نزاعات اور مقدمات دنیوی فیصل کئے جاتے ہیں) اپنی نیکیاں ضائع نہ کریں، بلکہ اس حدیث پر عمل کر کے ثواب اخروی کے مستحق بنیں، وہ حدیث یہ ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اول وقت آنے کا ثواب ایسا ہے، گویا ایک اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیا، پھر ایسا جیسے گائے قربانی کی، پھر ایسا جیسے مینڈھا قربانی کیا، پھر ایسا جیسے مرغ تصدق کیا، پھر ایسا جیسے انڈا تصدق کیا (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ:- پہلی صف میں جگہ ہوتے، دوسری صف میں نہ بیٹھیں، جب ایک صف پوری بھر جائے تو دوسری میں بیٹھنا شروع کریں، اسی طرح صفوں کو آراستہ کریں، صف میں خوب مل کر کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں، اور ذرا بھی خالی جگہ نہ چھوڑیں، ورنہ شیطان اس میں گھس کر نمازیں خراب کرتا ہے (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ:- لوگوں کو پھاند پھاند کر اول صف میں نہ جائیں، ہاں اگر اگلی صفوں میں جگہ باقی ہو، تو اسے بھر لینا چاہیئے، جگہ کم ہو، تو دو آدمیوں کے بیچ بیٹھ کر تکلیف نہ دیں (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ:- جو شخص پہلے آکر بیٹھ جائے، وہ جگہ اسی کا حق ہے، اگر کوئی کسی ضرورت سے چلا جائے، اور پھر لوٹ آنے کی امید ہو، تو اس کی جگہ پر قبضہ نہ کریں، کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھیں، کسی حیلہ سے جائے نماز وغیرہ بچھا کر جگہ نہ روکیں، جو جہاں بیٹھے بیٹھنے دیں (مشکوٰۃ)

مسئلہ:- زاد المعاد میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ معمولی چھوٹا سا پڑھا کرتے تھے، مگر نماز کو ضرور طویل کرتے تھے۔

مسئلہ:- اثنائے خطبہ میں اگر کوئی بات قابل امر و نہی پیش آجاتی تھی، تو آپ اس کی تعلیم فرما دیتے تھے

مسئلہ:- آپ کے آگے نہ کوئی چوبدار پکارتا چلتا تھا، نہ کسی خاص وضع کا لباس ہوتا تھا

مسئلہ:- آپ مسجد میں تشریف لا کر سب کو سلام کرتے تھے۔

مسئلہ:- آپ منبر پر چڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، اور پھر سلام کرتے، اور بیٹھ جاتے۔

Marfat.com

مسئلہ: بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ اذان کہتے، جب وہ اذان کہہ چکتے، تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ شروع فرماتے اذان اور خطبہ میں کچھ فصل نہ ہوتا تھا

مسئلہ: آپ کبھی کمان پر کبھی عصا پر سہارا لگا کر کھڑے ہوتے تھے،

مسئلہ: خطبہ کے وقت آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، اور آواز بلند ہوتی اور غضب شدید ہوتا جیسے کسی غنیم سے لوگوں کو ڈراتے تھے

مسئلہ: اکثر آپ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں منافقون پڑھتے کبھی پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری میں هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے،

مسئلہ: خطبہ سننا واجب ہے، اس وقت باتیں کرنا، درود شریف، کلام مجید نماز وغیرہ خواہ سنن جمعہ ہی ہوں، پڑھنا نہ چاہیئے (مشکوٰۃ)

مسئلہ: جس وقت خطیب ممبر کی طرف چلے، اسی وقت سے سب کچھ چھوڑ کر ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہوں، اگر کوئی سنت پڑھتا ہو، تو اختصار قرأت کے ساتھ اسے پورا کرے (مشکوٰۃ)

مسئلہ: اگر خطبہ کی آواز نہ آتی ہو تب بھی کچھ نہ پڑھیں، اور نہ بات چیت کریں، بلکہ اسی طرف کان لگائے بیٹھے رہیں، اگر کوئی کچھ پڑھتا یا باتیں کرتا ہو، اس کو بھی منع نہ کریں (زاد المعاد)

مسئلہ: جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آئے، تو اس وقت بھی درود شریف باواز بلند نہ پڑھیں، ہاں بلا حرکت زبان صرف دل میں پڑھ لینے سے کوئی مضائقہ نہیں اور جب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ (یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجتے رہتے ہیں، اے مسلمانوں تم بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجا کرو) پڑھی جائے تو دل ہی دل میں درود و سلام پڑھیں (در مختار)

مسئلہ: خطبہ عیدین میں نماز کے بعد بھاگنا اور خطبہ نہ سننا ممنوع ہے، چاہیئے کہ خطبہ کے بعد دعا مانگ کر جائیں، گو آواز وہاں تک نہ آتی ہو (در مختار)

اللہ تبارک و تعالےٰ ہر مسلمان کو ان احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے!

اب میں وعظ کو ان اشعار پر ختم کرتا ہوں جسے ایک درد والے نے نہایت ہی درد کیسا تھ لکھا ہے

دلا تا چند خسپی طاعت کن کہ طاعت به ز هر کار است — سعادت آں کسے دارد کہ وقت صبح بیدار است
دلم گوید کہ برخیزم ہوا گوید دمے دیگر — ہوا را سرزنش باید کہ وقت امر جبار است
خروساں سحر گویند قم قم اہل غفلت را — تو خود مستی نمیدانی کسے داند کہ ہشیار است

ترا اندر لحد آرند جنازہ مرکبت سازند! چو اندر گور درآرند عمل آنجا ترا یار است!
اگر سلطان تبریزی وگر شمس شکر ریزی یقین در خاک آمیزی دور گورت شب تا راست

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند

دستور ہے کہ اس وقفہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول نہیں، ہاں دل میں بلا ہاتھ اٹھائے دعا مانگنا مضائقہ نہیں ہے دعا یہ الاوطار پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے

خُطْبَةُ الثَّانِيَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ ذِي الْمَقَامِ الْاَسْنٰى قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالٰى اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ وَعَلٰى اٰلِهٖ
الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الظَّاهِرِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى اَوَّلِهِمْ
وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الشَّيْخِ النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَ
الصَّوَابِ الَّذِيْ كَانَ رَاْيُهٗ مُوَافِقًا بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى
كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ جَامِعِ اٰيٰتِ الْقُرْاٰنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى مَظْهَرِ
الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ
الْهُمَامَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ
الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى

السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ
رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ
يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي
الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ
لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَ
اَهَمُّ وَاَكْبَرُ ۝

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ

نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا
هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ
غَوٰى نَسْاَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ
رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ وَاِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا اِلٰى
نِهَايَتِكُمْ فَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ الْمَخَافَتَيْنِ بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ
مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا
يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ فِيْهِ فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهٖ لنفسہ وَمِنْ
حَيٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ

Marfat.com

فوالذی نفسی بیدہٖ ما بعد الموت من مستعتب ولا بعد الدنیا دارًا الا الجنۃ والنار اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولکم اما بعد فقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی الکلام القدیم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثمًا عظیمًا ۝ (سورۃ نساء)

وعظ دوم در بیان شرک

حضرات! پیشتر اس سے کہ میں آیت کی تفسیر کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں مناسب سمجھتا ہوں کہ وعظ سننے کا مسنون و مشروع طریقہ بیان کردوں، تاکہ وعظ سے جو اصل غرض اور مدعا ہے آپ کو حاصل ہوجائے، وعظ سننے سے لوگوں کے اغراض مختلف و متفاوت ہوتے ہیں بعض کی غرض تو محض نکتہ چینی ہوتی ہے بعض کی خوش الحانی اور چیدہ چیدہ اشعار سننا بعض کی منطقی عبارتوں کی جانچ پرتال بعض کی صرف مجمع کی شرکت بعض کی خیر و برکت بعض کی پوشیدہ امراض خفیہ کا علاج ہوتی ہے، اس طرح کہ واعظ جو کہتا جائے اسکو اپنے احوال پر منطبق کرکے دیکھتے جائیں کہ آیا جو کچھ یہ کہہ رہا ہے میں اس پر عمل کیا کرتا ہوں یا نہیں اور حقیقت میں غرض بھی یہی ہونی چاہیئے، رہی یہ بات کہ اپنی امراض خفیہ ہر شخص کو کب معلوم ہوسکتے ہیں جن کو وہ مضامین وعظ پر منطبق کرکے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر مومن کے واسطے خواہ وہ کتنا ہی ضعیف الایمان کیوں نہ ہو ایک نور عظیم ہے کہ جس سے وہ اپنے نفع اور نقصان کو دیکھ سکتا ہے، جیسے شمع کہ اس میں کم و بیش نور ضرور ہوتا ہے مگر ہاں اس بصیرت کے لئے اتباعِ دین کا قصد ضرور شرط ہے پس جو کوئی دین کا اتباع کرتا ہے نور عقل کے ساتھ وہی سب کچھ دیکھ سکتا ہے لیکن آج کل حال بالکل اس کے برعکس ہوگیا کیونکہ لوگ عقل کا اتباع کرتے ہیں اور دین کو اس کا تابع بناتے ہیں جو عقل و نقل کے خلاف ہے

Marfat.com

الغرض مقصود وعظ سننے سے اپنے احوال کی اصلاح اور اس پر وعظ کے اقوال کی تطبیق دینا ہے پس اگر اصلاح کی کوشش میں بھی مر جائے گا تو صالح اور نیک بخت ہوگا، اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو ایسی توفیق بخشے کہ اس حیات مستعار کو غنیمت جان کر اپنی امراض مزمنہ کا علاج کیا کریں،

نظم

دس برس کی عمر جس دن ہو گئی یا بیست کی
آدمی کو چاہیئے کچھ قدر سمجھے زیست کی

تیس کے سن تک نشاط زندگی حاصل رہے
جب ہوا چالیس کا ہر کام میں کاہل رہے

اور جب اس عمر کو تم سے گئے پورے پچاس
فرق آتا ہے بصر میں جاتے ہیں ہوش و حواس

ساٹھویں میں تکیے دیوار کی حاجت پڑے
جب ہوا ستر کا پھر ہر کام میں دقت پڑے

جب ہوئی اسی کی یا نوے کی عمر بے بقا
تن میں آئی ناتوانی جان پر رنج و عنا

بلکہ اب تو اسی نوے کے بہت ہوتے ہیں کم
تھوڑے ہی سن میں چلے جاتے ہیں سوئے عدم

دیکھتے ہی دیکھتے کیا طفل کیا پیر و جواں
چلتے پھرتے موت آئی مر گئے ہیں ناگہاں

قصہ کوتاہ ہے جئے تم سو برس یا ایک دن
اس جہان بے بقا سے کوچ ہوگا ایک دن

تو منبہ رہتے ہو کیوں بے فکر و بے غم بے خبر
اک سفر درپیش ہے دور و دراز و پر خطر

توشۂ اعمال تھوڑا بار عصیاں بے شمار
منزل مقصود ہے بس دور شیطان راہ مار

پل صراط اک بسکہ باریک و طویل و تنگ ہے
اس کے نیچے ایک دریا آگ سے لبریز ہے

نیک و بد اعمال تولے جائیں گے میزان میں
ہو حساب ذرہ ذرہ حشر کے میدان میں

منزل اول ہے اس کی شہر خاموشاں میں قبر
اس میں تنگی کے سبب کروٹ کا بھی لینا ہے جبر

گھٹا اندھیری کوٹھڑی ہے ہر طرف سے بند آہ
روشنی کے اور ہوا کے واسطے روزن نہ راہ

ہے سرہانے پائینتی خاک اور داہنے بائیں خاک
نیچے اوپر خاک ہے تاریک تر ہے اک مغاک

توبہ عصیاں سے کرو اور روز و شب ڈرتے رہو
امر و نہی حق تعالےٰ کو ادا کرتے رہو

آمدم برسر مطلب اب میں آیت مذکورۃ الصدر کی طرف حاضرین کی توجہ منعطف کرتا ہوں، اللہ تعالےٰ سورہ نسا میں ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ کہ بیشک اللہ تعالےٰ اس جرم کو معاف کرتا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اس کے سوا جس کو چاہے معاف

کردے۔ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک گردانا فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا تو بڑا طوفان باندھا جو گناہ عظیم ہے

حضرات! سب سے پہلے لفظ شرک کے معنی سمجھنے ضروری ہیں، کیونکہ جب تک شرک کے معنی معلوم نہ ہو جائیں، تب تک شرک کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی

لغت میں شرک کے معنی ہا کسے شریک و انباز شدن ہوتا ہے، شارع کی اصطلاح میں بھی اسی کو شرک کہتے ہیں کوئی اور معنی متصور نہیں ہیں یعنی خداوند تعالیٰ کے صفات مخصوصہ میں کسی مخلوق کو ساجھی اور شریک سمجھنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں صفت جو اللہ تبارک و تعالیٰ میں ہے، وہی صفت اسی حیثیت سے بالاستقلال فلاں مخلوق میں بھی ہے، یا کسی شخص کو کسی کام کا فاعل حقیقی جاننا یعنی علاوہ اس وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ کے کسی مخلوق کو بھی خدا سمجھنا اسی کا نام شرک ہے جس کی ممانعت میں قرآن مجید اور حدیث نبویہ ناطق ہیں، چنانچہ مثال کے طور پر قرآن مجید سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ معرکۃ الآرا قصہ پیش کیا جاتا ہے جس میں شرک کی حقیقت پر پوری پوری روشنی پڑتی ہے، اور وہ یہ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَىٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ

اَکْبَرُ ج فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ٭ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ٭

حضرات! ان آیات کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ نمرود کے زمانہ میں بعض ستاروں کو بعض چاند بعض سورج اور بعض نمرود کو خدا جانتے تھے اور جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے ایک ستارے کو دیکھا جو زہرہ یا مشتری تھا اور قوم اُسے کو سجدہ کرتی تھی، تو انہوں نے کہا "یہ میرا پروردگار ہے" یعنی قوم اس ستارے کو خدا کہتی ہے لیکن جب ستارہ ڈوب گیا تو ابراہیم علیہ السلام نے اس کی حالت تغیر و تبدل ہونے کے باعث اس کی خدائی سے انکار کیا۔ اسی طرح چاند اور سورج کو دیکھ کر فرمایا چونکہ قوم اس کو پوجتی تھی، اس واسطے یکے بعد دیگرے وہ بھی اس کو خدا کہتے ہیں، لیکن پھر اس کے تغیر و تبدل کو دیکھ کر اپنی رائے کو بدلتے گئے آخر الامر انہوں نے یہ کہا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ٭ سوائے اس خدا کے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور کسی کو خدا نہ سمجھونگا، اور قوم سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم لوگ جو شرک کرتے ہو یعنی کئی خدا ٹھیراتے ہو، اس شرک سے میں اپنے آپ کو بری کرتا ہوں

اس مقام پر ایک شبہ یہ پیدا ہوتا ہے، کہ ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستاروں وغیرہ کو خدا ٹھیراتی تھی چنانچہ لفظ اٰلِهَةً سے صاف ظاہر ہوتا ہے، جو اس آیت میں ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً یعنی جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر کو کہا، کہ کیا تم بتوں کو الٰہ یعنی خدا پکڑتے ہو، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے بھی ستارہ، چاند اور سورج کو یہ کہا تھا یعنی یہ میرا رب ہے، یہ انہوں نے اپنی قوم کے خیال کے موافق کہا تھا پھر انہوں نے اسی کو یعنی قوم جو بتوں کو الٰہ سمجھتی تھی یا آپ نے اپنی قوم کے خیال کے موافق ستارہ، چاند اور سورج کو رب کہا تھا، شرک قرار دے کر اپنے کو اس سے بری کیا یعنی یہ کہا کہ ہم بتوں کو الٰہ یا ستاروں وغیرہ کو رب نہیں سمجھیں گے، اس واسطے کہ سوائے اس خدا کے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے ان سب کو خدا سمجھنا شرک کرنا ہے یعنی خدا کا شریک ٹھیرانا ہے، پس اس قصہ سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک شرک اسی کا نام ہے جو سوائے اس کے مخلوق کو اللہ یا رب کہے یا سمجھے یعنی خدا تعالیٰ کے سوا اور بھی خدا ٹھہرالے اور اس امر کے شرک ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے؟ اور کون نادان سوائے اس خدا وحدہٗ لاشریک کے دوسرے کو خدا کہہ سکتا ہے؟ اگر بالفرض محال کسی جاہل نا سمجھ مسلمان کا ایسا خیال خام ہو بھی تو بیشک اسے توبہ جدید اور تجدید نکاح کرنا چاہیئے، ہاں عوام کالانعام کی طبائع اسی طرح اولیاء صاحبان قبور کی طرف زیادہ مائل ہیں لیکن اگر ان سے بھی دریافت کیا جائے کہ تم کیا سمجھ کر ایسا کرتے ہو تو وہ یہی جواب دیں گے، کہ چونکہ یہ سب خدا کے مقبول اور مقرب بندے ہیں، اس واسطے ہم ان سے یہ درخواست کرتے ہیں، کہ ہمارے واسطے دعا کریں

یعنی ان کا خیال مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی معنوی کے شعروں کے موافق ہے

آب خواہ از جو بجو خواہ از سبو! کاں سبو را ہم مدد باشد ز جو!
نور خواہ از مہ طلب خواہی ز خور! نور مہ ہم ز آفتاب است اے پسر!

خصوصاً ایسا تو ان سادہ لوحوں کے دلوں میں یہ وہم بھی نہیں گذرتا ہوگا نعوذ باللہ کہ یہ سب خدا ہیں علاوہ ازیں حدیث بھی موجود ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ تو اگر کوئی جاہل بے وجہ ملا اس کو شرک کہے اور لوگوں کو شرک کا خوف ہو اگر اس سے باز رکھنا چاہے تو یہ بجز وسوسہ فِی صُدُوْرِ النَّاسِ کے اور کیا سمجھا جائے گا باب میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ ہمیں بھی توحید اور صراط مستقیم پر قائم رکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند

خُطْبَةُ الثَّانِيَةِ

اِلٰهُ الْخَلْقِ ذُو الْمَنِّ الْعَظِيْمِ جَوَادٌ مَاجِدٌ مُعْطِي النَّعِيْمِ
مَلِيْكٌ مَالِكٌ مَلِكٌ كَبِيْرٌ حَلِيْمٌ قَادِرٌ مُحْيِي الرَّمِيْمِ
وَحِيْدٌ حَامِدٌ حَيٌّ لَطِيْفٌ رَفِيْعٌ مَالِكُ الْمُلْكِ الْعَظِيْمِ
بَدِيْعُ الْخَلْقِ عَلَّامُ الْخَفَايَا سَمِيْعُ الصَّوْتِ مِنْ تَحْتِ الْعَظِيْمِ
هُوَ الْفَرْدُ الْمُدَبِّرُ كُلَّ شَيْءٍ هُوَ الْمَوْصُوْفُ بِالْوَصْفِ الْقَدِيْمِ
اِلٰهُ الْخَلْقِ فَوْقَ الْعٰلَمِيْنَ عَظِيْمٌ صَاحِبُ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

Marfat.com

فصل علی النبی الهاشمی ... رسول صاحب الدین القویم

شفیع المذنبین بیوم حشر ... کریم صاحب المجد الکریم

شهید شاهد مولی البرایا ... امین صاحب الوحی الحریم

تحیات کمسک نافحات ... نثرن علیه کالدر النظیم

علی الاولاد والاصحاب طرا ... جواد الناس بالفیض الجسیم

علی ابی بکر من قد فاق دهرا ... بافضال وبالمن العمیم

حبیب المصطفی جهاز جیش ... رفیق الغار سباق شهیم

علی الفاروق سر الحق فی الدین ... اشد الناس فی امر الحکیم

فحوم الناس فی المامور طرا ... قدوم الناس فی الخطب الجسیم

علی عثمان ذی النورین اوفی ... بعهد الله بالعزم الصمیم

شهید الدار حمال الرزایا ... امین ماجد بر قسیم

علی اسد الولی المولی علی ... همام حارث بطل شهیم

شجاع ضیغم کرار صف ... فرار الاعداء فی الحرب الحمیم

عَلٰی حَسَنَیْنِ مَظْلُوْمَیْنِ ابْنَیْ | عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی الْمَوْلَی الْکَرِیْمِ

عَلَی الْعَبَّاسِ وَالْحَمْزَۃِ عَمَّیْ | رَسُوْلِ اللّٰہِ مُبْتَسِمٍ وَّسِیْمٍ

عَلَی الزَّهْرَآءِ قَدْ فَاقَتْ نِسَآءً | مُنَقَّاۃً مُّصَفَّاۃَ النَّسِیْمِ

وَعَائِشَۃَ الزَّکِیَّۃِ وَالْعَفِیْفَۃِ | مُطَهَّرَۃِ الْفَرِیَّۃِ عَنْ نَّعِیْمٍ

عَلَی الْاَنْصَارِ وَالْاَتْبَاعِ جَمْعًا | وَّمَنْ قَامُوْا بِدِیْنٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ امْنُنْ عَلَیْنَا | فَمَنْ غَیْرُکَ لِقَلَّاشٍ عَدِیْمٍ

تَرَحَّمْ بِالنَّبِیِّ الْهَاشِمِیِّ | عَلَی الضُّعَفَآءِ وَالْقَلْبِ الْهَضِیْمِ

عَلَی الْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ طُرًّا | لِبَیْتِ اللّٰہِ وَالرُّکْنِ الْحَطِیْمِ

عَلَی الْغُرَبَآءِ وَالْفُقَرَآءِ مِنَّا | عَلَی الْاُمِّ الضَّعِیْفَۃِ وَالْیَتِیْمِ

وَشُنَّ عَلٰی غُزَاۃِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ | وَاَنْقِذْهُمْ مِّنَ الْیَوْمِ الْوَخِیْمِ

فَیَارَبِّ اغْفِرَنْ عَنِّیْ ذُنُوْبِیْ | وَاَدْخِلْنِیْ بِفَضْلِکَ فِی النَّعِیْمِ

اُذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَکْبَرُ

Marfat.com

خطبۃ الاولٰی نمبر (۳)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَمْطَرَ اَقْطَارَ الرَّحْمَۃِ مِنْ سَحَابِ الْمَغْفِرَۃِ
وَنَوَّرَ قُلُوْبَ اَھْلِ الْمَعْرِفَۃِ بِفَیْضَانِ اَنْوَارِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، وَشَرَحَ صُدُوْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِنُوْرِ اَذْکَارِ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط
ھُوَ سَلْسَبِیْلُ اَنْھَارِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَآئِہِ الَّذِیْنَ
فَازُوْا اِلٰی اَعْلَی الدَّرَجٰتِ بِکَثْرَۃِ اَذْکَارِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ خُصُوْصًا عَلٰٓی اَوَّلِھِمْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الصِّدِّیْقِ
التَّقِیِّ اَسْبَقَ بِاِقْرَارِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَعَلٰٓی
اَعْدَلِھِمْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ النَّقِیِّ بِفَیْضَانِ اَنْوَارِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

Marfat.com

اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلٰى اَحْلَمِهِمْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ

الزَّكِيِّ جَامِعِ اَسْرَارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلٰى

اَعْلَمِهِمْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ الرَّضِيِّ قَاطِعِ الْكُفَّارِ بِذِى الْفِقَارِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ

السَّعِيْدَيْنِ اَبِىْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ الَّذَيْنِ

مُحَبَّتُهُمَا مُوْجِبُ النَّجَاةِ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ كَاشِفَىْ اَسْتَارِ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ

بِاَزْهَارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ

مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِبِشَارَةِ الْمُصْطَفٰى وَعَلَى الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

وَعَلٰى كُلِّ مَنِ اسْتَقَرَّ بِاِقْرَارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

شَفِيْعُ الْحَشْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَنُوْرٌ عَلَى الصِّرَاطِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَنَجَاةٌ مِّنَ النِّيْرَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَمَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِ الْجِنَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

Marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَمَفْتُوْحٌ بَابُ الرَّحْمَۃِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بِبَرَکَۃِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

یُنَادِیْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ یَّا رَحْمٰنُ لَا نَطْلُبُ اَنْ تَحْشُرَنَا

سَاعَۃً حَتّٰی نَقُوْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تیسرا وعظ دربیان کلمہ طیبہ توحید

حضرات! اس خطبہ میں کلمہ طیبہ کی فضیلت اور بزرگی کا بیان کیا گیا ہے جس کے مطالب و معانی کو سمجھنا ہر مسلمان پر فرض ہو واجب ہے، کیونکہ یہی وہ کلمہ پاک ہے، جو اسلام کا اصل الاصول ہے، اور جس کے باعث ہمیں دیگر اقوام سے فخر و امتیاز حاصل ہے، یہی وہ کلمہ ہے جس کی تبلیغ کے لئے ہزار ہا پیغمبر مبعوث ہوئے لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں نے محض زبان ہی سے کلمہ پڑھنا اصل مقصود سمجھ لیا ہے، حالانکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کلمہ سے اصل مقصود یہ ہے، کہ اس کے معانی و مطالب پر غور و خوض کر کے اپنے حال پر منطبق کریں کہ آیا ہم میں اس کلمہ طیبہ کے معنی پورے طور پر پائے جاتے ہیں یا نہیں، چنانچہ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ جو شخص بصدق دل کہتا ہے، گویا یہ کہتا ہے، کہ سوائے اللہ کے نہ کوئی واجب الوجود ہے اور نہ کوئی قدیم ہمیشہ رہنے والا نہ کوئی تمام ممکنات کا پیدا کرنے والا نہ کوئی معلومات غیر متناہی کا جاننے والا، نہ کوئی تمام عیبوں سے پاک نہ کوئی نفع و ضرر پہنچانے والا نہ کوئی شے عالم میں اس کے حکم اور ارادے کے بغیر ظاہر ہو سکتی ہے، پس اب آپ ان الفاظ پر ذرا گہری نظر کے لئے غور و تامل کریں کہ کیا اوصاف جو مخصوص بذات الٰہی ہیں ہم کسی اور میں تو نہیں سمجھتے؟ اور کیا ہم میں بھی توحید کا وہ نقشہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھینچا ہے پورے طور پر پایا جاتا ہے جیسے کہ حدیث شریف میں ہے عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ رواہ البخاری ومسلم یعنی بخاری اور مسلم میں حضرت انس سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت و مزہ پائے گا، ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس کو سب سے زیادہ ہو جس کی نشانی قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمائی ہے، کہ دین کی مدد کرے قول سے اور فعل سے اور شریعت کی حمایت کرے اور

اسلام کے مخالفین جو اسلام پر اعتراض کریں انکا جواب دے اور اخلاق و عادات میں آپ کی پیروی کرے مثلاً سخاوت ایثار علم صبر اور تواضع میں، دوسرے فقط اللہ کے لئے کسی سے دوستی یعنی خداوند کریم کی رضامندی کے لئے نہ کسی دنیاوی غرض سے مثلاً دیندار عالم متشرع درویش سے محبت رکھنی، تیسرے دوبارہ کافر بننا اس کو اتنا دشوار و ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔ غرض یہ کسوٹی اسلام جو مخبر صادق علیہ السلام نے ہمیں اپنا زر ایمان پرکھنے کیلئے بتائی ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر گھڑی اپنا ایمان پرکھتے تھے، لہذا ہمیں بھی لازم ہے کہ اپنا زر ایمان دن میں کم از کم ایک بار خصوصاً رات کو سوتے وقت تو ضرور پرکھ لیا کریں جیسے دوکاندار دوکان بند کرنے کے وقت اپنا گلہ رقم شمار کرکے بعدہ یہ اندازہ لگاتا ہے کہ مجھے آج اس رقم موصولہ سے کیا نفع یا نقصان حاصل ہوا، اگر نفع ہوتا ہے تو تمام رات آرام و چین سے بستر استراحت پر لیٹتا ہے اور صبح اٹھ کر اور بہتر ذرائع و وسائل تلاش کرتا ہے کہ جس سے زیادہ نفع اور فائدہ ہو، اور اگر نقصان معلوم ہوتا ہے، تو تمام رات فکر و غم میں کٹتی ہے صبح کو حسب معمول دوکان کھولتا ہے اور دن رات کوشش اور سعی بلیغ کرتا ہے کہ آج تو ضرور کچھ فائدہ ہونا چاہیئے، چنانچہ شب و روز اسی تگ و دو میں سرشار رہتا ہے، آخر حصول مطالب میں کامیاب ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر مومن ہر رات کو اپنے اعمال پر ایک سرسری نظر ڈال لیا کرے تو انشاء اللہ تمام اعمال بد آہستہ آہستہ کم ہو جائیں گے اور ایک دن ایسا ہوگا کہ وہ بالکل انسان کامل اور خدا کا مقبول بندہ بن جائے گا، خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ اس پر بھی کاربند ہو گئے تو امید قوی ہے کہ آپ میں رسول اللہ صلعم کا نقشہ بدیہی طور سے نظر آئیگا، تو عین منشائے نبوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا" یعنی جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ منزل مقصود کو پہنچ گیا، چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں واقعی یہ رسولی نقشہ پایا جاتا تھا، منجملہ ان کے میں ایک عاشق صادق صحابی کا قصہ بیان کرتا ہوں جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ عاشق صادق اور متبع سنت نبوی کیسے کیسے ہو گذرے ہیں، اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔

تفسیر عزیزی اور مثنوی مولانا روم میں مروی ہے، کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے مملوک تھے، تو پوشیدہ اسلام لائے تھے، آخر کو رفتہ رفتہ ان کے اسلام لانے کی خبر اس مردود کو پہنچی، تو اول ان کو ملازمت سے برطرف کیا، پھر ان کو اپنے سامنے بلوا کے پوچھا، کہ تو کس کی پرستش کرتا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا کی پرستش کرتا ہوں، اس مردود نے کہا کہ تم اس عقیدے سے باز آجاؤ، ورنہ تم سے بری طرح پیش آؤں گا، بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں تو اس پاک اور سچے عقیدے سے ہرگز نہیں پھر سکتا، اور تا دم واپسیں اسی پر قائم رہوں گا، جو تیرا جی چاہے تو کرلے، کیونکہ میں اس وقت تیرا غلام ہوں، کچھ عذر نہیں، یہ سنکر وہ شقی ازلی آگ بگولا ہوگیا تو اسی وقت اپنے نوکروں اور خادموں کو حکم دیا کہ تا حکم ثانی ہر وقت میرے اس بے فرمان غلام کے

Marfat.com

بدن میں ببول کے کانٹے چبھوتے رہو اور جب آفتاب خوب گرم ہو یعنی عین دوپہر کے وقت اس کو چت لٹا کر اس کے تمام جسم پر گرم بھاری پتھر رکھ دیا کرو، جس سے یہ جلتا رہے اور ہل بھی نہ سکے، اور اس کے ارد گرد آگ جلا دو، کہ جس سے یہ اور بھی گرم رہے، اور جب شام ہو تو ہاتھ پاؤں باندھ کر اندھیرے مکان میں قید رکھو، علاوہ ازیں اس کو لات بھر کوڑے مارتے رہو پس کئی دن تک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس مصیبت میں گرفتار رہے اور باوجود اس مصیبت و تکلیف کے آپ کلمہ توحید یعنی احد احد (یعنی میرا معبود ایک ہے وحدہ لاشریک ہے) کہتے رہے، مولانا روم اپنی مشہور کتاب مثنوی معنوی میں اس سانحہ کو نہایت درد انگیز پیرایہ میں بیان فرماتے ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

تن فدائے خار مے کرد آں بلالؓ	خواجہ اش میزد برائے گوشمال
کہ چرا تو یاد احمد مے کنی	بندہ بد منکر دین منی
مے زد اندر آفتابش او نہ خار	او احد مے گفت بہر افتخار
تا کہ صدیق آں طرف مے گشت تفت	آں احد گفتن بگوشش او برفت

یعنی اتفاقاً حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا گذر بھی ادھر ہوا، اور بلال رضی اللہ عنہ کے احد کہنے کی آواز آپ کے کان میں پڑی تھی

چشم او پر آب شد دل پر عنا	کاں احد مے یافت بوئے آشنا

یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور دل رنج سے بھر گیا، اس سبب سے کہ اس لفظ احد کے کہنے سے آشنا کی بو پاتے تھے

بعد ازاں خلوت بدیدش پند داد	کز جہوداں خفیہ مے دار اعتقاد
عالم السرست پنہاں دار کام	گفت کردم توبہ پیشت اے ہمام

یعنی اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے موقعہ پا کر حضرت بلالؓ کو خلوت میں یہ نصیحت کی، کہ ان جہودوں سے اپنے اعتقاد کو چھپائے رکھو حضرت بلالؓ نے کہا، اے صاحب صادق بہت اچھا مجھے آپ کا فرمانا بسر و چشم قبول ہے، لو آپ کے ہی سامنے توبہ کرتا ہوں۔

روز دیگر در پگہ صدیق تفت	آں طرف از بہر کار خویش رفت
باز احد بشنید و زخم ضرب خار	بر فروزید از دلش شوق و شرار

یعنی دوسرے دن حضرت صدیقؓ کو جب اس طرف جانے کا اتفاق ہوا، تو آپ کے کانوں میں پھر وہی احد کی پیاری آواز آئی اور کانٹوں کی مار سے ان کے دل میں شوق و شرر کی آگ بھڑکی،

Marfat.com

بازپندش داد باز او توبہ کرد　　عشق آمد توبہ او را بخورد!
توبہ کردن زیں نمط بسیار شد　　عاقبت از توبہ او بیزار شد!

یعنی پھر حضرت ابو بکر رضہ نے موقعہ پاکر ان کو نصیحت کی، پھر انھوں نے بھی تجدید توبہ کی، لیکن جب حضرت عشق نے غلبہ کیا، تو پھر توبہ وغیرہ نسیاً منسیاً ہو گئی، غرض اسی طرح آپ نے بہت دفعہ توبہ کی، اور توڑ دی، بالآخر آپ بار بار توبہ کرنے سے بیزار اور تنگ ہو گئے، القصہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زر کثیر دے کر بلال رضی اللہ عنہ کو اس مردود و ملعون کی غلامی سے آزاد کرایا، اور ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے مامور کیا،

غرض یہ تھے موحد اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق و شیدا، کہ جنھوں نے اپنی جانیں اس توحید کے اقرار میں نثار کر دیں، اور ہزارہا طرح کی تکالیف و مصائب برداشت کیں، مگر کلمہ شرک زبان پر نہ لائے، اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسی آزمائش کے وقت بھی توحید اور صراط مستقیم پر قائم و برقرار رکھے، آمین ثم آمین

از روز مردن غافلی مشغول دنیا تابکے　　فکر لباس فاخرہ ایں ذوق بیجا تابکے
گر دولت فغفور چین باشد ترا زیر نگیں　　آخر روی زیر زمین تخت و تمنا تابکے
کوچ است و دور ایں منزل ست بے توشہ رفتن مشکل ست　　پائے زعصیاں در گل ست ایں کاہلیہا تابکے
تاچند داری سیم و زر ناکے بگردی در بدر　　اے بوالہوس اندر ہم نگر ایں سود و سودا تابکے
تاچند داری شور و شر در حرص اسپ و گاو خر!　　از یاد مولے بے خبر ایں شور و غوغا تابکے
مرغ سحر گفتگو در وہر شب جستجو!　　اے غفلتعل آخر بگو ایں خواب غفلتہا تابکے
کو حشمت اسکندری بر کلہ عالم سروری　　کو نعمت و بالا تری مغرور دنیا تابکے
دنیا ست مانند حباب از وے گرفتست احباب　　کو رستم و افراسیاب ایں ہما تابکے
دیں پیر زال عشوہ گر خود را بدار اندر نظر　　مست بگیرائے بے خبر از مے تولا تابکے
تاچند یا نی اے غنی آخر ز دنیا بگذری.　　تاکے تن خود پروری در دہر ہر سو تابکے

بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر رؤف رحیم

(اینجا بنشیند بار برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کے لئے دیکھو خطبہ نمبر ۱)

خطبۃ الاولیٰ نمبر۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْوَاحِدِ الْمَلِیْکِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الْاَعْلَی الْمَحْمُوْدِ لِکُلِّ حَامِدٍ وَالْمَقْصُوْدِ الْکَامِلِ الْمَسْجُوْدِ لِکُلِّ عَابِدٍ لَا مَوْلُوْدَ لَہٗ وَلَا وَالِدٌ تَحَدَّہٗ لَا مَحْدُوْدَ عِلْمُہٗ لَا مَعْدُوْدَ حِلْمُہٗ الْاَوْسَعُ اَحَاطَ الْعَالَمَ وَمَا اَمْرُہٗ مَرْدُوْدٌ لَا مَامُوْلَ مَا عَدَاہُ وَلَا مَسْئُوْلَ مَا سِوَاہُ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّہَا وَھَدَاہُ وَوَعَدَ بِکَمَالِ کَرَمِہٖ کُلَّ مُسْلِمٍ اٰوَاہُ اِعْطَاءً مَا لَا رَاہُ وَلَا اَحَدٌ اَعْطَاہُ ھُوَ الْاَوَّلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَلَّامُ لَا اَوْلَادَ لَہٗ وَمَا اُولٰی لَکُمْ سِوَاہُ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَکْرَمِ الْمُکَرَّمِ عَدَدَ الرَّمْلِ وَالْحَصٰی عَلٰی اَکْمَلِ الْکُمَلَاءِ وَاَعْلَمِ الْعُلَمَاءِ مُحَمَّدٍ حَامِلِ اللِّوَاءِ وَمَا وَصَلَ اِلٰی لِوَائِہٖ اَحَدٌ اِلَّا اَسْلَمَ لِلِوَاءِ اِسْمِہٖ

عَلَی السَّمَاءِ اَحمَدُ وَمُسَمَّاہُ کَاسمِہٖ مَحمُودٌ مَحسُودُ کُلِّ حَاسِدٍ
لَمَّا حَسَدَ وَکُلُّہٗ مُطَہَّرٌ طَہُورٌ مَسعُودٌ لَمَّا کَرَّمَہٗ وَاَسرَاہُ مَہمَا
اَرَادَ اَن اَرسَلَہٗ اِلَی العَالَمِ کُلِّہٖ وَوَلَّی العَسَاکِرَ وَسَادَ اَرحَمَ الرُّحَمَاءِ
لِاَوِدَّائِہٖ اَحلَمَ الحُلَمَاءِ لِحُسَّادِہٖ وَاَعدَائِہٖ دَعَا سَائِرَهُم اِلَی
الاِسلَامِ وَاَرَاهُم صِرَاطًا سَوَاءً وَاَسمَعَهُم کَلَامَ اللّٰہِ وَاَحکَامَہٗ
سَحَرًا وَّمَسَاءً مَسلَكُ مَاسِوَاہُ کَدِرٌ وَمَمَرُّہٗ کَالمَاءِ عَمَرَہٗ
دَمَّرَ اَہلَ الحِرصِ وَالہَوٰی وَاَمَاطَ عِلَلَ الصُّدُورِ وَ
اَرسٰی اَعلَامَ الاِسلَامِ وَہَدَمَ اَسَاسَ مِلَلِ اللَّہوِ مَحَطُّ
المَعَالِمِ وَمَطرَحُ الاَسرَارِ صَدرُہُ الرَّحرَاحُ اَعمَلَ کَلَامَہٗ
اَمَلَ کُئُوسِ المُدَامِ وَالرَّاحِ مَا اَسلَمَ وَمَا اَطَاعَہٗ اَحَدٌ
اِلَّا اَسلَمَ وَعَلَا عَلَی المُلُوكِ وَمَا عَصَاہُ عَاصٍ اِلَّا صَارَ مُردًا
وَّہَلَكَ وَمَا سَلَكَ مَسلَکَہٗ وَمَا وَالَاہُ اَحَدٌ اِلَّا ہُدِیَ وَمَا
وَلّٰی مُوَلٍّ صَادَّہٗ اِلَّا وَہُوَ رَدِیٌّ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا

Marfat.com

سِرُّهٗ سَاهٍ وَاَكْرَمَهٗ كَرَمًا وَّلَا عَدَّ لَهٗ وَلَا اِحْصَاءَ وَلَوْ اَرَادُوْا
حَصْرَهٗ مَا حَصَرُوْا وَالسَّلَامُ عَلٰى اٰلِهِ الرُّؤَسَاءِ وَاَوْلَادِهِ الْاَطْهَارِ
سَلَامًا دَائِمًا كَامِلًا سَرْمَدًا اَعْدَادَ الْاَمْطَارِ وَمِلَاءَ كُلِّ الْاَمْصَارِ
وَارْحَمْ كُلَّ مُسْلِمٍ وَّطَهِّرْ اَسْرَارَهُمْ وَاَصْلِحْ اَحْوَالَهُمْ وَاَعْطِهِمْ اَوْطَارَهُمْ
وَاَعْلِ الْاِسْلَامَ وَاحْرُسْ دُوْرَهٗ وَاَهْلَهٗ وَاسْمَعْ دُعَاءَهُمْ وَمَهْمَا
دَعَوْكَ وَسَلِّطْ عَسَاكِرَهُمْ عَلٰى رَهْطِ اللُّوَّارِ وَسَهَوْا وَعَصَوْكَ ۔

چوتھا وعظ در بیان فضائل کلمہ طیبہ

اما بعد فقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی الکلام القدیم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ لا الٰہ الا ھو آیۃ الکرسی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ (صحیحین) حضرات چونکہ یہ خطبہ ہی بے نقطہ ہے لہٰذا اس خطبہ کے وعظ کے واسطے بھی ایک ایسا کلمہ بے نقطہ تجویز کیا گیا ہے جو اس مضمون کا لب لباب ہے یعنی تمام مسلمانوں کا وظیفہ یہ ہوتا ہے وہ کلمہ متبرک یہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی سوائے خدا کے جو وحدہٗ لاشریک ہے کوئی پرستش و عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں مسلمانو! ایمان کے دو رکن اس کلمہ طیبہ میں پائے جاتے ہیں اول خدا کو خدا جاننا اس طرح کہ اس کا شریک دوسرے کو نہ سمجھے دوم رسول کو رسول جاننا کہ ان کے سوا دوسرے کی راہ نہ چلے یہیں ہی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنی ہیں یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود پوجنے کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور پیغمبر ہیں چونکہ یہ کلمہ بڑا اہتم بالشان ہے اور توحید کا لب لباب ہے اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی شان میں فرمایا ہے افضل الحسنات (صحیح حسین) یعنی یہ کلمہ تمام نیکیوں سے افضل و برتر ہے اس کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں توحید و رسالت کا جو اصل الاصول دین و ایمان ہے، بیان پایا جاتا ہے

ترمذی اور ابن ماجہ میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ یعنی کلمہ

Marfat.com

لا الہ الا اللہ تمام ذکروں سے افضل ہے وجہ افضلیت کی یہ ہے، کہ اس میں توحید کا ثبوت اور شرک کی تردید پائی جاتی ہے، اسی واسطے یہ ذکر دیگر اذکار سے افضل و برتر ہے

چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کلمہ کو کلمہ اخلاص بھی فرمایا ہے، جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے لا الہ الا اللہ کلمۃ الاخلاص یعنی لا الہ الا اللہ کلمہ اخلاص ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے وہ شخص زیادہ مستفید ہوگا جس نے خالصاً اللہ اپنے دل سے یہ کلمہ کہا ہے، مطلب اس کا یہ ہے، کہ جس نے توحید اور رسالت کو قولاً و فعلاً ثابت کر دکھایا ہے، اس کیلئے رسول اللہ صلعم ضرور بالضرور شفاعت کریں گے، کیونکہ اس نے بصدق دل ایسی بات کی تصدیق کی ہے جو عین منشائے ایزدی ہے، ترمذی شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ اپنے خالص دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش معلی تک پہنچ جاتا ہے

اگرچہ ان دونوں روایتوں سے کلمہ شریف کی بلند رسائی معلوم ہوتی ہے، یہاں تک کہ عرش عظیم اور اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے، لیکن طیبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، کہ ان دونوں روایتوں سے مراد اصل جلدی قبول ہونا ہے

صحیح حدیث میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمہ لا الہ الا اللہ ہمیشہ اس کے پڑھنے والے کو نفع دیتا ہے، اور اس سے معصیت دور کرتا ہے لیکن مالو تستخف بحقہا یعنی جب تک، کہ وہ اس کی بیقدری نہ کریں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی بیقدری کیا ہے، فرمایا، کہ جب خلاف شرع کام ہونے لگیں، اور ان کی روک تھام نہ ہو یعنی جو لوگ خلاف شرع کام کرتے ہوئے دیکھیں اور ان کو عبرت نہ ہو اور اپنی طاقت بھر اس کے مٹانے کی کوشش نہ کریں، تو گویا انہوں نے کلمہ توحید اور اسلام کی بے قدری کی،

حضرات! اس کلمہ طیبہ کے پڑھنے سے نہ صرف ثواب ہی ہوتا ہے، بلکہ ایمان کی تجدید بھی ہوتی ہے، جیسا کہ طبرانی رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ یعنی تم اپنے ایمان کو نیا کرو تو کہا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم ایمان کو کس طرح نیا کریں قَالَ اَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، تو آپ نے فرمایا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ بکثرت پڑھا کرو،

الغرض۔ اس حدیث پر عمل کرنا صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا ہی حصہ و بخرہ ہے، کہ وہ ذکر پاس و انفاس سے اپنے ایمان کی ہر لحظہ بلکہ ہر سانس کے ساتھ تجدید کرتے رہتے ہیں جس کی پوری پوری واقفیت دیندار صوفیوں سے تعلق رکھنے والے ہی جانتے ہیں، کہ وہ ظاہر و باطن میں اپنے آپ کو اس حدیث کا کس طرح مصداق بنا گئے ہیں،

اس کلمہ طیبہ کے پڑھنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں، جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

Marfat.com

کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے درخت کے پاس جس کے پتے سوکھے ہوئے تھے تشریف لے گئے اور آپ نے اپنا عصا مبارک اس درخت پر مارا جس سے اس درخت کے پتے جھڑ گئے اس پر آپ نے فرمایا اِنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ یعنی یہ چار وکلمات الحمد للہ سبحان اللہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندہ سے اس طرح گناہ دور کرتے ہیں، جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں،

عن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ موسٰی نے کہا یَارَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ وَاَدْعُوْکَ بِہٖ اے میرے رب مجھ کو ایسی چیز سکھلا جس کے وسیلے سے تیرا ذکر کروں اور تجھ سے ان الفاظ سے دعا کروں فقال یا موسٰی پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ اے موسٰی علیہ السلام قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا کرو فقال یارب کل عبادک یقول ھذا موسٰی نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار، یہ تو تیرے سب بندے پڑھا کرتے ہیں انما ارید شیئاً تخصنی بہ لیکن میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے خاص شے سے مخصوص فرما قال یا موسٰی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے موسٰی علیہ السلام لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَھُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ اگر بالتحقیق ساتوں آسمان اور ان کے آباد کرنے والے (یعنی باشندے) میرے سوا اور زمینیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں لَمَالَتْ بِھِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. تو بیشک لا الہ الا اللہ کا پلڑا جھک جائے گا (شرح السنۃ) سبحان اللہ کلمہ طیبہ کے کیا کیا انوار و برکات ہیں

اس کلمہ کے پڑھنے سے نامۂ اعمال کے سابقہ گناہ بھی محو ہو جاتے ہیں، چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے، تو یہ کلمہ اس بندہ کے نامۂ اعمال کے پاس جا کر اس بندہ کی جس خطا کو اس میں دیکھتا ہے، اس کو صحیفۂ اعمال سے دور کرتا ہے

علاوہ ازیں احیاء العلوم کی ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے، کہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کو نہ قبر میں اور نہ ہی قیامت میں خوف قبر سے نہ تب سے اٹھتے وقت جبکہ تمام مخلوق حیران و سرگرداں ہوگی، کوئی حیرانی اور وحشت نہ ہوگی،

چونکہ اس کلمہ کی بدولت گناہ مغفور اور وحشت قبر دور ہو جاتی ہے اس لئے یہ مومن عذاب الٰہی سے مخلصی پا سکتا ہے کیونکہ اس کلمہ طیبہ کی بدولت عذاب الٰہی سے پناہ اور امن ملتا ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتا ہے کلا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی یعنی کلمہ طیبہ میرا قلعہ ہے جو کوئی میرے اس قلعے میں داخل ہوگا سو میرے عذاب سے امن پائے گا،

پس جب بندہ عذاب اخروی سے مخلصی اور امن پائے گا تو بالیقین وہ جنت میں چلا جائے گا، کیونکہ حدیث شریف

میں ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی ہے (فقیہ ابو اللیث)

تنبیہ الغافلین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِلْجَنَّۃِ ثَمَنٌ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا، کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا جنت کی بھی کچھ قیمت ہے، آپ نے فرمایا کہ ہاں کلمہ لا الٰہ الا اللہ جنت کی قیمت ہے

خلاصہ یہ کہ کلمہ طیبہ کے پڑھنے اور مدام ورد رکھنے پر حدیثوں میں بہت کچھ ثواب کا وعدہ ہے، جیسا کہ مختصر بیان کیا گیا، غرض کلمہ طیبہ زندوں کے لئے تو باعث برکات ہے اور مردوں کے لئے موجب نجات ہے چنانچہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی میت مومن کی نیت سے ایک لاکھ بار کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے ایک روایت میں ستر ہزار بار بھی منقول آیا ہے اور اس کا ثواب اس میت کو بخشے، اگر وہ مردہ قابل عذاب ہے، رہائی اور خلاصی ہوگی، اور اگر قابل عذاب نہیں تو اس کے درجات و مقامات بلند کئے جائیں گے (مکتوبات جلد ۲)

سبحان اللہ، اس کلمہ طیبہ میں کیا کیا انوار و برکات رکھی پائی جاتی ہیں کہ جس صدق دل اور زبان کے پڑھنے سے ہی کیا عظمت یہ نعمتیں مل جاتی ہے،

حضرات! اس کلمہ طیبہ سے اصل فائدہ تو صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے ہی حاصل کیا ہے، کیوں کہ اس گروہ پاک نے اس پر عمل کر کے جو انوار اور اسرار الٰہی حاصل کئے ہیں، ان کو وہی لوگ خوب جانتے ہیں، جو اس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں اور سرے کو اس سے کیا خبر کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

چو دل بہ مہر نگارے نہ بستہ اے ملاء ترا ز حالت عشاق بے نوا چہ خبر

الحاصل اے جو بندہ، اس کلمہ طیبہ کو بصدق دل کہے اور اس اعتقاد پر اس کا خاتمہ ہو، تو وہ شخص جنت میں بلا روک ٹوک داخل ہوگا، چنانچہ صحیح مسلم میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ جس کا آخر کلام مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا، اسی واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اپنے مریضوں کو مرتے وقت کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو، تاکہ اس اعتقاد پر ان کا خاتمہ ہو،

مسئلہ یاد رہے، کہ مریض کو مرتے وقت یوں نہ کہنا چاہیئے، کہ کلمہ پڑھ مبادا وہ شدت مرض میں انکار کر دے اور کافر ہو جائے، بلکہ اس کے روبرو اگر وہ بیہوش ہے، تو خوب بلند آواز سے حاضرین وقت کلمہ طیبہ پڑھیں تاکہ مریض بھی کر یا سنکر وہ بھی پڑھنے لگ جائے،

غرض کلمہ طیبہ کے بڑے بڑے فوائد و برکات ہیں، اللہ تعالے ہر مسلمان کو اس کے پڑھنے کی توفیق دے نیز اسکے معانی کی سمجھ عطا فرمائے، آمین ثم آمین!!

موت ہے سر پر کھڑی تدبیر کرنی چاہیئے — پھر بنے گا کچھ نہیں تاخیر کرنی چاہیئے
پاؤں چلنے پھرنے سے ہو جائیں گے بیکار پھر — دست و بازو ہل نہیں سکنے کے ہیں ناچار پھر
خشک ہووے گی زباں منہ سے نہ نکلے کا کلام — کچھ نہ کانوں سے سنائی دے گا اسدم کلام
آنکھیں بند ہو جائیں گی ہو جائینگے لب ایکسار — پھر تو یہ مردہ بدست زندہ ہے بے اختیار
توشۂ اعمال اپنا ساتھ لے جاؤ ابھی — کون پیچھے قبر میں بھیجے گا سوچو تو سہی
بعد مرنے کے تمہیں اپنا پرایا بھول جائے — فاتحہ کو بھی قبر پر پھر نہ کوئی یار آئے
توبہ استغفار عصیاں سے کرو ڈرتے رہو — امر و نہی حق تعالےٰ کو ادا کرتے رہو

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند، دیکھو خطبہ نمبر ا یا نمبر ۲

مِنْ خُطَبِ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خُطْبَةٌ اُوْلٰى نمبر ۵

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنٰى اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

Marfat.com

یَعْصِیهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِینًا ظَهَرَ عَلَیْنَا أَبُوطَالِبٍ وَأَنَا مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُصَلِّی بِبَطْنِ نَخْلَةَ فَقَالَ
مَاذَا تَصْنَعَانِ یَا ابْنَ أَخِی فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ مَا بِالَّذِی تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِی تَقُولَانِ
بَأْسٌ وَّلٰکِنْ وَاللّٰهِ لَا تَعْلُوْنِی اِسْتِی أَبَدًا وَضَحِکَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِیهِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَکَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَکَ
قَبْلِی غَیْرَ نَبِیِّکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّیْتُ قَبْلَ أَنْ یُّصَلِّیَ النَّاسُ
سَبْعًا وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا کِتَابٌ نَّقْرَؤُهُ عَلَیْکُمْ إِلَّا کِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ
الصَّحِیفَةُ مُعَلَّقَةٌ بِسَیْفِهِ أَخَذْتُهَا مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فِیهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ مُعَلَّقَةٌ بِسَیْفٍ حِلْیَتُهُ حَدِیدٌ وَ
قَالَ بَکْرٌ اتُّسْحَدِیدٌ أَیْ حَلْقَةٌ وَعَنْ وَهْبٍ السَّوَائِیِّ قَالَ خَطَبَنَا
عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ خَیْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ
نَبِیِّهَا فَقُلْتُ أَنْتَ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ قَالَ لَا خَیْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

Marfat.com

بَعْدَ نَبِیِّہَا اَبُوْبَکْرٍؓ ثُمَّ عُمَرُؓ وَمَا نَبْعُدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَؓ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

پانچواں وعظ دربیان توحید

حضرات! اس سورت کا نام اخلاص ہے، اخلاص کے معنی ہیں خالص اور صاف کرنا چونکہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی سچی توحید سکھا کر انسان کے جھوٹے معبودوں اور باطل اعتقادوں سے پاک وصاف کیا گیا ہے، اس لئے اس سورت کا نام اخلاص ہوا۔

حضرات! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اللہ تعالےٰ کی ذات وصفات کی نسبت مذہبی دنیا میں عجیب عجیب خیالات واعتقادات ہیں چنانچہ عیسائی باپ، بیٹا روح القدس کو تین خدا یا خدا کی ذات کے تین اقانیم مساوی یک دیگر قرار دیتے ہیں، اور مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور شریک الوہیت ٹھیراتے، مجوس دو خدا ایک خالق خیر اور ایک خالق شر قرار دیتے ہیں، بعض روح اور مادہ کو مخلوقیت سے باہر اور قدیم قرار دیتے ہیں، بعض انتظام عالم کو قوائے طبعیہ اور قوانین قدرت کے بس میں اقرار دے کر اللہ تعالےٰ کو صرف کائنات سے معطل قرار دیتے بعض دہریوں کی طرح سرے سے خدا ہی کے قائل نہ تھے۔ بعض بتوں کو اللہ تعالےٰ کا ہمسر اور سفارشی قرار دیتے اور سینکڑوں بتوں اور حیوانوں کی پرستش و پوجا کرتے تھے چنانچہ سورہ اعراف میں اللہ تعالےٰ نے ان بت پرستوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَیُشْرِکُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ o وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَھُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ o یعنی کیا مشرک ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے، اور وہ

Marfat.com

آپ پیدا کئے جاتے ہیں، اور نہ ان کی مدد کرنے کی قدرت رکھتے ہیں، اور نہ ہی آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں

غرض اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں تمام مذاہب باطلہ کی تردید کر کے اپنی ذات وصفات کی بابت ٹھیک ٹھیک اور سچا اعتقاد ظاہر فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہہ دو یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) وہ اللہ ایک ہے اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ بے نیاز ہے لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور نہ کوئی اس کی مثل ہے

اللہ تعالیٰ عیسائیوں کے باطل عقیدے کی تردید یوں فرماتا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ یعنی بے شک، وہ لوگ کافر ہو گئے، جنہوں نے کہا، کہ اللہ تو یہی مریم کا بیٹا مسیح ہے وقال المسیح حالانکہ مسیح تو یہ کہا کرتا تھا، کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ یعنی اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے، اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ یعنی کچھ شک نہیں، کہ جو اللہ کا شریک گردانے اللہ نے اس پہ جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور گنہگاروں کا کوئی مددگار نہیں ہے، پھر اللہ تعالےٰ نصاریٰ کے عقیدۂ تثلیث کی تردید فرماتا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ یعنی کافر ہو گئے جو کہتے ہیں، کہ اللہ تین میں تیسرا ہے، یعنی تین خدا مانتے ہیں، ایک تو اللہ دوسرے عیلے علیہ السلام اور تیسرا روح القدس (نعوذ باللہ من ذلک) وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ حالانکہ کوئی معبود نہیں، مگر خدائے واحد وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ اور اگر وہ باز نہ آئیں گے ان خرافات سے، جو وہ بکتے ہیں لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تو البتہ جو ان میں کافر رہیں ضرور دردناک عذاب پائیں گے،

پھر اللہ تبارک وتعالےٰ مسیح علیہ السلام کے انسان ہونے کے دلائل کس خوبی اور عمدگی سے پیش کرتا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ یعنی بس مسیح ابن مریم تو ایک پیغمبر ہے، اس سے پہلے بہتیرے رسول گزر چکے، اور اس کی والدہ ولی تھی، دونوں کھانا کھایا کرتے تھے اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ یعنی دیکھو تو ہم کیوں کر ان سے دلائل بیان کرتے ہیں

Marfat.com

پھر دیکھو یہ لوگ کدھر بھٹکے چلے جاتے ہیں،

الغرض اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی، کہ عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام دونوں غذا کے محتاج تھے، بھوک سے بے چین ہوتے، اور لوازمات بشریت سے ملوث تھے، اگر خدا ہوتے تو بے نیاز ہوتے،

پھر اللہ تعالیٰ ان مشرکین کی تردید کرتا ہے، جو جنات کو خدا کا شریک اور اس کے لئے بیٹے بیٹیاں تجویز کرتے تھے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ یعنی انہوں نے جنات کو اللہ کا شریک ٹھیرایا، حالانکہ اللہ ہی نے جنات کو پیدا کیا ہے، اور انہوں نے اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بے جانے بوجھے تراش لئے، وہ پاک ہے، اور ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں، بہت بلند ہے، پھر دیکھئے، کہ کس محبت سے اللہ تعالیٰ احکام شرع بیان فرماتا ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ یعنی تمہارا پروردگار ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تمام چیزوں کا خالق ہے، تو تم اسی کی عبادت کرو، وہ ہر چیز کا کارساز ہے،

غرض توحید کا سچے دل سے اقرار کرنا باعث نجات ہے، اور کسی مخلوق کو اس کا شریک و ساتھی ٹھیرانا ایسا گناہ عظیم ہے، کہ جس کا مرتکب عقبیٰ میں وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ کا ایندھن ہوگا، اسی واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑے زور سے اس کی تردید کی۔ جیسا حدیث شریف میں ہے عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ (اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ) یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ہرگز نہ ٹھیراؤ اگرچہ تو قتل کیا جائے یا جلایا جائے،

عاشقان و محبان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھلا کب خاموش رہ سکتے تھے، انہوں نے بھی حضور کے فرمان کو اپنی کتابوں میں اشاعت و تبلیغ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا، چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مثنوی معنوی میں اس عنوان کو ایک دردناک قصے کے پیرائے میں بیان فرماتے ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

آں جہود سگ ببیں چہ رائے کرد — پہلوئے آتش بتے برپائے کرد
کانکہ ایں بت را سجود آرد برست — ور نیارد در دل آتش نشست

یعنی ایک یہودی مردود بادشاہ نے جو بت پرست تھا، حکم دیا کہ ایک جگہ بڑی بھاری آگ لگائی جائے۔ اور اس کے مقابل ایک بت قائم کیا، پس فوراً حکم کی تعمیل ہو گئی، پھر یہ حکم نافذ کیا، کہ جو شخص اس بت کو سجدہ کرے گا۔ تو چھوڑ دیا جائے، ورنہ وہ اس آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

یک زنے با طفل آورد آں جہود — پیش آں بت آتش اندر شعلہ بود
گفت اے زن پیش ایں بت سجدہ کن — ور ور آتش سوزی بے سخن!

یعنی ایک عورت بچہ والی کو اس یہودی بادشاہ نے۔ اس بت کے سامنے جہاں آگ بھڑکائی گئی تھی، اور جب کہ آگ نہایت ہی شعلہ زن تھی، لاکر کہا، تو اس بت کو سجدہ کر، ورنہ تجھے ابھی اس دھکتی آگ میں جلا دوں گا۔

بود آں زن پاک دین و مومنہ — سجدۂ آں بت نکرد آں موقنہ

چونکہ وہ عورت پاک مذہب اور سچے ایمان والی تھی، اس لئے اس نے بت کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا ؎

طفل از وے بستد و در آتش فگند — زن بترسید و دل از ایماں بکند
خواست او تا سجدہ آرد پیش بت! — بانگ زد آں طفل کانی لم امت

یعنی اس مردود نے اس پاکدامن عورت سے اس کا بچہ چھین کر آگ میں ڈال دیا یہ واقعہ ہولناک دیکھ کر اس سے ڈر گئی، اور اس کا دل ایمان سے اکھڑنا چاہا، کہ اس بت کو سجدہ کرے تاکہ مع بال بچوں کے بچ جاؤں، ابھی وہ انہیں خیالوں میں تھی، کہ یکایک بچہ نے آگ میں سے آواز دی کہ اے ماں، خاطر جمع رکھ، میں حقیقت میں مرا نہیں ؎

اندر آ مادر کہ من ایں جا خوشم — گرچہ در صورت میان آتشم
چشم بند است آتش از بہر حجیب — رحمت ست ایں سر برآوردہ ز جیب

یعنی اے ماں، تو بھی اس آگ میں گھس آ، کہ میں یہاں بہت ہی خوش ہوں، اگرچہ بظاہر آگ میں ہوں، لیکن یہ آگ نہیں ہے، بلکہ چشم بند ہے، حجاب کے واسطے یہ تو سر گریباں سے نکالے ہوئے رحمت ہے ؎

اندر آ مادر ببیں برہان حق — تا ببینی عشرت خاصان حق!

یعنی اے ماں! اس آگ میں گھس آ، اور برہان حق یعنے جو کلام اللہ سے سنا کرتی تھی ان کو اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لے، کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاصوں کو کیسی عشرت اور خوشی عطا کی ہے

اندر آ و آب بین آتش مثال | از جہانے کاتش ست آبش مثال

یعنی تو اس آگ میں بے دھڑک چلی آ، یہ آگ کی شبیہ پانی ہے، اور یہ اس جہان کی آگ ہے، جہاں آگ مثل پانی کے ہے اگر وہ عالم مثال ہے، یعنی خواب میں دیکھا، کہ آگ میں گر گئے اور جاگے، تو اس کا کچھ اثر نہیں، پس دنیا بھی ایسا ہی خواب و خیال ہے ؎

اندر آ اسرار ابراہیم بین | کو در آتش یافت ورد و یاسمین

یعنی اے ماں! تو اس میں داخل ہو، پھر ابراہیم علیہ السلام کے بھید کو دیکھ کر یہی آگ ان پر گلاب اور چنبیلی کے پھول ہو گئی تھی، میں تجھ سے پیدا ہوا تھا، تو ہر وقت مجھ کو موت کا خوف اور کانٹا سا کھٹکتا رہتا تھا، میرے لئے تجھ سے جدا ہو کر اس آگ میں پڑنا نہایت ہی اچھا ہوا۔

اندر آ مادر بحق مادرے! | بین کہ ایں آذر ندارد آذرے

یعنی اے ماں، میں تجھ کو سمجھاتا ہوں اور مادری کا واسطہ دیتا، کہ تو چلی آ اور دیکھ تو اس آگ میں آگ پن ہی نہیں ہے ؎

قدرت آں سگ بدیدی اندر آ | تا بہ بینی قدرت فضل خدا

یعنی اے ماں! تو نے اس یہودی سگ کی قدرت تو دیکھلی اب اس میں آ، اور خدا کے فضل کی قدرت دیکھ

من ز رحمت مے کشانم پائے تو | کز طرب خود نیستم پروائے تو

مجھ کو تیرے حال پر رحم آتا ہے، اس لئے میں کہتا ہوں، کہ قدم بڑھاؤ، ورنہ میں تو ایسے عیش و طرب میں ہوں، کہ مجھ کو کچھ تیری پرواہ نہیں ہے

اندر آ و دیگراں را ہم بخواں | کاندر آتش شاہ بنہادست خواں

پس تو بھی آ اور دوسروں کو بھی بلا، کہ آج بادشاہ حقیقی نے آگ میں خوان نعمت بچھایا ہے

مادرش انداخت خود را اندر او | دست او بگرفت طفل مہر جو

اندر آمد مادر آں طفل خورد | اندر آتش جوئے دوست را ببرد

الغرض اس کی ماں نے اپنے آپ کو آگ میں ڈال دیا، اور بچے نے اس کا ہاتھ فوراً پکڑ لیا اور دونوں مل گئے، دیکھو کیسے آگ میں گر کے دولت ایمان ہمراہ لے گئے ؎

Marfat.com

او ہمچنیں ہم زباں مستی گفتن گرفت　　در وصف لطف حق سفتن گرفت

بانگ میزد در میان آں گروہ　　پر ہمے شد جان خلقاں از شکوہ

نعرہ میزد خلق را کاے مردماں　　اندر آتش بنگرید ایں بوستاں

اس بچہ کی طرح اس کی ماں بھی نعرے مار مار کے کہتی تھی اے لوگو تم بھی اس آگ میں آجاؤ، اور قدرت حق کا تماشہ دیکھو، کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح اس آگ کو باغ جناں بنا دیا ہے، اور ان حقیقی یا دہ کچی آوازوں اور للکاروں کی ایسی تاثیر ہوئی کہ

خلق خود را بعد ازاں بے خویشتن　　مے فگندند اندر آتش مرد و زن

بے موکل بے کشش از عشق دوست　　تا کہ شیریں کردن ہر تلخ از دوست

تمام مردوں اور عورتوں نے بے اختیار ہو کر اپنے آپ کو اس آگ میں ڈالنا شروع کیا، ان پر نہ کوئی موکل اور نہ ہی کوئی ادا ایخ تھی، اللہ تعالےٰ کے عشق سے خود بخود اس میں گرنے تھے اس واسطے کہ کڑوے کا میٹھا کر دینا بھی اسی کی قدرت ہے، غرض جب لوگ اس طرح دھڑا دھڑ آگ میں چھلانگیں مار رہے تھے، تو نوبت بانیجا رسید ؎

تا چناں شد کاں عواناں خلق را　　منع مے کردند کاتش در میا

وہ ظالم بادشاہ سب کو منع کرتا تھا، کہ آگ میں نہ آؤ،

رو بآتش کرد شہ کاے تند خو　　آں جہاں سوز طبیعی خوے تو

چوں نمے سوزی چہ شد خاصیتت　　یا ز بخت ما دگر شد نیتت

مے نہ بخشائے تو بر آتش پرست　　آنکہ نپرستد ترا او چوں برست

غرض اس یہودی نے براہ عتاب آتش کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے تند خو تیری وہ ذاتی تند خوئی اور جہاں سوزی کیا ہوئی، تو ان کو کیوں نہیں جلاتی تیری خاصیت کیا ہوئی دیا تو ہماری قسمت بگڑ گئی، کہ تو اپنی اصلیت سے بدل گئی جو تیری پرستش کرتے تھے ان پر تو رحم نہیں کرتی لیکن جو تیری پرستش نہیں کرتے ان کو کیسے چھوڑ دیتی ہے

گفت آتش من ہماں آتشم　　اندر آ تو تا ببینی تا بشم

طبع من دیگر نہ گشت و عنصرم　　تیغ حقم ہم بدستوری برم

آگ نے جواب میں کہا کہ میں تو وہی آگ ہوں تو اندر آ اور دیکھ مجھ میں تاب ہے یا نہیں، میری طبیعت بدلی ہے، نہ میرا عنصر، میں تو وہی حق کی ننگی شمشیر ہوں مگر کاٹتی اس وقت ہوں جب کہ حکم باری تعالیٰ ہوتا ہے

Marfat.com

غرض یہ تھے سچے اور حقیقی موحد جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں، اور ہزار ہا طرح کی تکالیف و مصائب بھی برداشت کیں، مگر کلمہ شرک زبان پر نہ لائے، اللہ تعالے تمام مسلمانوں کو ایسی آزمائش کے وقت استقامت و استقلال بخشے آمین!

اے آدمی بے آخر ز دنیا میروی — ہر چند داری سیم و زر آخر ز دنیا میروی
جانت ز تن بیروں شود حال تو دگرگوں شود — عمرت بود صد یا لو دا آخر ز دنیا میروی
اسپ ہوس را تاختی قصر عمارت ساختی — سر را بناز افراختی آخر ز دنیا میروی
در خواب فخور ہمدم شدی از مال و زر خرم شدی — در فکر دین کم کم شدی آخر ز دنیا میروی
تو جوانے آدمی پس چوں زمردن بے غمی — داری لباس ماتمی آخر ز دنیا میروی
شاہاں کہ بودند سالہا باخود نبردند مالہا — گشتند ابتر حالہا آخر ز دنیا میروی
مردم بمثل کارواں بستہ ہمہ بار گراں — کس گاہ و کس بیگاہ رواں آخر ز دنیا میروی
گر عمر نوح و خضر را یابی ز الطاف خدا — از نغمہ صور فنا آخر ز دنیا میروی

صبر و قناعت پیشہ کن تخم کرم در بیشہ کن
از رفتگاں اندیشہ کن آخر ز دنیا میروی

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ خواند!

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَبُّ تَعَالٰى شَانُهٗ — اَضْحَى الضُّحٰى بُرْهَانُهٗ
اَعْلَى الْعُلٰى سُلْطَانُهٗ — سُبْحَانَهٗ سُبْحَانَهٗ
اَعْلَى الْاَعَالِيْ ظَاهِرٌ — مَوْلَى الْمَوَالِيْ بَاهِرٌ

مِنْ کُلِّ شِبْہٍ ظَاهِرٌ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

حَرَقَ الْقُلُوْبُ بِعِشْقِہٖ وَجَلَ الصُّدُوْرُ بِطَلَبِہٖ

فَقَدَ الْعُقُوْلُ بِوَهْلِہٖ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

سُبْحَانَ جَلَّ جَلَالُہٗ لِلْکُلِّ عَمَّ نَوَالُہٗ

فَوْقَ الْفُهُوْمِ کَمَالُہٗ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ وَحْدَہٗ اِخْتَارَ اَحْمَدَ عَبْدَہٗ

صِدْقٌ حَقِیْقٌ وَحْدَہٗ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

صَلُّوْا عَلٰی مَحْبُوْبِہٖ خَیْرُ الرُّسُلِ مَطْلُوْبِہٖ

نُوْرُ الْهُدٰی مَقْصُوْدِہٖ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

بَعْدَ النَّبِیِّ خَیْرُ الْبَشَرْ صِهْرُ الرَّسُوْلِ اَبُوْبَکْرْ

اَعْطَاہُ مَوْلَاہُ الْقَدْرْ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

وَمِنَ الصَّحَابَۃِ اَعْدَلُ عُمَرُ التَّقِیُّ الْاَکْمَلُ

مِنْ فَضْلِ رَبِّہٖ اَفْضَلُ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

Marfat.com

عُثْمَانُ ذُوالْحِلْمِ الْحَیَا حَافِظُ الْاٰیٰتِ الْھُدٰی
اِخْتَارَہٗ رَبُّ الْعُلٰی سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
ثُمَّ الْعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی اِبْنُ لِعَمِّ الْمُصْطَفٰی
اَدْرَکَ مِنَ اللّٰہِ الْھُدٰی سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
اَلْفَاطِمَۃُ کَبِدُ النَّبِیْ خَیْرُ النِّسَاءِ نُوْرٌ بَھِیْ
بِضْعُ النَّبِیِّ الْاَبْطَحِیْ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
حَسَنْ حُسَیْنٌ سُرُوْرُہٗ بَصَرُ الْعُیُوْنِ وَنُوْرُہٗ
سِبْطَا النَّبِیْ وَظُھُوْرُہٗ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
عَمَّاہُ ذُوالْمَجْدِ الْکَرَمْ عَبَّاسُ حَمْزَۃُ مُحْتَرَمْ
یَارَبِّ فَارْحَمْ جَمْعَھُمْ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
رِضْوَانُ رَبِّ مُحَمَّدٍ عَنْ اٰلِ صَحْبِ مُحَمَّدٍ
عَنْ کُلِّ حِزْبِ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
اَلْمُحْیِ دِیْنِ الْمُصْطَفٰی اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرَا

Marfat.com

الْمُرْشِدُ الْجَمْعِ الْوَرٰی سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

أَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ

چھٹا وعظ دربیان معرفت توحید حق تعالیٰ

حضرات: یہ آیت قرآن مجید کی باقی آیات سے نسبتاً بڑی ہے، اور اس کی فضیلت و بزرگی میں تمام کتب احادیث و تفاسیر معمور اور بھرپور ہیں، ادنے یہ کہ جو شخص اس کو ایک دفعہ رات کو سونے کے وقت معہ چار قل کے پڑھ لیا کرے، وہ متوحش اور پریشان خوابوں سے امن میں رہے گا، غرض اس کا ورد رکھنے والا جمیع بلیات سے محفوظ اور جن و شیاطین کے خوف و خطر سے مصئون رہے گا، ہر نماز فرض کے بعد اس کو ایک دفعہ پڑھنے سے ثواب عظیم اور اجر جمیل ملتا ہے،

Marfat.com

اب میں اس آیت کریمہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرتا ہوں۔ خدا کان لگا کر سنئے، کہ اس آیت کریمہ میں اتنی بڑی خوبی کیا ہے، جو اسے تمام قرآن مجید کی آیات سے فوقیت دی جاتی ہے،

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ہستی اور ذات وصفات کی تعلیم وتفہیم کے وقت دونوں فریق عقلاء وعوام کا لحاظ فرمایا یعنی افہام عوام کے لئے تشبیہ سے کام لیا، جیسا کہ اس آیت میں ارشاد ہوتا ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے، یگانہ ہے کوئی اس کا شریک ونظیر نہیں اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور وہ خود اپنی ذات سے آپ موجود اور قائم ہے لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ اس کے اندر ارواح یا اجسام ہیں ذرہ ذرہ کا وہی مالک ہے، وہی خالق ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اس کا جلال اور ہیبت اس درجہ پر ہے کہ تمام جن وبشر اور مقرب فرشتے بھی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتے، بلکہ کسی کے لئے بطور سفارش کچھ نہیں کہہ سکتے، جب تک اللہ خود کلام کی اجازت نہ دے یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اور اس کو ذرہ ذرہ کا علم ہے تمام چیزیں کھلی یا چھپی، چھوٹی یا بڑی، اگلی یا پچھلی سب جانتا ہے، اس کی قدرت اور اس کا تصرف سب کو محیط ہے، ان سب کو جاننا اور سب پر تصرف کرنا اور سب کو قائم رکھنا ہرگز اس کو بھاری نہیں وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور بندے نہیں گھیر سکتے اس کے علم سے کچھ مگر وہ جو چاہے، گنجائش ہے، اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کی وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا اور نہیں یہ کہ جب وہ ایک طرف کے کام پر متوجہ ہے، تو دوسری طرف کے کام پر متوجہ ہونے سے دوسری طرف کے کام میں کچھ غفلت آجائے، وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وہ علی ہے یعنی ایسا عالی شان کہ وہم وخیال بھی اڑ کر اس کی بلندی شان کو نہیں پا سکتا، اور عظیم ہے، یعنی اس قدر بڑا کہ تمام عقلیں مل کر اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہم وادراک کی رسائی بالکل قاصر ہے، جیسا کہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد — نہ فکرت بغور صفاتش رسد
توان در بلاغت بسحبان رسید — نہ در کنہ بیچون سبحان رسید
کہ خاصان دریں رہ فرس راندہ اند — بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند

خلاصہ! یہ کہ اس کی ہستی کی حقیقت کوئی شخص بجز نور ایمان کے معلوم نہیں کر سکتا، اور جن کو نور ایمان حاصل ہے، وہی اس کی توحید کے قائل اور مقر ہیں، اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کو قبلہ اسلام میں داخل فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ

شَہَادَۃِ اَنْ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاۤءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَ

صَوْمِ رَمَضَانَ (متفق علیہ) یعنی بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ اسلام پانچ چیزوں پر بنایا گیا ہے، اول اس بات کی گواہی دینی کہ سوائے اللہ کے کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے، اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، دوم نماز کا قائم کرنا، سوم زکوۃ دینا، چہارم حج کرنا، پنجم رمضان کے روزے رکھنا

حضرات! ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہے، جس پر وہ چیز قائم ہوتی ہے، اگر وہ بنیاد اور جڑ نہ ہو، تو وہ چیز قائم نہیں رہ سکتی، مثلاً مکان کی بنیاد زمین پر اور چھت کی بنیاد دیواروں اور ستونوں پر ہوتی ہے اسی طرح دین اسلام کی بنیاد اور جڑ بھی پانچ چیزیں ہیں، گویا اسلام انہیں پانچ چیزوں پر قائم ہے، اور یہی دین کے اصل الاصول ہیں

ہاں! میں ایک بات بھول گیا، وہ یہ ہے، کہ اس حدیث میں لفظ شہادت تشریح طلب ہے جس کے سمجھنے کے بغیر عوام الناس مستفید نہیں ہو سکتے، لہٰذا اس کی شرح کی جاتی ہے،

میرے بھائیو! شہادت کہتے ہیں وہ گواہی ہوتی ہے، کہ جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل بے شک و شبہ ثابت ہو، اگر وہ اس کی خبر دے، تو وہ گواہ سچا ہے اگر اس کے نزدیک وہ بات یقین کامل سے ثابت نہ ہو، اگر وہ اس کی دیوے، تو وہ گواہ جھوٹا ہے، اگرچہ وہ بات حقیقت میں سچی ہی ہو جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے نَشْہَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ (سورہ منافقون) یعنی ہم گواہی دیتے ہیں، البتہ تم پیغمبر برحق ہو، مگر دل سے اس بات پر یقین نہیں لاتے تھے، اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ یعنی اللہ جانتا ہے، کہ اے پیغمبر تو اس کا پیغمبر ہے، مگر وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ یعنی اللہ گواہی دیتا ہے، کہ بے شک منافق البتہ جھوٹے ہیں، اس لئے زبان سے یہ بات کہتے ہیں، اور ان کو اس کا یقین کامل نہیں ہے

مسئلہ یاد رکھنا چاہیئے، کہ جب آدمی کے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو جائے گا، تو زبان سے بھی اقرار کرے، کہ اللہ تعالیٰ ہی بندگی کے لائق ہے اور کوئی نہیں، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اس کے بندے اور رسول اس کے ہیں، تب اس کا زبان سے کہنا سچا ہوگا، اور وہ کہنے والا مومن ٹھہرے گا، ورنہ نہیں، ہاں اگر گونگا ہو یا دل میں یقین آنے کے بعد فوراً مر گیا، اور زبان سے کہنے نہ پایا تو اس کا قصور نہیں، کیونکہ امر مجبوری ہے فرفع الاشکال

پس، توحید کا اول پوست یہ ہے، کہ اپنی زبان سے کہے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرا پوست یہ ہے

Marfat.com

کہ قول زبان سے کیا جائے، اور دل میں اس کا انکار نہ ہو، اس مضمون کی ذرا اور صاف تشریح کی جاتی ہے، تاکہ عوام الناس اس کو بخوبی سمجھ لیں، احوال الاذکیاء وغیرہ میں جو تاریخ کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے ایک مشہور عالم حکایت دلچسپ پیرائے میں لکھی ہے، کہ ایک موقعہ پر جب کہ لوگوں کے ایمان کا فیصلہ ہو رہا تھا حضرت آسیہ حجرہ کے میں بیٹھی ہوئیں فرعون کا ظلم و ستم بالخصوص مشاطہ اور اس کے لڑکوں کا علانیہ اقرار اور ان کے مراتب و درجات اس طرح پر کہ فرشتے ان کی ارواح کے استقبال کو آتے جاتے ہیں، معائنہ کر رہی تھیں، جس سے ان کی تصدیق اور بھی کامل ہوتی گئی، پس جب فرعون مردود اس ظلم سے فارغ ہو کر گھر میں آیا، تو حضرت آسیہ سے بطریق مفاخرت اس مشاطہ کا حال کہنے لگا حضرت آسیہ نے فرمایا اَلْوَیْلُ لَکَ یَا فِرْعَوْنُ یعنی اے فرعون تجھ کو ویل ہے، اس پر فرعون نے کہا معلوم ہوتا ہے، کہ شاید وہی جنون تجھ کو بھی ہے جو مشاطہ کو ہوا تھا تب حضرت آسیہ نے فرمایا، کہ میں دیوانی تو نہیں ہوں، مگر ہاں موسیٰ علیہ السلام کے دین کی حقیقت اور تیری وضع کا بطلان مجھ پر بخوبی منکشف ہوگیا ہے اس لئے میں بصدق دل موسیٰ علیہ السلام کے خدا پر جو واقعی سچا ہے ایمان لاتی ہوں، اور صدق دل سے کہتی ہوں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ یہ سن کر اس مردود کے تن بدن میں آگ لگ گئی، اور فوراً حضرت آسیہ کے ہاتھ پاؤں میں میخیں گڑوائیں، اور دھوپ میں لٹا کر ایک بڑی چکی کا پاٹ ان کے سینہ پر رکھا، تو اس وقت راسخ الاعتقاد حضرت آسیہ درگاہ رب العالمین میں بایں الفاظ مناجات کرنے لگیں رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِہٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی اے رب! میرے لئے ایک گھر بہشت میں بنا اور مجھ کو فرعون اور اس کے عمل سے بچا، اور قوم ظالم سے بچا، تب عزرائیل علیہ السلام بحکم باری تعالیٰ تشریف لائے اور ان کی روح پر فتوح کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ مقام علیین میں لے گئے

حضرت ایہ تھی سچی، توحید کہ اپنی پیاری جان کو بھی نثار کرنے سے دریغ نہ کیا، اور مرتے دم تک اس عقیدے پر قائم رہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ابتلاء و آزمائش کے وقت استقامت اور استقلال بخشے آمین

ابن آدم گر گدائی ور سلیمانی چہ سود — درجہان بے وفا چہ دائم نیستانی چہ سود
ہمہ باتست یا صنم پیدا و در دل با صنم — اے بباطن کافر و ظاہر مسلمانی چہ سود
لاف دانش میزنی خود لا نمیدانی چرا — دعوی دل میکنی و غافل از جانی چہ سود
نفس را حلوائے شیریں میدہی کین دشمن است — دشمناں را دادن حلوا و بریانی چہ سود
اکہ تو خواہی زمیں در خاک تیرہ خفتن است — دے کہ تو مغرور بر سنجاب حیوانی چہ سود

گو رباط و کامرانی مال و ملک و مملکت — این ہمہ در بند جاؤ باغ و بستانی چہ سود
گو زن و فرزند یاران و برادر ہم پدر — جز عمل کس ہمراہ است پشیمانی چہ سود
قدر جان و زندگی ہرگز نہ دانستی چرا — در لحد واحسرتا الحال بے دانی چہ سود
ہر سحرگاہ نالہائے زد ہے مولائے روم — ابن آدم گر گدائی در سلیمانی چہ سود

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۚ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۚ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند (دیکھو خطبہ ثانیہ نمبر ا یا نمبر ۲)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَمِدْتُ اللّٰهَ حَمْدًا لَا فَنَاهٗ — وَحِدْ الْحَمْدِ لَا يَعْلَمْ سِوَاهُ
لَهٗ اَسْمَاءُ صِفَاتٍ قَدْ تَعَالَتْ — وَجَلَّتْ وَانْجَلَتْ فَاطْلُبْ رِضَاهُ
حَلِيْمٌ حَاكِمٌ مُخْتَارُ فِعْلٍ — عَمِيْمٌ فَيْضُهٗ عَامٌ عَطَاهُ
رَءُوْفٌ رَازِقٌ لِلْخَلْقِ رَبٌّ — سَمِيْعٌ عَالِمٌ ذَائِمٌ بَقَاهُ
وَحَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَلَا يَفُوْتُ — عَدِيْمُ الْمِثْلِ لَمْ يَخْلُقْ سِوَاهُ

Marfat.com

وَسَتَّارٌ وَغَفَّارٌ نَزِيْهٌ | بَرِيٌّ بَارِئٌ بَرٌّ اِلٰهٌ

وَجَبَّارٌ وَقَهَّارٌ وَغَنِيٌّ | قَوِيٌّ قَادِرٌ فَاحْمَدْ رَبَّاهُ

وَمَوْلَانَا بِلَا كُفْوٍ وَزَوْجٍ | قَدِيْمٌ لَا ابْتِدَاءَ وَلَا انْتِهَاهُ

نُصَلِّيْ ثُمَّ بَعْدَ الْحَمْدِ صِدْقًا | عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُصْطَفَاهُ

اِمَامِ الْاَنْبِيَاءِ حَبِيْبِ رَبِّيْ | شَفِيْقٍ مُشْفِقٍ حَقٍّ هُدَاهُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْكُلِّ | اِلٰى جِنٍّ وَاِنْسٍ مَا سِوَاهُ

مُحَمَّدُ مِيْمُهٗ مَوْتٌ لِكُفْرٍ | حَيٰوةُ الْقَلْبِ لِلْمُؤْمِنِ بِحَاهُ

وَثَانِيْ مِيْمِهٖ مَوْجُ الْمَوَاهِبِ | وَدَالٌ خَيْرُ دَالٍ لَا اشْتِبَاهُ

شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ مَلَاذُ اُمَّةٍ | وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ تَبَّتْ يَدَاهُ

فَاٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا يَقِيْنًا | فَنَوِّرْ سِرَّنَا زِدْنَا صَفَاهُ

عَلَى الْاَصْحَابِ ثُمَّ الْاٰلِ جَمْعًا | صَلٰوةٌ بَرَكَةٌ رَحْمَةٌ رِضَاهُ

اَبِيْ بَكْرٍ خُصُوْصًا ثُمَّ عُمَرَ | فَعُثْمَانُ عَلِيٌّ مُرْتَضَاهُ

وَعَمَّيْهِ وَسِبْطَيْهِ وَبِنْتَيْهِ | بَتُوْلٍ فَاطِمَةٍ اُمِّيْ فِدَاهُ

Marfat.com

عَلَى السِّتِّ الْبَوَاقِي ثُمَّ سَلِّمْ فَيَا رَبِّي أَجِبْ عَبْدًا دَعَاهُ

فَيَا إِخْوَةً عَلِمْتُمْ أَنَّ دُنْيَا هَلَاكٌ مُهْلِكٌ دَارُ فَنَاهُ

فَلَا تَهْوُوْا إِلَيْهَا بَلْ دَعُوهَا وَرَبَّكُمُ اتَّقُوا حَقَّ التُّقَاهُ

وَتُوبُوا وَاذْكُرُوا ذِكْرًا كَثِيرًا بِصُبْحٍ ثُمَّ ظُهْرٍ فَالْمَسَاهُ

لَعَلَّ اللهَ يُنْجِينَا جَحِيمًا وَيُؤْوِينَا جِنَانًا بِارْتِضَاهُ

أَمَّا بَعْدُ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيمِ

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ

الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ

الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللهُ الْخَالِقُ

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

Marfat.com

ساتواں وعظ دربیان تردید شرک

حضرات! یہ آیات متبرکہ سورہ حشر کے اخیر میں ہیں، ان میں ذات باری تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا ذکر پایا جاتا ہے، جس کی مختصر تشریح اس وعظ میں کی جائے گی۔

مسلمانو! خوب یاد رکھو، کہ جب تک اسمائے حسنیٰ کی پوری پوری تشریح اور مطلب نہ سمجھو گے تب تک توحید باری تعالیٰ کا صحیح نقشہ نہیں کھینچ سکو گے، اور نہ ہی مومن کامل بن سکو گے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ھواللہ الذی لا الٰہ الا ھو یعنی وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عالم الغیب والشھادۃ جاننے والا ہے، غیب و حاضر کا ھوالرحمٰن الرحیم وہ نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ھواللہ الذی لا الٰہ الا ھو وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے الملک القدوس بادشاہ ہے پاک ذات ہے السلام المومن المھیمن عیب سے سلامت ہے، امن دینے والا نگہبان ہے العزیز الجبار المتکبر زبردست خود مختار ہے کبریائی والا ہے سبحان اللہ عما یشرکون پاک ہے ان کے شریک ٹھیرانے سے ھو الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا، موجد صورتیں بنانے والا، سب اچھے نام اسی کے ہیں یسبح لہ ما فی السموات والارض اسی کے لئے تسبیح پڑھتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وھو العزیز الحکیم اور وہی ہے زبردست، حکمت والا،

خدا وحدہٗ کا نہیں ہے نظیرا — وہی ہے علی کل شئ قدیرا
جو کچھ کام کرتے ہو پوشیدہ یاں تم — وہ سب جانتا ہے سمیع خبیرا
وہی مالک الملک لاریب و شک ہے — جسے چاہے کر دے غنی و فقیرا

مسلمانو! مشرکین مکہ کو اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح کے خیال تھے۔ چنانچہ بعض کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کا حال معلوم نہیں ہوتا جب تک کوئی بیچ کا ذریعہ اس کے یہاں سفارش نہ کرے جیسے مخلوقات آپس میں ایک دوسرے کیلئے سفارش کرتی ہیں بعض کہتے تھے کہ وہ بندوں کی عرضداشت کا جواب نہیں دیتا جبتک درمیانی ان کی حاجات کو پیش نہ کریں، ہمیں انہی وجوہات سے شرک ایسا گناہ ٹھیرایا گیا جس سے بڑھکر کوئی گناہ نہیں کیونکہ تمام گناہوں کی مغفرت تو ہو سکتی ہے مگر شرک نہیں بخشا جائیگا حقیقت میں اگر بنظر غور و انصاف دیکھا جائے تو شرک ہرگز قابل عفو نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر شامت نفس سے کوئی قصور ہو گیا ہو تو حق اللہ تعالیٰ جو غفور رحیم ہے ضرور بعفو و درگزر فرمایا لیکن یہاں تو یہ غضب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ساجھی اور شریک ٹھیرا دیا۔ اور عبدیت کی شان ہرگز اس کی مقتضی نہیں جو اپنا

ساجھی اور شریک تجویز کرے یا ایسے شخص کے خدائی افعال و اقوال سے در گذر کرے جس نے ساجھی بنا رکھا

حضرات! قرآن و احادیث سے دو طرح کی توحید ثابت ہوتی ہے، ایک لا معبود الا اللہ دوسری لا مقصود الا اللہ۔ پس پہلی قسم یعنی لا معبود الا اللہ کا ثبوت قرآن مجید میں پایا جاتا ہے، چنانچہ سورہ یوسف میں ارشاد ہوتا ہے یا صاحبی السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار (یعنی یوسف علیہ السلام قیدیوں کو وعظ اور نصیحت فرماتے ہیں اے جیلخانہ کے رفیقو! بھلا سمجھو تم کہ تم جو طرح طرح کے جدا جدا خدا رکھتے ہو یعنی کوئی تو سونے کا ہے، کوئی چاندی کا، کوئی لوہے کا، کوئی پتھر کا، کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا، آیا ان سب کا ماننا اچھا ہے، یا ایک زبردست خدائے تعالیٰ کا) مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ (یعنی تم لوگ اللہ کے سوا کچھ نہیں پوجتے مگر ناموں کو، جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے گھڑ رکھے ہیں، یعنی جو تمہارے بڑوں نے کچھ نام مقرر کر رکھے ہیں، وہ نرے نام ہی نام ہیں۔ لیکن در اصل کچھ بھی نہیں اور نہ ہی اللہ نے ان کے پوجنے کی کوئی سند اتاری ہے) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی حکومت نہیں، یعنی کسی کی بندگی کو نہیں فرمایا بلکہ) اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ (یعنی اس نے فرما دیا کہ کسی کی عبادت نہ کرو، سوائے اللہ کے کہ سب کا پیدا کرنے والا ہے) ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (یعنی یہی دین (یعنی اس کی عبادت و پرستش کرنا) مضبوط اور سیدھا ہے، لیکن بہت لوگ نہیں جانتے، اور نہ جاننے سے خراب ہیں)

مسلمانو! یہی توحید ہے، جس کے اخلال و نقصان سے انسان کافر و مشرک ہو جاتا ہے جہنم میں ابد الآباد رہنا پڑتا ہے، کیونکہ یہ کسی طرح معاف نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ (یعنی اللہ تعالیٰ یہ تو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے اور اس کے سوائے جسے چاہے بخش دے) وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا (یعنی اور جو اللہ کا شریک گردانے تو وہ دور بھٹک گیا بیشک)

اور سنو اللہ تعالیٰ سورہ حج میں ارشاد فرماتا ہے وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ (یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرے گویا وہ آسمان سے منہ کے بل گرا، پھر پرندے اس کو اچک لے جاتے ہیں، یعنی ہلاک ہو جاتا ہے یا ہوا اس کو کسی دوسری جگہ میں لے جا کر ڈال دیتی ہے، یعنی رحمت خدا سے دور ہو جاتا ہے) دیکھئے خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حکم کی کس زور شور سے تاکید فرماتے ہیں، جیسا کہ متعدد احادیث میں پایا جاتا ہے منجملہ ان کے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، وہ یہ ہے، (عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اوصانی خلیلی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لا تشرک وان قتلت او حرقت لا رواہ البخاری یعنی صحیح بخاری میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تم کو قتل کرے یا آگ میں جلائے، تو بھی شرک نہ کرنا،

مسلمانو! شرک واقعی نہایت بڑا گناہ ہے، کہ جس کے دور کرنے کے لئے اللہ تعالٰے نے ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر بھیجے، اللہ تعالٰے ہر ایک مسلمان کو اس شرک سے محفوظ رہنے کی توفیق بخشے، کسی نے کیا اچھا کہا ہے،

عزیزو عالم فانی میں جب اپنا گذر ہوگا ۔۔۔ کل اس ملک سے زیر زمیں جنگل میں گھر ہوگا
اندھیرا تنگ وہ گھر ہے نہ تکیہ اور نہ بستر ہے ۔۔۔ مکان پر خطر ہوگا نہ انگنی اور نہ در ہوگا
مجھے ہے خوف اس دن کا دو جانو کونسا دن ہے ۔۔۔ کہ جس دن یہ زمین و آسماں زیر و زبر ہوگا
نہ جانیں ہم کسی کو اور نہ کوئی ہم کو بھی جانے ۔۔۔ دیکھ پہچان حاکم سے کہو کیوں کر گزر ہوگا

اب رہی توحید کی دوسری قسم لا مقصود الا اللہ پس اس کے معنے کا ثبوت اس طرح ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ریا کو شرک اصغر فرمایا ہے، اور ظاہر ہے، کہ ریا میں غیر اللہ معبود نہیں ہوتا البتہ مقصود ضرور ہوتا ہے، جب غیر اللہ کا مقصود ہونا شرک ٹھیرا تو توحید جو مقابل شرک ہے اس کی حقیقت یہ ٹھیرے گی، کہ اللہ ہی مقصود ہو، غیر اللہ بالکل مقصود نہ ہو چنانچہ حدیث شریف میں محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بڑی خوفناک چیز جس سے میں تم پر اندیشہ کرتا ہوں، شرک اصغر ہے، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک اصغر کیا ہے، آپ نے فرمایا ریا (رواہ احمد)

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی جن کے خاندان کی طفیل ہندوستان میں علم احادیث رائج ہوا، اپنی تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ ریا شرک کی ایک پوشیدہ شاخ ہے، بلکہ شرک سے بھی دو وجہ کے باعث قوی تر ہے اول ریاکار لوگوں کو خدا سے زیادہ عزیز رکھتا ہے، دوم شرک محض طاعت میں کرتا ہے، کہ توحید اور اخلاص کا مقام ہے، نہ استعانت اور استمداد میں، کہ دنیا کے کاموں سے متعلق ہیں پس حقیقت میں وہ کفر کی سخت قسموں سے ہے،

حدیث صحیح میں مروی ہے، کہ جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، میں عمل تو واسطے خدا اور وجہ اللہ تعالٰے کرتا ہوں، لیکن اس پر کسی کا مطلع ہونا مجھ کو خوشدل بنا دیتا ہے یہ سنکر رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں کوئی دوسرا شریک ہو جائے اسی وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یعنی جس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی امید ہو، تو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

مسلمانو! ریا کی بڑی موٹی تعریف یہ ہے، کہ جو نیک کام لوگوں کو دکھانے اور محض ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔ اس کو ریا کہتے ہیں، لیکن یاد رہے، کہ اگر کوئی شخص کسی نیک کام کو ترویج و تعلیم کی غرض سے لوگوں کو دکھا کر کرے، تو یہ ریا نہیں، کیونکہ الاعمال بالنیات مشہور حدیث موجود ہے،

غرض ریا کی آفات عظیم ہیں، اس سے بچنے کے لئے بہت ہی اہتمام کرنا چاہیے، مگر یہ یاد رہے، کہ شیطان کے اغوا اور اعمال صالحہ کے ترک کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے، کہ نیک اعمال میں وہ وسوسہ ڈالتا ہے، کہ اس عمل کو نہ کرو، یہ ریا ہو جائے گی، اس صورت میں اس کو جواب دینا چاہیے، کہ ریا اس وقت ہو سکتی ہے، جب ہمارا قصد ہی یہی ہو، کہ مخلوق کو دکھائیں اور وہ خوش ہوں، اور ہم کو اس خیال سے حظ ہو، پس جس حالت میں ہم اس کو برا سمجھ رہے ہیں، اور دفع کرنا چاہتے ہیں، خواہ رفع ہو یا نہ ہو، تو یہ ریا کہاں سے ہے، یہ جواب دے کر اعمال صالحہ میں مشغول ہونا چاہیے، اور وساوس و خطرات کی کچھ پروا نہیں کرنی چاہیے، دو چار مرتبہ کسی قدر وسوسہ آئے گا، پھر شیطان جھک مار کر خود ہی دفع ہو جائے گا

حضرات! اگر ریا اور نمود وغیرہ سے دنیا میں کچھ فائدہ ہو گیا، تو کیا ہوا مطلب تو یہ ہے، کہ کسی طرح عاقبت بخیر ہو، وہاں حیلے بہانے کچھ کام نہ دیں گے، کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالےٰ کرسی عدالت پر جلوہ گر ہوگا، اور ہر ایک اعضاء سے انکار کے وقت سوال کرے گا، تو معلوم نہیں، کہ اس وقت کیا ہمارے تمہارے عیاں ہوں گے

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس سانحہ کو اپنی مثنوی معنوی میں یوں بیان فرماتے ہیں ؎

روز محشر ہر نہاں پیدا شود — ہم ز خود ہر مجرمے رسوا شود
دست و پا بدہد گواہی بابیاں — بر فساد او بہ پیش مستعاں!
دست گوید من چنیں دزدیدہ ام — لب بگوید من چنیں بوسیدہ ام
پا بگوید من شدستم تا منے — فرج گوید من بکردستم زنے

اللہ تعالےٰ ہر ایک مسلمان کو اس دن کی رسوائی سے محفوظ رکھے، اور اعمال حسنہ کی توفیق بخشے آمین، ثم آمین!!

حیف تو سوتا رہے ہر صبح اور وقت اذاں — مرغ و ماہی سب اٹھیں یاد خدا کے واسطے

Marfat.com

شمع اعمال نکو روشن تو کر ہمراہ لے — کنج قبر تنگ و تیرہ کی ضیا کے واسطے
پڑھ کے تو قرآن کو پھر جمع کر لے اب ثواب — قبر پر کون آئے گا پھر فاتحہ کے واسطے
دست و پا کام و زبان و چشم و گوش اور نقد و مال — چاہیئے سمجھو کہ ہیں شکر خدا کے واسطے
شکر کے معنی ہیں یہ کہ ہو ان سے محتاجوں کو نفع — مت سمجھنا اپنی ہی حاجت روا کے واسطے
تجھ سے جب تک ہو سکے ہو رنج کا ان کے شریک — یعنی کر سامان راحت اقربا کے واسطے
نارضامندی خدا کی جس میں ہو ہرگز نہ کر! — کام جو کرنا ہے کر اس کی رضا کے واسطے
مت چھپا حق کو نہ کر ناحق کہ حق راضی رہے — سچ تو ہے کیوں جھوٹ بولیں آشنا کے واسطے
کام دوزخ کے لیے جنت کا ہے امیدوار — قصر جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے
حق کی نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ — آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کے واسطے

اے خدا ہو عاقبت ہر ایک مومن کی بخیر!
دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا ہوں دعا کے واسطے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ۝ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ

Marfat.com

أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ
فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعَنَا
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى ط نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا أَنْ يَّجْعَلَنَا
مَنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ
سَخَطَهٗ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَ
الْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْاٰخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَّقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ
قَادِرٌ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ
بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْلَمُوْا وَأَنْتُمْ مِّنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ وَ
اعْلَمُوْا أَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

Marfat.com

شَرَائِرَهٗ اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عُرَاةً
غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا
كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِبْرَاهِيْمُ اَلَا اِنَّهٗ يُجَاۗءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ
بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ
لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ
الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ
فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ
وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ فَيُقَالُ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ
لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ
اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ
الْقَدِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ

Marfat.com

اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

آٹھواں وعظ در حکم ریش و موئے لب وغیرہ

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام معجز نظام میں ارشاد فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ یعنی اے میرے حبیب! آپ لوگوں سے کہہ دیجیے، کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو فَاتَّبِعُوْنِیْ تو میری پیروی کرو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ اور تمہارے گناہ بخش دے گا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

شان نزول اس آیت کا شان نزول یہ ہے، جو ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حسن بصری سے روایت کی ہے، کہ بعض قوموں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا، کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے رب سے محبت رکھتے ہیں، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو اس کے جواب میں ان کو کہہ دے۔ کہ تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اس صورت میں اللہ بھی تم سے محبت کریگا۔

مسلمانو! محبت کا تقاضا یہ ہوتا ہے، کہ جس سے محبت ہوتی ہے۔ اس کے راضی کرنے کی انسان کوشش کرتا ہے، پس جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کا دعوے کرتے ہیں ان کا یہ قول اس صورت میں سچا سمجھا جائے گا، کہ ان کو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بتادیا، کہ میری رضامندی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے، کہ میرے رسول کی پیروی کرو پس یہاں سے یہ بات ثابت ہو گئی، کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعوی کرتے ہیں، اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع نہیں کرتے، وہ سراسر جھوٹے اور غلطی پر ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت بغیر اطاعت رسول مقبول کے ہرگز قابل اعتبار نہیں، لہذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت بغیر ان کی پیروی و طاعت کے ہرگز قابل اعتبار نہ ہوگی، اس لئے محبت کا مقتضا یہ ہے، کہ اپنے محبوب کی اطاعت کرے، اب سنئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں، اور آپ کے نام لیوا

Marfat.com

اس فرمان کی کیا قدر کرتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُصُّوا الشَّارِبَ وَاعْفُوا اللِّحٰی (متفق علیہ یعنی بخاری اور مسلم میں روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ مونچھیں کترا ؤ اور داڑھی بڑھاؤ

مسلمانو! اور کان کھول کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو سنو، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں حکم صیغہ امر سے ارشاد فرمائے ہیں اور امر حقیقۃً وجوب کے لئے ہوتا ہے، پس معلوم ہوا کہ دونوں حکم واجب ہیں، اور واجب کا ترک کرنا حرام ہے، پس داڑھی کترانا، مونچھیں بڑھانا دونوں حرام فعل ہوئے اور سنو! صحیح ترمذی اور نسائی میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی لبیں نہ کٹائے، وہ ہمارے گروہ سے نہیں،

پس جب داڑھی کٹانے اور مونچھیں بڑھانے کا گناہ ہونا ثابت ہوگیا، تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں، اور داڑھی بڑھانے کو عیب جانتے ہیں، بلکہ داڑھی والوں پر ہنستے اور ان کی ہجو کرتے ہیں، ایسے مسلمانوں کا ایمان سلامت رہنا امر محال ہے، لہٰذا ان لوگوں کو واجب ہے، کہ اپنی اس حرکت سے توبہ کریں، اور ایمان و نکاح کی تجدید کریں، اور اپنی صورت اللہ و رسول کے حکم کے موافق بنائیں،

صاحبو! عقل بھی کہتی ہے، کہ داڑھی مردوں کے لئے ایسی ہے جیسے عورتوں کے لئے سر کے بال، کہ دونوں باعث زینت ہیں، جب عورت کا سر منڈانا بدصورتی میں داخل ہے تو مردوں کا داڑھی منڈانا خوبصورتی کیسی ہے، کچھ بھی نہیں محض رواج اور بے عقلی نے بصیرت پر پردہ ڈالا ہوا ہے،

بعض لوگ کہتے ہیں، کہ صاحب! ترک بھی تو داڑھی منڈاتے ہیں، ہم ان ترک بھائیوں کی تقلید کرتے ہیں ان کا وہی جواب مشہور ہے، کہ عام شکریوں کا فعل جو خلاف شرع ہو حجت نہیں ہو سکتا ہے، جو منڈاتا ہے برا کرتا ہے، خواہ کسی ملک کا رہنے والا ہو، شریعت نے کسی قوم اور کسی فرقہ کو مخصوص نہیں کیا، یہ تو محض فضول حجت ہے، مثل مشہور ہے، کہ "خوئے بدرا بہانہ بسیار"

بعض لوگ اپنے تئیں کم عمر ظاہر کرنے کو داڑھی منڈاتے ہیں، کہ بڑی عمر میں کمال حاصل کرنا موجب عار ہے، یہ بھی ایک لغو خیال ہے، عمر تو عطیہ خداوندی ہے، جتنی زیادہ ہو اتنا ہی اس کا چھپانا یہ بھی ایک قسم کا کفران نعمت ہے، اور بڑی عمر میں کمال حاصل کرنا زیادہ کمال کی بات ہے، کہ بڑا ہی شوقین ہے، جو اس عمر میں کمال دھن میں لگا رہتا ہے، اگرچند بے عقلوں کے نزدیک موجب عار ہے، تو بہت سے کافروں کے نزدیک مسلمان ہونا بھی موجب عار ہے، تو (نعوذ باللہ) کیا اسلام کو بھی جواب دے بیٹھو گے؟ پس جیسے کفار کے عار سمجھنے سے مذہب اسلام کو ترک نہیں کر سکتے، تو فساق کے عار سمجھنے سے وضع اسلام کو کیوں عار سمجھا جائے؟

Marfat.com

سب کے سب شیطانی خیالات ہیں، نہایت افسوس یہ ہے۔ کہ جنٹلمین نئی ظلمت والے بالخصوص اور طالب العلم عربی خواں بھی بالعموم اس بلا میں مبتلا ہیں۔ عربی خوان طلبہ کی شان میں بجز اس کے اور کیا کہا جائے کہ چار پلے بر دکتابے چند را۔ ان لوگوں پر سب سے زیادہ وبال پڑتا ہے۔ اول تو اوروں سے زیادہ واقف پھر اوروں کو نصیحت کریں اور مسئلے بتائیں مگر وہ خود بدعمل ہوں، عالم بے عمل کے حق میں کیا کیا وعیدیں قرآن وحدیث میں وارد ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی اور جاہل بھی گمراہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ آج کل کے اشتہاری مذہب دوسروں کے گمراہ کرنے میں اظہر من الشمس ثابت ہیں ان کی گمراہی کا وبال ان ہی کے برابر ان پر پڑتا ہے کیونکہ جو شخص کسی کے گناہ کا باعث ہوتا ہے۔ وہ بھی اس کے وبال کا شریک ہے۔ (خسر الدنیا والاخرۃ)

اس موقعہ پر مجھے ایک مسئلہ یاد آگیا ہے جس کا بیان نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ نائی کو جائز نہیں، کہ کسی کے کہنے سے ایسا خط بنائے، جو شرعاً ممنوع ہو، خواہ داڑھی کا ہو یا سر کا، کیونکہ گناہ کی اعانت بھی گناہ ہے اس کو چاہیئے، کہ عذر وانکار کرے،

الغرض حدیث شریف میں ان داڑھی منڈوں کی سخت مذمت پائی جاتی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربہ عوقب بالثلاث لم ینل شفاعتی ولم یشرب من حوضی وسلط اللہ تعالیٰ منکرا ونکیرا بالغضب یعنی رسول نے فرمایا کہ جو شخص مونچھیں رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر تین طرح کے عذاب مقرر فرمائے گا، اول وہ شخص میری شفاعت سے محروم رہے گا، دوسرے حوض کوثر سے پانی نہ پئے گا، تیسرے اللہ تعالیٰ اس پر منکر ونکیر کو غضب کے ساتھ مقرر فرمائے گا،

ایک روایت میں آیا ہے، کہ جو لوگ لمبی مونچھیں رکھتے ہیں وہ قیامت کے دن جبکہ سب کو سجدہ کرنے کا حکم ہوگا، وہ نہ کر سکیں گے، اس کا سبب یہ ہے، کہ اس وقت یہ مونچھیں تیروں کی طرح زمین پر کھڑی ہو جائینگی جس کے سبب سے سر سجدہ تک نہ پہنچ سکے گا، اس وقت اس عذاب کے سبب اہل عرفات کافروں اور ان معذب لمبی مونچھوں والوں میں کچھ فرق نہ کریں گے،

مسئلہ: کتب فقہ میں مرقوم ہے، کہ اگر کافروں اور مسلمانوں کے مردے ایک ہی جگہ پر خلط ملط ہو جائیں تو ان کی شناخت کا یہ طریقہ ہے، کہ ہر ایک مردے کی مونچھوں کو دیکھنا چاہیئے، اگر مونچھیں کٹی ہوئی ہوں تو غسل و کفن دے کر نماز جنازہ پڑھنی چاہیئے، ورنہ کافروں کی جگہ میں بے غسل وکفن دفن کر دینا چاہیئے (معاذ اللہ) علاوہ ازیں مجھے اس موقع پر چند ضروری مسائل اور یاد آگئے ہیں، جو حجامت کے متعلق ہیں، اور جن کا بیان کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا، وہ یہ ہیں

ابوداؤد میں عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

کہ سفید بالوں کو نہ اکھاڑو۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کا نور ہے، جس کا بال مسلمانی کی حالت میں سفید ہوا، اللہ تعالے اس سفیدی کے سبب اس کے واسطے نیکی لکھتا ہے، اور اس سے اس کے گناہ معاف کرتا ہے، اور اس سے اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ سفید بال ہونے سے مسلمان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اس طرح کہ ایک بال سفید ہونے سے اللہ تعالے کی طرف سے نور آتا ہے، ایک نیکی کا ثواب لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور اللہ کے ہاں اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے، جوں جوں اس کے بال سفید ہوتے جاتے ہیں، اتنا ہی نور بڑھتا جاتا ہے، اور گناہ معاف ہوتے جاتے ہیں،

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب موطا میں بطریق مالک بروایت یحییٰ بن سعید بن المسیب نقل کیا ہے، کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑھاپا (شیب) دیکھا، اور کہا کہ اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالے نے فرمایا، کہ یہ وقار ہے، آپ نے کہا رب زدنی وقارًا یعنی اے اللہ! مجھ کو زیادہ وقار دے

اب یہاں ایک یہ شبہ پیدا ہوتا ہے، کہ شیب وقار اور نور ٹھیرا تو ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کس وجہ سے شیب نہ ہوا؟ اس کے جواب میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اس میں حکمت یہی معلوم ہوتی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی عورتوں سے زیادہ محبت تھی، اور عورتیں بالطبع پیری کو مکروہ جانتی ہیں، اس لئے اللہ تبارک وتعالے نے نہ چاہا، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عورتیں ناپسند کریں (دفع الاشکال)

حضرات! اب میں اس مضمون کے متعلق عورتوں کے لئے نصیحت کرتا ہوں، آپ لوگوں کو لازم ہے، کہ اپنی عورتوں کو یہ مسئلہ سمجھا دیں، تاکہ آپ کی عورتیں بھی پکی مسلمان ہوں، وہ مسئلہ یہ ہے کہ بعض عورتیں زیب و زینت کے واسطے اپنے ماتھے کے بال اکھڑواتی ہیں، اور اپنے کو ریت کر چھوٹے چھوٹے الگ کرتی ہیں، کہ یہ اللہ تعالے کی بنائی ہوئی صورت کو بدل ڈالنے والی ہیں

پس اے مسلمانو! جس کام کے کرنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو اور تمہاری عورتوں کو منع فرمایا، اس سے متنفر رہیں، تاکہ تم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا پورا پورا انتشر پایا جاوے جس کے باعث عذاب اخروی سے خلاصی اور بہشت میں درجات حاصل ہوں ؎

سنو تم روز محشر جب کہ قاضی خود خدا ہوگا ۔۔۔ حساب نیک و بد ہر اک کا سب اس دن جدا ہوگا
عمل نامہ لے آئیں گے کراماً کاتبیں اس دم ۔۔۔ عدالت کیلئے میزاں قیامت میں کھڑا ہوگا
تیرے اعمال تولیں گے یہ سب نیکی بدی تیری ۔۔۔ یقیں جانو نہیں ہرگز تفاوت اک ذرا ہوگا

Marfat.com

عمل تیرے کے ہو دیں گے ملائک محتسب اس دم　یہاں مروہی کا تم نے جو کھایا کچھ مزا ہوگا
گواہی کو یہ بولیں گے سب اعضا جسم کے تیرے　عمل بس نیک وہ دنیا میں جو تم سے ہوا ہوگا
خدا ہر اک سے پوچھے گا نہ کیوں تم نے عبادت کی　وہاں اجر اس کا پاؤ گے جو کچھ تم نے کیا ہوگا
نہیں کی بندگی حق کی نہ مانا حکم پیغمبر　اسی کے واسطے جانو در دوزخ کھلا ہوگا
جلال قہر ربانی کا اس دم جوش کھا کر کے!　ہزاراں صدمہ محشر کا اس دن زلزلہ ہوگا
نہ ماں پوچھے گی بیٹے کو نہ باپ اس دم کرے الفت　تیرے خویش و برادر سب نہ کوئی آشنا ہوگا
کہیں گے انبیا نفسی تزلزل دیکھ کر اس دم　محمدؐ امتی کہہ کر شفاعت کو کھڑا ہوگا
یہ دنیا ہے تماشائے طلسمی اس پہ مت بھولو　جو آخر موت کا ہے گی کہو اس دم کیا ہوگا
کہاں تخت سلیمانی سکندر خسرو و دارا　ارم شداد نے یاں پر بنایا تھا سنا ہوگا
کہاں کاؤس و کسریٰ سب کو گفتی ہیں تھی شوکت　مگر جس کو سنا ہم نے وہ آخر مر گیا ہوگا
کہاں تخت سلیمانی کہ جس کو صفت ہے اقلیم　پڑے ہیں گور میں تنہا جو ان کو ملا ہوگا
اگرچہ فرش زریں ہوں دیا ہو تخت طاؤسی　ولیکن فرش خاکی قبر میں ان کو ملا ہوگا
بھنومت حرص دنیا میں ودولت لے گیا کوئی　یہاں سے جز کفن بھائی کوئی کیا لے گیا ہوگا
وہ بجز گور کی تنگی رہے کوئی نہیں ساتھی　وہاں ایمان و دین تیرے وہ یا ساتھی خدا ہوگا
دھریں گے گور میں تجھ کو کفن دے کر تہ گل میں　اکیلا چھوڑ کر تجھ کو ہر اک واں سے جدا ہوگا
تب آ کر تم سے پوچھیں گے وہاں منکر نکیر اس دم　کہو من ربّ و من دینک تیرا صدق و صفا ہوگا
یہ گرز آتشیں تیرے لگے گا جس گھڑی سر پہ　حشر تک درد و سوزش میں ہمیشہ مبتلا ہوگا
فدو حق سے ڈرو حق سے کرو مت مردم آزاری　حشر تک منتقم اس کا جناب کبریا ہوگا
جو طاعت میں رہے حق کی ڈرے خوف الٰہی سے　یقین جانو اسی کو قصر جنت میں ملا ہوگا!

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (دیکھو خطبہ ثانیہ اول ودوم)

خُطبةُ الاُولیٰ (نمبر ۹)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِرَبٍّ هُوَ شَافٍ لِسَقِیْمٍ   وَالشُّکْرُ لِمَنْ اَرْحَمُ مِنْ کُلِّ رَحِیْمٍ

اَلْعَالِمُ وَالْوَاحِدُ وَالْبَاقِیْ اَبَدًا   وَالْغَافِرُ لِلذَّنْبِ جَدِیْدٍ وَّقَدِیْمٍ

اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالنَّافِعُ حَقًّا   اَلرَّازِقُ لِلْعَبْدِ وَاِنْ کَانَ اَثِیْمٌ

اَلْحَاکِمُ وَالنَّافِذُ الْحُکْمِ سَرِیْعًا   لَا مَانِعَ مَا یُوْصِلُ مِنْ فَضْلِ کَرِیْمٍ

اَلْعَالِمُ وَالنَّاظِرُ فِیْ کُلِّ اَوَانٍ   وَالْحَافِظُ مِنْ نَارِ سَعِیْرٍ وَّجَحِیْمٍ

اَلْقَابِضُ وَالْبَاسِطُ وَالرَّافِعُ رَبِّیْ   اَلْمُحْیِ لِلْمَیِّتِ مِنْ عَظْمٍ رَمِیْمٍ

وَاَشْهَدُ بِاللّٰہِ لَہٗ لَیْسَ نَظِیْرٌ   اَلْخَالِقُ لِلْعِیْسٰی مِنْ بَطْنٍ عَقِیْمٍ

وَاَشْهَدُ بِالصَّادِقِ وَالْمُخْبِرِ جَلِیٍّ   اَلْقَاسِمِ لِلْکَوْثَرِ مِنْ کَرَمٍ عَمِیْمٍ

فَعَلَیْہِ صَلٰوۃٌ وَّسَلَامٌ بِکَمَالٍ   مِنْ عِنْدِ هُوَ الْقَادِرُ مِنْ غَیْرِ نَدِیْمٍ

وَالْمَلَکُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَفْضَلِ رُسُلٍ   وَالنَّاسُ یَجِیْئُوْنَ بِاٰدَابٍ عَظِیْمٍ

Marfat.com

وَعَلٰی اَوَّلِ اَصْحٰبِ نَبِیٍّ وَّرَسُوْلٍ صِدِّیْقٍ رَّفِیْقٍ هُوَ فِی الْغَارِ نَدِیْمٌ

وَعَلٰی اَعْدَلِهِمْ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ صَوَابًا مِّنْ هَیْبَتِهٖ فَرَّ اِبْلِیْسُ رَجِیْمٌ

وَعَلٰی اَعْلَمِهِمْ جَامِعِ اٰیٰتٍ شَرِیْفٍ عُثْمَانَ قَتِیْلٍ بِیَدِ الْقَوْمِ رَجِیْمٍ

وَعَلٰی زَوْجِ بَتُوْلٍ اَسَدِ اللّٰهِ وَلِیٍّ هُوَ فَاتِحُ الْخَیْبَرِ مِنْ فَضْلٍ عَمِیْمٍ

وَعَلٰی قُرَّةِ عَیْنَیْهِ شَهِیْدَیْنِ قَتِیْلَیْنِ حَسَنَیْنِ سَعِیْدَیْنِ بِجَنّٰتِ نَعِیْمٍ

وَعَلٰی حَمْزَةَ عَبَّاسٍ خِیَارَیْنِ اَمِیْرَیْنِ عَمَّیْنِ شَرِیْفَیْنِ رَسُوْلٍ وَّکَرِیْمٍ

وَعَلٰی بِنْتِ رَسُوْلٍ زَهْرَاءَ بَتُوْلٍ لِلْخَلْقِ شَفِیْعٍ هِیَ فِیْ یَوْمٍ سَهِیْمٍ

وَعَلٰی سَائِرِ مَنْ تَابَعَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا

رَحِمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَهُمْ فَضْلٌ عَظِیْمٌ

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ

ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۵

نواں وعظ دربیان ریش و موئے لب و ناخن و حجامت وغیرہ

حضرات! اللہ تبارک و تعالیٰ اس آیت کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں سے کہہ دیجئے، کہ اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا، اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

صاحبان! محبت کا تقاضا یہ ہوتا ہے۔ کہ جس سے محبت ہوتی ہے۔ اس کے راضی کرنے کی انسان کوشش کرتا ہے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کا یہ قول اسی صورت میں درست سمجھا جائیگا۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کی کوشش ہو۔ اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میری رضامندی حاصل کرنے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ میرے رسول کی پیروی کرو۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مراد یہ ہے، کہ قولاً و فعلاً آپ کی فرمانبرداری کی جائے، پس جائے غور ہے، کہ کسی شخص کی پیروی کا دعوی تو کیا جائے، مگر اس کے فرمان پر عمل نہ کیا جائے، تو پھر طاعت اور تابعداری کیا ہوئی؟ دیکھئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں، اور آپ کے نام لیوا آپ کے ارشاد کی کہاں تک پیروی کرتے ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احفوا الشوارب واعفوا اللحی (متفق علیہ) یعنی بخاری و مسلم میں روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مونچھیں باریک کرو، اور خوب ترشواؤ، اور داڑھیاں چھوڑ دو اور بڑھاؤ،

پس داڑھی منڈانا اور ایک مشت سے کم کرنا، یا کوئی اور صورت اختیار کرنا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خلاف ورزی ہے ؎

خلاف پیمبر کسے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

داڑھی منڈانے میں کس طرح کی مجوس اور مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ بھی مشابہت پائی جاتی ہے، جس کی احادیث میں سخت ممانعت آئی ہے، چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصوا الشوارب واعفوا اللحیۃ وخالفوا المجوس یعنی مونچھیں باریک تراشو، اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوس کے خلاف کرو، ایک روایت میں خالفوا المشرکین وارد ہے جس کے معنی ہیں مشرکوں کی مخالفت کرو،

حضرات۔ سنئے۔ مونچھیں کتروانے میں کس قدر ثواب ملتا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من قص شاربہ اعطاہ اللہ تعالیٰ اربعۃ الانوار نور فی وجہہ و نور فی قلبہ

Marfat.com

ونور فی قبرہ ونور فی القیٰمۃ (مسعودی جلد اول) یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مونچھیں چھوٹی رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو چار نور عطا فرمائے گا، ایک نور منہ میں، ایک نور دل میں، ایک نور قبر میں ایک نور قیامت کے دن،

ایک حدیث میں آیا ہے، کہ جس مومن کی مونچھیں کتری ہوئی ہوں، اور وہ کلمہ شہادت پڑھے، تو وہ کلمہ شہادت شہد کی مکھی کی طرح غراں (گونجتا ہوا) ساتوں آسمانوں کو طے کر کے ساق عرش تک جا پہنچتا ہے یہاں تک کہ درگاہ رب العلمین سے خطاب ہوتا ہے، کہ تو کس واسطے ساکت (چپ) نہیں ہوتا؟ تب وہ کلمہ شریف عرض کرتا ہے، کہ میں کس طرح ساکن اور چپ ہوؤں، جب تک کہ تو میرے پڑھنے والے کو بخش نہ دے اس وقت اللہ جل جلالہ الحکم فرماتا ہے، کہ اچھا ہم نے تیرے پڑھنے والے کو بخش دیا، یہ سنکر کلمہ شہادت ساکت ہو جاتا ہے، ایسا ہی اگر کوئی شخص موئے لب دراز رکھے، اور کلمہ شہادت پڑھے، تو وہ کلمہ پڑھنے والے کے منہ کے گرد پھرتا ہے اور باہر نہیں آتا، تب فرشتگان کاتب اعمال اسے کہتے ہیں، کہ تو منہ سے کیوں باہر نہیں آتا، تب کلمہ شریف جواب دیتا ہے، کہ یہ پردہ پلید یعنی دونوں دراز مونچھیں میری راہ میں ہیں، میں کس طرح نکلوں،

آج کل یہ فیشن ہو گیا ہے، کہ اگر داڑھی نہ رکھیں، تو بالکل چٹ ہی کرائیں، اگر رکھیں تو اعتدال سے زیادہ، حالانکہ حدیث شریف میں اعتدال سے زیادہ لمبی داڑھی رکھنے کی ممانعت ہے چنانچہ موطا میں عطا بن یسار رضی اللہ تعالے عنہ سے اور مسند امام ابو حنیفہ میں ہیثم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ابو قحافہ رضی اللہ عنہ آئے ان کی داڑھی پراگندہ تھی، آپ نے فرمایا کاش! تم اس میں سے کچھ لیتے اور ہاتھ سے اپنی لحیہ کی طرف اشارہ کیا،

صحیح ترمذی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ حضرت اپنی ریش مبارک سے عرضاً و طولاً اخذ کرتے تھے،

امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ مجھے مرد طویل ریش سے سخت تعجب آتا ہے کہ وہ اپنی ریش سے کیوں نہیں اخذ کرتا اور اس کو لحیہ طویلہ و کثیرہ کے درمیان نہیں ٹھیراتا حالانکہ توسط ہر شے میں بہتر ہوتا ہے، اکثر دیکھا گیا ہے، کہ جس کی داڑھی لمبی ہوتی ہے، اس کی عقل بھی ناقص ہوتی ہے، ہاں! آج کل ایک اور مرض بھی ہو چلی ہے کہ اکثر لوگ داڑھی کو سکھوں وغیرہ کی طرح لپیٹتے اور باندھتے ہیں، حالانکہ داڑھی کو لپیٹنا اور باندھنا سخت منع ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من عقد لحیتہ فان محمد ابری منہ یعنی جو شخص اپنی داڑھی کو لپیٹے اور باندھے پس تحقیق رسول اللہ صلعم اس سے بیزار ہیں

ترمذی اور نسائی وغیرہما میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا رواہ الترمذی یعنی جو کوئی اپنی مونچھیں نہ کترائے، پس وہ ہم میں سے نہیں اور ہمارے طریقہ پر نہیں،

مسلمانو! غور کرنے کا مقام ہے، کہ اگر کسی ہندو سے چوٹی منڈانے کے واسطے کہا جائے، تو وہ کبھی نہ مانے کیونکہ ان کے شعار دین سے ہے، لیکن افسوس ہے کہ مسلمان ہو کر ہمسایہ قوم کی خوشنودی اور اہل ہنود کی مشابہت کے واسطے دام دے کر داڑھی منڈائیں اور خوف من تشبہ بقوم فھو منھم اور عذاب خدا عزوجل سے بھلا دیں اس میں اختلاف ہے، کہ مونچھوں کا کترانا افضل ہے یا منڈانا لیکن موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ میں ہے یقص من الشارب حتی یبدو اطراف الشفۃ یعنی مونچھوں کو اتنا پست کرے، کہ کنارہ لب نظر آجائے

صحیح روایت میں ہے، کہ تمام اہل جنت سوائے ہارون علیہ السلام کے امرد بے ریش (بے مونچھ) ہوں گے، شاید اس تخصیص کی وجہ اور حکمت یہ ہو، کہ اللہ تعالےٰ نے خبر دی ہے، کہ ان کی وہ داڑھی آخرت میں پکڑی گئی تھی اس لئے اللہ تعالےٰ نے آخرت میں اس کو باقی رکھا،

مسئلہ! شمائل ترمذی میں انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر میں تیل لگایا کرتے اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے،

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الوفا میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر جاتے، تو آپ کے لئے مسواک پانی اور کنگھی رکھ دیئے جاتے تھے، اور جب اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو رات کو بیدار کرتا، تو آپ اٹھ کر مسواک وضو اور کنگھی کرتے

خطیب بغدادی نے کفایہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں کو سفر و حضر میں ترک نہ کرتے تھے، آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مسلائی (پشت خار) سوزن

حدیث ابن کعب میں مرفوعاً آیا ہے، کہ جو شخص ہر دن داڑھی میں کنگھی کرتا ہے، وہ ہر طرح کی بلا و آفات سے عافیت میں رہتا ہے، اور اس کی عمر بڑھتی ہے، عبد الرحمٰن نے اسے کتاب المجالس میں روایت کیا، جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا،

شمائل ترمذی میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طہور تنعل اور ترجل میں تیامن کو دوست رکھتے تھے، یعنی جانب راست شروع کرتے تھے،

شمائل ترمذی میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک بڑی گھنی تھی،

محض زیب و زینت کے واسطے کنگھی کرنا ممنوع ہے، چنانچہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا، یعنی ہر وقت

کنگھی کرنا سر کے بالوں یا داڑھی میں یہ تکلف ہے جو محض زینت و سنگار کے واسطے ہے، اور یہ ممنوع ہے۔ ہاں کبھی کبھی کنگھی کر لی جائے، تاکہ بال خراب نہ ہو جائیں، تو یہ جائز ہے،

مسئلہ حجامت میں ایک ادب یہ ہے، کہ بال اور ناخن وغیرہ کو اجزائے بدن سے جمع کر کے دفن کر دے، اور نیز کسی شے کو قطع نہ کرے، بلکہ حالت طہارت پر یعنی باوضو،

احیاء العلوم میں لکھا ہے، کہ دس خصلتیں داڑھی میں ناجائز اور مکروہ ہیں:-

(۱) داڑھی کا خضاب سیاہ کرنا کہ وہ دوزخیوں کا خضاب ہے، جسے سب سے پہلے فرعون نے کیا تھا

(۲) اپنی عزت و وقار اور اظہار بزرگی اور تبحر علم کے واسطے دوا وغیرہ سے داڑھی سفید کرنا

(۳) جوانی یا آغاز جوانی کے وقت بالوں کا نوچنا تاکہ امرد یعنی لونڈے معلوم ہوں،

(۴) بڑھاپے سے ننگ و عار کے واسطے سفید بال کا نوچنا

(۵) ایک مشت سے کم کرنا

(۶) اس کو باشمول سر زیادہ کرنا

(۷) داغ دھونے کے اظہار کے واسطے کنگھی نہ کرنا، اور الجھا رکھنا، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو، کہ داڑھی کی بھی خبر نہیں رکھتا،

(۸) لوگوں کے دکھانے کے واسطے آراستہ کرنا،

(۹) اس کی سیاہی یا سفیدی دیکھ کر جوانی یا بڑھاپے پر تکبر کرنا،

(۱۰) خضاب سرخ یا زرد کرنا، تاکہ لوگ متورع اور متقی جانیں، نہ اتباع سنت کے واسطے

مسئلہ ایک اور بات یاد رکھنی چاہیئے، کہ آج کل اکثر لوگ گردہ یا بودی رکھتے ہیں جس کی شریعت میں سخت ممانعت ہے، چنانچہ مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اس کا تھوڑا سا سر منڈا ہوا اور تھوڑا سا چھوٹا ہوا تھا آپ نے اس کے وارثوں کو بلا کر انہیں اس فعل سے منع فرمایا، اور حکم دیا کہ یا تو اس کا سارا سر منڈوا دو یا سارا چھوڑ دو،

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ چٹے بیری چندوا یا چوٹیاں لڑکوں کے سر پر رکھنا درست نہیں، اگرچہ لڑکے غیر مکلف ہیں، مگر اس سے ان کے وارثوں پر گناہ ہوتا ہے، وارثوں کو چاہیئے، کہ اپنے بچوں کا تمام سر منڈایا کریں یا تمام سر پر بال رکھوایا کریں

چونکہ غیر مکلف لڑکے کی نسبت آپ نے ایسا ارشاد فرمایا، تو بڑوں کو بدرجہ اولیٰ ایسا نہ کرنا چاہیئے، لہٰذا ہر ایک مسلمان کو لازم ہے، کہ جہاں کسی کا سر اس قسم کا منڈا ہوا دیکھیں تو اس کو منع کر دیں، کیوں کہ تبلیغ احکام

Marfat.com

سب مسلمانوں پر فرض ہے۔

مسئلہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کبھی سر نہیں منڈایا تھا مگر حج یا عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد ہاں! حضرت علی کرم اللہ وجہہ عنہ ورد سر منڈایا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی، کہ آپ کثیر الجماع تھے، اور آپ کو غسل کی حاجت زیادہ رہتی تھی، چونکہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ تحت کل شعرۃ جنابۃ یعنی ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ اس پر آپ نے کہا و من ثم عادیت راسی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کو سر منڈانے پر مقرر رکھا پس اس صورت میں منڈانا سنت ہو گیا اس واسطے کہ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ منجملہ خلفائے راشدین کے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المهدیین، یعنی تم پر فرض و واجب ہے، میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت لہٰذا آپ کا فعل عین فعل رسول ہوا ؏

اگر اپنا تم بھلا چاہتے ہو	نبی سے دوستی دنیا میں رکھو
چلو ان کے طریقے پر شب و روز	کہ روز قیامت بھی تا اندوز
رسول اللہ کے ہمراہ ہو گے	اگر ان کی محبت میں مرو گے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ؕ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ؕ

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند (دیکھو خطبہ نمبر ۱)

خُطْبَۃُ الْاُوْلٰی نمبر ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ؕ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ

Marfat.com

أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا
هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَإِنَّهٗ
لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ
مَا يُفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَأَيْنَا أَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقِيْلَ لَهٗ شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ

Marfat.com

السَّائِلُ وَكَأَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِيْ بِالشَّرِّ وَإِنَّ
مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ حَبَطًا أَلَمْ تَرَ إِلٰى آكِلَةِ
الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا وَاسْتَقْبَلَتْ
عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ الْمَالَ
حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ
أَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ أَوْ كَمَا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الَّذِيْ أَخَذَهٗ
بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا
يَتْرُكْ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ اِتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ
وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا إِذَا
أَمَرَكُمْ أَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ
الْقَدِيْمِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

دسواں وعظ دربیان آزار شرعیہ وآداب بول وبراز

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کہہ دے، کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو، اللہ تم کو دوست رکھے گا، اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے،

مسلمانو! محبت کا تقاضا یہ ہوتا ہے، کہ جس سے محبت ہوتی ہے، اس کے راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، پس جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کا دعوےٰ کرتے ہیں، ان کا یہ قول اسی صورت میں سچا سمجھا جائے گا، کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کی کوشش ہو، اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتلا دیا، کہ میری رضامندی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے، کہ میرے رسول کی پیروی کرو، اب دیکھئے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں، اور آپ کے نام لیوا آپ کے فرمان کی کیا قدر کرتے ہیں،

حدیث صحیح میں مروی ہے، کہ اسد رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ان کے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ان میں سب خوبیاں ہیں، اور وہ بہت ہی دیندار اور اچھے آدمی ہیں، مگر ان میں دو نقص ہیں، ایک تو یہ کہ ان کے سر کے بال لمبے ہیں، دوسرے یہ کہ ان کا ازار نیچا ہے، پس جب یہ خبر حریم رضی اللہ عنہ کو پہنچی، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حق میں ایسا ارشاد فرمایا ہے، تو انہوں نے فوراً اپنے سر کے بال کاٹ کر دونوں کانوں تک رکھے، اور ازار اونچا کر کے باندھا، کہ پنڈلی کے درمیان یعنی زانو سے نیچے اور ٹخنے سے اوپر رکھا، پس اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ سر کے بال زیادہ لمبے رکھنا اور آزار یعنی تہبند یا پائجامہ نیچے رکھنا سخت ممنوع ہے

صحیح حدیث میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا، کہ جس کا آزار یعنی تہبند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے وہ دوزخ میں ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ نے یہ حدیث فرمائی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لست تصنع ذلک خیلاء قال لابی بکر رضی اللہ عنہ یعنی استرخاء الازار (رواہ البخاری) یعنی بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کو غرور کی راہ سے نہیں کرتا یعنی تیرے ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہیں ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ ازار اور پائجامہ کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر بوجہ غرور یا آرائش ہے تو سخت حرام ہے ورنہ مکروہ۔ لیکن اگر بے اختیار بلا قصد لٹک جائے تو معاف ہے

غرض مردوں کو ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننا درست نہیں۔ کہ باعث عذاب اور محرومی ثواب ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ یعنی جو شخص اپنا کپڑا ازراہ تکبر کھینچے گا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا،

نیز صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار ای صاحبہ فی النار یعنی جو ازار ٹخنوں کے نیچے ہو، وہ یعنی صاحب ازار آگ میں ہے،

مسلمانو! اس وعید کی طرف خیال کرو، اگر تم اپنی عاقبت بخیر چاہتے ہو، تو ازار کو ٹخنوں سے نیچے ہرگز نہ ہونے دو، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل کرو،

حدیث مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پائجامہ اونچا کرنے کی متواتر دوبار تاکید فرمائی تھی چنانچہ انہوں نے ہر بار پائجامہ اونچا کیا، تب کسی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ پائجامہ کہاں تک اونچا کرنا چاہیئے؟ انہوں نے جواب دیا، کہ پائجامہ ٹخنے سے اوپر رکھنا مثل آدھی پنڈلی تک مستحب ہے اسی واسطے فقہاء نے لکھا ہے، کہ لنگی یا پائجامہ آدھی پنڈلی تک مستحب ہے، اور ٹخنے سے اوپر تک جائز ہے، آستین گٹنے تک اور ازار نصف ساق تک اور پنڈلی کا شملہ آدھی تک۔

جو شخص حد شرع کے خلاف محض وضعداری کے لئے ٹخنوں سے نیچے کر کے پائجامہ پہنیں گے، وہ قیامت کے دن سخت سزا کے مستوجب ہونگے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالےٰ ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ یعنی جو شخص رسول کی مخالفت کرے، بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ہے اس کو ہدایت اور پیروی کرے مسلمانوں کے دوسرے راہ کی، تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ہم پھیر دیتے ہیں اس کو اس طرف جدھر وہ پھرا اور ہم ڈالیں گے اس کو جہنم میں جو بہت بری جگہ ہے، حضرات کس امید پر اپنی نادانی جہالت اور غرور سے اکڑے پھریں، اور مختلف روشوں، وضعداری اور خلاف شریعت راہوں کا دم بھریں، اور خدا اور رسول کے احکام کی فرمانبرداری نہ کریں، بعض ....

Marfat.com

دنیائے دوں کے لئے جو ظاہر میں بیشتر آپ کو عروس دنیا کے لباس میں ظاہر کرتی ہے، مگر درحقیقت عجوزہ بدنہ ہے افسوس ہے کہ انسان اپنی چند روزہ زندگی میں ان اعمال شنیعہ و افعال قبیحہ کا مرتکب ہو جس سے جہنم و ساءت مصیرا یعنی دوزخ جو رہنے کی بری جگہ ہے اکا مستحق ٹھہرے، مسلمانو! اس دنیائے ناپائدار کے ساتھ ہرگز ہرگز دل نہ لگانا چاہیئے ؎

یہ دنیا ہے تحقیق دار فنا | تو ہرگز کبھی اس میں دل مت لگانا
نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا | نہ ساغر رہا اور نہ ساقی رہا!

خلاصہ یہ کہ دنیا کی لذت سے دل کی تاریکی بڑھتی ہے، اور علم و عمل سے چہرہ پر نور اور دل مسرور رہتا ہے، اور محمد رسول اللہ کی محبت سے دل میں نور بڑھتا ہے، پس اے خدا کے بھائیو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شمع محبت سے اپنے دلوں کو روشن کرو، اور آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کو ذریعہ مغفرت اور وسیلہ نجات سمجھو، کیا ہی اچھا کسی نے کہا ہے ؎

کوئی مجھے ملے یا نہ ملے مصطفے ملے | وہ شے ملے کہ جس کے ملے سے خدا ملے

سبحان اللہ وہ جن کو خدا سے واسطہ ہے، انہیں دنیائے فانی سے کیا رابطہ ہے،

کبھی بھولے سے دنیا کا نہیں وہ نام لیتے ہیں | جو خاصان خدا ہیں اپنے رب کا نام لیتے ہیں
مے شاہی بھی گراں کو نہیں لیتے نہیں لیتے | گدائی کوئے احمد کی وہ بہ انجام لیتے ہیں:
ازل میں حق نے دینے کے لئے کیا کیا نہ فرمایا | جو عاشق تھے وہ بول اٹھے کہ ہم اسلام لیتے ہیں

الغرض، ہم کو ہر قول و فعل میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی چاہیئے۔

اب میں مختصراً آداب دخول خلا بیان کرتا ہوں، غور سے سنئے، جب کوئی شخص قضاء حاجت کو جائے تو پہلے بایاں پاؤں رکھے اور باہر آتے وقت داہنا پاؤں آگے کرے، لیکن ایسی چیز پاس نہ ہو جس پر اللہ و رسول کا نام لکھا ہو مثلاً انگشتری وغیرہ اور ننگے سر اور ننگے پاؤں نہ جائے، دخول کے وقت یہ کہے بسم اللہ اعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم اور نکلنے کے وقت یہ کہے غفرانک الحمد للہ الذی اذہب عنی مایوذینی و ابقی ما ینفعنی اور موضع حاجت میں استنجا پانی سے نہ کرے بلکہ پیشاب کو اچھی طرح جھاڑے اور ڈھیلا کا استعمال کرے، اگر صحرا میں ہو تو لوگوں کی آنکھ سے کسی شے کی آڑ میں ہو جائے اور جب تک موضع جلوس میں نہ پہنچے تب تک ستر نہ کھولے اور قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرے، اور نہ لوگوں کی بات چیت کی جگہ میں اور نہ ٹھیرے ہوئے پانی میں اور نہ درخت میوہ دار کے نیچے اور نہ سوراخ وغیرہ میں اور سخت زمین پر اور نہ ہوا کے رخ پیشاب کرے تاکہ رشاش بول سے بچے حدیث شریف میں آیا ہے، کہ اکثر عذاب قبر اسی بے احتیاطی

بول سے ہوتا ہے، اور بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرے، مگر ضرورت سے اور استنجا میں ڈھیلے اور پانی کو جمع کرے اور استنجا بائیں ہاتھ سے کرے اور بعد فراغت کے ہاتھ کو زمین یا دیوار سے رگڑ کر دھو ڈالے

اس موقعہ پر مجھے ایک حدیث یاد آگئی ہے، کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے، کہ اتفاق سے دو قبروں پر گذر ہوا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھیر گئے، اور ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھیر گئے، میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ اڑا جاتا تھا، حتی کہ آپ کے ساتھ کرتہ کی آستین کپکپا اٹھی ہم نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کچھ نہیں، صرف بات یہ ہے، کہ دونوں شخص اپنی قبروں میں ایک خفیف سے گناہ پر دردناک عذاب دیئے جا رہے ہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب سے کپڑوں کو نہ بچاتا تھا اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو تکلیف پہنچاتا تھا، یعنی چغلی وغیرہ کیا کرتا تھا، اس کے بعد آپ نے کھجور کی دو نرم شاخوں کو منگوایا، اور دونوں قبروں پر گاڑ دیں، اور فرمایا، کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے نہ بچنے کے باعث حاصل ہوتا ہے،

یاد رہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ یہ دونوں خفیف گناہ کے بدلے سخت عذاب دیئے جاتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے، کہ وہ لوگ اسے خفیف سمجھتے تھے، یا یہ معنی ہیں، کہ انہیں اس کا چھوڑنا آسان تھا، کیونکہ چغلخوری کے چھوڑنے اور پیشاب سے ستھرے رہنے میں چنداں مشقت نہیں ہے اللہ تعالے تمام مسلمانوں کو ان احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین یا آمین،

تراکہ بوئے اجل ہم کنار خواہد بود ۔۔۔ قرار گاہ تو دار القرار خواہد بود
ترا بکنج لحد سالہا بباید خفت ۔۔۔ تن تو طعمہ سہ مور و مار خواہد بود
ترا بتختہ تابوت بر کشند از تخت ۔۔۔ اگر خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود
اگر تو در چمن روزگار ہمچو گلے ۔۔۔ دمیدہ بر سر خاک تو خار خواہد بود
بسا سوار کہ فردا پیادہ خواہد بود ۔۔۔ بسا پیادہ کہ آنجا سوار خواہد بود
گناہ می کنی و از خدا نمی ترسی ۔۔۔ ندامت کہ چہ انجام کار خواہد بود
نیاز مندی یاران بدولت ستودے ۔۔۔ مگر عمل کہ ترا یار غار خواہد بود
تمام ذرہ حساب خواہد شد ۔۔۔ ز قطرہ قطرہ حرارت شمار خواہد بود
گناہ را اگر از مردماں ہمی پوشی ۔۔۔ بروز حشر ہمہ آشکار خواہد بود
ستم مکن بکسے فکر کن کہ آخر کار ۔۔۔ بحق ترا ہمہ گیر و دار خواہد بود

Marfat.com

بسا ز چارہ رفتن کہ ہمرہاں رفتند

ز سعدی این سخن یادگار خواہد بود

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ ۔

(اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند دیکھو خطبہ پہلا یا دوسرا)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

حَامِدًا لَّكَ يَا اِلٰهِيْ اَنْتَ مَحْمُوْدٌ جَمِيْلٌ

قَدْ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ الْاَعْظَمُ هُوَ اللّٰهُ الْجَلِيْلُ

جَلَّتِ الْاَسْمَاءُ وَالْاَوْصَافُ وَالْاَفْعَالُ لَكَ

عَمَّتِ الْاٰلَاءُ وَالنَّعْمَاءُ لِلْخَلْقِ الذَّلِيْلِ

اَنْزِلِ اللّٰهُمَّ اَمْطَارَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ

الْهَاشِمِيِّ الْاَبْطَحِيِّ مَادَامَ مِيْثُ نَا الْخَلِيْلِ

Marfat.com

بَعدَهَا الْاَوْلَادِ وَالْاَصْحٰبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ

هُمْ ذَوِی الْقُرْبٰی وَعِنْدَ اللّٰهِ لِیْ اَقْوَی الْوَسِیْلُ

عَمُّهُ الْعَبَّاسُ وَالْهَمْزَةُ قُرَیْشِیُّ النَّسَبْ

قُرَّتَا عَیْنَیْهِ الْحَسَنَانِ مَعْ وَمَا الْعَدِیْلِ

اَلْبَتُوْلُ الْفَاطِمَةُ بِنْتُ الرَّسُوْلِ مُحَمَّدٍ

صَلّٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ اللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْجَزِیْلِ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ الْحَقُّ اِلَّا وَجْهَهٗ

اَشْهَدُ اَنَّ الرَّسُوْلَ مُحَمَّدٌ هَادِی السَّبِیْلِ

اَوَّلُ الْاَصْحٰبِ بِالتَّفْضِیْلِ بُوْبَکْرٍ صِدِّیْقٍ

اَعْدَلُ الْاَحْبَابِ بُوْحَفْصٍ عُمَرْ خَیْرُ الدَّلِیْلُ

مَجْمَعُ النُّوْرَیْنِ عُثْمَانُ الْغَنِیُّ الْمُسْتَحِیْ

اَشْجَعُ الشُّجْعَانِ حَیْدَرْ قَالِعُ الْبَابِ الثَّقِیْلِ

یٰمَعْشَرَ الْعُشَّاقِ فِیْ ذِکْرِ الْحَبِیْبِ اسْتَغْرِقُوْا

Marfat.com

ثُمَّ مُوْتُوا قَبْلَ مَوْتٍ قَبْلَ أَخْبَارِ الرَّحِيْلِ
أُذْكُرُوْا ذِكْرًا كَثِيْرًا لَا تَكُوْنُوْا هَازِلًا
أُسْكُتُوْا عَمَّا سِوَاهُ إِدْرَءُوْا قَالًا وَّقِيْلَ
أَيُّهَا الْمَشْغُوْفُ فِيْ حُبِّ الرَّسُوْلِ مُحَمَّدٍ
كُنْ عَلَى السُّنَّةِ مُدِيْمًا فِي الْبُكُوْرِ وَالْأَصِيْلِ
إِتِّبَاعُ الشَّرْعِ فَرْضٌ لَازِمٌ بِالْاِعْتِقَادِ
كُنْ كُسُوْبًا فَاعِلًا لِلْخَيْرِ بِالْفِعْلِ الْجَمِيْلِ
مَا نَجَى نُوْحٌ وَّاِسْمٰعِيْلُ مِنْ اٰجَالِهِمْ
مَا نَجٰى يَحْيٰى وَاِلْيَاسُ وَخِضْرٌ وَّالْخَلِيْلُ
فَاذْكُرُوْا مَوْتًا بِاِيْمَانٍ وَّعِلْمٍ حَازِمٍ
وَاعْمَلُوْا أَعْمَالَ خَيْرٍ وَّلْحَذَرُوْا شَرًّا وَّبِيْلَ

أَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Marfat.com

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ط

گیارھواں وعظ دربیان لباس مسنون

حضرات! اس آیت میں اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کہہ دیجئے۔ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ تم کو اپنا محبوب بنالیگا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسلمانو! یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کے راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے پس جو لوگ اللہ تعالےٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی یہ بات اسی صورت میں سچی سمجھی جائے گی، کہ جب انہیں اللہ تعالےٰ کے راضی کرنے کی کوشش ہو، اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتلادیا، کہ میری رضامندی حاصل کرنے کا یہ طریقہ ہے، کہ میرے رسول کی پیروی کرو،

اب دیکھئے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں، اور آپ کے نام لیوا آپ کے فرمان کی کیا قدر کرتے ہیں؟

ترمذی اور ابوداؤد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک مرد گھر سے باہر اس حال میں نکلا، کہ اس کے بدن پر دو سرخ کپڑے تھے، اس کو راستہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ملے، اس نے آپ سے السلام علیکم کہا، آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ مرد کو سرخ کپڑا پہننا ہرگز جائز نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ کپڑے پہنے ہوئے مسلمان کو سلام کا جواب تک نہ دیا، حالانکہ سلام کا جواب دینا ضروری تھا،

حضرات! سرخ لباس تو ایک طرف رہا آج کل تو اس سے بڑھ کر ناجائز کپڑا استعمال کیا جارہا ہے جس کی ممانعت میں بے شمار حدیثیں پائی جاتی ہیں وہ لباس ریشمی کپڑے کا ہے، کہ ہمارے نوجوان بھائی بڑے کروفر سے اس کا استعمال کرتے ہیں دیکھئے حدیث شریف میں ہے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر من لا خلاق لہ رواہ مسلم یعنی صحیح مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے

عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم

لم یلبسہ فی الاخرۃ رواہ البخاری ومسلم یعنی بخاری ومسلم میں عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ دنیا میں جو شخص ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں نہ پہنے گا، یعنی جو مرد دنیا میں حریر پہنے، وہ آخرت کی نعمتوں سے محروم رہے گا،

مسئلہ: ریشمی کپڑا وہ ہے جس کا تانا اور بانا ریشم کا ہو جیسے اطلس، گلبدن، کمخواب، اور ریشمی مخمل وحریر وغیرہ اس قسم کا کپڑا عورتوں کو پہننا درست ہے لیکن مردوں کو حرام ہے، مگر بقدر سنجاب درست ہے، اور جس کا تانا ریشم کا ہو، اور بانا سوت کا وہ مردوں کو بھی جائز ہے، ہاں اس کا عکس یعنی بانا ریشم کا اور تانا سوت کا حرام ہے (کتب فقہ)

حدیث صحیح میں مروی ہے، کہ ایک وقعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کرتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہیں، پھر آپ نے مجھ کو کیوں بھیجا، تب آپ نے یہ حدیث فرمائی

عن انس رضی اللہ عنہ لم ابعثہا الیک لتلبسہا وانما بعثت الیک لتنتفع بثمنہا رواہ البخاری ومسلم یعنی بخاری ومسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عمر! میں نے ریشمی کرتہ تیرے پاس اس واسطے نہیں بھیجا، کہ تو اس کو پہنے، بلکہ میں نے اس واسطے بھیجا تھا کہ اسے بیچ کر اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے!

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے، لیکن خرید و فروخت کرنا درست ہے، برخلاف شراب اور سور کے ان کا کھانا اور بیچنا دونوں حرام ہیں (ہدایہ ودرمختار وغیرہ)

آج کل ایک بہت بری رسم لباس زنانہ کے متعلق رواج پا گئی ہے، کہ عورتیں نہایت ہی باریک کپڑے پہننے کی شوقین ہو گئی ہیں، حالانکہ اس نے شرع شریف عورتوں کو باریک کپڑا پہننا درست نہیں ہے، چنانچہ ابوداؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، کہ ایک دفعہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایسے حال میں تشریف لائیں، جب کہ وہ اپنے بدن پر باریک کپڑے پہنے ہوئی تھیں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی طرف سے منہ پھیر لیا، اور فرمایا، کہ اے اسماء، جب عورت سن بلوغ کو پہنچے تو اسے اپنے بدن کا دکھانا ہرگز مناسب نہیں ہے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا، یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن نظر آتا ہو مثلاً جالیدار دوپٹہ ڈورِیا باریک ململ چھینٹ وغیرہ پہننا درست نہیں ہے، اور عورت کا کوئی عضو ننگا رہنا جائز نہیں، مگر گٹے تک ہاتھ پاؤں کے کھلے رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں،

ایک اور حدیث میں ہے جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا۔ کہ علقمہ بن ابی علقمہؓ نے اپنی ماں سے سنا ہوا بیان کیا کہ بی بی حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا عائشہ صدیقہؓ کے پاس باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے آئیں۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس اوڑھنی کو پھاڑ ڈالا اور اسکو گاڑھی اوڑھنی پہنائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ عورتوں کی محفل میں بھی عورت کو باریک کپڑا پہن کر جانا درست نہیں تو پھر بھلا دیور اور جیٹھ وغیرہ مردوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ملک پنجاب اور ہندوستان میں یہ رسم عام پھیلی ہوئی ہے کہ عورتیں دیور بالخصوص اور جیٹھ وغیرہ سے بالعموم پردہ نہیں کرتیں۔ اور انکے سامنے کہنیوں تک ہاتھ اور گردن تک سر کھلے ہوئے بے دھڑک پھرا کرتی ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ بلکہ ہر ایک مسلمان کو واجب و لازم ہے۔ کہ اپنی اپنی بیبیوں کو تنبیہ کر دے۔ تاکہ وہ آئندہ ایسے غیر مشروع فعل سے باز آجائیں اور عذاب خودی سے بچ جائیں۔

مسئلہ۔ یاد رہے کہ باہر کے غیر مردوں اور ان مردوں میں پردے کے معاملہ میں کچھ فرق نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ عورت کا شوہر کے بھائی بھتیجوں کے سامنے ہونا درست ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ کہ ایسے رشتہ دار عورت کے حق میں گویا موت ہیں۔ یعنی جیسا لوگ موت سے ڈرتے بچتے اور پرہیز کرتے ہیں۔ ویسا ہی عورت کو خاوند کے بھائی وغیرہ سے بچنا اور پردہ کرنا چاہیئے۔ آجکل ایک اور بدعت مستورات میں پھیل گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ عورتیں مردوں کی طرح کپڑے پہننے لگ گئی ہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں اس امر کی سخت ممانعت ہے۔ چنانچہ ابوداؤد نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ نے مرد بننے والی عورت یعنی جو عورت مردونکا لباس پہنے پر لعنت فرمائی ہے۔ مثلاً قباء انگرکھا، جوتا، پگڑی، پائجامہ وغیرہ وغیرہ مردونکا سا۔ پہننا

مسئلہ یاد رہے کہ عورت کو اپنی زینت اور سنگار نہ کرنا بھی گویا مردانگی وضع اختیار کرنا ہے۔ یہ بدرسم بھی اکثر عورتوں میں پھیلی ہوئی ہے اور بعض فقراء وغیرہ ایسے لباس پہنتے ہیں۔ کہ لوگ خیال کریں کہ یہ شخص بڑا عابد زاہد یا شیخ وقت ہے۔ ایسے لباس کا پہننا یا استعمال کرنا شریعت میں سخت ممنوع ہے۔ چنانچہ امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے دنیا میں مشہور ہونے کا کپڑا پہنا۔ اللہ تعالےٰ اسکو قیامت کے دن رسوائی اور ذلت کا کپڑا پہنائیگا۔ پس جس شخص نے ایسا کپڑا پہنا۔ کہ جس کے سبب مشہور ہو کہ یہ شخص ایسا ہے مثلاً سبز پگڑی یا صافہ اس واسطے باندھے۔ کہ لوگ جانیں یہ حاجی ہے۔ یا اونچی ٹوپی جیسے بعض فقیر پہنتے ہیں۔ یا تاج سر پر رکھنا۔ اور لنگی سر پر باندھنا وغیرہ۔ تاکہ لوگ جانیں کہ فقیر ہیں کرتہ جبہ فرغل وغیرہ اس واسطے کہ لوگ جانیں۔ کہ یہ بڑے عالم فاضل اور مشائخ بزرگ ہیں۔ غرض جو کام نمود اور دکھلاوے کے واسطے ہوں وہ سب حرام ہیں۔ ورنہ نہیں۔ انما الاعمال بالنیات۔ لیکن یاد رہے کہ سپاہیوں یا نوکری کی وردی اس سے مستثنےٰ ہے۔ کیونکہ وہ اور بات ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قول و فعل پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر　　ہووے گا ایک دن مردار یہ کرموں نے کھانا ہے
اجل کے روز کو کر یاد کر سامان چلنے کا　　زمیں کے فرش پر سونا ہے اینٹوں کا سرہانہ ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ اور مائی　　کیا پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل　　کریں دعویٰ جو یہ دنیا میرا دائم ٹھکانا ہے
غلط فہمید ہے تیری نہیں آرام اس پل میں　　مسافر بے وطن ہے تو کہاں تیرا ٹھکانا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر!　　محلاں اونچیاں والے تیرا گوریں ٹھکانا ہے
کہاں وہ ماہ کنعانی کہاں تخت سلیمانی　　گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان و دانا ہے
عزیزا یاد کر وہ دن جو ملک الموت آوے گا!　　نہ جاوے ساتھ تیرے کو اکیلے تو نے جانا ہے
نظر کر دیکھ خویشوں میں کہ ساتھی کون ہے تیرا　　انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے
نظر کر ماڑیاں خالی کہاں وہ ماڑیاں والے　　سبھی جھوٹا پسارا ہے دغابازی کا بانا ہے
غلام اک دم نہ ہو غافل حیاتی پر نہ کر غرہ!　　خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبۂ ثانیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا ۲)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰی نمبر (۱۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَا الْبَرَايَا بِالْكَرَمِ

وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَبَّ الرَّمَايَا بِالنِّعَمِ

Marfat.com

اَبْدَی الْکَوَاکِبَ فِی السَّمَاءِ اَعْلَی السَّمَاءَ عَلَی الْهَوٰی

وَالْاَرْضَ کَجِبَاهَا فَقَدْ رَاٰتْهَا النَّاسُ الْعُمُمْ

رَبٌّ غَفُوْرٌ مَّاجِدٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ وَّاجِدٌ

لِلّٰهِ کُلٌّ سَاجِدٌ سُبْحَانَهٗ نِعْمَ الْحَکَمْ

سُبْحَانَ مَنْ زَانَ الْوَرٰی مِنْ جُوْدِهٖ بَانَ الْوَرٰی

مِنْ فَضْلِهٖ صَانَ الْوَرٰی مِنْ طَوْلِهٖ اَعْطَی الْهِمَمْ

رَبٌّ عَلَا سُلْطَانُهٗ فَرْدٌ جَلَا بُرْهَانُهٗ

کُلٌّ مَلَاٗ فَیْضَانُهٗ فَادْعُوْهُ فِیْ وَصْفِ الْقِدَمْ

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَی النَّبِیِّ هَادٍ لِّلشَّیْخِ وَالصَّبِیِّ

دَاعِی الزَّکِیِّ مَعَ الْغَبِیِّ مَحْبُوْبُنَا خَیْرُ الشِّیَمْ

اِخْتَارَهٗ رَبُّ الْعُلٰی سَمَّاهُ اَحْمَدَ فِی الْوَرٰی

وَصْفًا لَهٗ یَا مُصْطَفٰی اَعْلٰی لَهُ اللّٰهُ الْقَلَمْ

صِدِّیْقُهُمْ یَوْمَ النُّقٰی فَارُوْقُ یَنْبُوْعُ التُّقٰی

عُثْمَانُ نَ عَبْدُ الْحَیَا اَلْمُرْتَضٰی بَحْرُ الْحِکَمِ

سِبْطَاہُ مِنْ اَھْلِ الْبَلَاءِ عَمَّاہُ فِیْ صَفِّ الصَّفَا

زَھْرَآءُہٗ خَیْرُ النِّسَآءِ فَارْفَعْ لَھُمْ دَرَجَ النِّعَمِ

اَصْلِحْ لَنَا اَحْوَالَنَا اَخْلِصْ لَنَا اَعْمَالَنَا

حَسِّنْ لَنَا اَفْعَالَنَا یَا مَنْ تَلَاطَفَ بِالْکَرَمِ

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ

یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؕ

بارھواں وعظ دربیان ستر و پردہ

حضرات! اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے کلام معجز نظام میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کو کہہ دیجئے۔ کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسلمانو! یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ جس کسی سے محبت ہوتی ہے اس کے راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے پس جو لوگ اللہ تعالےٰ سے محبت کرنیکا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ان کی بات اسی

Marfat.com

صورت میں سچی سمجھی جائے گی۔ کہ جب انہیں اللہ تعالےٰ کے راضی کرنے کی کوشش ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا۔ کہ میری رضامندی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ میرے رسول کی پیروی کرو۔ اب سنئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔

ترمذی میں معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، ہم اپنے چھپانے کا بدن کس موقعہ پر چھپائیں؟ اور کس موقعہ پر نہ چھپائیں؟ آپ نے فرمایا۔ کہ تم اپنے ستر تمام لوگوں سے بجز اپنی بیوی اور لونڈی کے محفوظ رکھو۔

مسئلہ۔ یاد رہے کہ اس لونڈی سے وہ لونڈی مراد نہیں ہیں۔ جو پنجاب اور ہندوستان میں اکثر بڑے بڑے امیر گھرانوں میں موجود رہتی ہیں۔ کیونکہ یہ شرعی قاعدے سے آزاد ہیں نہ تو ان سے جبراً خدمت لینا جائز ہے۔ اور نہ ہی ان سے خلوت وصحبت کی اجازت ہے۔ بالکل اجنبی آزاد عورت کی طرح ہیں۔ نوکروں جیسا ان سے برتاؤ کرنا چاہیئے۔ ان کو اختیار ہے۔ جس سے چاہیں نکاح کریں۔ جب اور جہاں چاہیں چلی جائیں۔ ان پر کوئی بس اور دباؤ نہیں۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، کبھی ایک شخص دوسرے کے پاس رہتا ہے۔ یعنی ہر وقت ایک جگہ رہنے سے محافظت مشکل ہے۔ تو اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ حتی المقدور تم کو محافظت کرنا لازم ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا۔ کہ یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کبھی آدمی تنہائی میں ہوتا ہے۔ یعنی تنہائی میں تو ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی جس سے پردہ کیا جائے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ پھر بھی اللہ تعالےٰ سے حیا کرنا مناسب ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ تنہائی میں بھی بلا ضرورت برہنہ ہونا خواہ کل یا بعض بدن سے جس کا چھپانا مجمع میں واجب ہے جائز نہیں ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالےٰ اور فرشتگان سے حیا کرنا چاہیئے۔

ترمذی شریف میں مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو۔ وہ حمام میں بے لنگی باندھے نہ جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حمام میں کئی آدمی یکجا غسل کرتے ہیں۔ اس لئے پردہ واجب ہے۔

آج کل حماموں میں بے پردگی اور بے حیائی بکثرت پھیلی ہوئی ہے۔ انہیں اس حدیث

Marfat.com

پر غور وخوض کرنا چاہیئے۔ افسوس ہے۔ کہ لوگوں نے آلۂ تناسل کو ڈھانکنا ہی فرض سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ شریعت میں مردوں کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھانکنا فرض ہے۔ مسلمانوں کو اس مسئلہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقؤا اعینہ رواہ مسلم۔ یعنے مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے۔ تو بیشک ان کو جائز ہے کہ اس شخص کی آنکھیں پھوڑ ڈالیں۔

پس اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا ناجائز اور حرام ہے۔ لیکن آجکل تو تاڑ بازی کا ایسا بازار گرم ہے۔ کہ چاروں طرف اس مرض میں بڑے بڑے اکابر خاندان بھی مبتلا پائے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی کچھ بھی قدر نہیں سمجھی۔

کتب فقہ میں پردے کے مسائل مفصل لکھے ہوئے ہیں۔ یہاں اس قدر سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ مرد کو ناف سے گھٹنے تک بدن ڈھانکنا ضروری ہے اور عورت کو سر سے پاؤں تک ہاں جس کو نامحرم کے روبرو کسی ضرورت سے سامنے آنا پڑتا ہو۔ اس کو چہرہ اور دو ہاتھ گھٹنے تک اور دونوں پاؤں ٹخنے کے نیچے تک کھولنا جائز ہے۔ اس صورت میں اگر کوئی بری نگاہ سے دیکھے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔ اور اس پر الزام نہیں۔ لیکن باقی تمام بدن ایسے موٹے کپڑے سے جو سفید اور سادہ ہو اور تکلف نہ ہو ڈھکا ہونا چاہیئے۔ خوشبو وغیرہ نامحرم کے روبرو لگا کر نہ آنا چاہیئے زیور جہاں تک ممکن ہو چھپا ہوا ہو۔ بہت باتیں بالخصوص بے تکلفی اور لطف کی باتیں غیر محرم سے نہ کرے۔ خلاصہ یہ کہ جو چیز بضرورت جائز ہے وہ زائد از ضرورت ممنوع ہے۔

مسلمانو! ان باتوں کی خوب احتیاط رکھو۔ اور دیکھو اللّٰہ اور رسول تم پر بہت شفیق ہیں۔ جس چیز سے منع کیا ہے اس کے ماننے سے سراسر تمہارا ہی فائدہ ہے۔ اس زمانہ میں نہ بدن کا پردہ ہے نہ آواز کا۔ اسی واسطے طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اللّٰہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

اے دل زبلائے مرگ تا ہم شنیدنی ست | صبح اجل ز مطلع حسرت دمیدنی ست
دیں نام زندگی کہ نہادیم مر ترا! | ناگاہ نام سیست تو رسیدنی ست

نادوختہ قمیص بجز آستیں بریں ۔۔۔ از دست دیگراں بقد تو رسیدنی ست
برتخت ناز و بالش ابریشمیں منناز ۔۔۔ تنہا بجائے تنگ ترا آرمیدنی ست
چوں حضرت رسول خدا در جہاں نماند ۔۔۔ کس را چہ اعتبار بقا بود و بودنی ست
ایں ملک و دولتے کہ تو داری دریں جہاں ۔۔۔ ماند بجائے خویش تو باخود ندیدنی ست
اے آدمی تو سنگ ہے بلکہ آہنے ۔۔۔ در راہ خوفناک ترا آوریدنی ست
پیوستگی مکن بجہاں دل درو مبند ۔۔۔ زیرا کہ زیں جہاں بکلی بریدنی ست
غرہ مشو بریں گل رعنائے نوبہار ۔۔۔ باد خزاں بریں گل رعنا وزیدنی ست
آنہا کجا شدند کہ بودند ہم نشیں ۔۔۔ چوں میزباں نماند ترا ہم پریدنی ست
چیزے شکار کن کہ بمیدان روزگار ! ۔۔۔ ایں مرکب حیات نہ دائم دویدنی ست
جامی مشو تو سست دریں راہ پرخطرہ ! ۔۔۔ بے زاد راہ سخت خجالت کشیدنی ست

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند دیکھو صفحہ نمبر ۱ یا نمبر ۲

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۱۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنٰى اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّسِرَاجًا
مُّنِیْرًا لِّیُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی
الْکٰفِرِیْنَ ۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ
یَّعْصِہِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۔ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی
اللّٰہِ وَاعْتِصَامٍ بِاَمْرِ اللّٰہِ الَّذِیْ شَرَعَ لَکُمْ وَھَدٰکُمْ
بِہٖ فَاِنَّ جَوَامِعَ ھُدَی الْاِسْلَامِ بَعْدَ کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ
السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ لِمَنْ وَلَّاہُ اَمْرَکُمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یُّطِعِ
اللّٰہَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ بِالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ
الْمُنْکَرِ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْہِ مِنَ
الْحَقِّ وَاِیَّاکُمْ وَاتِّبَاعَ الْھَوٰی فَقَدْ اَفْلَحَ وَمَنْ
حَفِظَ مِنَ الْھَوٰی وَالطَّمَعِ وَالْغَضَبِ وَاِیَّاکُمْ وَ
الْفَخْرَ وَمَا فَخْرُ مَنْ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِلَی التُّرَابِ
یَعُوْدُ ثُمَّ یَاْکُلُہُ الدُّوْدُ ثُمَّ ھُوَ الْیَوْمَ حَیٌّ وَّغَدًا

Marfat.com

مَيِّتٌ فَاعْلَمُوْا يَوْمًا بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ وَتَوَقَّوْا
دُعَاءَ الْمَظْلُوْمِ وَاعِدُّوْا اَنْفُسَكُمْ فِي الْمَوْتٰى وَاصْبِرُوْا اِنَّ
الْعَمَلَ كُلَّهٗ بِالصَّبْرِ وَاحْذَرُوْا وَالْحَذَرُ يَنْفَعُ وَاعْمَلُوْا وَالْعَمَلُ
يُقْبَلُ وَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَارِعُوْا
فِيْمَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَافْهَمُوْا وَتَفَهَّمُوْا وَاتَّقُوْا وَ
تَوَقَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ لَكُمْ مَّا اَهْلَكَ بِهٖ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
وَمَا نَجّٰى بِهٖ مَنْ نَجّٰى قَبْلَكُمْ قَدْ بَيَّنَ لَكُمْ فِيْ كِتَابِهٖ حَلَالَهٗ وَحَرَامَهٗ
وَمَا يُحِبُّ مِنَ الْاَعْمَالِ وَمَا يَكْرَهُ فَاِنِّيْ لَا اٰلُوْكُمْ وَنَفْسِيْ نُصْحًا
وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ
مَا اَخْلَصْتُمْ لِلّٰهِ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَرَبَّكُمْ اَطَعْتُمْ وَحَظَّكُمْ حَفِظْتُمْ
وَاغْتَبَطْتُمْ وَتَطَوَّعْتُمْ بِهٖ لِدِيْنِكُمْ فَاجْعَلُوْهُ نَوَافِلَ بَيْنَ
اَيْدِيْكُمْ تَسْتَوْفُوْا لِسَلَفِكُمْ وَتُعْطَوْا جَزَاءَكُمْ حِيْنَ فَقْرِكُمْ وَ
حَاجَتِكُمْ اِلَيْهَا ثُمَّ تَفَكَّرُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِيْ اِخْوَانِكُمْ وَصَحَابَتِكُمْ

Marfat.com

الَّذِیْنَ مَضَوْا قَدْ وَرَدُوْا عَلٰی مَا قَدَّمُوْا فَاقَامُوْا عَلَیْہِ وَ
اَحَلُّوْا فِی الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَۃِ فِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ
لَیْسَ لَہٗ شَرِیْکٌ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِہٖ نَسَبٌ یُّعْطِیْہِ بِہٖ خَیْرًا وَلَا یَصْرِفُ عَنْہُ سُوْءً
اِلَّا بِطَاعَتِہٖ وَاتِّبَاعِ اَمْرِہٖ فَاِنَّہٗ لَاخَیْرَ فِیْ خَیْرٍ بَعْدَہُ
النَّارُ وَلَا شَرَّ فِیْ شَرٍّ بَعْدَہُ الْجَنَّۃُ اَقُوْلُ قَوْلِیْ
ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَصَلُّوْا عَلٰی
نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ
تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ
لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

Marfat.com

تیرھواں وعظ دربیان احکام زر و سیم

حضرات! اللہ تبارک و تعالےٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کو کہہ دیجیئے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسلمانو! محبت کا تقاضا یہ ہوتا ہے۔ کہ جس سے محبت ہوتی ہے۔ اس کے لئے راضی کرنے کی انسان کوشش کرتا ہے۔ پس جو لوگ اللہ تعالےٰ سے محبت رکھنے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ان کا یہ قول اسی صورت میں سچا سمجھا جائے گا۔ کہ ان کو اللہ تعالےٰ کے راضی کرنے کی کوشش ہو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے بتلا دیا۔ کہ میری رضامندی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میرے رسول کی پیروی کرو۔

اب دیکھئے! کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ اور آپ کے نام لیوا آپ کے فرمان کی کیا قدر کرتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلھا فی یدہ معالھین رای خاتما من ذھب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ فقیل للرجل بعد ما ذھب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ فقال لا واللہ لا اخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (رواہ البخاری والمسلم) یعنے مشکوٰۃ کے باب الخاتم میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مشارق الانوار کے نمبر ۱۲۰۶ میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے اتار کر پھینک دی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کوئی شخص آگ کی چنگاری کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو اس کو ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ پھر لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا۔ کہ اپنی انگوٹھی اٹھالے۔ اور اس سے کچھ فائدہ حاصل کرلے۔ اس نے کہا کہ میں اس کو ہرگز کبھی نہ لونگا۔ جس حال میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پھینک دیا ہے۔

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ سونے کی انگوٹھی یا چھلا وغیرہ مرد کو پہننا حرام ہے۔ گویا کہ دوزخ کی چنگاریاں ہیں۔

ایک اور حدیث میں امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی وغیرہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں حریر لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا۔ کہ تحقیق یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ مرد کو زینت کے واسطے حریر اور سونے کا استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ ہاں! اگر غرض صحیح پیش آجاوے تو تھوڑی دیر ہاتھ میں لے لینا مضائقہ نہیں۔ جیسے اشرفی وغیرہ توڑنے کو۔ خلاصہ یہ ہے کہ حریر بیچنے یا کسی کے دکھلانے کو ہاتھ میں لے لینا مباح ہے سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

۱۔ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الذی یشرب فی اناء الفضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نارا من جھنم (رواہ المسلم) یعنی بخاری و مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ کر کے ڈالتا ہے۔

۲۔ عن اُم سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من شرب فی اٰناء من ذھب او فضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نارا من جھنم (رواہ المسلم) یعنی مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس نے سونے چاندی کے برتن میں پیا۔ اس نے اپنے پیٹ میں غٹ غٹ کر کے دوزخ کی آگ بھرلی۔

۳۔ مشکوۃ کے باب الاثر میں دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں پیا یا اس برتن میں کچھ بھی سونا چاندی ہو۔ وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غرغر پیتا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا۔ کہ سونے کا برتن ہو یا چاندی کا یا دونوں سے ملا ہوا۔ یا جس برتن میں سونے یا چاندی کا ملمع ہو یا سونے چاندی کے گل بوٹے ہوں۔ اس میں کھانا پینا ایسا برا ہے کہ قیامت کے دن اس کو دوزخ کی آگ پلائی جاوے گی۔

آجکل مسلمانوں پر ایسی تاریکی اور ظلمت چھائی ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے احکام شریعت کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور بالکل سگ دنیا ہو گئے ہیں۔ اور جائز و ناجائز میں مطلق امتیاز نہیں

Marfat.com

کرتے۔ سونے چاندی کے برتن اور ریشمی لباس کا استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ شریعت میں صاف صاف بلا اختلاف غیرے ممنوع ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

عن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتلبسوا الحریر ولا الدیباج ولاتشربوا فی انیۃ الذھب ولا تاکلوا فی صحافھا فانھا لھم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ (رواہ البخاری والمسلم) یعنی بخاری و مسلم میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ ریشمی کپڑا پہنو نہ دیبا پہنو (دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے۔ بعض ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں) اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ ان کے پیالوں میں کھاؤ۔ اس واسطے کہ دنیا میں یہ چیزیں کافروں کے واسطے ہیں۔ اور اے مسلمانو! تمہارے واسطے آخرت میں یہ چیزیں ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ کمخواب، دریائی، اطلس اور گلبدن وغیرہ مردوں کو حرام ہے۔ اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر تکلف ہی منظور ہے۔ تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کی چینی، بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہیں۔ جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کو استعمال کر کے خدا اور اس کے رسول کو ناخوش کریں۔

دیکھئے! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے کی کس قدر سخت ممانعت کی ہے۔ یہاں تک کہ ایک موقعہ پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھ کر اس کے استعمال سے ناراض ہو گئے تھے۔ کیونکہ شریعت میں کسی کی طرفداری اور لحاظ وغیرہ نہیں ہوتا۔ آپ کا خواہ کیسا ہی کوئی دوست اور محب ہو اگر شریعت کے برخلاف کام کرتا تھا۔ تو فوراً اس سے متنفر اور بیزار ہو جاتے تھے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

عن علی رضی اللہ قال اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فبعث بھا الی فلبستھا فعرفت الغضب فی وجھہ فقال انی لم ابعث بھا الیک لتلبسھا انما بعثتھا بھا الیک خمرا بین النساء (رواہ البخاری ومسلم) بخاری و مسلم میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک ریشمی خط دار جوڑا بھیجا گیا۔ آپ نے اسے میرے پاس بھیجدیا۔ میں نے اسے پہن لیا۔ اس کے پہننے سے آپ کے چہرہ مبارک میں غصہ کے آثار معلوم ہوئے۔ پھر فرمانے لگے۔ میں نے اسے تمہارے پہننے کے لئے نہیں بھیجا۔ بلکہ اس واسطے بھیجا ہے۔ کہ اس کی اوڑھنیاں پھاڑ کر عورتوں میں تقسیم کرو۔

الحاصل ان احادیث سے معلوم ہوا۔ کہ مردوں کے لئے ریشمی کپڑا پہننا ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ مسلمان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ان مسلمانوں کو جو ریشمی کپڑے پہنتے ہیں ہدایت دے۔

دنیا کو فانی جان و مرنے کو برحق ٹھان لو!　　یہ بات حق کی مان لو! مانو اسے فرض اتم
جو امر حق لاوے بجا ڈرتا رہے حق سے سدا　　کرتا رہے سب فرض ادا جنت ملے اس کو ارم
جو امر سے غافل رہے اور نہی میں شامل رہے　　در دوزخ اسفل رہے جلتا بصد درد و الم
یارو عزیزو دوستو! دنیا میں ہرگز مت پھنسو!　　دل اس کی الفت میں نہ دو ست ہارو تم اپنا جنم
آدم کہاں حوا کہاں ابرہیم کہاں یحیےٰ کہاں　　ہارون کہاں موسیٰ کہاں اس بات کا ہے سب کو غم
چلنا یہاں سے ایک دن آوے نہ کام اعمال بن!　　چلنے کا آوے ایک دن وعدے سے دم زائد نہ کم
اک روز ایسا ہوویگا جو قبر میں تو سووے گا!　　شرم گناہ سے روویگا مولے رکھے اس جا شرم
چلنا وہاں لاچار ہے جس جا نہ کوئی یار ہے　　یا نور ہے یا مار ہے یا خاک ہے یا خوں بہم
ڈر اس گھڑی سے یار من چھوڑیں تجھے کر کے دفن　　الٹے پھریں سب مرد و زن ماٹی میں کر کے منعدم
منکر نکیر آکر کے تب پوچھیں گے تیرا کون رب؟　　چاروں طرف سے از غضب پھر خاک ہو تجھ پر ختم
مت کر بھروسہ روز کا مت دل دکھا اک مور کا　　کر یاد اندھیرا گور کا جو ہے وہاں سو سو قدم
روز قیامت آوے جب خلقت اٹھے قبروں سے تب　　قاضی ہووے اس روز رب جاری کرے سب پر حکم
نیکی بدی تولیں وہاں نامہ عمل کھولیں وہاں　　جب ہاتھ و پا بولیں وہاں جاتا رہے سارا بھرم
بھائی کو بھائی چھوڑدے بیٹے کو مائی چھوڑدے　　خاوند لگائی چھوڑدے ایسی پڑے کھلبل بہم
بیٹا نہ پوچھے باپ کو جب دیکھے اسکے پاپ کو　　سب یار اپنے آپ کو ساتھی نہ ہو جز اپنا دم
آدم سے تا عیسےٰ نبی نفسی پکاریں گے سبھی　　بولیں وہاں اک امتی احمد نبی صاحب حشم
کوئی نہ کام آوے وہاں غیر از عمل اے مومناں!　　یا مصطفےٰ ہو دیں شفیع یا بخشے مولے از کرم

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند دیکھو صفحہ نمبر ۱۱ یا نمبر ۲۰

Marfat.com

خُطْبَةُ الْاُوْلیٰ نمبر (۱۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَجْلَی الْوُجُوْدَ مِنَ الْعَدَمْ

وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِیَدِہٖ اَنْوَاعُ النِّعَمْ

هُوَ خَالِقٌ هُوَ رَازِقٌ هُوَ فَاتِحٌ هُوَ فَالِقٌ

هُوَ فِي الْمَوَاعِدِ صَادِقٌ فَیَضَانُهٗ اَعْلٰی اَعَمْ

هُوَ نَاصِرٌ لِعِبَادِهٖ هُوَ كَاسِرٌ لِمُضَادِهٖ

لَا شَكَّ فِیْ اِرْشَادِهٖ وَیْلٌ لِعُبَّادِ الصَّنَمْ

بُرْهَانُهٗ غَلَبَ الْعِدٰی سُلْطَانُهٗ بَلَغَ الْعُلٰی

غُفْرَانُهٗ سَتَرَ اللُّغٰی رِضْوَانُهٗ اَوْلٰی اَهَمّ

ثُمَّ الثَّنَا لِرَسُوْلِهٖ هُوَ وَاسِطٌ لِوُصُوْلِهٖ

سَبَبٌ لِحُسْنِ قَبُوْلِهٖ هُوَ مُظْهِرُ الْفَیْضِ الْاَتَمّ

Marfat.com

أَحْمَدُ مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی خَیْرُ الْوَرٰی نُوْرُ الْهُدٰی

فَخْرُ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِیَاءِ اَعْلَی الْاِلٰهُ لَهُ الْعَلَمْ

اَوْلَادُهٗ اَکْبَادُهٗ اَصْحَابُهٗ اَوْتَادُهٗ

اَحْبَابُهٗ اَمْجَادُهٗ اَتْبَاعُهٗ خَیْرُ الْاُمَمْ

صِدِّیْقُهٗ اَهْلُ الصَّفَا فَارُوْقُهٗ ذُو الْاِجْتِبَا

عُثْمَانُهٗ عَیْنُ الْحَیَا اَلْمُرْتَضٰی بَحْرُ الْکَرَمْ

زَهْرَاءُهٗ فِیْ نُوْرِهٖ سِبْطَاهُ سِرٌّ سُرُوْرِهٖ

عَمَّاهُ فِیْ مَنْشُوْرِهٖ لِلْعَشْرِ بُشْرٰی یَا اٰدَمْ

یَا قَوْمِ مَوْتٌ بِالْقَفَا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ بِالصَّفَا

مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ قَدْ مَضٰی قَبْلَ الْفَوَاتِ وَالْعَدَمْ

یَغْفِرْ ذُنُوْبًا کُلَّهَا اَعْنِی الدِّقَاقَ وَجِلَّهَا

یَحْفَظْكَ نَارًا غِلَّهَا یُدْخِلْكَ جَنّٰتِ النِّعَمْ

وَاذْکُرْهُ ذِکْرًا دَائِمًا جَنْبًا قُعُوْدًا قَائِمًا

Marfat.com

فِیْ حُبِّہٖ سِرْ دَآئِمًا فِیْ دِیْنِہٖ تَثَبَّتْ قَدَمْ

سِرْ فِیْ سَبِیْلِ ثَنَآءِہٖ کُنْ رَاضِیًا بِقَضَآئِہٖ

کَیْ تَحْتَظِیْ بِلِقَائِہٖ فِیْ جَنَّۃِ دَارِ الْقَدَمْ

یَا رَبِّ اِنَّ رَجَاءَنَا بِالْفَضْلِ وَاعْفُ خَطَآئَنَا

صَرِّفْ اِلَیْکَ ھَوَاءَنَا وَامْنَحْ لَنَا اَلْھِمَمْ

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط

چودھواں وعظ دربیان ممانعت تصاویر جاندار

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) لوگوں کو کہہ دیجئے۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ مسلمانو! محبت کا تقاضا تو یہ ہوتا ہے۔ کہ جس سے محبت ہوتی ہے۔ اس کے راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔

ان کا یہ قول اسی صورت میں سچا سمجھا جائے گا۔ جب کہ ان کو اللہ تعالےٰ کے راضی کرنے کی کوشش ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بتلادیا۔ کہ میری رضامندی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میرے رسول مقبول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرو۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی تعمیل کرتے ہیں یا نہیں چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یعنی بخاری ومسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا یقول قال اللہ وہ فرماتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میری پیدائش کی طرح پیدا کرے یعنی تصویر بنائے۔ فلیخلقوا ذرۃ جو چاہے کہ ایسے لوگ ایک چیونٹی تو بنائیں اولیخلقوا حبۃ وشعیرۃ یا دانہ یا جو تو پیدا کریں۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح وما ھو بنافخ فیھا ابداً یعنی بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی جاندار کی تصویر بنائی۔ تو اللہ تعالےٰ اس پر عذاب کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں جان ڈالے اور جان ڈالنا اس سے کبھی نہ ہو سکے گا۔ لہذا عذاب بھی موقوف نہ ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ جاندار کی تصویر بنانا بڑا گناہ ہے۔ اس واسطے کہ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے اور تصویر بنانے والا درپردہ خدائی دعویٰ کرتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ تصویر سازی بُت پرستی کی جڑ ہے۔ لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہے۔

کسی ولی یا نبی یا رسول وغیرہ کی تصویر بھی تبرکاً یا مکان کی زینت کے واسطے لگانا یا رکھنا درست نہیں ہے

مشکوۃ کے باب التصاویر میں بخاری ومسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں (عائشہ) نے ایک غالیچہ خریدا اور اس میں جانداروں کی تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا۔ تو آپ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر تشریف نہ لائے میں نے آپ کے چہرے سے آثار ناراضگی دیکھ کر کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں (عائشہؓ) اللہ و رسول کے روبرو توبہ کرتی ہوں۔ کہ میں نے کیا گناہ کیا ہے کہ حضور ناخوش معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ غالیچہ کیسا ہے۔ میں

Marfat.com

نے کہا کہ یہ آپ کے واسطے خریدا ہے۔ تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس کا تکیہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو نہیں جانتی کہ مصور عذاب میں پھنسیں گے اور ان کو کہا جائے گا۔ کہ ان میں جان ڈالو جو تم نے بنائیں اور یہ بھی فرمایا۔ کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے۔ اس میں فرشتے نہیں آتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان وغیرہ کی زینت کے واسطے بھی تصویریں رکھنی نہیں چاہئیں چہ جائیکہ تصویریں بالخصوص بنانا اور خریدنا اور مکان کی زینت کے واسطے آئینوں میں لگانا۔

ان احادیث صحیحہ سے مرزائی فرقہ کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے جو مرزا کی تصویر اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور دل وجان سے اس کی عظمت کرتے ہیں۔ اور اس عظمت و پرستش کے جواز کے لئے طرح طرح کے حیلے وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بصیرت بخشے تاکہ وہ کفر اور ظلمت سے باز آجائیں۔

دیکھئے! ایک اور حدیث میں مشکوۃ کے باب التصاویر میں ترمذی نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ میں کل آپ کے پاس آیا تھا۔ مجھ کو کسی نے مکان کے اندر جانے سے نہ روکا مگر اس سبب سے اندر نہ گیا۔ کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں رنگین پردہ تھا اور نیز گھر میں کتا تھا اس حکم کرو کہ وہ سب تصاویر جو دروازے پر ہیں دور کردی جائیں اور ہو جائیں جیسے درخت کی تصاویر اور حکم کرو پردہ کیلئے کہ پھاڑا جائے اور اس سے دو تکیئے بنائے جائیں اور وہ پاؤں کے نیچے روندنے کو پڑے رہیں، اور حکم کرو کتے کے واسطے کہ نکال دیا جائے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قیامت کے دن دوزخ سے ایک لمبی گردن نکلے گی۔ اور اس کی دو آنکھیں دیکھنے کو ہونگی اور دو کان سننے کو ہونگے اور ایک زبان بولنے کو ہوگی۔ اور وہ کہے گی۔ کہ میں تین شخصوں پر معین ہوں (۱) ہر مغرور ڈھیٹھ پر (۲) ایسے لوگوں پر جنہوں نے اللہ کے ساتھ معبود ٹھیرایا (۳) تصاویر بنانے والوں پر۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر درخت کی تصویر ہو یا ایسی تصویر جو ذلیل و خوار پاؤں کے نیچے پڑی رہے اور اس سے کچھ خوبصورتی مقصود نہ ہو اور نیز وہ چیز بھی نمود کی نہ ہو چھپی پڑی رہتی ہو جیسے تکیہ وغیرہ کسی چیز کے اندر ہو کہ ظاہر میں معلوم نہ ہوتی ہو۔ مضائقہ نہیں مگر زیب و زینت کے واسطے تصاویر یا مورتیں رکھنا خواہ دروازے پر ہوں خواہ مکان کے اندر خواہ دیوار پر خواہ کپڑے پر ہونا جائز ہیں اور کتا پالنا اور گھر میں رکھنا ایسا برا ہے کہ رحمت کے فرشتے وہاں نہیں آتے اور قیامت کے مصور۔ کافر متکبر اور غرور سرکشی کرنے والے لوگ ایک ساتھ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

سید عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت اس شریعت نے کتے

Marfat.com

کے پالنے اور گھر میں رکھنے سے کیوں منع کیا؟ یہ جانور بڑا رفیق اور جان و مال کا محافظ ہے۔ آپ نے فرمایا بھائی کتا پالنے والا ایک قسم کا مشرک ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو حافظ حقیقی ہے اس کو چھوڑ کر کتے پر بھروسہ کرتا ہے، کتے کو اللہ تعالیٰ نے ناپاک کر دیا اور پالنے والا ایسا گنہگار ہوتا ہے۔ کہ فرشتے اس سے نفرت کرتے ہیں اور اس کے گھر میں نہیں آتے۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے ایک نیچری نے پوچھا کہ جناب یہ تو بتائیے کہ شریعت نے کتے کے پالنے سے کیوں منع کیا ہے، یہ تو بڑا رفیق غریب دروازے پر پڑا رہتا ہے آپ نے جواب دیا کہ بھائی اس میں ایک عیب اتنا بڑا ہے کہ اسکے تمام اوصاف کو خاک میں ملا دیتا ہے اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں قومی ہمدردی نہیں ہے بلکہ باہم ایک دوسرے کا دشمن ہے یہ سنکر وہ بہت محفوظ ہوا۔

سبحان اللہ! دونوں صاحبوں نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق کیا کیا عمدہ جواب دیئے۔

عَنْ سفیان ابن ابی زھیر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اتخذ کلبا لا یغنی ذرعا ولا ضرعا نقص من عملہ کل یوم قیراط (رواہ البخاری مسلم) یعنی صحیح بخاری و مسلم میں سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا کتا رکھے کہ نہ اسکے کھیت کی رکھوالی کرے اور نہ بھیڑ بکری کی رکھوالی کرے تو ہر روز اسکے نیک کام ایک قیراط یعنی پانچ جو کے برابر گھٹتے جائینگے۔

صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کتا پالے کہ نہ تو شکاری ہو نہ مویشی کی حفاظت کیلئے تو اس کے ہر دن کے عمل میں سے دو قیراط ثواب گھٹایا جاتا ہے۔

ان دونوں مختلف روائتوں میں وجہ تطبیق یہ ہے کہ یہ کتوں کی تکلیف دہی اور ایذا رسانی کے اختلاف سے ہے جسکا ضرر بڑھا ہوا ہوگا تو اسکے پالنے سے عمل میں سے دو قیراط کا ثواب کم کیا جائیگا۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ یہ مکانوں کے اختلاف کے اعتبار سے ہوگا۔ جو کتے شہر میں پلتے ہیں وہ دو قیراط ثواب گھٹانے کا موجب ہوتے ہیں اور بستیوں والے ایک قیراط کے یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قیراط کا ذکر فرمایا پھر تغلیظ میں زیادہ کرنے کیلئے دو قیراط بڑھا دیئے۔

الغرض ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کتے کا پالنا تین قوموں کیلئے درست ہے۔ اول کھیت کی حفاظت کے واسطے۔ دوم بھیڑ بکری کی رکھوالی کے لئے، سوم شکار کے واسطے ماسوائے ان تینوں کاموں کے کتا پالنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے نیک اعمال مٹتے جاتے ہیں۔

منقول ہے کہ نوح علیہ السلام نے جناب الٰہی میں عرض کیا کہ یا الہ العالمین! آپ نے مجھے کشتی بنانے کا حکم کیا تھا میں دن بھر اسے تیار کرتا رہتا ہوں۔ مگر رات کو میری قوم کے سرکش و نافرمان لوگ اسے بگاڑ ڈالتے

ہیں۔ حکم ہوا کہ ایک کتا پال لے وہ تیری حفاظت کریگا۔ نوح علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور جب قوم کے لوگ انکے بنائے کو بگاڑنے آئے۔ تو کتا ان پر بھونکا جس سے نوح علیہ السلام چونک پڑے اور اٹھ کر انہیں بھگا دیا پس نوح علیہ السلام سب سے اول وہ شخص ہیں جنہوں نے حفاظت کیلئے کتا پالا۔ (نزہۃ المجالس)

بغداد شریف کا ذکر ہے۔ کہ ایک شخص اپنے محلے سے نکل کر اپنے دشمنوں پر گذرا ان ظالموں نے اسے گھر میں لے جا کر بڑی بے رحمی سے قتل کر ڈالا اور لاش کی پوٹ باندھ کر کنوئیں میں ڈالدی مگر کتا جو اپنے مالک کے ساتھ ساتھ تھا گھر کے دروازے پر جا بیٹھا رہا۔ جب ان میں سے ایک شخص باہر آیا تو کتا اسے چمٹ گیا۔ اس شخص نے بہت واویلا کیا اور لوگوں سے فریاد کی جنہوں نے بڑی دشواری سے اس سے پیچھا چھڑایا رفتہ رفتہ خلیفہ کے کان میں یہ خبر جا پہنچی بلا کر پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے کتا تجھ کو لپٹا اور کسی کو نہ لپٹا ہے اتنے میں مقتول کی ماں آگئی اور کہنے لگی۔ حضور! یہ میرے بچے کے دشمنوں میں سے ہے اور شاید کہ میرے بچے کو اس ظالم ہی نے مار ڈالا ہے۔ خلیفہ نے کہا اچھا کتے کو چھوڑ دو۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ کتا آگے آگے اور بادشاہ کے نوکروں کی ایک جماعت پیچھے پیچھے چلی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ کتا ایک گھر میں داخل ہوا اور کنوئیں کی منڈیر پر کھڑا ہو کر بھونکا۔ اس وقت اس شخص نے اقرار کیا اور اپنے ساتھ کے لوگوں کو بھی بتا دیا۔ خلیفہ نے سب کو قصاص میں مار ڈالا (نزہۃ المجالس)

مسلمانو! انگریز لوگ تو اپنی حفاظت کے لئے رکھتے ہیں۔ بھلا ہم لوگوں کو کتے کی کیا ضرورت ہے بجز اس کے کہ ایک شان سمجھی جائے اور نیز حاکم وقت کی تقلید ہے، مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا کہ ایک صاحب ریل میں کتا لئے بیٹھے تھے اور ظاہر اوضع بھی ایسی نہ تھی جس سے مسلمان سمجھے جاتے ایک دوسرے صاحب گئے تو آپنے شکایت کی کہ آپنے سنت سلام سے کیوں پرہیز کیا یعنی آپنے علیک سلیک نہیں کی۔ انہوں نے یہ عذر کیا کہ حضرت میں نے آپ کو مسلمان نہیں سمجھا تھا۔ کہنے لگے کہ اسلام صرف وضع سے معلوم ہوتا ہے میں نے سنا ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ جہاں کتا ہوتا ہے وہاں فرشتے نہیں آتے پس یہ خیال کر کے میں نے کتا رکھنا اختیار کیا ہے کہ جبتک کتا میرے پاس رہیگا موت کا فرشتہ نہیں آئیگا۔ انہوں نے کہا جناب! کتے بھی تو مرتے ہیں جو فرشتہ کتے کی جان نکالیگا وہی آپکے واسطے بھی کافی ہوگا۔ پھر تو آپ کتے کی موت مرے گے۔

اللہ تبارک تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور وساوس شیطانی سے محفوظ رکھے۔

اگر تو ملک جہاں را بدست آوردی! مباش غرہ کہ ناپائدار خواہد بود!
بمال غرہ چہ باشی کہ بعد روزے چند ہمہ نصیبہ میراث غیر خواہد بود!

Marfat.com

بسا امیر کہ آنجا اسیر خواہد شد بسا اسیر کہ فرماں گذار خواہد بود!
چرا ز حال قیامت دمے نمی‌نیندیشی! کہ حال بے خبر ایں سخت زار خواہد بود
بہشت مے طلبی و از گنہ نہ پرہیزی! بہشت منزل پرہیزگار خواہد بود
گزر ز باطل و مردانہ حق پرستی کن! ز حق پرستی بہتر چہ کار خواہد بود!

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ؕ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا ۲۰

مِنْ خُطَبِ سَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۱۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنٰى اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا

مُّبِيْنًا ۝ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَنْ تُثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ
وَاَنْ تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلٰى زَكَرِيَّا
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا
رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ
ارْتَهَنَ بِحَقِّهٖ اَنْفُسَكُمْ وَاَخَذَ عَلٰى ذٰلِكَ مَوَاثِيْقَكُمْ وَاشْتَرٰى
مِنْكُمُ الْقَلِيْلَ الْفَانِىَ بِالْكَثِيْرِ الْبَاقِىْ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْكُمْ
لَا يُطْفَاُ نُوْرُهٗ وَلَا يَنْقَضِىْ عَجَائِبُهٗ فَاسْتَضِيْئُوْا بِنُوْرِهٖ وَانْتَصِحُوْا
كِتَابَهٗ وَاسْتَضِيْئُوْا مِنْهُ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا خَلَقَكُمْ
لِعِبَادَتِهٖ وَوَكَّلَ بِكُمْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّكُمْ
تَغْدُوْنَ وَتَرُوْحُوْنَ فِىْ اَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهٗ
فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْقَضِىَ الْاَجَلُ وَاَنْتُمْ فِىْ عَمَلِ
اللّٰهِ فَافْعَلُوْا وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا ذٰلِكَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

Marfat.com

سَابِقُوا فِیْ اٰجَالِکُمْ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِیَ اٰجَالُکُمْ فَتُرَدُّکُمْ اِلٰی
اَسْوَءِ اَعْمَالِکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا جَعَلُوْا اٰجَالَهُمْ لِغَیْرِهِمْ وَنَسُوْا اَنْفُسَهُمْ
فَاَنْهٰکُمْ اَنْ تَکُوْنُوْا اَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَا الْوَحَا اَلنَّجَا اَلنَّجَا فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ
طَالِبًا حَثِیْثًا اَمْرُهٗ سَرِیْعٌ اَیْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ وُجُوْهُهُمُ الْمُعْجَبُوْنَ
بِشَبَابِهِمْ اَیْنَ الْمُلُوْکُ الَّذِیْنَ بَنَوُا الْمَدَاۤئِنَ وَحَصَّنُوْهَا اَیْنَ
الَّذِیْنَ کَانُوْا یُعْطُوْنَ الْغَلَبَةَ فِیْ مَوَاطِنِ الْحَرْبِ قَدْ تَضَعْضَعَ
اَرْکَانُهُمْ حِیْنَ اَخْنٰی بِهِمُ الدَّهْرُ وَاَصْبَحُوْا فِیْ ظُلُمٰتِ الْقُبُوْرِ اَلْوَحَا
الْوَحَا اَلنَّجَا اَلنَّجَا اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ
الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط

پندرھواں وعظ دربیان احکام السلام علیکم

حضرات! اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم) لوگوں کو کہہ دیجئے۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسلمانو! محبت کا یہ تقاضا ہوتا ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے۔ اس کے راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کی یہ بات اسی صورت میں سچی سمجھی جائے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کی کوشش ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا۔ کہ میری رضامندی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ میرے رسول کی پیروی کرو۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا جو کچھ رسول اللہ صلعم ارشاد فرماتے ہیں آپ کے نام لیوا اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں نسائی شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ اول بیماری میں خبر لینا۔ دوم مرنے پر جنازہ پڑھنا، سوم دعوت کرے تو قبول کرنا چہارم چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا پنجم آگے پیچھے اسکی خبر گیری کرنا ششم ملتے وقت السلام علیکم کہنا دیکھئے! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے السلام علیکم کو حقوق العباد فرمایا مگر افسوس ہے ہمارے نوجوان بھائیوں کا جو بڑے مہذب اور شائستہ ہیں یہ حال ہے کہ ان کے نزدیک السلام علیکم کہنا ہی بے ادبی اور خلاف تہذیب ہے۔ ہاں اگڈ مارننگ (گڈا یوننگ (گڈ بائی! اور گڈ نائٹ وغیرہ وغیرہ بڑے اشتیاق سے کہتے ہیں۔ بعض تو بجائے السلام علیکم ہاتھ یا چھڑی کھڑی کر دیتے ہیں بعض صرف سر کو ہلا دیتے ہیں بعض بندگی اور آداب عرض وغیرہ کرتے ہیں۔ اور بعض یہ الفاظ کہتے ہیں کہ "جناب منشی صاحب" مولوی صاحب یا بابو صاحب اجی حضرت خانصاحب! چودھری صاحب بعض جہلا بجائے السلام علیکم کے "یا علی مدد" اور "مولا علی مدد" وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ مسلمان مردوں کا حال ہے۔ عورتوں کا یہ دستور ہے۔ کہ بڑی بی چھوٹی کو کبھی سلام نہیں کہتی پھر لطف یہ ہے کہ اگر چھوٹی بی بڑی بی کو سلام بھی کرے تو وہ کبھی بجائے وعلیکم السلام نہیں کہے گی۔ بلکہ اس کی بجائے کوئی اور ہی لفظ استعمال کرتی ہیں مثلاً ٹھنڈی رہو۔ عمر برکت وغیرہ وغیرہ حالانکہ حدیث شریف میں آدم علیہ السلام سے اب تک یہی معمول چلا آیا ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری اور ترمذی شریف میں مرقوم ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ تو آدم علیہ السلام چھینکے اور الحمد للہ کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یرحمک اللہ یا آدم پھر فرمایا یہ فرشتوں کی جماعت بیٹھی ہے ان کو السلام علیکم کہو۔ پس آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو السلام علیکم کہا۔ انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ" پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا تحفہ ہے۔

Marfat.com

بخاری ومسلم شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا۔ اَیُّ الاِسْلَامِ خَیْرٌ اسلام کی خصلتوں اور ادبوں سے کونسی خصلت اور ادب بہتر ہے آپ نے فرمایا تطعم الطعام وتقرئ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف یعنی کھانا کھلانا اور ہر واقف وناواقف کو سلام کہنا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ سلام حقوق اسلام سے ہے یہ کوئی رشتہ داری یا آشنائی کا حق نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک مسلمان کو خواہ وہ واقف ہو یا نہ ہو یہ تحفہ سلام دینا مسنون ہے۔

حدیث صحیح میں مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے۔ جو السلام علیکم سے بخل کرتا ہے یعنی مسلمان بھائی کی ملاقات کے وقت السلام علیکم نہیں کرتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کسی کے مکان پر جائے تو پہلے السلام علیکم کہے بعدہ اجازت لے کر اندر جائے، اندر جا کر پھر السلام علیکم نہ کہے جب واپس ہو تو بھی السلام علیکم کہہ کر آئے نیز فرمایا کہ جو شخص السلام علیکم نہ کہے اسے اندر آنے کی اجازت نہ دو۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو السلام علیکم کہا کرو وہ سلام تمہارے اور تمہارے گھر کے لئے موجب برکت ہوگا۔ بلکہ فرمایا جو کوئی سلام کہہ کر گھر میں داخل ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اسکے گھر میں صلح وصفائی کا ذمہ دار ہے اسکے گھر میں فساد نہیں ہوگا۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کبھی پکے مسلمان نہیں ہوگے جبتک کہ آپس میں محبت نہ کروگے۔ در محبت پھیلانیکا ذریعہ آپنے یہ بتلایا کہ آپس میں ملتے وقت سلام علیکم کہا کرو۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بازار میں مجلسیں لگا کر نہ بیٹھا کرو اگر تم کو ضرورت ہو تو بیٹھ کر راستہ کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نظر نیچے رکھو، چلتی پھرتی عورتوں سے نگاہیں نہ لڑاؤ، چلنے والوں کو تکلیف نہ دو اور بڑی بات یہ ہے کہ السلام علیکم کرو اور سلام کا جواب دو اور بھلی باتیں لوگوں کو بتاؤ اور بری باتوں سے روکو!

حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص پہلے سلام سے کلام کرے اس کا جواب نہ دو۔ جو شخص آتے ہوئے سلام نہ کرے۔ اس کو کھانے کی دعوت نہ دو۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کبھی کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں تم کو جگہ ملے سلام کرکے بیٹھ جاؤ۔ اور جب جانے لگو تو پھر بھی سلام کہو یہ سمجھو کہ پہلا سلام ہی کافی ہے پہلا سلام اپنے موقعہ پر اور دوسرا اپنے مرتبہ پر۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم آپس میں

Marfat.com

ملو۔ تو السلام علیکم کہا کرو اگر علیحدہ ہو کر اسی گھڑی ملو، گو تم میں ایک دیوار ہی کا فاصلہ ہو تو بھی پہلے سلام پر قناعت نہ کرو۔ بلکہ دوسرا اسلام کہا کرو۔

بعض جہلا ان احکام پر ہنسی اور مخول کرتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں بصیرت بخشے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی فہمید عطا فرماوے۔

دیکھئے اصحابہ کرامؓ کا کیا حال تھا۔ چنانچہ مروی ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی۔ کہ بازار میں بغیر کسی مطلب کے بھی چلے جاتے ایک روز کسی نے ان سے پوچھا کیا وجہ ہے۔ کہ آپ بغیر مطلب دنیوی کے بھی بازار میں پھرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں اسواسطے بازار میں پھرتا ہوں کہ لوگوں سے مل کر السلام علیکم کہوں یا اور کوئی مجھے سلام کہے تو میں جواب دوں تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو۔

چونکہ سلام میں ابتدا کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے اسلئے جو عمر میں بڑا رتبے میں اعلےٰ درجہ پر ہو۔ اسی کو چاہیئے کہ سلام میں تقدیم کرے دیکھئے! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اسکے رسالے عالم سے افضل و برتر تھے۔ عورتوں اور لڑکوں کو بھی خود ہی پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام احمد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مر علے نسوۃ فسلم علیہن یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں پر گزرے پس آپ نے ان کو سلام کیا۔

ترمذی شریف میں سیار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال کنت امشی مع ثابت البنانی فمر علے صبیان فسلم علیہم فقال ثابت کنت مع انس رضؓ فمر علے صبیان فسلم علیہم وقال انس کنت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فمر علے صبیان فسلم علیہم یعنے سیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ثابت بنانی رضؓ کے ساتھ چلا جاتا تھا۔ انکا گزر لڑکوں پر ہوا۔ انہوں نے ان کو سلام کیا اور کہا کہ میں انس رضؓ کے ساتھ تھا وہ لڑکوں پر گزرے انہوں نے انکو سلام کیا اور کہا کہ میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تھا آپکا گزر لڑکوں پر ہوا آپنے انکو سلام کیا

معلوم ہوا کہ سلام میں سبقت بہت ہی عمدہ بات ہے اور سلام کرنے میں کسی طرح کا نقصان نہیں بلکہ بہت سے فائدے ہیں۔ اول یہ کہ خدا اور اسکے رسول کی اطاعت ہوتی ہے، دوم اجر ملتا ہے، سوم کرنیوالے اور جواب دینے والے دونوں کو دعا ملتی ہے، چہارم سلام کرنا باہمی محبت کو بڑھاتا اور دلوں سے دشمنی کو نکالتا ہے

مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر السلام علیکم کہا آپنے اس کے جواب میں فرمایا وعلیکم السلام پھر وہ مرد بیٹھ گیا بعدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس عشر، یعنے اس شخص کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی گئیں پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپنے اس کے جواب میں فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ پھر وہ بیٹھ گیا بعدہ آپنے فرمایا عشرون یعنے اس شخص کے نامہ

Marfat.com

اعمال میں بیس نیکیاں لکھی گئیں پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر وہ بیٹھ گیا۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا ثلثون یعنے اس شخص کے نامہ اعمال میں تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پھر وہ بیٹھ گیا، بعدہٗ آپ نے فرمایا۔ اربعون یعنے اس شخص کے نامہ اعمال میں چالیس نیکیاں لکھی گئیں۔

مسئلہ۔ سلام کہتے وقت دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنت ہے، چنانچہ ترمذی شریف[1] میں ہے کہ سلام مصافحہ سے پورا ہوتا ہے۔ نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے ہاتھ چھوٹنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مصافحہ کرنے سے دلوں سے رنج اور کدورتیں دفع ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص مسافری سے آئے تو علاوہ السلام علیکم کے اور مصافحہ کے اس سے معانقہ لینا گلے ملنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر سلام کہنے والا اکیلا ہے تو جواب میں جیسا وعلیکم السلام کہنا جائز ہے ویسا ہی وعلیک السلام بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ جس مجلس میں مسلمانوں کے ساتھ کافر بھی ہوں ان کو بھی السلام علیکم کہنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ جب آدمی اپنے گھر میں جائے تو بلند آواز سے اپنی بیوی اور گھر والوں کو السلام علیکم کہے اور وہ بھی بلند آواز سے وعلیکم السلام جواب دیں۔

مسئلہ۔ جو شخص کہ اسے کسی غائب کی طرف سے سلام پہنچے تو اسے چاہئے کہ پہنچانے والے کو یوں جواب دے وعلیک وعلیہ السلام یعنے تجھ پر بھی (اے پہنچانے والے) اور اس پر بھی (جس نے سلام بھیجا ہے) سلام ہو۔

مسئلہ۔ کافروں کو ہندو ہو یا عیسائی، یہودی ہو یا پارسی، مرزائی ہو یا چکڑالوی دہریہ ہو یا نیچری السلام علیکم کے بجائے ملک کا مروجہ سلام کرنا جائز ہے۔ مگر کوئی لفظ خلاف شرع نہ ہو۔

---

[1] حدیث شریف میں ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن صحیح حدیث دونوں ہاتھوں والی ہے۔ علاوہ ازیں تمام مشائخ اور صوفیائے کرام کا اسی طور پر معمول ہے۔ گویا اجماع امت بھی دونوں ہاتھوں پر ہے۔ فرقہ غیر مقلدین اس صحیح حدیث پر عمل کرتے ہوئے نظر نہیں آتے دراصل وہ وہ کام کرتے ہیں، جو صوفیائے کرام کے خلاف ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں بصیرت بخشے (صوفی عفا عنہ)

Marfat.com

مسئلہ۔ اگر کوئی بڑا پارسا پیر و مرشد ہو اور کسی بدکردار کو سلام کا جواب اس لئے نہ دے کہ وہ اپنے بدکرداری سے باز آجائے تو جائز ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم کہا کرتے تھے کہ شراب خور کو سلام علیکم نہ کہا کرو۔

مسئلہ۔ خط میں بھی شروع مطلب سے پہلے السلام علیکم لکھنا درست ہے۔

مسئلہ۔ سامنے سے چلتی ہوئی جب دو جماعتیں ملیں۔ تو تھوڑے بہتوں کو اور چھوٹا بڑے کو السلام کہے اور سوار چلتے کو اور چلتا ہوا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے۔

مسئلہ اگر دو شخص آپس میں خفا ہوں۔ ان کو تین دن کے اندر ہی اندر السلام علیکم کر لینا ضروری ہے۔ اگر تین دن سے بڑھ گئے تو ان کی عبادت قبول نہ ہو گی جب تک صلح نہ کریں ہاں اگر کوئی بے دین مفسد ہو۔ اور اس وجہ سے اس کو چھوڑ اجائے تو درست ہے۔ لیکن اگر ان میں سے ایک نے السلام علیکم کہا اور دوسرے نے قبول نہ کیا تو کہنے والا اس گناہ سے چھوٹ جائیگا جو خفگی کی حالت میں دونوں پر ہوتا تھا۔

الغرض لفظ سلام کے دو معنے ہیں۔ اول سلامت، دوم اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے پس السلام علیکم کے دو معنے ہوئے کہ اللہ تیرے حال سے اطلاع رکھتا ہے تو غافل مت رہ یا اللہ تعالیٰ کا اسم تجھ پر ہے یعنی تو اس کے حفظ و امان میں ہے جیسے اللّٰہ معك یعنی اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ہے بعض علماء السلام علیکم کے یہ معنی بھی لیتے ہیں۔ کہ تیری طرف سے اپنے کو بے پرواہ رکھ اور وعلیکم السلام کے یہ معنے ہوئے کہ تو بھی میری طرف سے اپنے کو بے پرواہ رکھ!

مسلمانو! اسلام میں کافر اور مسلمان کے فرق و تمیز کے واسطے خاص یہ سلام کا دستور و طریقہ مقرر ہوا ہے۔ کیونکہ یہود اور نصاریٰ کا سلام ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے اور اسلام کا سلام السلام علیکم کہنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن افسوس ہے کہ ہندوستان کے جاہل مسلمان سلام کے بجائے ہاتھ یا چھڑی یا سر کے اشارہ سے کہتے ہیں اور زبان سے السلام علیکم اور وعلیکم السلام نہیں کہتے یہ طریقہ متکبر اور مغرور دولتمندوں کا ہے کہ اگر کوئی غریب السلام علیکم کہے تو بعض سرکش متکبر جواب میں وعلیکم السلام نہیں کہتے۔ بلکہ دل میں یہ کہتے ہیں کہ یہ کمینہ ہم کو سلام کرنے کے لائق نہیں۔ لو یہ ہماری برابری کرنے لگا۔ اسی واسطے نماز یا جماعت نہیں پڑھتے۔ کہ ہم کو ان کمینوں اور ذلیلوں اور کم درجے والوں کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔ اور ہماری عزت میں فرق آجائے گا۔

الغرض ایسی باتیں کرتے ہیں۔ کہ جن سے شریعت کی اہانت ہو جاتی ہے اور آپ گنہگار ہو جاتے ہیں۔ ایسے متکبروں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے ہم السفہاء فرمایا ہے۔ یعنی قریش کے کافر اور منافق اپنے کو بڑا اشرف جانتے تھے اور اپنی نجابت، شرافت اور عمدگی کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے اور کہتے تھے

Marfat.com

کہ محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے نزدیک غریب بازی، اہل حرفہ کمینہ اور کم رتبہ ایمان لاکر جمع ہوتے ہیں ہم اشرافوں سے ان کی کہاں کی برابری! ان کی مجلس میں بیٹھنے سے ہم کو غیرت آتی ہے۔ اس لئے ہم ایمان و اسلام قبول نہیں کرتے، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں ھم السفہاء فرمایا یعنی وہ کافر بڑے کمینے ہیں اور جو ایمان لائے وہ بڑے اشرف اور نیک بخت ہیں۔ زادھم اللّٰہ تعالیٰ ایمانا کاملا خصوصًا اس ملک کے امیر اور منصبدار لوگ اسلام کی دولت سے محروم ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بے نصیب کرتے ہیں پیغمبروں کے آداب خصوصًا سب پیغمبروں کے سرتاج حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت سے منکر ہوتے ہیں تکبر سے کسی کو السلام علیکم بھی نہیں کہتے اور کسی کو السلام علیکم کہنا نہیں سکھاتے۔ بلکہ اس کے عوض لوگ سر کو رکوع اور سجدہ کے قریب تک جھکاتے ہیں۔

مسلمانو! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کوئی ظاہر و باطن میں مرتبے والا نہیں ہے اور نہ ہوگا۔ ان کے اصحاب (رضوان اللہ علیہم) کے برابر کوئی ادب جاننے والا بھی نہیں ہے اور نہ ہوگا۔ پس ایسے دوجہان کے بادشاہ کو اصحاب السلام علیکم کہتے تھے۔ لیکن جھکتے نہیں تھے اکثر اوقات جناب سالتماب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو درخت اور جانور اونٹ وغیرہ سجدہ کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی سجدہ کریں آپ نے فرمایا خدا کے سوا اگر کسی مخلوق کو سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں جوروؤں کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

الغرض! اے مسلمانو! آپس میں رابطہ اتحاد بڑھاتے اور خدا اور اس کے رسول اکرم صلعم کے احکام کی تابعداری کرنے کی کوشش کرو۔ تکبر اور غرور کی رسی سے چاہ ضلالت میں نہ گرو اور سرائے فانی کے لذات و شہوات کے پیچھے پڑکر اپنی عاقبت کو خراب نہ کرو اور جہان جاودانی کے انعامات و اکرامات سے محروم نہ رہو۔ اس دنیا کی تھوڑی بہت نعمت پر قناعت کرنا ایک لازمی امر ہے۔

اے دل بکام خویش جہاں را تو دیدہ گیر! — در دے ہزار سال چو نوح آرمیدہ گیر
بستان و باغ ساختہ گیر اندر و بسے — ایوان و قصر سر بفلک برکشیدہ گیر!
با دوستان مشفق و یاراں مہرباں — بنشستہ و شراب مروق چشیدہ گیر!
ہر ماہرو کہ ہست در ایام روزگار — آں را بناز در بر خود آرمیدہ گیر!
ہر نعمتے کہ ہست بعالم تو خوردہ واں! — ہر لذتے کہ ہست سراسر چشیدہ گیر
چوں بادشاہ عادل بر تخت سلطنت — صد جامہ حریر بدولت دریدہ گیر
ہر گنج دہر خزانہ کہ شاہاں نہادہ اند — آں گنج و آں خزانہ بجنگ آوریدہ گیر

Marfat.com

ہر بندہ کہ ہست بہ بلغار و ہند و روم　　آں بندہ را بسیم و زر خود خریدہ گیر
آواز عود و بربط و نائے سرود چنگ!　　آں طنطنہ را کہ مے شنوی آں را شنیدہ گیر
در آرزوئے آب حیات تو ہر زماں!　　مانند خضر گرد جہاں در دویدہ گیر!
تو ہمچو عنکبوتے و حال جہاں مگس!　　چوں عنکبوت گرد مگس بر تنیدہ گیر!
گیرم ترا کہ مال زقاروں فزوں شود!　　عمرت بعمر نوح پیمبر رسیدہ گیر
چندیں ہزار اطلس و کمخواب روزگار　　پوشیدہ در تنعم و آنگہ دریدہ گیر!
اما ز مرگ چارہ نداری و عاقبت!　　در خاک تیرہ گوں بلحد در خزیدہ گیر!
روزے پسیں کہ ہیچ نماند بجز دریغ　　صد بار پشت دست بدنداں گزیدہ گیر
سعدی تو نیز ازیں قفس تنگ نالے دہر!　　روزے قفس شکستہ و مرغش پریدہ گیر!

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ؕ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ

(اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا صفحہ ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۱۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْجَلِيْلِ ؕ السَّتَّارِ الْعَظِيْمِ الْجَمِيْلِ رَافِعِ قُبَّةِ السَّمَاءِ وَمُكَلِّلِهَا بِالنُّجُوْمِ تَكْلِيْلٌ ؕ وَبَاسِطِ الْاَرْضِ فَمُذَلِّلِهَا تَحْتَ الْاَقْدَامِ تَذْلِيْلٌ وَخَصَّ وَعَمَّ بِالْاَجْرِ هٰذَا الْيَوْمَ

Marfat.com

الْمُبَارَكِ بِالتَّشْرِيْفِ وَالتَّفْضِيْلِ ط اَحْمَدُهٗ حَمْدًا اَبْتَغِيْ بِهٖ مِنَ
اللّٰهِ الْاَجْرَ الْجَزِيْلَ ط وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً يَّتَّخِذُ بِهَا اِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ سَبِيْلًا ط
وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ ط يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تَظْلِمْ فَيُقْتَصَّ مِنْكَ غَدًا فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ فَتِيْلًا ط فَعَلَيْكَ بِمِثْلِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
فَاِنَّهٗ يَوْمٌ فَضِيْلٌ ط فِيْهِ تَابَ اللّٰهُ عَلٰى اٰدَمَ بَعْدَ الطَّرْدِ وَ
الْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ ط وَفِيْهِ رَفَعَ اِدْرِيْسَ مَكَانًا عَلِيًّا ط وَفِيْهِ
نَجَا نُوْحٌ وَّمَنْ مَّعَهٗ فِي السَّفِيْنَةِ بِالزَّادِ الْقَلِيْلِ ط وَفِيْهِ
اَطْفَا اللّٰهُ نَارَ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ ط وَفِيْهِ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى وَ
اَنْزَلَ عَلٰى يَعْقُوْبَ بَعْدَ حُزْنِهِ الطَّوِيْلِ ط وَفِيْهِ اَخْرَجَ
يُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ ط وَفِيْهِ فَلَقَ الْبَحْرَ
لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَفِيْهِ غَفَرَ لِدَاوٗدَ ذَنْبَهٗ وَفِيْهِ

رَدَّ لِسُلَیْمٰنَ مُلْکَہٗ رَدًّا جَمِیْلًا ط وَفِیْہِ رَفَعَ عِیْسٰی وَفِیْہِ
بِالرَّحْمَۃِ جِبْرَآئِیْلُ ط وَفِیْہِ غَفَرَ لِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَنْبَہُ الْکَثِیْرَ مِنْہُ وَالْقَلِیْلَ ط وَفِیْہِ قُتِلَ سِبْطُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ الْحُسَیْنُ ط وَکَمْ قُتِلَ مَعَہٗ ط وَمَنْ صَامَہٗ
فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّھْرَ کُلَّہٗ وَفَازَ بِالْاَجْرِ الْجَزِیْلِ ط وَمَنْ کَسَا فِیْہِ
عُرْیَانًا اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْوَبِیْلِ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ
الْمَقْبُوْلِیْنَ فِیْ ھٰذَا الشَّھْرِ الْفَضِیْلِ ط وَخُصَّنَا فِیْہِ بِالْاَجْرِ
الْوَافِرِ وَالْعَطَاءِ الْجَزِیْلِ ط وَاغْفِرْ لَنَا فِیْہِ کُلَّ ذَنْبٍ عَظِیْمٍ ط
وَخَفِّفْ ظُھُوْرَنَا مِنْ کُلِّ وِزْرٍ ثَقِیْلٍ ط بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ
الْقَدِیْمِ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ
حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ط

Marfat.com

سولھواں وعظ دربیان بدعت

مسلمانو! اس آیت میں اللہ تبارک وتعالےٰ یہ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ اور اس کی حدوں سے بڑھ چلے تو اللہ اس کو آگ میں داخل کریگا اور وہ اس ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کو ذلت کی مار ہوگی۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی ہے اور وہ باتیں جن کی شریعت میں کچھ اصل نہیں ہے مقرر اور رائج کر دینا سراسر نافرمانی اور عدول حکمی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوٰۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین (رواہ ابن ماجۃ) یعنے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدعتی سے قبول نہیں کرتا اس کے یعنے اس کی نماز، اس کے حج، اس کے عمرے اسکے جہاد اس کی خیرات اور اس کے انصاف کو اور وہ شخص اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ یاد رہے کہ یہاں بدعتی سے عام بدعتی مراد ہے خواہ بدعت کو وہ نکالے خواہ کوئی اور نکالے اور یہ اس کو پسند کر کے خود اختیار کرے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

۱- **عن** ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلعم من کثر سواد القوم فھو منھم من رضی عمل قوم کان شریکا من عمل بہ یعنی دیلمی نے ابن سعید رضی اللہ عنہ سے اور سیوطی نے جمع الجوامع میں روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے ایک قوم کے رواج کو زیادہ کیا پس وہ انہی میں سے ہے اور جو ایک قوم کے عمل سے راضی ہوا وہ اس شخص کا شریک ہے جس نے بدعت کے ساتھ عمل کیا ہے یعنی اس کے جانے سے انکو زینت رونق ہوجاتی ہے اور اس کا رواج زیادہ ہوجاتا ہے کہ ایک کے دیکھا دیکھی بہت لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔

۲- قال النبی صلعم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (رواہ المسلم) یعنی صحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے انکار کی ایک چیز دیکھی تو چاہیئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے دور کرے پس اگر یہ طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے اسے برا کہے پھر اگر یہ بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے برا جانے اور دل کے ساتھ برا جاننا بہت ضعیف ایمان ہے۔ یعنی ضعیف الایمان بھی ہونا اچھا نہیں ہے۔ کیوں کہ بدعت کو ہاتھ سے دور کرنا ضروری اور لابدی ہے۔ چوں کہ اب زمانہ نازک ہے۔ اس لئے ہاتھ سے تو ہو

Marfat.com

نہیں سکتا مگر ہاں! زبان سے تو ہو سکتا ہے پس جس نے نہ ہاتھ سے دور کیا نہ زبان سے اور نہ دل سے برا جانا بلکہ نیک جان کر اس کو کیا تو تحقیق جاننا چاہیئے کہ وہ بلا حساب دوزخ میں ڈالا جائیگا۔

۳۔ قال النبی صلعم من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہ اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثام من عمل فیہا لا ینقص من اوزارہم شیئًا (رواہ الترمذی وابن ماجۃ) یعنی ترمذی اور ابن ماجہ میں عمرو بن عوف اور بلال بن حارث رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک ایسی بدعت نکالی جو گمراہی ہے۔ کہ اس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہیں۔ اس پر ان لوگوں کی مانند گناہ ہے جنہوں نے اس بدعت پر عمل اور ان کے گناہوں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا یعنے جس شخص نے ایک بدعت نکالی اور لوگوں نے اس کو اختیار کیا تو اس کے اختیار کرنے والے لوگوں کے برابر اس شخص کو گناہ ہوتا ہے اور کوئی یہ نہ سمجھے کہ ان کے گناہ کم ہو کر اس پر ہوتے ہیں۔ بلکہ جس قدر ان پر ہوتے ہیں اسی قدر اس پر ہوتے ہیں۔

۴۔ قال النبی صلعم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو ردٌّ (رواہ فی مشکوٰۃ) مشکوٰۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہمارے دین میں ایک نئی بات نکالی ایسی کہ اس دین سے نہ ہو پس وہ مردود ہے۔

مسلمانو! غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردود کریں پھر اس کا کہاں ٹھکانا ہے اللھم احفظنا من ذلک۔

۵۔ عن ابن عباسؓ وبزار نعمانؓ قال قال النبی صلعم من احدث حدثًا او اٰوی محدثًا علیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفًا ولا عدلًا یعنے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور بزار نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک بات نکالی یا اس نکالی ہوئی بات کو پسند کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی لعنت ہے اور نیز اللہ تعالیٰ اس سے خیرات اور انصاف وغیرہ قبول نہیں کرتا۔

۶۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ (رواہ فی مشکوٰۃ) یعنے مشکوٰۃ میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری سنت کو دوست رکھا۔ پس تحقیق اس نے مجھ کو دوست رکھا۔ اور جس نے مجھ کو دوست رکھا پس تحقیق وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

اللہ اکبر! جس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کا وعدہ فرما دیں۔ اس کو

Marfat.com

چھوڑ کر جان بوجھ کر دوزخ اختیار کریں؟ تعجب کی بات ہے، بلکہ چاہیئے تھا کہ جو بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کے برخلاف ہو اسکو ہرگز ہرگز اختیار نہ کیا جائے اگرچہ اسکے چھوڑنے میں کچھ ہی کیوں نہ ہو۔

۷۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم شر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار (رواہ فی المشکوٰۃ) مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام امورات سے بدترین امر ایک نئی چیز کا نکالنا ہے اور جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی آگ میں ہے۔

مسلمانو! خوب یاد رکھو کہ بدعت اس کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے وقت میں نہ ہو اور بعد میں دین میں نئی بات نکالی جائے۔ پس علمائے اسلام نے بدعت کو پانچ قسموں پر منقسم کیا ہے۔

اول۔ بعض بدعات واجب ہیں مثلاً علم صرف اور علم نحو کا پڑھنا کیونکہ اس کا حاصل یہ ہے کہ کلام اللہ اور احادیث کے معنی بخوبی سمجھے جائیں۔ چونکہ اس کے پڑھنے کے بغیر عربی زبان حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسواسطے اس کا پڑھنا واجب ہوا۔

دوم بعض بدعات مستحب ہیں مثلاً سرائیں، کنوئیں اور دینی مدرسے وغیرہ بنوانا جنمیں طالب العلم پڑھتے ہیں۔

سوم بعض بدعات مباح ہیں مثلاً زیورات اور عمدہ پوشاک کا پہننا۔

چہارم بعض بدعات مکروہ ہیں۔ مثلاً کلام اللہ اور مسجدوں پر سنہری کام کرنا۔

پنجم۔ بعض بدعات حرام ہیں۔ کہ امور دین میں ایک نئی بات پیدا کرنا۔ مثلاً تعزیہ وغیرہ نکالنا۔

آج کل ہند و پنجاب میں ایک اور بات پیدا ہو گئی ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی کا بھائی یا خاوند وغیرہ مر جاتا ہے۔ تو عورتیں کئی کئی سال سوگ میں گزار دیتی ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشراً (رواہ البخاری ومسلم) یعنے مشکوٰۃ میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس عورت کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں کہ میت پر تین دن اور تین رات سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن تک۔

مسلمانو! خیال کرنے کا مقام ہے کہ ہند اور پنجاب کی عورتیں معمولی رشتہ دار وغیرہ کی وفات پر کم از کم سال بھر تک بعض بعض کام نہیں کرتیں مثلاً سال بھر تک چرخے کا نہ کاتنا۔ اور سینوبان وغیرہ نہ بنانا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان میں دینی تعلیم کی نہایت ہی کمی ہے دیکھئے! اللہ تبارک وتعالیٰ سورۂ نساء میں کیا فرماتا ہے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین

Marfat.com

نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ یعنے جو مخالفت کرے رسول کی اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کھل چکی اور چلے مسلمانوں کے راستہ کے سوا دوسرے راستہ پر تو ہم اس کو چلائے جائیں گے اسی راستہ پر جس پر وہ چلا۔ اور ہم اس کو دوزخ میں جھونک دیں گے اور وہ بری جگہ ہے۔

پس اے مسلمانوں اپنے دین میں کوئی راہ نئی مت نکالو! اور پورے طور پر خدا اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرو۔ مخالفت رسول سے بچو اور صراط مستقیم یعنے رسولی طریقہ پر چلو تاکہ تمہارا انجام بخیر ہو۔

کر گزر اک روز قبرستان پر! کیسے کیسے کیا ہوئے ہیں کر نظر
بادشاہ تھے نوجواں تھے، خوبرو! تھی دلوں میں ان کے کیا کیا آرزو
چھپ گئے آخر کو وہ سب خاک میں سب اسیراں گور کے ہیں چاک میں
کس طرح کی ان پہ ہے، آوارگی! ہے تیتمی، بے کسی، بے چارگی!
خاک میں سب ہو گئے ہیں یکساں نہیں جہاں میں نام ان کا اور نشاں

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ

اینجا نشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۲۰۱۱)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۱۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُقَدِّرِ الشُّهُوْرِ وَالْاَعْوَامِ وَمُجَدِّدِ الدُّهُوْرِ وَالْاَيَّامِ الَّذِيْ افْتَتَحَ الْعَامَ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ خَلَقَ

Marfat.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ مُتَفَرِّدًا بِالْبَقَآءِ وَالدَّوَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ ط اَحْمَدُهٗ حَمْدًا كَثِيْرًا عَلَى
الدَّوَامِ ط وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
شَهَادَةً اَدَّخِرُهَا لِيَوْمِ الْقِيَامِ ط وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ نَبِيٌّ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْاَنَامِ ط
مَعَاشِرَ الْحَاضِرِيْنَ اعْلَمُوْا اَنَّهٗ قَدِ اسْتَقْبَلَكُمْ عَامٌ
جَدِيْدٌ وَشَهْرُ مُحَرَّمٍ حَمِيْدٌ ط اَوَّلُ شُهُوْرِ السَّنَةِ
بِالتَّحْرِيْمِ ط وَاٰخِرُهَا بِالتَّفْضِيْلِ وَالتَّعْظِيْمِ ط وَاَتَتْ بِفَضْلِهٖ
الْاَخْبَارُ وَعَظَّمَهُ الصّٰلِحُوْنَ وَالْاَخْيَارُ ط فَيَا طُوْبٰى لِمَنْ
وَدَّعَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ ط وَلَمْ يُضِعْ عُمْرَهٗ
بِطَلَبِ الْمُحَالِ ط وَوَيْلٌ لِّمَنْ عَاشَرَ الْجُهَّالَ وَالضُّلَّالَ ط وَ
شَهِدَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالْوِزْرِ وَالْوَبَالِ ط اَلَا اِنَّ السَّعِيْدَ

Marfat.com

مَنْ حَاسَبَ نَفْسَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّحَاسَبَ عَلَی النَّقِیْرِ وَالْقِطْمِیْرِ
وَذَرَّۃِ الْمِثْقَالِ وَاِنَّ الشَّقِیَّ مَنْ اَعْرَضَ نَفْسَہٗ عَنْ طَرِیْقِ
الْحَقِّ وَسَلَکَ سَبِیْلَ الضَّلَالِ ط اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَالْتَجِئُوْا
اِلَیْہِ بِالتَّضَرُّعِ وَالْاِبْتِہَالِ ط وَتُوْبُوْا اِلَیْہِ قَبْلَ اَنْ
یُّدْنِیَکُمْ وَبِیْلَ الْوَبَالِ ط وَقُوْلُوْا بِاَجْمَعِکُمْ یَا اَللّٰہُ یَا
مُتَعَالُ ط وَوَفِّقْنَا لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ ط بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْہَا وَلَہٗ
عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ط

سترھواں وعظ دربیان بدعات محرم

حضرات! اللہ تعالےٰ اس کلام معجز نظام میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ جو شخص اللہ اور اس کے

رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے بڑھ چلے تو اللہ اس کو آگ میں داخل کریگا، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کو ذلت کی مار ہوگی۔

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی بھی اللہ تبارک وتعالےٰ کی نافرمانی ہے۔ پس وہ باتیں جن کی شریعت میں کچھ اصل نہیں ہے مقرر اور رائج کردینا کیسی نافرمانی اور عدول حکمی ہے۔

مسلمانو! تم دین میں خود مختار نہیں ہو کہ جو کچھ تمہارے دل میں آوے وہ کرلو۔ آخر اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہو۔ اسلئے تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا ضروری ولابدی ہے، جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنے اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پس تم کو ہر کام میں اللہ اور اسکے رسول کے حکم سے ایک قدم بھی باہر نہیں رکھنا چاہئے چنانچہ آجکل ایک بڑی قبیح اور مذموم رسم عام مسلمانوں میں پھیل گئی ہے۔ جس میں کہ بہت سے مسلمان شامل ہوکر اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تعزیہ وغیرہ بنانا اور سال بھر تک اسکے سامان وآرائش میں لگے رہنا۔

مسلمانو! غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوں تو ان کا ہر سال تعزیہ وغیرہ بنایا جاوے۔ جب اللہ اور اس کے رسول کی کلام میں اس کا مطلق ذکر نہیں ہے تو اب دیکھنا ہے کہ اس میں برائی کی کیا بات ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے چنانچہ مختصراً پانچ خرابیاں بیان کی جاتی ہیں جن کے سننے سے امید ہے کہ عاضرین خود اس کی برائی کو تسلیم کرلیں گے۔

اول برائی یہ ہے کہ تعزیہ بنانا شرع شریف کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ کسی کتاب میں بھی نہیں لکھا ہے کہ غم اور مصیبت کے واسطے کوئی چیز مثل تعزیہ بنانا چاہیئے۔ خواہ پیر ہو یا پیغمبر خواہ شہید ہو یا امام اسی کا تو نام شریعت نے بدعت اور بت پرستی رکھا ہے کہ جس چیز کی قرآن وحدیث میں کچھ بھی اصل نہ ہو۔ اس کو اپنی طرف سے بنا کر تعظیم وتکریم کریں اور قابل ثواب سمجھیں۔

دوسری برائی یہ ہے کہ تعزیہ بنانا واقعی عقل ودانش میں قبیح اور مذموم معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایک چیز کی نقل بنانا اور پھر اسکے ساتھ وہ باتیں کرنی جو اصل کے ساتھ بھی نہ چاہئیں سراسر جہالت اور بیوقوفی ہے

تیسری برائی یہ ہے کہ تعزیہ سے غرض یہ تھی۔ کہ اس کے دیکھنے سے غم والم پیدا ہو۔ سو وہ بھی حاصل نہیں ہے۔ گو شرع اور عقل کے مخالف ہی ہے۔

مسلمانو! ذرا گوش ہوش سے سنئے اکہ غم والم کن چیزوں کے دیکھنے اور ہونے سے پیدا ہوتا ہے

Marfat.com

آیا فاقہ کشی، پھٹے پرانے کپڑے، تنہائی، اندھیری شکستہ جھونپڑی اور معشوق کی جدائی وغیرہ سے یا اس کے برعکس جائے غور ہے کہ فاقے کے عوض تعزیہ کے دنوں میں شیر مال اور حلوا شربت ہر جگہ موجود رہتا ہے اور دنوں میں چاہے فاقہ ہی ہو۔ مگر اس دن کا اناج پانی ہر کوئی جمع رکھتا ہے اور پھٹے پرانے کپڑوں کی جگہ خاصی خاصی قبائیں اور گوٹے ٹھپے ان دنوں پہن کر نکلتے ہیں اور تنہائی کے عوض ہزاروں یار آشنا بھائی ہم نوالہ ہم پیالہ اور شکستہ مکان کا تو کیا نشان، جہاں عمدہ امام باڑے فرش فروش نیار اور سینکڑوں تعزیے جھل جھلاتے اور مینا اور گرگری کے موجود اور اندھیرے کا کیا مذکور جہاں ہزاروں فانوس اور چراغ سے آگ لگ رہی ہے اور معشوق کی جدائی کا ذکر! جہاں ہزاروں بہو بیٹیاں ایک سے ایک خوبصورت امیر فقیر سب کی، جو دیکھے جھانکی کرنے اور پھیر کر دل لگاتا ہے، علاوہ اس کے نقاروں اور تاشوں سے ایک اور ہی رونق حاصل ہے۔ اب خدا کے واسطے انصاف کیجئے کہ آیا یہ سب اسباب غم کا ہے یا خوشی کا؟

چوتھی برائی یہ ہے کہ اس تعزیہ کے سبب لوگ تماشہ میں لگ گئے۔ چنانچہ یہ امر اظہر من الشمس ہے اگر بالفرض دو چار اشخاص کو اس تکلیف سے رونا آگیا تو اسکا اعتبار بالنادر کالمعدوم کا حکم رکھتا ہے۔

پانچویں برائی یہ ہے کہ سوائے نقصان دین کے دنیا میں بھی مال ناحق ضائع ہوتا ہے اور اس کے سبب زیر بار ہونا پڑتا ہے غرض انکی وہی مثل ہوئی کہ نہ دین کے ہوئے نہ دنیا کے "ازیں سو ماندہ ازیں سو راندہ"

حضرات! یہ مجالس جو ہر سال میں منعقد ہوتی ہیں اور جس طرز و انداز سے واقعات شہادت بیان کئے جاتے ہیں، خصوصاً ہندوستان اور پنجاب وغیرہ کے بڑے بڑے شہروں میں تو تقریباً سال بھر گلی کوچوں اور بازاروں میں کاشانہ رسالت کی مقدس خواتین کا نام لے کر فریاد و فغاں، بے صبری اور بے تابی کے مضامین ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ ہمارے خیال میں اہل بیت کی اس سے زیادہ کوئی توہین نہیں ہے۔ کہ ان افعال و اقوال کی نسبت ان کی طرف کی جائے جو بندگی اور کامل بندگی کے آداب سے دور ہوں۔ اہل شیعہ تو دنیا میں یہ کہہ کر چھوٹ جاتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں رونا اور رلانا ہر طرح جائز اور باعث ثواب ہے۔ مگر سنیوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی ناپسندیدہ باتوں میں حصہ لیتے ہیں۔ کاش! بجائے اس کے یہ طریقہ عمل میں آتا کہ شہادت کے سچے سچے واقعات جو معتبر روایتوں سے ثابت ہوں اور ان مقدس حضرات کی شان رفیع کے شایاں ہوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کیا واقعات رونے اور رلانے کے لئے کم تھے، پھر ایصال ثواب کے شرعی طریقے برتے جاتے، قرآن مجید پڑھا جاتا، نمازیں پڑھی جاتیں، مسکینوں اور محتاجوں کو امداد دی جاتی اور اس کا ثواب حضرت امام شہید کی روح پر فتوح کو پہنچایا جاتا۔ بے شمار روپیہ فضول باتوں میں

Marfat.com

صرف کیا جاتا ہے نہ کسی عید میں اس قدر خرچ ہوتا ہے نہ کسی شادی برات میں ایسی دھوم دھام کی جاتی ہے جیسے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کھیلنے کی جاتی ہے کاش! یہ سب روپیہ کسی عمدہ موقعہ پر صرف کیا جاتا یا غریب محتاجوں کو دیا جاتا جو نان شبینہ کیلئے بھی محتاج ہیں قیمیول اور بیواؤں کی خبر گیری کیجاتی تو کتنا ثواب ہوتا تمام ہندوستان میں یہ بات مشہور ہے کہ محرم جس دھوم دھام سے لکھنؤ میں ہوتا ہے کہیں نہیں ہوتا اور پنجاب میں لاہور سے بڑھ کر کہیں نہیں ہوتا دور دور سے لوگ تماشہ دیکھنے آتے ہیں افسوس امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کیا ہوئی ایک بہانہ عید کرنے اور تماشہ دیکھنے کا لوگوں کے ہاتھ لگ گیا ہے۔

حضرات! لوگ جب بازار میں حضرت زینبؓ اور دیگر خواتین اہل بیت کے نام اور ان کے جزع فزع کے مضامین کو سنتے ہونگے۔ تو ان کی نظروں میں پیشوایان اسلام کی کیسی کچھ قدر و منزلت ہوتی ہوگی کہ یہ کیسے خدا کے بندے تھے کہ اس کی بھیجی ہوئی مصیبت سے ایسے ناراض اور اس درجہ تنگ اس کے شاکی تھے اہل سنت کی روایات کے مطابق واقعہ کربلا کے ناقابل برداشت مصائب کو تمام خاندان رسالت نے نہایت صبر و شکیبائی سے برداشت کیا اور ایک لفظ جزع فزع اور بے صبری کا زبان سے نہیں نکلا خواتین کا شانہ رسالت کوئی معمولی عورتیں نہ تھیں نہ وہ معمولی عورتوں کی طرح جزع فزع کرنا اور احکام قضاء و قدر کی شکایت کرنا جائز سمجھتی تھیں وہ تو ایسے مقدس حضرات تھے اور ایسے حق سبحانہ کے دلدادہ بندے تھے کہ اگر ان مصائب سے بھی کوئی درجہ زیادہ فرض کر لیا جائے اور وہ ان پر خدا کی طرف سے نازل ہوتا تو یقیناً وہ اف بھی نہ کرتے

کہتے ہیں کہ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کے سامنے چند حضرات مشائخ نے ایک دفعہ محبت کی تعریف کرنی شروع کی۔ ایک شخص نے کہا کہ محبت اسکو کہتے ہیں کہ محبوب کی مار کی شکایت نہ کرے دوسرے نے کہا نہیں محبت اسکو کہتے ہیں کہ محبوب کی مار سے تکلیف نہ ہو تیسرے نے کہا نہیں محبت اس کو کہتے ہیں کہ محبوب کی مار سے خوشی ظاہر کرے۔

غرض اسی طرح ہر شخص نے محبت کی تعریف اپنے حال اور مقام کے اعتبار سے کی مگر حضرت رابعہؒ خاموش تھیں جب سب کہہ چکے تو انہوں نے فرمایا کہ محبت اسکو کہتے ہیں کہ محبوب کی مار سے لذت حاصل ہو۔

پس جب ان حضرات کا یہ حال تھا۔ اور وہ اس درجہ تک محبت الٰہی کے دریا میں غرق تھے کہ جو مصائب انہیں خدا کی طرف سے پہنچتے ان میں انہیں مزہ آتا تھا۔ شکایت اور اس پر جزع فزع کرنا تو یعنی دارد! کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

خلاف اہل شریعت ہے تعزیہ بازی	خلاف اہل طریقت ہے تعزیہ بازی
ہر کون کہتا ہے سنت ہے تعزیہ بازی	کچھ اس میں شک نہیں بدعت ہے تعزیہ بازی

نہ مصطفیٰ کی محبت ہے تعزیہ بازی! نہ اہل بیت کی الفت ہے تعزیہ بازی
حدوث مجمع بدعت ہے تعزیہ بازی تو شک نہیں کہ ضلالت ہے تعزیہ بازی
ہوائے نفس کی طاعت ہے تعزیہ بازی بڑے گناہوں پہ جرأت ہے تعزیہ بازی
فقیہ کہتے ہیں بدعت ہے تعزیہ بازی! سفیہ کہتے ہیں سنت ہے تعزیہ بازی
جو کہتے ہیں کہ غنیمت ہے تعزیہ بازی پس ان کی راہزن طاعت ہے تعزیہ بازی
یہ کس لئے وہ سمجھتے ہیں نفس و شیطاں پہ ہمیں خدا سے اعانت ہے تعزیہ بازی
تو پھر ہم ان سے کہتے ہیں ہوش میں آؤ مقام شرک ہے بدعت ہے تعزیہ بازی
سمجھتے حاضر و ناظر امام کو ہیں وہاں تو دیکھو شرک بخلوت ہے تعزیہ بازی
ہوا جو فعل ضلالت مؤکدہ سنت! تو کس کمال کی بدعت ہے تعزیہ بازی
غلط ہے کہ یہ جدال ہمیں نفس و شیطاں سے رضا بھی دونوں کی رغبت ہے تعزیہ بازی
جو سب معاون شیطان و نفس بس میں ہیں تو امر دین کی ہزیمت ہے تعزیہ بازی
جو معصیت کو عبادت سمجھ لیا تو ضرور! دلیل کفر و ضلالت ہے تعزیہ بازی
خلاف شرع تم ایسے عاشق آئے ہو! نئی تمہاری عبادت ہے تعزیہ بازی
رسول پاک یا آپ کے صحابہ سے! کہیں بھی زیب روایت ہے تعزیہ بازی
کہو کہیں سلف صالح ایسے کہتے ہیں! کہ اعتقاد امانت ہے تعزیہ بازی
محدثین سے بھی کوئی روایت ہے کہ کار خیر و سعادت ہے تعزیہ بازی
کہو کہیں بھی ملا ہے یہ قول مجتہدین کہ شان حسن عقیدت ہے تعزیہ بازی
کسی فقیہ سے بھی اسے سفیہ ثابت ہے کہ تم کو شرع سے رخصت ہے تعزیہ بازی
اگر جواب اس کا کچھ نہیں تو بس سمجھو! یہ محض آپ کی صنعت ہے تعزیہ بازی
اب اس کے بعد کبھی عمل کرو نہ بنا تم کہ ہم کو منع حلت ہے تعزیہ بازی
جو امر و نہی بھی کا اس میں دخل نہیں! تو کیسی نفس کی لذت ہے تعزیہ بازی
بچشم دل تو ذرا دیکھ نفس و شیطاں کو! کہ ان کی زیر حکومت ہے تعزیہ بازی
نماز روزہ و حج و زکوٰۃ چھوڑ کے سب! سمجھتے ہیں کہ کفایت ہے تعزیہ بازی
دراز مونچھیں ہیں اور منڈی ہوئی داڑھی بایں تغیر ہیئت ہے تعزیہ بازی!
ہمیشہ ناچ میں جو رنڈیوں کے حاضر تھے ابھی محل اقامت ہے تعزیہ بازی!

Marfat.com

عقیدہ جاہلوں کا ہے کہ کافر دلکو بھی دال! ‏ مقام عذر شفاعت ہے تعزیہ بازی!
اِدھر تو ہر ایک سال کرکے چندہ جمع! ‏ اداۓ فرض کی نیت ہے تعزیہ بازی!
ہمیشہ دفع مصیبت کو حل مشکل کو! ‏ وجوب نذر ہے منت ہے تعزیہ بازی
جو کوئی بچہ بھی جنتی ہے حاملہ ان کی ‏ پۓ سرور ولادت ہے تعزیہ بازی!
جو ہوتی ہے کسی بیمار کو شفا حاصل ‏ تو شکر نعمت صحت ہے تعزیہ بازی!
جو نفع ہوتا ہے اموال میں تجارت سے ‏ تو شکر نفع تجارت ہے تعزیہ بازی!
ملے جو یار کسی فاحشہ کا بچھڑا ہوا ‏ تو شکر حاصل وصلت ہے تعزیہ بازی
کبھو تو اس کی ہنڈکس سے ہاتھ آئی تھیں ‏ جو اس طرح سے بچا ہے تعزیہ بازی
نکلتا ہے تعزیہ رنڈیوں کا تو گیا کچھ ‏ سرور اہل نزاکت ہے تعزیہ بازی
ہزارہا عورتیں ہر دل میں جاکے گھستی ہیں ‏ وہ بے حیائی کی صنعت ہے تعزیہ بازی
ہر ایک تماشبیں پر دھکے ہیں جو تارنظر ‏ تو گیا ہی کاشف عورت ہے تعزیہ بازی
جو شائقین ہیں خوب اپنی آنکھیں سینکتے ہیں ‏ سمجھتے ہیں کہ غنیمت ہے تعزیہ بازی
یہ ایسے پاک نہینے ہیں ایسے فسق و فجور ‏ اور اس پہ ان کی سعادت ہے تعزیہ بازی
سمجھ لیا ہے کہ دنیا میں عفو عصیاں کو! ‏ امام کی یہ شفاعت ہے تعزیہ بازی
زنا بھی ہو گیا معشوقہ سے تو کیا غم ہے ‏ پناہ نار ہے جنت ہے تعزیہ بازی
خدا بچائے ہمیں اس سے کیونکہ سر تا سر ‏ بڑی ہی ہتک عزت ہے تعزیہ بازی
پلے ہے شاغل رفتہ میں مرثیہ سن کر ‏ اگرچہ باعث شہرت ہے تعزیہ بازی
ہزاروں شعر ہیں دال کذب و افترا جن میں ‏ انہیں کی زیب و زینت ہے تعزیہ بازی
نبی کی آل پہ بالقصد جھوٹ باندھتے ہیں ‏ تو کیسے فعل صداقت ہے تعزیہ بازی
کوئی تو مثل طبلہ ہاں پہ گاتا ہے! ‏ کہ جس سے باعث رغبت ہے تعزیہ بازی
کوئی تو پیٹتا ہے نوحہ کرتا ناچتا ہے ‏ تو بزم حلت و حرمت ہے تعزیہ بازی!
ڈرو خدا سے کرو توبہ ان گناہوں سے ‏ یہ ساری نفس کی شامت ہے تعزیہ بازی
جو معصیت کو عبادت سمجھتے ہو تو عیاں! ‏ دلیل قرب قیامت ہے تعزیہ بازی
سعادت اس میں سمجھتے ہیں شرک و بدعت کو ‏ ہجوم اہل شقاوت ہے تعزیہ بازی
جو راہ یاب نہیں امر و نہی حق اس میں ‏ ہجوم اہل ضلالت ہے تعزیہ بازی

دکھائی دیتے ہیں یہ جمع ہو کے دین کے چور — ہجوم اہل خیانت ہے تعزیہ بازی
شریروں کے یہ پھیلائے ہیں دین میں شر — ہجوم اہل شرارت ہے تعزیہ بازی
بہت سا قوم کو سمجھا چکے ہیں ہم اسرار — نہ چھوڑیں ان کی جہالت ہے تعزیہ بازی

بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ

(اینجا بنشیند و بار دیگر خواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۱ یا ۲۰)

خُطْبَۃُ الْاُوْلٰی نمبر ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

الحمد للمقدس والواھب النعیم — والشکر للمدبر الملک القدیم
الرافع السماء بلا رکن والعماد — الخالق البرایا والرازق الحکیم
الواسع العطایا الحاضر القریب — الدافع البلایا من جل السقیم
من یھدہ المھیمن لیس لہ مضل شیء — من ضل لا یھدی الا من الرحیم
قل لا الٰہ الا اللہ واحد — قل انہ محمد مبعوثہ العظیم
صل علیہ ایضا فی کل ساعۃ — یارب دائما مع الہ الکریم
والصحب والصدیقین والعدل والحیا — بالعلم غالبین علی الکفر اللئیم

والحسن والحسین فی وی رحمۃ وفضل فی اللہ حامدین یقیمین فی النعیم

والفاطمۃ یقال لہا بضعۃ النبی للہ درہا لتقاہا من الجحیم

اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ

اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اٹھارہواں وعظ در بیان شہادت امام حسین رضؓ

حضرات! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسلمانو! اگر تم میں کچھ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے تو حضور کے فرمان کیطرف غور کرو۔ تاکہ وہ تم کو اپنا محبوب بنالے۔ جب تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤگے۔ تو پھر تمہیں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت چاہیئے۔ بہشت وغیرہ تو اس کے محبوبوں کیلیئے ہے دیکھیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من شاء فلیصمہ ومن شاء فلیفطر یعنی یوم عاشوراء (رواہ مسلم) یعنے مسلم میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنے محرم کی دسویں تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو نہ چاہے نہ رکھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن یہ اکیلا روزہ مکروہ ہے بلکہ نویں تاریخ کو بھی روزہ رکھے چنانچہ حدیث شریف میں ہے عن ابن عباس قال قال رسول صلعم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع (رواہ مسلم) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

Marfat.com

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں عاشورے کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے۔ جب مدینہ میں رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے تو اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی، مستحب جان کر رکھتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وعدہ فرمائی کہ اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کو بھی ضرور روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہو۔ پھر اسی محرم سے پہلے آپ فوت ہو گئے۔

غرض عاشورہ کا دن نہایت فضیلت والا اور بزرگی والا ہے۔ کیونکہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کے بہشت سے نکالے جانے کے بعد توبہ قبول کی اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے ادریس علیہ السلام کو بلند مکان میں اٹھا لیا۔ گو آج کل بعض گمراہ فرقے اس بات کے معتقد نہیں ہیں مگر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے صاف طور پر یہی اعتقاد ثابت ہوتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی اسلام کی طرف لائے) اور اسی دن حضرت نوح اور ان لوگوں نے جو تھوڑی سی خوراک لے کر کشتی میں آپ کے ساتھ سوار تھے نجات پائی۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے ابراہیم پر نار کو گلزار کیا اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔ اسی دن اللہ تبارک تعالیٰ نے دریائے نیل کو بنی اسرائیل کے لئے پھاڑا اسی دن اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اسی دن عیسےٰ علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اسی دن عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اسی دن حضور کے نواسے امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

مسلمانو! اب میں اصل مضمون کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرتا ہوں، ذرا غور سے سنئے کہتے ہیں کہ جس وقت شمر ملعون سینہ بے کینہ امام حسین رضی پر آ چڑھا اس وقت آپ نے اس قاتل بے رحم سے فرمایا اے شمر! آج کون سا دن ہے؟ اس مردود نے کہا آج جمعہ ہے پھر آپ نے کہا اب کیا وقت ہے۔ اس نے کہا نماز کا وقت ہے پھر آپ نے کہا مسجدوں میں کیا ہوتا ہوگا اس مردود نے کہا خطیب منبروں پر بیٹھ کر خطبہ بیان کر رہے ہونگے پھر آپ نے فرمایا خطبہ کیا چیز ہے، اس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعریف پھر آپ نے فرمایا کہ اے شمر! مقام شرم ہے کہ اس میرے نانا جان کے ملاح منبر پر چڑھ کر آپ کی تعریف کر رہے ہونگے اور تو اس وقت آپ کے نواسے کے سینے پر چڑھا ہوا ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی روح مقدس تجھ سے خوش ہوگی! اے شمر اس سینہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سینے سے لگاتے تھے اور تو اس پر چڑھا ہوا ہے اے شمر! اس گلے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر چوما کرتے تھے اور تو نے اس پر خنجر رکھا ہوا ہے او ظالم! بدبخت! میرے سینے سے ہٹ جا تاکہ میں نماز ادا کر دوں۔

کہتے ہیں کہ جس وقت آپ پشت زین سے فرش زمین پر تشریف لائے تو اول وقت ظہر تھا۔ اور جمعہ کا دن

گویا گھوڑے سے خم ہونا رکوع کی صورت اور پشت زین سے مائل بزمین ہونا بعینہ سجدہ کی حقیقت تھی، غرض اس ہیئت مجموعی سے آپ نے نماز ظہر ادا کی۔

ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ جب آپ گھوڑے سے گرے تو عین سجدہ کی حالت تھی، اس وقت آپ نے شمر مردود سے فرمایا۔

شمر ٹھیر جا ذرا سجدہ تو کر لینے دے ۔ حق کا کروں شکر ادا سجدہ تو کر لینے دے
لوٹنا پھر گھر مرا کرنا تو سر کو بھی جدا ۔ پھر مجھے اک دم ذرا سجدہ تو کر لینے دے
حق پہ ہوتا ہوں فدا شکر تو کر لوں ادا ۔ سینہ سے ہو جا جدا سجدہ تو کر لینے دے
قتل سے اک دم ہو باز آگیا وقت نماز ۔ مانوں گا احسان ترا سجدہ تو کر لینے دے
قتل مجھے کیجیو سارے ہی دکھ دیجیو ۔ پھر مجھے بہر خدا سجدہ تو کر لینے دے
خون بہا میرا اگر بھی جلاتا ہے سما ۔ پھر مجھے اے بے حیا سجدہ تو کر لینے دے
ہے مرا وقت اخیر سینے سے ہٹ اے شریر ۔ قتل میں جلدی ہے کیا سجدہ تو کر لینے دے
پانی نہیں مانگتا کرتا نہیں تیرا گلہ ۔ اتنی ہے تجھ سے التجا سجدہ تو کر لینے دے
ہلتا تھا عرش بریں کانپتی تھی سب زمیں ۔ دیتے تھے جب یہ صدا سجدہ تو کر لینے دے

الغرض! یہ سنکر وہ مردود سینہ سے اترا اور یوسف لقا بازار شہادت شیفتہ زلیخائے عبادت محو طاعت ہوئے یعنی حق کے سجدہ میں سر جھکایا سر رکھتے ہی ضرب تیغ سر پر پہنچی اس وقت فرشتگان مقرب میں یہ شور تھا کہ ایسا شوق عبادت نہ دیکھا نہ سنا کہ آپ تیغوں کی چھاؤں میں سجدہ کر رہے ہیں کہتے ہیں جب خنجر شاہ رگ کے قریب پہنچا تو اس وقت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں ہاتھ قبلہ کی طرف دراز کئے اور بدرگاہ رب العالمین اس طرح التجا کی ؎

یارب تو نانا جان کی امت کو بخش دے ۔ سلطان دو جہاں کی امت کو بخش دے
امت کے واسطے یہ ستم سہہ چکا حسین ۔ خدمت میں تیری آتا ہے بندہ ترا حسین
امت کے بچوں پہ چلی اصغر فدا کیا ۔ اور نوجواں پہ چلی اکبر فدا کیا
یہ سب مصیبتیں تھیں شفاعت کے واسطے ۔ بندے نے گھر لٹایا ہے امت کے واسطے
افزوں وقار حضرت خیر الانام کر ۔ امت پہ آپ کی آتش دوزخ حرام کر

مسلمانو! جن کے نانا پاک کی خاطر تمام مخلوقات پیدا ہوئی اور جو اللہ تعالیٰ کے خاص پیارے اور دلارے تھے اور فرشتے انہیں جھولا جھلاتے اور ان پر اپنے پروں کا سایہ کرتے تھے، انہوں نے سخت

Marfat.com

ہے سخت مشکل میں بھی خالق کو نہ بھلایا!

تجھے بھی اپنی خبر ہے کیا ہوا
نبی کا لعل جب مارا گیا؟
اندھیرا ہو گیا کون و مکان میں؟
زمین میں زلزلہ سا ہو گیا
آسماں سے خوں برسا تین دن
آسماں اس رنگ میں رنگا گیا
روتے ہیں جنات سب وحش و طیور!
آسماں پر ابر غم کا چھا گیا
کربلا میں آئے ہیں حضرت نبی!
دے جواب ان کو بھلا دیتا ہے کیا
فاطمہ زہرا بھی ہک بک ہیں کھڑے
دیکھتی ہیں سر کٹا فرزند کا!
پوچھتی ہیں سر کہاں ہے اے حسین
دے جواب اے شمر ملعون کچھ ذرا
پوچھتے ہیں وہاں کھڑے شیر خدا
کہاں ہے میری ذوالفقار اے بے حیا
دے جواب اے کلب ابلق اس گھڑی
کیوں بھلا آدم سے یہ حرکت ہوا!

الغرض۔ عاشورہ کے دن اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو مہلک بیماری سے شفا بخشی۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام سے ملایا اسی دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا اسی دن اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے آسمان سے رحمت نازل کی۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا من صامہ فکانما صام الدھر کلہ وفاز بالاجر الجزیل یعنی جس نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا گویا اس نے عمر بھر روزہ رکھا ومن کسا فیہ عریانا اجارہ اللہ من العذاب الوبیل اور جس نے اس دن کسی مریض کی بیمار پرسی کی تو اللہ تعالیٰ اسے بیشمار اجر دیگا ومن مسح فیہ علی راس یتیم او اطعم جائعا او سقی شربۃ ماء اطعمہ اللہ من موائد الجنۃ وسقاہ اللہ من رحیق السلسبیل اور جس نے اسدن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا یا کسی بھوکے کو کھانا کھلایا یا کسی پیاسے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے خوانچوں سے کھلائے گا اور سلسبیل کی شراب پاک پلائے گا ومن اغتسل فیہ عوفی ولم یمرض الا مرض الموت وامن من الکسل والتعطیل اور جس نے اس دن غسل کیا اس نے صحت پائی اور اگہانی موت سے نہیں مرے گا۔ اور سستی اور کاہلی سے محفوظ رہے گا ومن اکتحل لم یرمد ابدا من بعد ھذا التکحیل اور جس نے اس دن سرمہ لگایا وہ بعدہ اپنی آنکھ میں کبھی درد نہیں پائے گا ومن وسع فیہ علی عیالہ رزقہ اللہ سائر السنۃ بالتجمیل اور جس نے اسدن قبائل پر روزی کو کشادہ کیا اللہ تعالیٰ اس پر سال بھر روزی کو کشادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اعمال پر عمل کرنے کی توفیق بخشے!

حضرت آدم بھی نیچے زمیں کے چل بسے
نوح کشتیاں عالم بھی یہاں سے چل بسے

یوسف و یعقوب و اسمٰعیل و اسحاق و خلیل　　اور سلیمان آسمانی نامہ والے چل بسے
ہود اور ادریس و یونس شیث و ایوب و شعیب　　دعوت اسلام کر کے ٹھیرے جتنے چل بسے
آسماں پر عیسٰے اور داؤد و موسٰے خاک میں　　لے کے توراۃ و زبور و انجیل حق سے چل بسے
واسطے جن کے زمین و آسمان پیدا ہوئے　　جنت الفردوس میں وہ حق کے پیارے چل بسے
آہ! ابوبکرؓ و عمرؓ و افسوس عثمانؓ و علیؓ　　صدق و عدل و حلم و علم اپنا دکھا کے چل بسے
حضرت خیر النساء بیٹی رسول اللہ کی　　طیب و طاہر نبی کے دونوں بیٹے چل بسے
نور چشم مرتضٰے نے دینے سے دشمن کے زہر　　پی لیا اور پارہ دل منہ سے ڈالے چل بسے
شاہ دشت کربلا نے دشمنوں کے ہاتھ سے　　زخم تیر و نیزہ و شمشیر کھا کے چل بسے
بوحنیفہؒ شافعیؒ اور مالکؒ و حنبلؒ امام　　انتظام شرع کر کے دے کے فتوے چل بسے
غوث اعظمؒ شیخ عبد القادر اک عالم کے فخر　　اور جنید و شبلی کی مانند کتنے چل بسے
تھے جو لقمان و ارسطو اور افلاطوں حکیم　　کچھ نہ حکمت زندگی کی اپنی سیکھے چل بسے
بوعلی سے بھی ہزاروں آئے دنیا میں طبیب　　موت کے دارو کے کہیں نسخے نہ لائے چل بسے
سالہا جن کے تھا یہاں پر لشکر و فوج و سپاہ　　بے کسانہ قبر کے اندر اکیلے چل بسے
ایک ساعت بھی نہ ٹھیرے جن کا وعدہ آ گیا!　　جی کی جی ہی میں رہے ارمان سارے چل بسے
دیکھتے ہی دیکھتے اکثر عزیز و آشنا　　تندرست و خوبصورت چلتے پھرتے چل بسے
ہائے کوئی بھی نہ پلٹا اور نہ بھیجی کچھ خبر　　چپکے چپکے شہر خاموشاں میں ایسے چل بسے
چل بسیں گے ہم سبھی اک دن اسی حسرت سے آہ!　　جس طرح زیر زمیں یہ لوگ سارے چل بسے

جیسے چل بسا بیاں اوروں کا ہم کرتے ہیں آج
دوست کل ہم کو کہیں گے آج وہ بھی چل بسے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ

انجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۱ یا ۲۰)

Marfat.com

خطبۃ الاولیٰ نمبر (۱۹)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی جَزِیْلِ الْمَوَاھِبِ وَ
الْمِنَنِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِی السِّرِّ وَ
الْعَلَنِ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ
رَسُوْلُہٗ یَامَعَاشِرَ الْحَاضِرِیْنَ اِعْلَمُوْا اَنَّ الدُّنْیَا دَارُ الْاَکْدَارِ
وَالْحُزْنِ وَدَارُ الْمَصَائِبِ وَالْفِتَنِ وَحَارَکَیْسِرَتْ کَسْرًا اَعْدَرَتْ
بِالْحُسَیْنِ وَالْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَیْتٍ اِلَّا وَ
مَلَکُ الْمَوْتِ یَقِفُ عَلٰی بَابِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَاِذَا وَجَدَ
الْاِنْسَانَ قَدْ نَفِدَ اُکُلُہٗ وَانْقَطَعَ اَجَلُہٗ اَلْقٰی عَلَیْہِ غَمَّ الْمَوْتِ
فَغَشَّاہُ کُرَبُہٗ وَغَمَرَتْہُ سَکَرَاتُہٗ فَمِنْ اَھْلِ بَیْتِہِ النَّاشِرَۃُ
شَعْرَھَا وَالضَّارِبَۃُ وَجْھَھَا وَالْبَاکِیَۃُ لِشَجْوِھَا وَالصَّارِخَۃُ
بِوَیْلِھَا فَیَقُوْلُ مَلَکُ الْمَوْتِ وَیْلَکُمْ مِمَّ الْفَزَعُ وَفِیْمَا الْجَزَعُ

فما أذهبت لأحد منكم رزقا ولا نقصت له عمرا أو لا
أتيت شيئا أمرت ولا قبضت روحا حتى أستؤمرت وإني
فيكم لعودة ثم عودة حتى لا يبقى منكم أحد قال النبي صلى
الله عليه وسلم فوالذي نفس محمد بيده لو يرون مكانه
أو يسمعون كلامه لذهلوا عن ميتهم ولبكوا على أنفسهم
نسأل الله العظيم المولى الكريم أن يتداركنا برحمته أن
يميتنا مسلمين ويغفر لنا أجمعين برحمته وهو أرحم الراحمين
أما بعد قال الله تبارك وتعالى في الكلام القديم أعوذ
بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم قل إن كان
آباؤكم وأبناؤكم وإخوانكم وأزواجكم وعشيرتكم وأموال
اقترفتموها وتجارة تخشون كسادها ومساكن ترضونها
أحب إليكم من الله ورسوله وجهاد في سبيله فتربصوا
حتى يأتي الله بأمره ط والله لا يهدي القوم الفاسقين

Marfat.com

انیسواں وعظ دربیان شہادت امام حسین و رفع بعض شکوک و اعتراضات

حضرات! اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الآیہ مسلمانو! اس آیت کا شان نزول اس طرح مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مکہ معظمہ میں اگر بعض لوگوں سے کہا کہ تم لوگ ہجرت کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیوں نہیں جا ملتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اپنے کنبہ برادری باپ اور بھائی بہنوں میں رہتے اور اپنے وطن میں سوداگری کرتے ہیں، اگر ہجرت کریں گے تو بیوی بچوں کو چھوڑنا پڑے گا۔ تجارت سے ہاتھ دھو کر مفلس و محتاج بن جائیں گے پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ میرے حبیب لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہاری برادری اور مال جو تم نے کمایا ہے اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا خوف کرتے ہو، اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیجے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

کیا وہ دل جس میں شوق رسول خدا نہیں ۔ کیا وہ صدف کہ جس میں در بے بہا نہیں
کس کام کا وہ دل کہ نہ ہو داغ مصطفےٰ ۔ جس گل میں بو نہیں وہ کچھ کام کا نہیں

دیکھئے! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی محبت کے ساتھ اپنے اہل و عیال کی محبت کو بھی شامل کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ سورۂ شوریٰ میں ارشاد فرماتا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ یعنی اے میرے حبیب (صلے اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو کہہ دیجئے کہ میں تم سے قرآن سنانے پر مزدوری نہیں مانگتا مگر رشتہ ناطے میں محبت یعنی میرے رشتہ دار عزیزوں سے محبت کرو صرف اتنی بات چاہتا ہوں اور بس!

بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک پر بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ یعنی یا اللہ العالمین میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ اور اس کو جو اس سے دوستی رکھتا ہے دوست رکھ!

صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو بسبب نعمت کے دوست رکھو۔ پھر مجھ کو بسبب محبت اللہ تعالیٰ کے دوست رکھو، پھر میرے اہل

Marfat.com

بیت کو بسبب میری محبت کے دوست رکھو۔

مسلمانو! اگر آپ کو دین اسلام سے کچھ بھی محبت ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہا محبت رکھو۔ اور آپ کی ذریات طاہرات اور جگر گوشہ ہائے طیبات کو بہت عزیز سمجھو۔ خاص کر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور درحقیقت وہ بہت ہی پیارے تھے اسلام کی حفاظت کے لئے انہوں نے اپنی جان دے دی وہ جان جس کی قیمت میں متاع دو جہاں پاسنگ بھی نہیں بن سکتا۔ وہ جان جس کی قدر سوائے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی کما حقہ نہیں جان سکتا کیا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی جاں نثاری سے ان کی جان نثاری کم ہے۔

بلکہ غور سے دیکھو تو اگر زیادہ نہیں تو برابر ضرور پاؤ گے۔ اپنے چھوٹے چھوٹے پیارے بچوں کو کئی دن کے بھوکے پیاسے اللہ کی راہ میں دشمنوں کے ہاتھ سے اس طرح ذبح کروا دیا جیسے کوئی بکرے کی قربانی کرے۔ تمام عزیز و اقارب یکے بعد دیگرے میدان کربلا میں ان کے سامنے خون میں نہلائے گئے مگر اف تک کی یا آسمانوں کو اور ملاء اعلےٰ کے قدوسیوں کو اب تک وہ واقعات یاد ہیں اور ہمیشہ یاد رکھیں گے تم اگر بھول جاؤ تو تمہارے بھول جانے سے وہ واقعات مٹ نہیں سکتے اگر کوئی نبی رسول اللہ صلعم کے بعد ہوتا اور اس پر کتاب اترتی تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ضرور اس میں ذکر ہوتا اور یقیناً ان کی نسبت یہ کلمات ارشاد ہوتے انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب یعنی بے شک ہم نے امام حسین کو صبر کرنے والا پایا وہ کیا اچھا بندہ تھا بے شک وہ ہماری طرف رجوع کرنے والا تھا۔

اب میرا دل قابو میں نہیں اور میری زبان پر بے اختیار مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے یہ اشعار آرہے ہیں ۔؎

میوہ باغ احمد مختار	لالہ زار حیدر کرار
عہد او مصدر ہدایت حق!	او چنان مصطفےٰ شدہ او شق!
سر بر ہمہ زادواج افسرا	نام ایشاں ست بعد نام خدا
ذکر شاں سابق ست بر افواہ!	بر ہمہ ذکر بعد ذکر الہ
حب ایشاں نشان صدق و وفاق	بغض ایشاں دلیل کفر و نفاق

حضرات! بعض کوتاہ اندیش و کم فہم اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آجکل مسلمانوں کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت ہے اور اگلے مسلمانوں کو جو ہم سے ہر بات میں اچھے تھے کہ ہم ان کا نام فخراً لیتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ بھی محبت نہ تھی اور اس محبت نہ ہونے کو اس طرح ثابت

Marfat.com

کرتے ہیں کہ کسی نے امام شہید کا ساتھ نہ دیا اور امام کی شہادت کے بعد کسی نے یزید کو قتل نہ کیا پس اب بتاؤ کہ پچھلا زمانہ اچھا تھا یا موجودہ۔

صاحبان! صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امام شہید کے ساتھ میدان کربلا میں نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت امام حسین رضی اللہ عنہ نے عزم کوفہ کیا ہے اس وقت اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج کر سب حالات وہاں کے لوگوں کے معلوم کر لئے تھے ہر طرح سے انکی وفاداری پر اطمینان تھا یہ بات کس کو معلوم تھی کہ وہاں پہنچ کر یہ حادثہ جانکاہ پیش آئے گا۔ بعض صحابہ مثل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو منع کیا تھا۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کو یقین یا گمان غالب تھا کہ ایسا واقعہ وہاں پہنچنے پر پیش آئے گا۔ بلکہ بنظر دور اندیشی انہوں نے منع کیا تھا اب رہ گئی یہ بات کہ جب یہ حادثہ شروع ہو گیا تب صحابہ کیوں نہ شریک جنگ ہوئے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت آج کل کی طرح تار ڈاک وغیرہ کا انتظام نہ تھا کہ ان کو فوراً خبر ہو جاتی۔ یزیدیوں نے آمد و رفت مسدود کر رکھی تھی یہ بات بھی اختیار سے باہر ہو چکی تھی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کسی آدمی کو بھیج کر مطلع کرتے بھی تو کیا نتیجہ ہے پس ازاں کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد۔

اب رہی یہ بات کہ پھر بعد اس واقعہ کے وہ کیوں نہ لڑے؟ یہ محض نا عاقبت اندیشی کا اعتراض ہے صحابہ کو اتنی قوت اور قدرت کہاں تھی کہ وہ یزید سے مقابلہ کرنے کی صورت میں کامیابی کی امید رکھتے بلکہ ناکامی کے بظاہر اسباب موجود تھے لیکن اس پر بھی وہ لڑ کر اپنی جانیں دیتے مگر مجبور تھے کہ رب العرش کا حکم ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ یعنی اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاک ہو جانے کی طرف نہ ڈالو۔ ان کو اس فعل سے منع کر رہا تھا

الغرض! اگر معترض کو ثابت ہو گیا ہوتا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بوقت عزم کوفہ امام حسین کے اس حادثہ کی خبر ہو گئی تھی اور ساتھ نہ آئے یا عین گرما گرمی اس حادثہ کے وقت ان کو اطلاع ہوئی۔ اور نہ آئے یا بعد اس واقعہ کے قدرت رکھتے اور انتقام نہ لیا تو بیشک وہ صحابہ پر (رضی اللہ عنہم) امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت نہ رکھنے کا الزام قائم کر سکتا تھا اور جب کہ سرے سے یہ الزام ہی بے بنیاد ہے تو اس پر یہ دلیل ہی قائم کرنا کہ انکو محبت نہ تھی بلکہ اس زمانے کے لوگوں کو ہے۔ سراسر لغو اور غلط ہے مسلمانو! صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بحالت محبت جو اہل بیت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خصوصاً سید الشہداء کے ساتھ تھی اس کا اندازہ ایک معمولی عقل کا آدمی نہیں کر سکتا ہم کیا چیز ہیں جو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھیں گے۔ ہماری محبت جاہلانہ اور عامیانہ ہے۔ تعزیہ وغیرہ بدعات قبیحہ کے سوا ہم کیا ان سے محبت کرتے ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت عاقلانہ تھی جو ان کے

کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے خود سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سید الشہداء کے فضائل سنے ہوں خود اپنی آنکھوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انہیں بوسہ دیتے دیکھا ہو۔ گود میں اٹھائے ہوئے پیار کرتے ہوئے ملاحظہ کیا ہو اگر وہی ان سے محبت نہ رکھیں گے تو پھر کون رکھے گا اس محبت کا ثبوت واقعات صحیحہ سے بھی مل سکتا ہے، یہ تھوڑا سا وقت اس کا متحمل نہیں ورنہ اس قسم کی روایات تواریخ و احادیث کی کتابوں سے باسناد صحیحہ زمانہ کے انبار پیش کئے جا سکتے ہیں، چنانچہ معترض صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ کی اس گفتگو کو جو انہوں نے اس بارہ میں ابن زیاد سے کی ہے دیکھ کر اپنی تسلی و تشفی کر سکتا ہے۔ اور وہ حدیث یہ ہے محمد بن سیرین راوی ہیں۔ کہ عبداللہ بن زیاد کے سامنے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک لایا گیا اور ایک طشت میں رکھ دیا تو وہ کونچنے لگا۔ اور ان کے حسن میں کچھ کلام کیا یعنی برائی بیان کی تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ سب سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے۔

اگر معترض اس حدیث کو غور سے دیکھے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت کا کچھ اندازہ کر سکتا ہے کیونکہ حاکم ظالم کے سامنے کسی ایسے شخص کی حمایت کرنا جس سے وہ برسرِ پرخاش ہو معمولی بات نہیں۔ ایک اور حدیث اسی صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے بحالت احرام مکھی مارنے کا مسئلہ پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا ہے تعجب ہے کہ اہل عراق مکھی مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں مگر یہ خیال نہ کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے فرزند کو کیوں قتل کر دیا حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں میری دنیا کے بہار ہیں۔ یہ حدیث بھی معمولی نہیں ہے۔ ایک ظالم سلطنت کے برخلاف برملا اس طرح کہنا آسان نہیں ہے آخر اسی حق گوئی کے نتیجہ میں حجاج نے انہیں بھی شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان جاہل مسلمانوں کو نور بصارت بخشے تاکہ وہ خواہ مخواہ سچے اور صحیح واقعات کو غلط نہ سمجھا کریں اور موت کو ہر دم یاد رکھیں ۔

گر تاقیامت زندہ ئی آخر فنا آخر فنا — درہم چو ماہ بدرئی آخر فنا آخر فنا
نے شاہ ماند نے جہاں نے ماہ اندر آسماں — نے آسماں پایدار ماں آخر فنا آخر فنا
ہر دم خدا را یاد کن دل را ز غم آزاد کن — جاں را ہمیشہ شاد کن آخر فنا آخر فنا
آدم کجا حوا کجا آں جامہ گندم کجا — آں دم کجا ایں دم کجا آخر فنا آخر فنا
کشتی کجا طوفاں کجا آں نوح کشتیباں کجا — آں موحد جہاں کجا آخر فنا آخر فنا
تخت سلیماں ہاں کجا داؤد خوش الحاں کجا — آں حشمت و آں شاں کجا آخر فنا آخر فنا

Marfat.com

یوسف ثانی کجا آں ملک سلطانی کجا | آں پیر کنعانی کجا آخر فنا آخر فنا
لیلےٰ کجا مجنوں کجا شیریں کجا خسرو کجا | فرہاد و شیریں جو کجا آخر فنا آخر فنا
کو حشمت سکندری بر خلق عالم سروری | آں رفعت و بالاتری آخر فنا آخر فنا
اے دل تو با حق یار شو از غیر حق بیزار شو | غفلت مکن ہشیار شو آخر فنا آخر فنا
بر دولت دنیا مبین خود را مکن اندوہگیں | گاہے چناں گاہے چنیں آخر فنا آخر فنا
کو سعدی شیریں زباں کو حافظ عذب اللسان | کو خسرو طوطی بیاں آخر فنا آخر فنا

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۲۰۱)

خُطْبَۃُ الْاُوْلٰی نمبر (۲۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ مَنْ بُرْهَانُهٗ اَجْلٰى وَاَعْلٰى شَانُهٗ اَعْلَى الْعُلٰى سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَهٗ سُبْحَانَهٗ حُمِّدْتُ تَحْمِيْدَ الْاِلٰهِ هَلَّلْتُ تَهْلِيْلًا لَّهٗ كَبَّرْتُ تَكْبِيْرَ الْاِلٰهِ سُبْحَانَهٗ سُبْحَانَهٗ لَمْ يُوْلَدِ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَتَّخِذْ اَحَدًا وَّلَدًا

اَلْوَاحِدُ الْفَرْدُ الْاَحَدُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

يُعْطِي لَنَا اِحْسَانَهُ يَغْفِرُ لَنَا غُفْرَانَهُ

اَشْتَهِي لَنَا رِضْوَانَهُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

سَمَكَ السَّمَاءَ بِلَا عَمَدٍ مِنْ غَيْرِ سَنَدٍ وَالْوَتَدِ

مِنْ غَيْرِ رَدٍّ يُعْتَضَدُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

خَلَقَ الْحَدِيْثَ مِنَ الْعَدَمِ اِلَى الْجَدِيْدِ الْمُضْطَرِمِ

هُوَ ذَاكَ مَوْصُوْفُ الْقِدَمِ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ الرُّسُلَ فَهَدٰى لَنَا اَقْوَى السُّبُلُ

لَا يَنْبَغِي عَنْهُ الْحِوَلُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

لَا سِيَّمَا خَيْرُ الْبَشَرِ شَقَّ الْقَمَرِ بِرٍّ لَهُ الْقَمَرُ

لِسُجُوْدِهٖ جَاءَ الشَّجَرُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

سَبَّحْتُ سُبْحَانًا لِمَنْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلَةً

ذُهُبِي وَرُجُعِي طَرْفَةً سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

Marfat.com

خُلُقَ الصِّدَاقَۃُ فِی التَّقِیِّ وَالْعَدْلُ فِی عُمَرَ النَّقِیِّ
صَارَا وَزِیْرَیِ لِلنَّبِیِّ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
عُثْمَانُ اَغْنٰی رَبِّہٖ اَسَدُ عَلِیِّ ضَیْغَمُہٗ
یَا فِی الصَّحَابَۃِ حُبُّہٗ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
حَسَنَاہُ فِی اِحْسَانِہٖ عَمَّاہُ فِی رِضْوَانِہٖ
عَدْلَانِ فِی مِیْزَانِہٖ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
کَبِدُ النَّبِیِّ الْفَاطِمَۃُ مِنْ ثَدْیِ دُنْیَا فَاطِمَۃٌ
لِلنَّفْسِ کَانَتْ لَاطِمَہٗ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ التَّقِیُّ کُنْ صَالِحًا اِنْ تَرْتَجِیْ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ الْقَوِیِّ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
صَلِّ الصَّلٰوۃَ مُوَدِّعًا کُنْ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِنْ غَیْرِہٖ مُتَرَدِّعًا سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ
اُذْکُرْ قُعُوْدًا قَائِمًا ذِکْرًا کَثِیْرًا دَائِمًا
یَذْکُرْکَ رَبُّکَ دَائِمًا سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

Marfat.com

اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ط وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ط

بیسواں وعظ دربیان ہوائے نفس

حضرات! اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہش سے باز رکھا پس بیشک جنت وہی ہے ٹھکانا اس کا۔

مسلمانو! نفس کو خواہشوں سے باز رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ جو خواہشات خلاف خدا و رسول نفس میں پیدا ہوں انہیں دور کردے نہ یہ کہ لذات سے کنارہ کش ہو۔

بعض مفسرین نے لکھا ہے یہ آیت اس بندہ کے حق میں ہے۔ جو اکیلی جگہ میں کسی گناہ کا قصد کرے۔ کوئی اس وقت منع کرنے والا نہ ہو۔ کسی کا ڈر خطرہ نہ ہو اس وقت اللہ تعالےٰ سے ڈر کر وہ گناہ کا مرتکب نہ ہو اور اپنے آپ کو بچائے۔

مسلمانو! نوح علیہ السلام کی قوم کو گناہوں ہی نے غرق کیا۔ قوم عاد پر ہوا کا تسلط معصیت کے باعث سے ہی ہوا۔ ثمود کا چیخ سے ہلاک ہوجانا اسی گنہگاری سے ہی ہوا۔ قوم لوط علیہ السلام کی بستیوں کا الٹایا جانا اور اوپر سے پتھر برسایا جانا شامت اعمال ہی سے تھا۔ قوم فرعون کا غرق ہوجانا اسی گناہ ہی کی بدولت ہوا۔ قارون کا زمین میں دھنس جانا معصیت کا ہی سبب تھا۔ بنی اسرائیل پر دشمنوں کا غلبہ پانا اور انکو بڑی ذلت نصیب ہونا بعض کا ان میں بندر سور بنایا جانا اس گناہ ہی کی باعث ہوا۔

الغرض! آدھا دین عبادت ہے اور آدھا اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا اور کوئی شخص عبادت سے غفلت نہیں کرتا مگر نفس و شیطان کے ورغلانے کے سبب سے۔ یعنی جب آدمی عبادت کرتا۔ اور گناہوں سے بھی بچتا ہے گویا اس کا دین کامل ہوتا ہے اور جب عبادت کرے اور گناہوں سے بھی نہ بچے تو

Marfat.com

بسبب معصیت کے اس کے دین کی درستی کامل نہیں ہوتی بلکہ ناقص رہتی ہے اور جو گناہ آدمی کرتا ہے وہ دو طرح سے ہوتے ہیں یا تو نفسانی خواہش سے یا شیطان کے فریب سے اور انسان کا ایک شیطان نفس بھی ہے۔ لہذا لازم ہے کہ اپنے اعضا اور اندام کو گناہوں سے بچائے اس واسطے کہ قیامت کے روز ہر شخص کے اعضا اس کے گناہوں پر شہادت دیں گے اور تمام مخلوقات کے سامنے ذلیل اور رسوا کرینگے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون۔ یعنی قیامت کے روز ہر شخص کی زبان ہاتھ اور پاؤں اس کے اعمال پر گواہی دیں گے پس اپنے ہر عضو کو خصوصاً زبان ہاتھ آنکھ، کان، پاؤں، شکم اور شرمگاہ کو گناہ سے بچاؤ۔ مثلاً خیال کرنا چاہیے کہ آنکھ کو اللہ تعالیٰ نے اس واسطے پیدا کیا ہے کہ تم نیک و بد کو پہچانو۔ حلال اور حرام میں فرق کرو۔ جب تم راستہ میں چلو تو اپنے آگے کی طرف دیکھو اور پاؤں کی پشت پر نگاہ ڈالو اور بلا ضرورت اوپر کو نگاہ نہ اٹھاؤ۔ اگر ضرورت ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صنعت پر نظر کرو اور عبرت پکڑو جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اے بصارت والو عبرت پکڑو۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے فانظروا الی اثار رحمۃ اللہ یعنے رحمت الہی کے آثار کی طرف نظر کرو اور بد چیزوں کے دیکھنے سے اپنی آنکھوں کو بچاؤ تاکہ روز قیامت کو فلاح پاؤ۔

کان کو اللہ تعالیٰ نے اس واسطے پیدا کیا تاکہ اللہ اور اس کے رسول کا ذکر اور علماء اور اولیاء کی باتیں سنو اور علم حاصل کرو کہ اس سے توشہ آخرت اور سعادت ابدی کو پہنچو اور اس بشارت میں داخل ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے ان بندوں کو بشارت دو جو موافق قرآن بات سنیں اور اس کی متابعت کریں اور جو باتیں قرآن و احادیث کے خلاف ہوں ان کے سننے سے کانوں کو بچائیں۔ غیبت۔ فحش اور بیہودہ باتوں سے اجتناب کریں۔ کیونکہ اس میں قائل اور سامع دونوں برابر ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السامع للغیبۃ احد المغتابین یعنے غیبت کا سننے والا غیبت کرنیوالوں سے ہے۔

زبان کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا کہ تم قرآن شریف اور احادیث شریف کو پڑھو۔ اور اللہ کا ذکر کرو۔ اور خلق اللہ کو راہ شریعت بتاؤ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم یعنی تم مجھ کو یاد کرو تاکہ میں تم کو یاد کروں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب ذکروں سے بہتر اور افضل ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور بری باتوں سے زبان کو آشنا نہ کرو۔ خاص کر جھوٹ بولنے سے کہ جھوٹ بولنا گناہ عظیم ہے اور جو آدمی جھوٹ بولتا ہے اس کی بات پر کوئی شخص یقین اور اعتقاد نہیں کرتا اور لوگوں کی

Marfat.com

نگاہوں میں ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔ اور علاوہ ازیں بمجولے لعنۃ اللہ علے الکاذبین جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت بھی ہوتی ہے اور غیبت کرنے سے پرہیز کرو کہ غیبت زنا سے بھی بدتر ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یعنی غیبت کرنا زنا سے سخت ہے اور اپنے تئیں لوگوں کی خصومت، جنگ وجدل اور دل لگی سے بچاؤ۔ کیونکہ ان کا انجام برا ہے اور کسی سے وعدہ خلافی نہ کرو۔ کیونکہ وعدہ خلافی منافقت کی نشانی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی پہچان یہ ہے کہ جب بات کریگا تو جھوٹ کہیگا اور جب وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائیگی تو خیانت کریگا۔

شکم کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے پیدا کیا کہ اس کو حرام غذا سے بچاؤ اور حلال غذا سے اسے باعتدال بھرو۔ اس واسطے کہ جب معدہ اعتدال سے زیادہ سیر ہو جاتا ہے۔ تو دل کو سیاہ اور گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے اور عبادت کے ثواب کو برباد اور تباہ کر دیتا ہے اور نیز شکم کی گرانی سے عبادت کرنا شاق گزرتا ہے گویا سیری شکم مانع عبادت اور موجب کسالت ہے اور نفس زیادہ کھانے سے قوی ہو جاتا ہے جو رہزن طاعت ہے قوت روحانیہ ضعیف اور کمزور ہو جاتی ہے۔ پیٹو پر شیطان مع اپنی وزارت کے مسلط ہو جاتا ہے غرض بھوک پیاس بقول حکما اعراض ہیں۔ جس طرح دوا مرض کے رفع کرنے کے واسطے قلیل القدر اور باعتدال کل استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح بھوک اور پیاس کو دور کرنے کے واسطے کھانے پینے کی اشیا، کو اس قدر استعمال کرنا چاہیئے کہ بھوک اور تکالیف کا ازالہ ہو جائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جمیع الطب فے البیتین جمع	وحسن القول فی قصر الکلام
تقلل ان اکلت وبعد اکل	تجنب فالشفاء لفی الحزام
ولیس علے النفوس اشد باسا	من ادخال الطعام علی الطعام
نعار ثم عار ثم عار	شفاء المرض من اکل الطعام

یعنے تمام علم طب دو تین شعروں میں بیان کر دیتا ہوں۔ کیونکہ تھوڑا کلام کرنا ہی حکمت ہے اور وہ یہ ہے کہ اے انسان! جب تو کھائے تو تھوڑا کھا اور کھانے کے بعد پرہیز کر کیونکہ احتیاط کرنے میں صحت ہے۔ انسان پر پیٹ میں کھانے پر کھانا داخل کرنے سے بڑھ کر کوئی اور زیادہ باعث تکلیف نہیں جو شخص کھانا زیادہ کھانے کے سبب بیمار ہوتا ہے۔ اس کیلئے سخت باعث شرم ہے۔

الغرض بمجولے من قل طعامہ صح بطنہ وصفا قلبہ یعنے جو کھانا تھوڑا کھلائے گا۔ اس کا بدن باصحت اور دل صاف رہے گا۔

Marfat.com

حلال رزق کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کیونکہ اگر وجہ حرام سے کمائے گا۔ تو اسکی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی وہ بے شک عذاب کا سزاوار ہو جائے گا جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کل لحم ینبت من الحرام فالنار اولی بھا۔ یعنے جو گوشت حرام سے پالا جائے۔ اس کا دوزخ میں رہنا اور جلنا اولے اور سزاوار ہے۔

ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا۔ کہ اس سے کسب حلال پیدا کرو۔ قرآن مجید اور احادیث شریفہ اور اچھے اچھے مضامین لکھا کرو۔ اپنے ہاتھ سے لقمہ حلال کھاؤ۔ حرام کو ہاتھ سے مت چھوؤ۔ اپنے ہاتھ سے کسی پر ظلم نہ کرو۔ کسی چیز میں خیانت نہ کرو۔ قلم سے ایسی چیز کہ جس کے لکھنے میں گناہ اور فساد ہو نہ لکھو اسلئے کہ جیسے کسی بُری بات کا منہ سے نکالنا مثل فحش وغیرہ کے گناہ ہے۔ اسیطرح اس کا لکھنا بھی گناہ عظیم ہے۔

اپنی شرمگاہ کو زنا سے بچاؤ۔ اس واسطے کہ زنا بہت بری چیز ہے اور غریبی اور محتاجی کا باعث ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں الزنا یورث الفقر یعنے زنا غریبی اور محتاجی پیدا کرتا ہے اور نیز زنا سے جہاں میں وبا اور بیماریاں پھیل جاتی ہیں جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں:

ابر ناید از پے منع زکوٰۃ ۔۔۔ وز زنا افتد وبا اندر جہات

یعنی زکوٰۃ جو خمسہ بنائے اسلام میں سے ایک بنا ہے مال سے ادا نہ کرنے کے سبب سے ابر رحمت آسمان سے نازل نہیں ہوتا اور زنا کرنے سے جہاں میں ہر طرف وبا پھیل جاتی ہے۔ غرضیکہ زنا نہایت ہی بری چیز ہے اسواسطے کہ اول تو اس میں دو گناہ ہوتے ہیں ایک خدا کا گناہ دوسرے بندہ کا اللھم احفظنا

ہے جلوہ گر وہ جابجا ذات مقدس کبریا	جس کی بشر کہہ کر ثنا بے انتہا جاتے رہے
آدم سے اب تک جس قدر پیدا ہوئے دنیا میں	جب کر چکے عمریں بسر ہو کر فنا جاتے رہے
ذکر خدا دن رات کر حاصل بڑے درجات کر	سب کی روا حاجات کر اہل صفا جاتے رہے
جو جو کہ تھے غنچہ دہن نازک بدن گل پیرہن	وقت قضا پہنے کفن سب کہا جاتے رہے
دیکھو خلیل اللہ نبی خلقت کے تھے وہ منتہے	کوشش جو راہ حق میں کی کعبہ بنا جاتے رہے
آخر سلیمان بادشاہ جن کو ملا ملک و سپاہ	کر ترک مال و جاہ وہ با خدا جاتے رہے
درپیش ہے تجھ کو سفر دنیا فقط ہے رہ گزر	جب حضرت خیر البشر خیر الوریٰ جاتے رہے
اہل سخا و الا گہر صدیق اکبر ذی قدر	عثمان غنی عادل عمر شیر خدا جاتے رہے
خستہ جگر حضرت حسن شبیر بے گور و کفن	ہو کر شہید خستہ تن تیغ جفا جاتے رہے
ویراں پڑے ہیں بوستاں تاج سب بادشاہاں	ملتا نہیں جن کا نشاں نقشہ مٹا جاتے رہے

Marfat.com

نوشیرواں عادل ہوا، حاتم سخی کامل ہوا! رستم بہادر دل ہوا آئی قضا جاتے رہے
نمرود اور فرعون کا دعوے خدائی کیا ہوا اصلی خدا باقی رہا وہ بے حیا جاتے رہے
صوفی تجھے کیوں ہے یہ غم رکھتا ہے پیغمبر نسبی عاصی ہیں جب شاہ امم تو ظاہر جاتے رہے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط
اینجا نشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۲۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حَمْدًا لِّرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مُعْطِي الْهُدٰى لِلْمُتَّقِيْنَ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الَّذِيْنَ اَنْعَمَ عَلَيْهِمْ جَاهِلِيْنَ
لَاسِيَّمَا نُوْرُ الْمُبِيْنِ حَقٌّ اِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ
اَبْهٰى شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ اَزْهَرُ بُدُوْرُ الْغَابِرِيْنَ
وَالْاٰلُ خَيْرُ الْعَابِدِيْنَ مِنْ رِجْسِ دُنْيَا طَاهِرِيْنَ
وَعَلَى الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ صَلَوٰتُ خَيْرِ الرَّاحِمِيْنَ

مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ الْمَتِیْنُ لَیْسَ الْمُضِلَّ لَہُ الْقَرِیْنُ

مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ الْعَلِیُّ لَا یَھْتَدِیْ مِنْ عٰلَمِیْنَ

اَشْھَدُ بِاَنْ لَیْسَ اِلٰہٌ اِلَّا اِلٰـہُ الْعَالَمِیْنَ

اَشْھَدُ بِاَنَّ مُحَمَّدًا مَبْعُوْثُہٗ فِی الـدَّاھِرِیْنَ

صَلِّ عَلَیْہِ اِلٰھُنَا فِیْ کُلِّ اَوْقَاتٍ وَّحِـیْنٍ

یٰقَوْمِ کُوْنُوْا سَامِعِیْنَ صَلُّوْا صَلٰوۃً دَائِمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط

اکیسواں وعظ دربیان نماز

حضرات! یہ اس کلام پاک کی ایک آیت ہے جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس نے اس کتاب سے ایک حرف پڑھا اسکے لئے دس نیکیاں ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف حرف ہے لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔ ہر ایک حرف میں تین تین حروف ہیں اس طرح سے نوے نیکیاں ہوئیں۔ (رواہ الترمذی)

ترمذی میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تبارک وتعالے فرماتا ہے۔ جس

Marfat.com

شخص کو قرآن مجید نے میرے ذکر و مسئلت سے مشغول رکھا میں اس کو سائلین سے بڑھ کر دیتا ہوں اور اللہ کے کلام کی بزرگی و فضیلت تمام کلاموں پر مثل اللہ تعالےٰ کے فضل کے اس کی خلق پر ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن مجید کو ذکر اللہ اور دعا کرنے سوال پر فضل ہے جو اور عمل ہے بھلا کسی اور کے کلام کی کیا ہستی ہے کہ اشکال کرے اور مشتغل بالقرآن مجید نہ ہو۔

بعد قیامت اگر کسے دست گیر فسانۂ ‏ ‏ ‏ من نیز حاضر میشوم تصویر جاناں در بغل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرآن شافع و مشفع و ماحل مصدق ہے جو کوئی اس کو اپنا امام بناتا ہے وہ اس کو جنت کی طرف کھینچ لیجاتا ہے (رواہ ابن حبان فی صحیحہ والبیہقی فی شعب الطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا لفظ روایت ہے کہ جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائیگا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے دنیا کے گھروں میں بہتر ہوگی۔ پھر اس کی نسبت کیا گمان ہے جو اس پر عمل کرے (رواہ ابو داؤد والحاکم)

بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بلفظ احمد و حاکم کے اسنادا آیا ہے کہ اس کے والدین کو دو حلے پہنائے جائیں گے جس کے مقابل سارے جہان نہ ہوسکیں گے کہیں گے کہاں سے ملی، کہینگے کہ تیرے بیٹے نے قرآن مجید کو اخذ کیا (رواہ الحاکم)

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں آیا ہے حسد نہیں مگر دو شخص پر ایک مرد جس کو اللہ نے یہ کتاب دی ہے وہ ساعات لیل و نہار میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالےٰ نے مال دیا وہ ساعات روز و شب میں صدقہ کرتا ہے (رواہ الشیخان) پھر جس شخص میں یہ دونوں صفتیں ہوں تو اس کا کیا ذکر ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا لفظ یوں ہے کہ حسد نہیں مگر دو شخص پر ایک تو جس کو اللہ نے قرآن سکھایا وہ دن رات اس کو پڑھتا ہے اس کے ہمسایہ نے سنا کہا کاش کہ مجھ کو بھی مثل فلاں کے دیا جاتا تو میں بھی عمل کرتا جیسے اگر مجھے قرآن دیا ہوتا تو میں بھی اسی طرح کرتا دوسرا وہ جس کو اللہ نے مال دیا ہے وہ اس کو حق میں خرچ کرتا ہے ایک شخص نے کہا۔ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اسی طرح کرتا (رواہ البخاری)

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ نیت پر اجر کامل ملتا ہے اس سبب اس نیت کے قرآن خواں اور منفق فی سبیل اللہ دونوں اجر میں برابر ہو جاتا ہے یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے لیکن کوئی شخص اس نیت کا اعتبار نہیں کرتا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا لفظ روایت ہے من قرأ القرآن فقد استدرج النبوۃ بین جنبیہ غیر انہ

ویحی الیہ نفرت اصحاب القرآن ان یجیئھم من حدثے دلیجل من یجعل خوفہ کتاب اللہ یعنے صاحب قرآن کے سینے میں نبوت مندرج ہوتی ہے فقط اتنی بات ہے کہ اس کو وحی نہیں آتی۔

دوسرا فرمان کا یہ ہے کہ روزہ اور قرآن مجید بندہ کی شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ کہتا ہے کہ اے رب میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے روکا۔ تو میری سفارش اس کے حق میں قبول کر۔ قرآن مجید کہتا ہے میں نے اس کو رات کے سونے سے منع کیا۔ تو میری شفاعت اس کے بارے میں قبول کر لیجئے دونوں شفاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے (رواہ احمد و الطبرانی و الحاکم)

حضرات! آپ نے قرآن مجید کی تلاوت کے کچھ فضائل "مشتے نمونہ از خروارے" سنے دیکھیے! قرآن مجید کے پڑھنے کی کیا برکتیں اور نعمتیں اللہ تعالےٰ نے عنایت کی ہوئی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل قرآن مجید کے پڑھنے کا مذاق نہیں رہا۔ ہاں رات دن ناول۔ غزلیات شعر و اشعار عشقیہ و فضول قصہ جات پڑھنے کا اس قدر رواج ہو گیا ہے کہ ایسی فضول اور لغو کتابوں سے کوئی بھی گھر خالی نہ ہوگا۔ اس مضمون کا نقشہ کیا ہی اچھا ایک شاعر نے ٹوٹے پھوٹے اشعار میں کھینچا ہے ؎

اکثر اخبار و رقعہ و ابیات — مشغلہ دلپسند ہیں دن رات
پر کلام اللہ سے دل چسپی نہیں — بھاگ جائیں وعظ سے اس کے تئیں
سخت وحشت سی ہے قرآن سے — رغبت و الفت ہے بس شیطان سے
حکم ہے یہ صاف اس رحمان کا! — غافل اس سے دوست ہے شیطان کا
ترک قرآن کے لئے باتیں ہزار — ضد بے معنی یہ دیجاتیں ہزار
پھر پڑھیں دائم کتابیں واہیات — فحش، لغو و افسانہ و ہزلیات
اس کے سو سو نفع بتلاتے رہیں — اٹکلوں سے دل کو سمجھاتے رہیں
کیا نبی تعلیم کرتے تھے یہی! — غور مت قرآن پہ کرنا کبھی!
اس کو بے معنے پڑھا کرنا مدام — اس کے معنی کچھ نہیں آئیں گے کام

مقصد میرا اصل مضمون کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرتا ہوں جس کے لئے آج وعظ تجویز کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بعد اقرار توحید خداوندی اور اقرار رسالت محمدی اسلام میں اول حکم نماز کا ہے قرآن شریف میں نماز کی بابت جس قدر تاکید ہے اس قدر کسی دوسرے کام کی شاید ہی ہو۔ چنانچہ سورہ روم میں منیبین الیہ واتقوہ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین یعنی قائم رکھو نماز اور مت ہو مشرکوں سے۔ اور سورہ توبہ میں ارشاد ہے فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین یعنے اگر تمہارے مخالف توبہ

کریں اور قائم رکھیں نماز اور دیتے رہیں زکوۃ تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ پھر سورۂ مدثر میں ارشاد ہوتا ہے (۳)
ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین قیامت کے روز جنت والے جہنم والوں سے پوچھیں گے کہ کون چیز
تم کو جہنم میں لے گئی؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے (۴) سورۂ مریم میں ارشاد ہوتا ہے فخلف من
بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا یعنی پہلے بزرگوں کے حالات بیان
کرکے فرمایا کہ آئے ان کے بعد ایسے ناخلف کہ جنہوں نے نمازیں کھوئیں اور پیچھے پڑ گئے شہوات کے۔ پس کچھ
دیر کے بعد اپنی گمراہی کی سزا پائیں گے (۵) مشکوۃ شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ وان محمد
عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے
اول اس بات پر گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے
بندے اور رسول ہیں، دوم نماز کا قائم کرنا سوم زکوۃ کا ادا کرنا چہارم بشرط استطاعت حج کرنا پنجم ماہ رمضان کے
روزے رکھنا (۶) مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکل شئی علم وعلم الایمان
الصلوۃ یعنی ہر چیز کی علامت ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے (۷) مشکوۃ شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصلوۃ عماد الدین فمن اقامھا فقد اقام الدین ومن ھدمھا فقد ھدم الدین
یعنی نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو گرایا اس نے دین کو گرا
دیا (۸) حدیث صحیح میں ہے کہ سب پیغمبروں نے اپنی وفات کے بعد اپنی امت کیواسطے یہ آخری نصیحت کی ہے
اور ہر نبی کا آخری عہد و پیمان اپنی امت کے ساتھ یہی ہے کہ نماز پڑھو۔ پس نماز اول ان فرائض کی ہے
جو رسول اللہ صلعم پر اور ان کی امت پر فرض کئے گئے ہیں اور آخر ان نصیحتوں کی ہے جو رسول اللہ صلعم نے
اپنی امت سے فرمائیں اور نیز آخر ان چیزوں کی ہے جن سے اسلام کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اول ان چیزوں
کی ہے جن کا قیامت کے دن بندہ سے سوال کیا جائے گا (۹) ترمذی شریف میں مروی ہے کہ رسول صلعم
نے فرمایا العھد الذی بیننا وبینھم الصلوۃ فمن ترکھا فقد کفر۔ یعنی ہم مسلمانوں اور کافروں میں فرق
صرف نماز ہی کی وجہ سے ہے پس جو کوئی نماز نہ پڑھے گا وہ کافر ہو گیا (۱۰) حدیث صحیح میں مروی ہے کہ
رسول اللہ صلعم نے فرمایا من حافظ علیھا کانت لہ نورا وبرھانا ونجاۃ یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم
یکن لہ نور ولا برھانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف۔ یعنی جو
کوئی نماز پر محافظت کرتا ہے اس کے لئے یہ نماز نور اور نجات کا سبب اور دلیل ایمان و نجات ہوگی۔ قیامت
کے دن جو ایسا نہ کرے گا اس کے لئے نہ نور ہوگا اور نہ دلیل ایمان اور نجات ہوگی اور قیامت کے دن

Marfat.com

قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔۱۱ حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اول مایحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من اعمالہ الصلوٰۃ فان صلحت صلح لہ سائر اعمالہ وان فسدت فسد سائر عملہ یعنے قیامت کے دن سب سے اول حساب نماز سے ہوگا۔ پس اگر بندہ اس میں کامیاب ہوگیا تو سب اعمال میں کامیاب ہے اور اس میں ناکامیاب و فیل ہوا تو سب میں ناکامیاب و فیل ہوا۔۱۲ حضرت پیر پیران شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ جو مسلمان باوجود فرض ماننے نماز کے سستی سے (جیساکہ آج کل اکثر ہے) نہ پڑھے اور اسے نماز کے لئے کوئی بلائے کہ آ نماز پڑھ پھر بھی باوجود اس کے بلانے کے نہ پڑھے یہاں تک کہ اس سے پیچھے آنے والی نماز کا وقت بھی چلا جائے تو ایسا شخص کافر ہے۔ اس کو تین دن توبہ کی مہلت دی جائے اگر اس فعل قبیح سے توبہ نہ کرے تو تلوار سے قتل کیا جائے اور اس کا مال سرکاری خزانہ میں غنیمت کی طرح داخل ہو اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

حنفیات۔ امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا بے نماز کے بارے میں یہ فیصلہ ہے کہ قتل نہ کیا جائے بلکہ قید کیا جائے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے یا اسی قید ہی میں مر جائے۔

افسوس کہ باوجود ایسے تاکیدی حکم کے بھی مسلمانوں کو اللہ اور رسول کے فرمان کی کچھ بھی پرواہ نہیں حالانکہ اگر سرسری طور پر نماز میں غور و خوض کیا جائے تو اس میں اس قدر فائدے نظر آئیں گے جن کا کچھ حد و حساب نہیں چنانچہ صفائی اور پاکیزگی، ریاضت، پابندی وقت اور قرار دل روشنی سینہ اور نرمی دل اور دل کا ہر گناہوں سے محفوظ رہنا جنابت سے غسل۔ بول و براز سے استنجا۔ اور حدث نوم وغیرہ سے ہر دفعہ پانچ مرتبہ وضو کرنا۔ لباس کو پاک صاف رکھنا حتی کہ اگر کپڑوں میں پسینہ وغیرہ سے بدبو پیدا ہو جائے یا کوئی میلی چیز لگ جائے انہیں دھو کر استعمال میں لانا کس درجہ صفائی اور پاکیزگی ظاہر کرتا ہے جس سے روح کو تازگی اور عقل کو تیزی ارادہ کو مضبوطی بدن کو تندرستی اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

جب اس کا خوگر ہو جاتا ہے تو بے نمازی کو میلا اور ناپاک جان کر اس سے مس کرنے کا بھی روادار نہیں اور مکان سے مسجد محلہ یا جامع تک جانا۔ اور نماز میں قیام اور رکوع، قومہ، جلسہ، اور قعود کے ساتھ ہر دوگانہ یا چارگانہ فرائض و سنن و نوافل میں سبک اور معتدل ریاضت ہو جاتی ہے اور قبل طلوع آفتاب کے نماز کا ادا کرنا۔ پھر ظہر، عصر، مغرب اور عشا کا پڑھنا کیسی پابندی اوقات ہے۔ ان اوقات کی پابندیوں کے عمدہ نتائج خوبیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور دنیا کے کاروبار کے لئے مضبوطی سے جو پابندی اوقات کی ہے۔ اسے نمازی پا سکتا ہے۔ اور اسی کا دل ان خوبیوں کا اندازہ کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک مسلمان قبل طلوع صبح

Marfat.com

صادق بیدار ہو کر ضرورت ہے تو غسل ورنہ وضو کر کے مسجد کو جا کر نماز باجماعت ادا کرے لیجیے یہ سحر خیزی بیداری کسقدر برکت اور خیر کی ہے ہمارے بعض دوستوں کو جن کو بیدار رہنا عطا ہی کا دن ملا ہے تک ہے کیسی پیش پا کی بات ہے جو آدمی دن چڑھے سو کر اٹھے اس کے چہرے کی بے رونقی اور کسالت طبع سب کو ظاہر ہو جاتی ہے برخلاف نمازی کے جس کے چہرے پر رونق اور خوشدلی پائی جاتی ہے۔ یہی حال ظہر کے وقت کا ہے اگر دوپہر کو سویا تو وہ ظہر کو بیدار ہو کر نماز ادا کرے گا۔ لیکن عصر کی نماز ایک ایسا وقت ہے کہ اکثر اس وقت اکثر دنیاوی دھندوں اور بکھیڑوں میں پھنسا رہتا ہے اس وقت سب کو چھوڑ کر یاد الٰہی کو کیسی فضیلت ہے مغرب کی نماز کس خوبی سے کیسے خوشنما وقت میں ادا کی جاتی ہے اور عشاء کی نماز تمام ضرورت سے فراغت پا کر پاک اور صاف حالت سے اللہ کو یاد کرنے کا کیسا عمدہ طریقہ ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ عنکبوت میں فرمایا ہے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز بے حیائی اور بری بات سے منع کرتی ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ وقت غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہے گی صحابہ نے عرض کیا نہیں فرمایا یہی مثال نماز پنجگانہ کی ہے کہ ان نمازوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ گناہوں کی میل سے صاف اور ستھرا کر دیتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک نماز ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان میں آدمی سے سرزد ہوتے ہیں جبتک کہ کبائر میں مبتلا نہ ہو معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہ پنجگانہ نماز جمعہ سے معاف ہوتے ہیں خواہ توبہ کرے یا نہ کرے مگر کبیرہ کے لئے توبہ کرنا واجب ہے۔

ترغیب و ترہیب میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب نمازوں کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ بلند آواز سے پکارتا ہے کہ اے بنی آدم اٹھو اپنے نفسوں سے گناہوں کو ہٹاؤ۔ پس اٹھو اور پاک ہو جاؤ اور نماز ظہر پڑھو اس سے تمہارے گناہ جو نماز صبح اور ظہر کے درمیان تم سے صادر ہوئے ہیں بخشے جائیں گے۔ پھر جب عصر و مغرب کا وقت آتا ہے تو یہی فرشتہ اسی طرح پکارتا ہے پس نمازی بھلائی میں داخل ہوتا ہے۔ یعنی جنت میں داخل ہو جانے کے قابل ہو جاتا ہے یعنی کی برائی سے دور ہو جاتا ہے۔

مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے

Marfat.com

پوچھا گیا کون سا عمل جنت کے نزدیک کرتا ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا۔

سنن نسائی میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے درخت کی ایک شاخ ہاتھ میں لے کر ہلائی جس کے پتے اس کی حرکت سے جھڑنے لگے۔ آپ نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ کام کیوں کیا؟ سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا انسان جو وقت اچھی طرح وضو کرتا ہے یعنی سنت کے موافق وضو کر کے پنجگانہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کی شاخ کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ غرض نماز کے فضائل ہیں قرآن مجید و احادیث نبوی صلعم بھرے پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو نماز پنجگانہ پر عامل ہونے کی توفیق بخشے آمین۔

نوٹ: اگر ناظرین کو نماز کے مفصل مسائل قرآن شریف و حدیث کے مطابق دیکھنے مطلوب ہوں تو خاکسار کی کتاب المسمی بہ "نماز حنفی مدلل" ملاحظہ فرمادیں۔

بے خبر جو پنجگانہ تم پڑھو ہر دم نماز ‌— فرض اور سنت نوافل جملہ با حزم نماز
جان لوگے تم نمازوں کی حقیقت دوستو! — تو پڑھوگے شوق سے ہر لحظہ ہر دم نماز
دونوں عالم میں نماز ہی کی ہے برتر آبرو — بلکہ قرب حق تعالیٰ ہے یہ اے ہمدم نماز
تو یہاں معلوم ہوگی تم کو اس کی قدر پھر — کیا سمجھتے ہو نہیں رتبہ میں ہے کچھ کم نماز
ہوگئے ہیں سیکڑوں اس کے سبب سے اولیاء — کرتی ہے ادنیٰ کو اعلیٰ ایسی ہی اکرم نماز
مت سنو جاہل فقیروں کی جو بکتے رہتے ہیں — ہم تو ہیں صبح و مسا قائم وضو دائم نماز
ہیں وہ سب گمراہ ان کا رہنما شیطان ہے — قائم و دائم کی جو کہتے ہیں پڑھتے ہم نماز
کیا نہیں باطنی ہے رسول اللہ سے انکو یہ خبر — ہے ستون دین یعنی دین کا ہے محکم نماز
کس بھروسے اور دھوکے پہ لنگوٹے باز ہیں — کہتے ہیں کہ ہم تو ہیں دائم وضو قائم نماز
ہیں جو گمراہ دین کے اور تارک صوم و صلوٰۃ — ان کو دکھلائے گی روز حشر رنج و غم نماز
یہ بتاؤ تو بھلا کس کو عبادت سے نجات — کیا نہ پڑھتے تھے کبھی حضرت آدم نماز
نوح یحییٰ ذکریا الیاس یعقوب و شعیب — یا براہیم نے کب چھوڑ دی ہر دم نماز
یا اسمٰعیل و موسیٰ اور عیسیٰ نے پڑھی — یا نہ پڑھتے تھے کبھو تو سرور عالم نماز
حکم بھی لازم ہے سب کے واسطے رسول اللہ کی — کہ کرو مت پنجگانہ میں کبھی تم کم نماز
سکھو سجدہ رکوع و سجدہ اطمینان سے — اور جو ہو سکا پڑھو تم بخل کر کر کم نماز

Marfat.com

کر وسیلہ یا الٰہی یہ ہمارے واسطے
صدق سے پڑھتے ہیں جو رو برو جو ہم نماز
دے ہمیں توفیق اپنی بندگی کی اے کریم
تا گذاریں دل سے ہم بے ندامت ہم نماز
کر تو صوفی کی عبادت کو خدایا قبول
باخضوع و عجز جو پڑھتا ہے یہ ہر دم نماز

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ

السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا
فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا وَاِنَّہَا لَکَبِیْرَۃٌ
اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّہُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّہِمْ وَ
اَنَّہُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۚ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۚ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۚ
حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ۚ
فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا
عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۚ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا
الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا
عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ
عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۚ

Marfat.com

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ
وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ
مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ
الْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

بائیسواں وعظ دربیان نماز

حضرات! بیشتر اس کے کہ آیت کا ترجمہ بیان کیا جائے۔ مناسب ہے کہ پہلے آیت کا

Marfat.com

شان نزول بیان کیا جائے تاکہ اس آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجائے۔

مروی ہے کہ ایک جوان انصاری پنج وقتہ بالالتزام سرور عالم کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے لیکن کوئی گناہ ایسا نہیں تھا جس کے مرتکب نہ ہوں۔ الغرض صورت حال رسول صلعم سے بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس کو عنقریب اس کی نماز گناہوں سے روک دے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چند ہی دن گزرے تھے کہ وہ تمام ناشائستہ حرکات سے تائب ہو گئے اور زہاد صحابہ میں سے بن گئے۔ اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلعم پڑھ جو وحی کیجاتی ہے تیری طرف کتاب اور قائم رکھو نماز بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی کے کام اور بری بات سے۔ اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

مسلمانو! بیشک نماز بری باتوں سے روکتی ہے چنانچہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جتنی دیر انسان نماز میں لگا رہتا ہے۔ اتنی دیر تو ہر گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ اور باقی اوقات میں بھی گناہوں سے بچے رہنے کی قوی امید ہے کیونکہ نماز کو گناہ سے روک دینے میں بڑی تاثیر ہے اور طاقت حاصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ نماز واقعی نماز ہونی چاہیئے۔ محض ٹکریں مار لینا اور بیگار رسمی ٹال دینا کافی نہیں جیسا کہ آجکل بعض تہجد خواں اور پابند نماز پنجگانہ کا حال ہے۔ اللہ تعالے انہیں ہدایت کامل بخشے آمین

جب انسان پانچ وقت اپنے مالک کے سامنے باوضو مؤدب کھڑا ہوگا۔ اور اس کے جلال وعظمت کا دھیان کرے گا۔ اور اس کی کبریائی اور قدرت کا خیال ذہن نشین ہوگا۔ تو ضرور اس کا کم سے کم دوسرے وقت اتنا اثر رہے گا کہ خالق برحق کا بندہ نافرمان نہ بنے۔

نماز بندہ کیلئے بڑی عبادت ہے اس کے جملہ ارکان نہایت معقول اور خلوص و محبت کا باعث ہیں بلاتشبیہ گویا نماز مؤدب دست بستہ اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی حمد و ثنا کرنے کا نام ہے اور جب نمازی کی غایت توجہ اور اس قرب پر دھیان کرتا ہے جو اس کو نماز میں حاصل ہوا تو شوق میں آکر گویا سلام کیلئے جھک جاتا ہے اور رکوع میں تسبیح پڑھنے لگتا ہے یعنی پاکیزگی بیان کرتا ہے اور پھر فرط شوق و محبت میں بیتاب ہو کر اپنے مالک کے قدموں پر جھک جانا چاہتا ہے۔ چونکہ قیام کی نسبت زمین پر سر رکھ دینے میں زیادہ انکساری ہے۔ اس لئے رکوع سے کھڑا ہو کر قومہ کے بعد یکدم گر پڑتا ہے جب اس کے مہربان مولا کی طرف اسکا سر اٹھایا گیا اور یہ اٹھ کر بیٹھا تو پھر جوش عشق سے مضطربانہ سجدہ کرتے ہی دوبارہ اپنے سر کو زمین پر رکھ دیا پھر اپنے مالک حقیقی کے قربان واجب الاذعان کی اطاعت یعنی اٹھا اور دست بستہ ہو کر یہی عاجزانہ عجز و نیاز میں مشغول ہو گیا۔ غرض ایک نماز میں دو یا تین بار یا چار بار اسی طرح

عاجزی اور خاکساری سے اپنے آقائے حقیقی کو راضی کرنے کا شیوہ اختیار کیا اور رات دن میں پانچ پانچ بار اس کا التزام رکھا جب اس حالت سے نماز ادا ہو تو بتلایئے کہ نمازی کو گناہ پر کیونکر جرأت ہوگی۔

غرض! نماز اور تلاوت قرآن مجید کے آداب تو بے شمار ہیں مگر مختصراً اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ جب قرآن مجید کا پڑھنے کا ارادہ کیا جائے تو تھوڑی دیر پہلے یہ سوچ لے کہ میں اللہ تعالیٰ کے روبرو بیٹھا ہوں جس طرح شاگرد استاد کے روبرو ہوتا ہو اور بطور سبق کے اللہ تعالیٰ کو سنا رہا ہوں۔ اس طریقہ سے جو کیفیت پیدا ہوگی خود معلوم ہو جائیگی۔ لیکن نماز میں حضوری حاصل کرنے کے کئی طریقے ہیں۔

اول۔ یہ خیال کرنا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں

دوسرا یہ کہ اللہ مجھ کو دیکھ رہا ہے   تیسرا۔ معانی کا خیال رکھنا

چوتھا۔ ہر لفظ کو بقصد منہ سے نکالنا کہ کوئی لفظ محض یاد سے نہ پڑھے۔ ہر ہر لفظ پر قصد کرتا جائے کہ اب یہ کہوں گا۔ پھر یہ کہوں گا۔

پانچواں طریق یہ سمجھنا کہ میری عمر کی یہ آخری نماز ہے شاید اب عمر کا خاتمہ ہو جائے پس ان طریقوں سے جو طریق آسان اور دلپسند ہو اس کو اختیار کرے اور کسی قدر اوراد بھی صبح و شام پڑھ لیا کرے۔

افسوس! اس زمانہ میں قرآن و نماز کی حد سے زیادہ بے قدری ہو رہی ہے عوام کیا خواص بھی بہت ہی کم ہیں جو ٹھیک ٹھیک طور پر نماز کے خصوصاً جماعت کے پابند ہوں۔ بلکہ بہت سے فقیروں کا تو یہ گمان ہے کہ باطنی نماز کافی ہے۔ ظاہری نماز کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو صاف فرضیت کا انکار کرنا ہے جس سے یقینا ایمان سلب ہو جاتا ہے (نعوذ باللہ من ذلک)

پھر ان میں جو پڑھے ہوئے فقیر ہیں وہ قرآن مجید کی تحریف کرتے ہیں کہیں آیت والذین ہم علی صلوتہم دائمون یعنی وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام کرتے ہیں سے استدلال کرتے ہیں کہ دیکھئے صاحب! صلوٰۃ ظاہری تو دائم ہو نہیں سکتی پس صلوٰۃ باطنی ہی مراد ہے کہیں ولذکر اللہ اکبر سے تمسک ہے کہ گو نماز بھی اچھی چیز ہے لیکن ذکر اللہ اس سے بھی اکبر ہے۔ پس اکبر کے ہوتے اصغر کی کیا ضرورت و حاجت ہے۔

مسلمانو! یہ صریح الحاد ہے ایک موٹی بات ہے کہ تمہارے پہلے پیروں نے اور سب پیروں کے پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں نہیں سمجھا۔ کیا وہ تمام عمر نعوذ باللہ ایسے فضول عمل کے کیوں پابند رہے۔ دوسرے تمام قرآن و حدیث عموم فرضیت سے بھرا پڑا ہے۔ اس میں نہ کسی آدمی کی تخصیص ہے نہ کسی حالت کا استثناء بجز ان لوگوں کے جو قاعدہ شرعی سے مرفوع القلم ہیں۔

رہا استدلال آیات مذکورہ سے وہ محض لچر ہے اول تو یہ کہنا کہ صلوٰۃ ظاہری دائم نہیں ہو سکتی غیر مسلم

Marfat.com

ہے ہر چیز کا دوام مناسب ہوتا ہے مثلاً اگر کہا جائے کہ فلاں شخص ہمارے پاس آتا ہے۔ تو کیا ضرور ہے کہ وہ ہر وقت آنے ہی میں مشغول رہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو وقت اس کے آنے کا معین ہے اس وقت بلا ناغہ آتا ہے۔ اسی طرح نماز ظاہری کا دوام سمجھو کہ اپنے معین اوقات میں ناغہ نہ ہونا بھی دوام ہے دوسرے اگر تسلیم کیا جائے کہ نماز باطنی مراد ہے تو چلو یہ بھی فرض سہی مگر اس سے ظاہری نماز کا فضول ہونا کس طرح معلوم ہوا۔ نماز باطنی اس آیت سے فرض نماز ظاہری دوسری آیات سے فرض، دونوں ادا کیا کرو۔

رہی یہ بات کہ ذکر اللہ نماز سے بھی بڑھ کر ہے تو اکبر کے سامنے اصغر کی کیا حاجت ہے؟ یہ بھی محض جہالت اور دھوکا ہے کیونکہ اول تو حق تعالیٰ کے اللہ اکبر کی یہ تفسیر متعین نہیں بلکہ ممکن ہے کہ نماز کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہو۔ کہ نماز میں جو فلاں فلاں برکت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ذکر اللہ یعنی اللہ کی یاد ہے اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے۔ اس لئے نماز میں یہ برکت ہوئی۔ پس اس تقریر پر تو اس میں نماز کی ترغیب ہے نہ کہ تنقیص اور اگر وہی تفسیر مان لیجائے تو یہ کیا ضروری ہے کہ اکبر کے ہوتے اصغر کی ضرورت نہ ہو، بھلا اگر دونوں فرض ہوں تو کیوں نہیں حاجت ہوگی؟

مثلاً ایک شخص کے دو بیٹے ہیں ایک بڑا اور ایک چھوٹا۔ تو بس اس قاعدے سے کہ اکبر کے ہوتے اصغر کی کیا حاجت چھوٹے بیٹے کا گلا گھونٹ کر اس کا کام تمام کر ڈالنا چاہیئے۔

اللہ تعالے ہر مسلمان کو ایسے وساوس شیطانی اور واہی خیالات سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

جن و انس و وحش و طائر سب کریں ذکر خدا — یہ غضب ہے بے نمازو تم رہو غافل سدا!
لوگ سب مذہب کے اپنی اپنی رسموں پر چلیں — اور مسلمان اپنے مذہب و دین سے غافل رہیں
کاروبار دنیوی میں ہو سراسر تم تباہ — اور کبھی مسجد کی جانب بھی نہیں کرتے نگاہ
جو گناہ کے کام ہیں مشغول ہو ان میں سدا — پر کبھی بھولے سے بھی کرتے نہیں ذکر خدا
بے نمازی سے تو سو درجے بھلا حیوان ہے — یاد حق اس کا وظیفہ ہر گھڑی ہر آن ہے
اک ذرا سا فائدہ دنیا کا ہووے گر نہیں — اس کی جانب وہ تڑپ کر سب نمازیں چھوڑ دیں
سر بسر اپنا بھلا اور حق تعالے خوش رہے — نفس شیطانی ہو دور اس سے کہ اسکو جو پڑھے
ہے دعا صوفی کی روز و شب یہ اے پروردگار — امت احمد میں ہووے حشر کو میرا شمار

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ ۝

Marfat.com

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۰ یا ۲۰۰

خُطبَۃُ الاُولٰی نمبر ۲۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد الحمید للذات قدیما	شکرا لشکور وھب لخلق نعیما
حی ازلی ابدی متکبر	بالشھد والغیب لقد کان علیما
سبحن الذی الملک لہ الحمد کثیرا	سبحن الذی العرش علیا وعظیما
من یھد لہ اللہ فلا احد مضلہ	لا ھیند من یضللہ بل صار اثیما
اذا اشھد باللہ ھو الواحد حقا	فلنشھد بنبین سواہ وکریما
فصلے صلوات نزلت منہ تعالی	بالفضل علی فضل من کان نعیما
والاول صدقا ووفا ابوبکرؓ	قد انفق بالنفس وبالمال رحیما
فالاعدل فی الدین کحی الاسلام	بوحفص عمر صار بہ الدین قویما
فالجامع والیاذ والصابر قصدا	عثمان ھو الکائن فی الحلم وسیما
ثم الاسد الغالب فی الصف قتالا	بوالحسن علی جعل الکفر عدیما

Marfat.com

والعترۃ والصحب جمیعا وتماما — کانوا صندیدا ورکیبا وصمیما

والسنۃ منہم قد خلوا بالجنۃ — والباقی والتابع جمعا وعمیما

رضوان من اللہ والعترۃ والصحب — ولکل رضوا عنہ حدیثا وکہیما

یقوم خذوا العفو واوفوا بالعہد — ان کنتم تاتون الی اللہ سلیما

توبوا اشبابا وتبا کوا اشیاخا — یا رہط عصاۃ لم تعدوا الاثم عظیما

قوا انفسکم نار جہنم وسعیرا — خافوا وعظوا الاہل صحیحا وسقیما

یا طالب مال لم تسعی لو بال — من جاز فقد نال مناکیر الیما

اقرء بکتابک وتحاسب نفسک — الیوم کفی انت حسیبا وفہیما

قد بورک من قرء بلفظ التنزیل — والنفع بہ فاز سمعا وکلیما

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِیَتِ

الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَ
اذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَنِ
انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ
مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

تیئسواں وعظ دربیان جمعہ

حضرات! اللہ تبارک و تعالیٰ کو نماز سے بڑھ کر اور کوئی عبادت پسند نہیں یہی واسطے کسی عبادت کی اس قدر تاکید اور فضیلت شرع شریف میں وارد نہیں ہوئی اور اسی واسطے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس عبادت کو اپنی ان غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کے لیے جن کا سلسلہ ابتدائے پیدائش سے آخر تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا۔ ہر وقت میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور چونکہ جمعہ کے دن تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائض ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس دن ایک خاص نماز کا حکم ہوا۔ اور اس نماز کو جماعت کے ساتھ مشروط کیا۔

جماعت کی حکمتیں اور فائدے ہر ایک کو معلوم ہی ہیں۔ اور نیز یہ بھی کہ جس قدر جماعت زیادہ ہو گی ان فوائد کا ظہور زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ یک جمع ہو کر نماز پڑھیں چونکہ ہر روز پانچوں وقت یہ صورت تکلیف کا باعث تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے ہفتہ میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا کہ جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان لوگ آپس میں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں۔ چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل و اشرف تھا۔ لہٰذا یہ تخصیص بھی اسی ہی دن کیلئے کی گئی۔

علمائے اسلام نے جمعہ کے نام کے توجیہ میں کئی وجوہات فرمائی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک کا دعویٰ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ سے ہے۔

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلمان جمعہ کیا دن ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے جد امجد یعنی حضرت آدم کی خلقت پوری فرمائی (ابن ابی حاتم)

Marfat.com

فتح البیان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کا نام جمعہ کیوں ہوا؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس دن تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی طینت مجتمع ہوئی۔ اسی دن حشر و نشر ہوگا۔ اور نیز جمعہ کے آخر میں تین ساعتیں ہیں منجملہ ان کے ایک ساعت ایسی ہے کہ جس میں اللہ تعالے سے جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

عن سلمان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتدری لم سمی یوم الجمعۃ یعنی سلمان رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا آیا تم کو معلوم ہے کہ جمعہ کس سبب سے نام ہوا؟ قلت لا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نہیں جانتا قال لان فیہ جمع ابوکم ادم آپ نے فرمایا اس سبب سے اسکا نام جمعہ ہوا کہ اس دن تمہارے باپ آدم بنائے گئے۔ ... لا یتطہر رجل یوم الجمعۃ فیتوضأ فیحسن وضوئہ ثم یاتی الجمعۃ الا کفر لما بینہا وبین الجمعۃ الاخری ما اجتنبۃ الکبائر یعنے کوئی انسان ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن طہارت حاصل کرے۔ پس اچھی وضو کرے اس کے بعد جمعہ کی نماز ادا کرے تو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے (غنیہ)

غنیۃ الطالبین میں حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں ایک سفید کھیلا تھا جس میں ایک سیاہ نقطہ تھا۔ میں نے پوچھا کہ اے جبریل! علیہ السلام یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جمعہ کا دن ہے تمہارے واسطے اس میں بہت سی نیکیاں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اس میں سیاہ رنگ کا نقطہ کیسا ہے؟ کہا کہ قیامت ہے کہ اسی دن قائم ہوگی۔ اور جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے ہم نے اپنے روز مرہ میں اسکا نام روز مزید رکھا ہے میں نے کہا یہ نام آپ نے کس سبب سے رکھا ہے؟ کہا اس سبب سے کہ پروردگار نے ایک وادی بہشت میں مشک سے زیادہ خوشبودار اور نہایت ہی سفید بنائی ہے پس جب اس جہان کے روزوں سے جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالے عرش معظم سے اس وادی کی طرف تشریف لاکر اپنی کرسی پر تجلی فرماتا ہے اور اس کے گرداگرد نور کی کرسیاں اور منبر بچھے ہوتے ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام جلوہ افروز ہوتے ہیں اور اس کے گرد سونے کی کرسیاں مرصع بجواہر بچھی ہوئی ہیں جن پر شہید و صدیق بیٹھے ہیں۔ اس کے بعد مرد گرفتار ہیں اہل غرفہ جمع ہوتے ہیں ریت کے ٹیلوں کی طرح ان کا انبوہ کثیر ہوتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے انا الذی صدقتکم وعدی واتممت علیکم نعمتی واحللتکم کرامتی
ثم یقول لہا سئلونی یعنی میں وہ ہوں کہ میں نے تم سے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اور اپنی نعمت تمہارے اوپر کامل کی
اور میں نے تم کو اپنے جوار رحمت میں اپنے کرامت میں اتارا اب سوال کرو تم مجھ سے فیقولون باجمعہم نسئلک
الرضاء عنا وہ سب سر بسجود ہو جائیں گے کہ ہم سب تیری رضامندی کے طلبگار ہیں فیقول الرضا
عنکم احلکم داری وانالکم بکرامتی اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔ کہ میری رضامندی نے تم کو میرے گھر
میں اتارا اور تم کو بزرگی کو پہنچایا۔ اب مانگو جو مانگنا چاہتے ہو۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ تیری رضامندی
چاہتے ہیں پھر ارشاد ہو گا کہ مانگو جو مانگنا چاہتے ہو۔ پھر تو جس کی آرزو و تمنا ہوتی ہے دل کھول کر
اپنے پروردگار سے طلب کرتا ہے اور ہر فرد بشر گلہائے مراد سے اپنے دامن پر کر لیتا ہے اور شکریہ نعمت
خداوندی میں عرض کرتا ہے۔ کہ ہم کو ہمارا پروردگار کافی ہے۔ پس ان کو جمعہ کے روز ایسی
نعمتیں حاصل ہوتی ہیں جنکو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ انکا کسی دل پر خیال بھی گذرا۔
اس خلعت فاخرہ سے سرفراز ہو کر اہل غرفہ اپنے اپنے مکانوں کی طرف واپس ہوتے ہیں۔ وہ مکان
سفید موتیوں اور یاقوت سرخ اور زمرد سبز کے ہیں۔ نہ توان میں شکست و ریخت ہے نہ مرمت کی
حاجت ہے ان کے اندر نہریں رواں ہیں اور درختوں میں پھل بکثرت پھلے ہیں جن کی ڈلیاں جھک
رہی ہیں اور خیمے لگے ہیں انکی بیبیاں مسندوں پر جلوہ افروز ہیں اور جائے نشست میں خدمتگار دست
بستہ آمادہ خدمت کھڑے ہوئے ہیں پس عرفہ جمعہ سے زیادہ اور کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں۔

بعض نے کہا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ سب سے
بہتر دن جس میں آفتاب نے طلوع کیا روز جمعہ ہے کیونکہ اس دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اسی
دن بہشت سے اتارے گئے اسی دن اللہ تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول کی۔ اور اسی دن فوت ہوئے
اور اسی دن قیامت قائم ہو گی۔

بعض نے کہا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن جبریل علیہ
السلام ہاتھ میں سفید آئینہ لئے ہوئے آئے اور فرمایا کہ روز جمعہ ہے اللہ تبارک و تعالےٰ نے اسکو آپ
کے سامنے کر دیا تاکہ آپ کے واسطے عید ہو اور یہ ہمارے ہاں سید الایام ہے ہم آخرت میں اس کو یوم
المزید کہیں گے اسواسطے اس کا نام جمعہ ہے۔

بعض نے کہا جب اللہ تعالےٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو جمعہ کے ہی ختم کیا۔ پس اس دن
تمام مخلوقات کا اجتماع ہوا اس لئے جمعہ نام ہوا

بعض فرمایا کہ اس میں نماز کے واسطے جماعتیں قائم ہوتی ہیں۔ اور نیز یہ جماعت کے بغیر تو نہیں سکتی۔ اس لیے جمعہ نام ہوا۔

بعض نے فرمایا کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول کعب بن لوی رضی اللہ تعالے عنہ نے جمعہ کا نام جمعہ رکھا پہلے اس کو یوم العروبہ کہتے ہیں

بعض علماء نے فرمایا کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت مدینہ سے پہلے اہل مدینہ نے نماز جمعہ قائم کی اور اس وقت جمعہ کی فرضیت بھی نازل نہیں ہوئی تھی بلکہ انہیں مسلمانوں نے اس کا نام جمعہ رکھا تھا چنانچہ مروی ہے کہ مسلمانان مدینہ نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ یہودی ہر ہفتہ میں ایک روز جمع ہوتے ہیں اور نصاریٰ کے ہاں بھی قاعدہ ہے آؤ ہم بھی ایک روز مقرر کرکے جمع ہوا کریں اور اللہ تعالے کو یاد کریں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ ہی میں تھے) پس انصاری نے یہ مشورہ کیا کہ سنیچر تو یہودیوں نے مقرر کیا اور اتوار نصرانیوں نے پس ہم جمعہ کو مقرر کریں۔ اور اس کو یوم العروبہ قرار دیں۔ غرض سب نے اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالے عنہ کو امام بنایا آپ نے انصار کو دو رکعتیں پڑھائیں اور وعظ و نصیحت کی پھر انہوں نے اس کا نام یوم الجمعہ رکھا کیونکہ اس دن سب یکجا جمع ہوئے تھے۔ پس اسلام میں یہ سب سے پہلا جمعہ ہے پھر اللہ تعالے نے ایک مدت بعد سورہ جمعہ نازل فرمائی۔

کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے ان کے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی کہ ہمارے والد صاحب جب جمعہ کی اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالے عنہ کے لیے رحمت کی دعا کیا کرتے تھے ایک دفعہ بیٹے نے دریافت کیا کہ یا حضرت یہ کیا بات ہے کہ جب آپ اذان سنتے ہیں تو اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالے عنہ کے لیے بالخصوص دعا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! اسکی وجہ یہ ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے ہم کو جمعہ پڑھایا ہے چنانچہ نقیع کے حرہ بنی بیاضہ کے ہزم النبیت میں جمع کرکے پڑھایا تھا۔ اب اس مقام کو نقیع الخضمات کہتے ہیں بیٹے نے پوچھا اس زمانے میں آپ کتنے آدمی تھے؟ فرمایا کہ ہم سب چالیس آدمی تھے (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے سنن میں روایت کیا ہے) اسی حدیث سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جمعہ کی جماعت کیلئے چالیس آدمی شرط قرار دیا ہے مگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قوی دلیل اور احادیث ہیں جن کو میں نے کتاب جمعہ اور احتیاط الظہر میں لکھدیا ہے۔ (زیر طبع)

بعض محققین نے یہ لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت فرماکر مدینہ میں آئے تو مقام قبا میں بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں اترے اور یہ دوشنبہ کا دن بارہویں ربیع الاول کی تھی

Marfat.com

اور بھون چڑھے سے زیادہ کچھ وقت ہو گیا تھا۔ اور اسی وقت سے ہجری تاریخ شمار کیجاتی ہے اس قبا میں آپ نے جمعرات تک قیام کیا اور بالفعل جو مسجد قبا ہے اس کی بنیاد ڈالی اور یہ محلہ عوالی مدینہ میں واقع ہے پھر صبح جمعہ کو مدینہ کے قصد سے سوار ہوئے اور تمام قبائل مدینہ کا ہجوم تھا پس رفتار آہستہ تھی یعنی ہر قبیلہ اونٹنی کی مہار تھام کر گذارش کرتا تھا۔ کہ ہمارے محلہ میں قیام فرمایئے تو آپ ہر ایک کو دعائے خیر دیتے اور یہ فرماتے کہ میری اونٹنی حکم خدا سے مامور ہے۔ یہ جہاں بیٹھے گی وہاں میرا مقام ہے پھر جمعہ کی نماز کا وقت آپ کو بنی سالم بن عوف کے بطن وادی میں آگیا اس مقام پر لوگوں نے ایک مسجد بنائی ہے یہاں آپ نے ان کو جمعہ پڑھایا اور خطبہ سنایا۔

غرض اگلی امتوں کو بھی اللہ تبارک تعالیٰ نے اس عبادت کا حکم فرمایا تھا۔ مگر انہوں نے اپنی بدنصیبی سے اس میں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی امت کے حصہ میں پڑی۔ یہود نے سنیچر (ہفتہ) کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی۔ نصاریٰ نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش ہے (انجیل وغیرہ) چنانچہ اب تک وہ دونوں فرقے ان دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام کاروبار چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں جیسا کہ عیسائی سلطنتوں میں اتوار کے دن تمام دفاتر بند ہوتے ہیں۔

عن عبد اللہ بن عنتر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ سید الایام واعظم عند اللہ تعالیٰ من یوم الفطر (تغیبۃ الطالبین) یعنی عبد اللہ بن عنتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید فطر کے دن سے بھی بزرگ تر ہے۔

ابن ماجہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے بزرگ ہے۔ اور عید الفطر اور عید الضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ کے نزدیک اس کی عظمت ہے کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب شہروں سے مکہ کو افضل کیا اور سب مہینوں سے ماہ رمضان کو اور سب ایام میں سے روز جمعہ کو افضل کیا (ابن کثیر)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منھا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ (رواہ المسلم) یعنی صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن وہ جنت میں بھیجے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہو گا۔

علماء میں اختلاف ہے کہ جمعہ کا دن افضل ہے یا عرفہ کا یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ اگرچہ اس حدیث سے تو صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں سے بہتر ہے۔ جن میں روز عرفہ بھی داخل ہے۔

شرح مشکوٰۃ میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے۔ اس لیے کہ اسی شب میں نبی صلعم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا دنیا و آخرت کی اس خیر و برکت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی بھی نہیں کر سکتا (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

الغرض ان آیات متبرکہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ پھر جب تمام نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل پڑو اور اللہ تعالےٰ کا فضل یعنی معاش طلب کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور جب انہوں نے کچھ سودا بکتا یا تماشہ ہوتا دیکھا تو اس کی طرف چل دوڑیں۔ اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جائیں۔ کہہ دے۔ کہ جو اللہ تعالےٰ کے پاس ہے۔ وہ تماشہ اور سودا سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ؎

ارے دل بندگی میں کس لئے کرتا تو سستی ہے
خلائق دیکھ کر تیرا تماشا ساری ہنستی ہے

تجھے پیدا کیا کس واسطے اللہ نے اے دل
سمجھ کر بھول جاتا ہے یہ کیسی تیری مستی ہے

وہاں بھی بندے خالق کی ادا کرتے ہیں عبادت
جہاں جنگل میں ہو من کی کہیں دو گھر کی بستی ہے

ارے دل کیا تو ہندو کافروں سے بھی ہوا کمتر
بھلا جب دیکھ تو کیسی انہوں کی بت پرستی ہے

ہزار افسوس وہ مرتبہ کہاں اور تو کہاں اے دل
اسی کے واسطے تو تجھ پہ ایسی تنگدستی ہے

عبادت کر اطاعت کر مطالب کل بر آئیں گے
سدا جانیگی جیسی بے تیرے طالع کی لیستی ہے

جو بے توبہ کئے مر جائے اس کا حشر میں کیوں کر ہے
تو ہی اے دل لحد میں مار گر زندوں کی بستی ہے

ارے بیغفلت کیا سویا ہے اٹھ ہشیار ہو جلدی
کہاں تک تجھ کو اے صوفی بھلا سمجھائے مسلی
کمالے جو کمانا ہے یہیں دو دن کی مستی ہے
یہ کیسی تیری غفلت ہے یہ کیسی تیری مستی ہے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱ و صفحہ نمبر ۲

خطبة الاولى نمبر ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

Marfat.com

فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ

وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ط اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ

مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ

مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

بِغَيْرِ حِسَابٍ ط اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي

الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا

الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ط فَاِذَا قُضِيَتِ

الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ

Marfat.com

لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

چوبیسواں وعظ در بیان جمعہ

حضرات! اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف لپکو۔ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو فاذا قضیت الصلوٰۃ یعنے پھر جب نماز تمام ہو چکے اس طرح کہ امام جمعہ کو بدیں طریق تمام کرے کہ پہلے خطبہ سنائے پھر اقامت کے بعد دو رکعت نماز فریضہ پڑھکر سلام پھیرے اور سنتیں چار یا دو اور احتیاطاً الظہر اگر شرائط نہ پائے جائیں۔ اس صورت میں جب فراغت حاصل ہو جائے۔ فانتشروا فی الارض تو زمین میں پھیل پڑو۔ اور اس سے پہلے برابر جمع میں حاضر ہو کر کیونکہ نماز کے تمام ہونے سے پہلے دنیاوی مشغلہ جائز نہیں ہے۔ اور فراغت کے بعد البتہ اپنے اپنے کام میں منتشر ہو جاؤ۔ وابتغوا من فضل اللہ اور اللہ تعالیٰ کا فضل یعنے معاش تلاش کرو واذکروا اللہ کثیر العلکم تفلحون ۰ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ فراغت نماز کے بعد تجارت و حرفت وغیرہ کے ذریعہ سے یعنی الٰہی یعنی رزق الٰہی طلب کرو۔ اور اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہو بلکہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ کہ تمہاری عمر کے اوقات میں سے کسی دن کوئی وقت رائگاں اور غفلت میں نہ جائے جس سے امید رکھو کہ اس مسافر خانہ سے جانے پر دار آخرت اور مقام اصلی میں تمہاری مراد حاصل ہو۔

مسلمانو! غور کرنے کا مقام ہے کہ بزرگان دین کس خلوص اور محبت دینی سے نماز جمعہ کو الوداع کرتے ہیں۔ چنانچہ عراق بن ملک رحمۃ اللہ علیہ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو کر لوٹتے تو مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر دعا مانگتے کہ الٰہی میں نے تیری دعوت اذان کی فرمانبرداری کی اور تیری فرض کی ہوئی نماز ادا کی اور حسب منتشر ہوا جیسا تو نے حکم دیا اب مجھے اپنے فضل سے رزق عطا فرما۔ تو ہی بہتر رازق ہے سو اور الٰہ الحاکم۔

بعض علماء نے کہا کہ فضل الٰہی کی تلاش سے رزق کی کمائی مقصود نہیں ہے۔ بلکہ معنی یہ ہیں کہ جب تک ذکر الٰہی نماز میں حاضر ہو۔ تب تک اس فضیلت میں ہو۔ پھر جب اس جماعت سے جدا ہو تو دوسرے ذریعہ سے اللہ تعالے کا فضل ڈھونڈو۔ مثلاً شرعی احکام کی فرمانبرداری پر کاربند رہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث میں رسول اللہ صلعم سے اس آیت کی تفسیر اسطرح آئی ہے کہ اس آیت سے یہ مراد نہیں ہے کہ دنیا کی تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔ بلکہ مریض کی عیادت کرنا اور جنازہ کی نماز میں حاضر ہونا اور اپنے دینی بھائی کی زیارت کرنا مقصود ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی یہی معنی بیان کئے ہیں رواہ ابن جریر

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ؀

حضرات! جبتک آیات کا شان نزول نہ سمجھا جائے تب تک آیت کا مطلب بخوبی ذہن نشین نہیں ہوتا چنانچہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں ارقام فرماتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں دستور تھا کہ جب قافلہ مدینہ منورہ میں آتا تھا۔ تو مدینہ کے لوگ ڈھول دمامہ اور تالیاں بجاتے ہوئے اسکا استقبال کرتے تھے۔ اور لوگ اس کی آواز سنکر مسجد سے نکل پڑتے تھے۔ ایک مرتبہ جب قافلہ آیا تو اسی طرح لوگ مسجد سے نکل کھڑے ہوئے مگر عورت مرد سب ملا کر بارہ شخص باقی مسجد میں رہ گئے۔ دوسری مرتبہ جب قافلہ آیا تو پھر بھی سب لوگ مسجد سے نکلکر کھڑے ہوئے بجز بارہ شخص عورت مرد کے! اسکے بعد دحیہ بن خلیفہ کلبی کہ بنی عامر بن عوف سے تھا اسلام لانے سے پیشتر شام کی طرف سے سوداگری کیواسطے مدینہ منورہ میں آیا اور وہ انواع و اقسام چیزوں کی تجارت کرتا تھا۔ اور مدینہ کے لوگ بھی ہمیشہ اسکا استقبال ڈھول دمامہ اور تالیاں بجانے سے کرتے تھے اتفاقاً اسکے مدینہ میں آنیکا دن جمعہ کا روز تھا اور وقت وہ تھا کہ رسول اللہ صلعم منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھ رہے تھے پس آدمی مسجد سے اسکے دیکھنے کے واسطے نکل کھڑے ہوئے۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا انظروا کم بقی فی المسجد۔ دیکھو! مسجد میں کسقدر لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ فقالوا اثنا عشر رجلا و امراۃ معلوم ہوا کہ کل بارہ شخص عورت و مرد مسجد میں باقی رہ گئے ہیں فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولاہم لقد سومت لہم الحجارۃ یعنی علی الحجارۃ لہم پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو تم سنگسار کئے جاتے یعنی ان کی ہلاکت کے واسطے ان پر پتھروں کی بوچھاڑ کیجاتی۔ پس اللہ تعالے نے یہ

آیت نازل فرمائی۔ واذا راوا تجارۃ او لھوا ن انفضوا الیھا وترکوک قائما۔

پس بخاری و مسلم میں اسطرح مروی ہے کہ ایک مرتبہ شام سے تجارت کا مال آیا۔ اور جمعہ کا دن تھا اور رسول اللہ صلعم خطبہ پڑھتے تھے۔ پس لوگ اس خوف سے چلے گئے کہ ہم کو تجارت کا مال نہ ملے گا تو رزق میں مشکل ہوگی۔ لیکن کچھ لوگ نہیں گئے تھے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے باسناد صحیح حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ مدینہ میں ایک تجارتی مال آیا۔ اور رسول اللہ صلعم خطبہ پڑھتے تھے۔ پس لوگ نکلکر مال کیطرف گئے۔ اور بارہ آدمی باقی رہ گئے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ جب یہ دیکھیں کچھ سودا بکتا یا تماشہ ہوتا چل دوڑیں۔ اس کی طرف اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جائیں۔

مسلمانو! اس آیت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی یہ کیفیت تھی کہ اگر نکسیر پھوٹے یا قضائے حاجت بھی پیش آئے تو بھی کوئی شخص مسجد سے نہیں نکلتا تھا۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لیتا۔ اسطرح کہ شہادت کی انگلی اٹھاتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دیتے اس کے بعد اللہ تعالےٰ یوں ارشاد فرماتا ہے قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین یعنی اے میرے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کہدیجئے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کے پاس ہے وہ تماشا اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالےٰ بہتر روزی دینے والا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اس خیال سے اٹھکر چلے گئے کہ اس مال کی آمد میں سے اگر لوگوں نے پہلے لے لیا اور ہم بچھڑ گئے تو ہمارے رزق میں جو تجارت سے حاصل ہوتا تھا۔ اسمیں خلل ہوگا۔ تو خدائے تبارک و تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے رسولؐ! تو ان لوگوں کو کہدے اگر دنیاوی تجارت سے جو نفع تم کو حاصل ہے اگر تم اس کو پائیدار سمجھتے ہو تو بھی ذکر الٰہی یعنی تجارت آخرت کا ثواب جو اللہ تعالےٰ کے ہاں ہے وہ اس سے بہت بہتر ہے رہا رزق کا خیال وہ بھی فضول ہے اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ اچھا رازق ہے وہ جسطرح چاہے اپنے بندے کو رزق عطا فرماتا ہے۔ پس اسی کے واسطے پر بھروسہ کرنا چاہیئے (ابن کثیر وغیرہ)

مسلمانو! اللہ تبارک و تعالےٰ نے ثواب آخرت یعنی جنت کو نفع تجارت کی نسبت اس اعتبار سے بہتر فرمایا کہ دنیاوی تجارت کا نفع بھی لوگوں کے خیال میں اچھا تھا لہٰذا انکے خیال کے موافق انکو سمجھایا گیا۔ کہ اگر یہ بہتر ہے تو بھی آخرت کا ثواب اس سے بہتر ہے پس عقل کبھی نہیں چاہتی کہ

Marfat.com

بہت بہتر کو چھوڑ دے اور حقیر کو اختیار کرے جیسے دنیا میں اگر کسی تجارت میں نفع سمری تجارت سے نفع ہوتا ہے تو آدمی قطعاً زیادہ نفع کو اختیار کرتا ہے۔ یہ سب اسواسطے بیان کیا کہ حقیقت میں نعمت عقبی کے مقابلے میں دنیاوی تجارت کا نفع کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ بلکہ تمام دنیا کا مال و اسباب مع اپنے زر جواہر کے آخرت کے مقابلے میں ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں۔ مگر اس کے سمجھنے میں ذرا ایمان کی ترقی کی ضرورت ہے جس شخص میں کچھ بھی ایمان ہے جس کے باعث وہ اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہے وہ ضرور بالضرور نفع آخرت کو نفع دنیا پر ترجیح دیگا۔ چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو مثنوی معنوی میں حدیث سے اس طرح نقل فرماتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں ایک مومن ایک کافر مچھلی کے شکار کو گئے۔ کافر اپنے بتوں کے نام سے دریا میں جال پھینکتا اور بہت سی مچھلیاں پکڑ لیتا اور مومن اللہ تعالے کے نام سے جال پھینکتا مگر اللہ تعالے کی شان! کہ کوئی چیز ہاتھ نہ آتی آخر الامر خدا خدا کرکے مغرب کے وقت ایک مچھلی جال میں پھنس گئی۔ لیکن بد قسمتی سے وہ بھی اچھل کر اس کے ہاتھ سے پانی میں گر پڑی بیچارہ مومن خالی ہاتھ چپ چاپ گھر کی طرف لوٹ آیا۔ لیکن کافر جال بھر کر مچھلیاں ہمراہ لایا۔ اس پر مومن کا فرشتہ اسپر افسوس کرنے لگا۔ لیکن جب فرشتہ آسمان پر گیا تو اللہ تعالے نے مومن کا مقام جو بہشت میں تھا اس کو دکھایا تب فرشتے نے کہا بخدا مسلمان کو جو تکلیف جو دار دنیا میں ہے آخرت میں پہنچنے کے بعد اسے کچھ بھی ضرر نہ کرے گی اور کافر کا مکان جو دوزخ میں تھا سو وہ بھی اللہ تبارک تعالے نے اسے دکھایا تو کہا بخدا اس کافر کو جو کچھ اس دنیا میں ملا ہے اس مکان کی طرف رجوع کرنے کے بعد کچھ فائدہ نہ دیگا۔

حضرات! اکثر دیکھا گیا ہے کہ دار دنیا میں مومن تنگدست نظر آتے ہیں اور کفار دولتمند ہیں و مالامال۔ اس سے خواہ مخواہ ایک شبہ سا پیدا ہو جاتا ہے کہ بت پرست تو ناز و نعمت میں رہتے ہیں لیکن خدا شناس مومن رنج و محنت میں مبتلا ہیں۔ تو اس پر اللہ تعالے نے تیرہ سو برس ہوئے کہ اپنے حبیب پاک حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی تسلی کے لئے ارشاد فرمایا تھا لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ۔ لہذا مومنوں کو لازم ہے کہ ہمیشہ برضائے الٰہی رہیں اور جو کچھ انہیں رنج و غم پہنچے اسے خزانہ جنت سمجھیں۔ جیسا کہ بعض مومنوں کے حال میں وارد ہے کہ جس روز ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ وہ سمجھتے کہ آج اللہ تعالے ہم سے خفا ہے کیونکہ آج کوئی نعمت اسنے نہیں بھیجی۔

مسلمانو! تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات دشمنان خدا کو درد سر تک بھی نہیں ہوا۔ اس میں یہ بھید تھا کہ وہ اللہ تعالے جل شانہ کی درگاہ بابرکات میں نالہ و فریاد

نہ کریں اور مستحق ثواب و بخشش نہ ہوں کیونکہ وہ تو ارشاد فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین کہ وہ کسی کا اجر ضائع نہیں۔ مسلمانوں کو تو پورا اجر عقبیٰ میں ملیگا لیکن کفار کو صرف دنیا میں ہی مل جاتا ہے اسی واسطے وہ دنیا میں خوشحال نظر آتے ہیں۔ دیکھیے! فرعون کو باوجود اس کے کہ اسنے کفر کا دعویٰ کیا تھا کبھی سر درد تک نہیں ہوا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے ؎

در ہمہ عمرش ندید او درد سر ۔۔۔ تا بنالد با خدا آں بد گہر
داد او را جملہ ملک ایں جہاں ۔۔۔ تا نخواند مر خدا را در نہاں

مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر یعنی دنیا مومنوں کیواسطے قید خانہ اور کافروں کے واسطے بہشت ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی میں اس حدیث کا اپنے دردناک اور عجب طرز کے الفاظ میں یوں ترجمہ فرماتے ہیں ؎

ہست دنیا جنت آں کفار را ۔۔۔ اہل فسق و ظلم آں اشرار را
بہر مومن ہست زنداں ایں مقام ۔۔۔ نیست زنداں جائے عیش و اغتنام

ایک اور بزرگ جو اس مضمون سے واقف تھے اس حال کو ایک عجیب تشبیہات سے ادا فرماتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ؎

چو مرغ اندر قفس مومن بدنیاست ۔۔۔ ولے کافر دریں چوں مرغ صحراست
کہ مرغ اندر قفس البتہ قید است ۔۔۔ بصحرا شکل آزادی ہویدا است
ازیں اکثر مصائب مومنانراست ۔۔۔ بہ اکثر کافراں راحت ازینجاست
ولے یک نکتہ دیگر دریں ست ۔۔۔ کہ راحت در قفس ہم مومنین ست
کسے گر در قفس پرورد مرغے ۔۔۔ برو تیمار واجب شد کہ مولیٰ است
خورد نوش وز ما یحتاج ہر شئے ۔۔۔ مہیا مے کند ہر چیز مے خواست
خلاف آنکہ در صحراست آزاد ۔۔۔ غم صیاد و فکر دانہ اوراست
چو گوید کلمۂ توحید از صدق ۔۔۔ معاً در قید ایمان امن اوراست
پس اینجا اندکے غور است درکار ۔۔۔ کہ فرق قیدی و آزاد پیدا است

دیکھیے! خود اللہ تعالےٰ نے سورہ ہود میں ارشاد فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ یعنی جو کوئی کہ طالب ہے دنیا کی زندگی اور دنیا وی رونق کا ہم پورا بدلہ دیتے ہیں ان کو انکے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ دنیا میں یہاں نقصان میں نہیں رہتے۔

Marfat.com

بھی ہیں جنکے لئے کچھ نہیں آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں۔ اور نیست و نابود ہو گیا جو وہ کرتے تھے یعنی کافر دنیا میں جو صلہ رحمی۔ صدقات، کھانا کھلانا دینا دلانا کرتے ہیں ہم ان کا بدلہ تندرستی، تونگری آرام وغیرہ ان کو دنیا میں ہی پورا پورا دیدیتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جیسے کھوٹے عمل ویسے بے حقیقت، خالی فائدے آخرت میں بالکل بے بہرہ بے نصیب۔

غرض جس طرح قیدیوں کو قید خانہ میں ہر بات کی بے آرامی ہوتی ہے اور ان کی آمد و بر نہیں آتی اسی طرح سے مومنوں کو دنیا میں رنج و تکلیفات درپیش آتی ہیں تاکہ مالک کی رضامندی کے کام جو دولت آخرت ہے بخوبی انجام ہوں۔ اور کافر کے حق میں آرام کی جگہ یوں ہے کہ عاقبت کا خطرہ نہیں رکھتا اسلئے اپنی خوشی اور خواہش کو عمل میں لاتا ہے اور بالکل بےفکر ہو کر بڑے چین اور آرام سے رہتا ہے۔

جو کوئی دولت کو دین کے حاصل کرنے میں خرچ کر کے فائدے اٹھائے یعنی اسکو ایسے مقام میں صرف کرے جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رضامندی حاصل ہو تو البتہ موجب ترقی ہوتی ہے اور تونگری اسکو نقصان نہیں پہنچاتی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تونگری اور مفلسی دونوں کے فتنہ سے پناہ مانگی ہے۔ تونگری کا فتنہ یہ ہے کہ خرچ کرنے میں جا و بیجا کا لحاظ نہ رکھے۔ مال کے سبب بےفکر ہو جائے۔ لوگوں پر ظلم کرے بخیل بنے۔ دولت کا شکر بجا نہ لائے۔ حقداروں کا حق ادا نہ کرے اور مفلسی کا فتنہ یہ ہے۔ کہ خالق کی مرضی پر راضی نہ رہے۔ وہ کام بے صبری کرے حلال اور حرام کا لحاظ نہ رکھے۔

اے اللہ کے پیارے بندو! چشم بصیرت کھولو اور گوش ہوش سے پنبہ غفلت کو دور کرو اور بجا آوری احکام خدا کے لئے خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ۔ اور خوشنودی رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیواسطے آمادہ اور تیار ہو۔ عمر عزیز کو غنیمت جانو۔ اور جہاں تک ہو سکے معبود حقیقی کو پہچانو۔ اور اس کی بندگی نہایت خضوع اور خشوع سے ادا کرتے رہو تاکہ دنیا میں عزت و راحت اور عقبی میں جنت و نعمت پاؤ۔ اگر غفلت سے دنیا کی محبت میں عمر کو ضائع اور برباد کر دوگے۔ تو دین و دنیا دونوں خراب ہونگے۔

یہ دنیا سرائے فانی ہے۔ اور مثل مسافروں کے یہاں کی زندگانی ہے ؎

کیا ہے دنیا اک سرائے نابکار جس میں رہتے ہیں مسافر بے شمار

جو عاقل ہیں وہ دنیا کو خواب یا افسانہ سمجھتے ہیں اور دنیا کے طالبوں کو جو کہ خواب غفلت میں مدہوش اور یاد خدا سے فراموش ہیں۔ دیوانہ کہتے ہیں جیسا کہ ایک مطلب کا نقشہ اسطرح بیان کرتے ہیں ؎

حال دنیا را بپرسیدم من از فرزانۂ گفت یا خوابیست یا بادیست یا افسانۂ

بامثال تودۂ برف است در فصل بہار — ہیچ عاقل در چنیں جائے لسازد خانۂ
باز گفتم حال آں کس گو کہ دل کرد بہ بست — گفت یا غول است یا دیو است یا دیوانۂ
ہر حریفے ناسزائے ترک دنیا کے کند — شیر مردے باید و دریا دلے مردانۂ

ایک اور بزرگ فرماتے ہیں ؎

ترک دنیا گیر تا سلطاں شوی — ورنہ ہمچوں چرخ سر گرداں شوی
آنچہ با تو در نماند زیر خاک — آں ہمہ دنیا بود لے دین پاک

مسلمانو لہیاں کی کوئی چیز لائق اعتبار نہیں جس کے لئے جان دیتے ہو عمر عزیز مفت کھو لیتے ہو یہ سب چند روز ہے کچھ کام نہ آئیگا خالی ہاتھ آئے ہو اور خالی ہاتھ جاؤ گے آخرت کو پچھتاؤ گے ؎

ساتھ جاتا ہے نہیں کچھ مال و زر — اور کام آتے نہیں خویش و پدر
ایک دن آخر کو سب اٹھ جائیں گے — کچھ نہ نیک و بد سو لے جائیں گے
مال و منصب کے نہیں جائینگے چھوڑ — رشتۂ الفت تئیں جائیں گے توڑ
خویش و بیگانہ کوئی جاوے نہ ساتھ — یک بیک رہ جائیں گے مل مل کے ہاتھ

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ دیکھو صفحہ ۱۱ یا صفحہ ۲۰

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ

Marfat.com

اَعْمَالِنَا وَمَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا
ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ
رَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ
مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ
اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا ۔ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ
نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ۝ وَاِنَّھُمْ لَیَصُدُّوْنَھُمْ
عَنِ السَّبِیْلِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَنَا
قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ
وَلَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّکُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ
وَاِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ
کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ
اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا
قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ
اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً
اَوْ لَھْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ
خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

پچیسواں وعظ در فضائل خواندن درود شریف بروز جمعہ

حضرات! ان آیات میں اللہ تبارک و تعالے جمعہ مبارک کا ذکر فرماتا ہے جسکی بزرگی و عظمت کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلعم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیہ خلق ادم وفیہ قبض وفیہ النفخة وفیہ الصعقة فاکثروا علی من الصلوة فیہ فان صلوتکم معروضة علی قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلوتنا وقد ارمت یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیہقی فی الدعوات الکبیر یعنی ابوداؤد وغیرہ میں بھی اوس بن اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

و آلہ وسلم نے فرمایا تحقیق دنوں سے بہتر ہے جمعہ کا دن کہ اس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اس میں ان کی روح قبض کی گئی اور اس میں دوبوں پھونکنا ہوگا (نفخہ دوسرا جو مردوں کے زندہ کرنے کے واسطے ہوگا) اور اسی میں نفخہ مرنے کا ہے (یعنی پہلا نفخہ اس سے سب مر جائیں گے) پس اس دن مجھ پر بہت درود بھیجو۔ اس لئے کہ تحقیق تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم کس طرح عرض کیا جائیگا جس حال میں کہ آپ کی ہڈیاں پرانی ہو گئی ہونگی (راوی نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مراد رکھتے تھے ساتھ لفظ ارمت کے بلیت یعنی آپ کا جسم مبارک بوسیدہ ہوگا) رسول صلعم نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالے نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے بدن کھانے حرام کئے ہیں یعنی زمین انبیاء علیہم السلام کے بدن کو فنا نہیں کرتی (روایت کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی اور بیہقی نے دعوات کبیر میں)

اس حدیث میں دو ایک باتوں کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے ایک کا تو ذکر کیا جاتا ہے اور دوسرے کا وقت رہا تو کیا جائیگا ورنہ کسی اور وعظ میں بیان کیا جائیگا اول یہ کہ آپ نے فرمایا فاکثروا علی من الصلوٰۃ فیہ جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجو۔ اس لئے کہ درود افضل عبادات سے ہے۔ اور اس دن میں ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ ہوتا ہے پس اس میں اس کا پڑھنا اولے ہے چنانچہ اور بہت سی حدیثیں جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب میں درود شریف بھیجنے کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ وجہ تخصیص جمعہ کی یہ ہے کہ چونکہ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اسی لئے احادیث میں وارد ہوا کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیہ میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا جو ساری خلق پر اگر تقسیم کیا جائے تو سب کے لئے بس ہو یعنی سب کو نورانی کر دے۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن بہت درود شریف بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اکثروا الصلوٰۃ علی نبیکم فی لیلۃ الغراء والیوم الازھر لیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شب و روز روشن میں میرے اوپر بکثرت درود بھیجو اور روشن رات و دن جمعہ کا دن ہے۔

Marfat.com

(غنیۃ الطالبین)

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اکثروا من الصلوٰۃ علی یوم الجمعۃ فانہ یوم تضاعف فیہ الاعمال و اسئلوا اللہ لی الدرجۃ الوسیلۃ قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الدرجۃ الوسیلۃ من الجنۃ قال ھی اعلیٰ درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا نبی و ارجوا ان اکون ھو یعنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجنا چاہئے۔ جمعہ ایسا دن ہے کہ اس میں عمل کا دونا ثواب عطا ہوتا ہے اور میرے واسطے اللہ تعالےٰ سے درجہ وسیلہ کی استدعا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ درجہ وسیلہ وسیلہ بہشت میں کون ہے؟ فرمایا یہ درجہ بزرگ درجوں کا ہے کہ بہشت میں کسی کو نہیں ملتا مگر نبی اللہ کو اور میں امیدوار ہوں کہ خداوند کریم مجھ کو وہ درجہ عطا فرمائے گا۔

عن ابی امامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوٰۃ علی فی یوم الجمعۃ فان صلوٰۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعۃ فمن کان اکثرھم علی صلوٰۃ کان اقربھم منی منزلۃ یوم القیمۃ ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجو کہ میری امت کا درود جمعہ کے دن مجھ سے عرض کیا جاتا ہے پس جو شخص زیادہ تر درود بھیجتا ہو گا وہ زیادہ تر مرتبہ اور عزت میں میرے نزدیک ل سے قیامت کے دن ہو گا۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود بھیجنا مستحب ہے اور اسی طرح ہزار مرتبہ تسبیح سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھنا بھی مستحب ہے گو بعض احادیث میں ان کلمات کا تینتیس تینتیس بار پڑھنا پایا جاتا ہے۔ لیکن بعض احادیث میں یہ بھی منقول ہے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت واقفا بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم فقال من صلی علی فی کل جمعۃ ثمانین مرۃ غفر اللہ تعالیٰ ذنوب ثمانین سنۃ قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلوٰۃ علیک قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تقول۔ یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے کھڑا تھا آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسی سال کے گناہ اس کے بخشتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ پر

کسطرح درود بھیجنا چاہیے؟ ارشاد ہوا کہ اس طرح کہو اللھم صل علی محمد عبدك ورسولك النبی الامی ونعقد واحدۃ

سبحان اللہ! درود شریف کی کیسی ہی قدر و منزلت ہے جس سے گناہ کافور اور قساوت قلبی دور ہو جاتی ہے اور اللہ کے ہاں قرب حاصل ہوتا ہے میرے خیال میں ہر ایک انسان کو فرض جاننا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرے۔ دیکھئے۔ خود اللہ تبارک و تعالیٰ اور فرشتے سرور کائنات مفخر موجودات پر درود بھیجتے ہیں جیسا کہ کلام اللہ میں ارشاد ہوتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کے تمام فرشتگان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجا کرو افسوس ہے کہ اللہ جل شانہ اور فرشتگان تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور انسان بے بضاعت پیچھے رہ جائے اور آخرت کیلئے زاد راہ نہ بنائے اور اپنے دموں کے درموں کو اس بازار عالم میں عبث گنوائے اور ان سے کچھ فائدہ نہ اٹھائے۔ ہمارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت اور اتحاد کا دعوےٰ اسی حالت میں سچا اور راسخ ہو سکتا ہے کہ آپ کے اوامر و نواہی پر عمل کریں آپکے کلام کو برحق جانیں اور آپ پر صلوٰۃ و تحیات بھیجا کریں اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مسلمان کو درود خوانی کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

فرماتا ہے قرآن میں اللہ تعالےٰ ۔ مشغول عبادت ہو اطاعت کو بجا لا
اور بھیر سدا نام آلٰہی کی تو مالا ۔ ہر سانس میں تسبیح کے کلمہ کا ذکر کر
رکھ ورد زبان نام وہی جل جلالہ ۔ نکلے نہ کوئی سانس بجز یاد الٰہی
تا تجھ کو ملے رحمت و برکت کا دوشالا ۔ تعظیم کر رکھ پشت کو خم سر کو زمین پر
اللہ نے لعنت کا اسے طوق ہے ڈالا ۔ ابلیس نے سجدہ نہ کیا حکم کو توڑا
منہ اس کا وہیں کر دیا اللہ نے کالا ۔ جب منکر فرمان خداوند ہوا وہ
مغرور ہو کیوں رکھتے ہو کیا عہد و قبالا ۔ کرتے نہیں ہو تم جو بھلا سجدہ عزیزو
تبلائیں ہمیں آپ کسی کا تو حوالا ۔ کیا سر نہ جھکایا ہے بزرگان سلف نے
تا نور کا ایمان میں روشن ہو اجالا ۔ اچھا یو کرو شوق سے خالق کی عبادت
عقبیٰ کے لئے کچھ نہ کمایا نہ سمہالا ۔ دنیا تو بہرحال کماتے ہو ہمیشہ
پر دین کے کاموں میں نکالا ہے دوالا ۔ دنیا کی بہت آپ کے نزدیک ہے پونجی
کتا ہے طلبگار جو اس کا ہے رذالا ۔ جا ہونہ اسے دوستو دنیا ہے یہ جیفہ

Marfat.com

سرگرم عبادت ہیں ہو صبح و مسا تم	گر چاہتے ہو اپنے لئے خلد معلے
مانند سرا ہے یہ جو دنیائے دو روزہ	جو آئے گئے چھوڑ یہاں سب نے سنبھالا
غافل ہو تو دنیا کی سبھی چھوڑ دو الفت	کام آئے گی دنیا ہیں نہ سالی نہ یہ سالا
پوچھیگا کوئی اور نہ مدد تیری کرے گا	بھاگے گی تجھے دیکھ تیری مادر و خالا
کھلجائیں گی اسوقت یہ آنکھیں تیری غافل	کر لیوے گی جب موت تیرا آکے توالا
افسوس گیا کھیل ہی سب تیرا لڑکپن	کر شرم کہ ہر بال سفید ہو گیا کالا
آتی نہیں عبرت کہ جوانی بھی چلی ڈھل	اور بال ہوئے جاتے ہیں سب روئی کا گالا
پر نیند سے غفلت کی نہیں کھلتی تیری آنکھ	اس عمر میں سب لوٹا گیا تیرا رسالا
کرنا ہو جو کچھ کر لے یہاں وقت یہی ہے	کام آئے گا آخر کو نہ فریاد نہ نالا
سمجھاؤں کہاں تک میں تجھے اے یار زلداں	کیا شامت عصیاں سے ہوا دل تیرا کالا
صوفی کی نصیحت پہ عمل کر میرے شفیق	ہو ویگا تیرا مرتبہ کونین میں دو بالا

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ دیکھو صفحہ نمبر ۱۱ و صفحہ نمبر ۲۰

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ

Marfat.com

اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ
لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ
اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا
نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا ۝ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ
یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا
سَلٰمًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا ۝
اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ
یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ لَا
یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ
اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ۝

Marfat.com

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

چھبیسواں وعظ دربیان فضائل درود شریف خواندن

مسلمانو! اللہ تبارک و تعالے نے اس آیت کریمہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال عظمت ثابت کی ہے اور اپنا فضل بتصدق رسول کریم امت مرحومہ پر ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ اول ثابت کیا کہ ہم خود نبی معظم و مکرم پر صلوۃ بھیجتے ہیں اور ملائکہ بھی ہمارے اتباع میں اس کام میں مشغول ہیں پھر اللہ تعالے نے درود شریف کی عظمت اور فضیلت ثابت کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم بھی اس نبی مکرم و معظم پر درود بھیجو یعنی تم بھی ہماری صفت کیساتھ متصف ہو جاؤ حضرات! اللہ تعالے کا یہ کمال فضل مسلمانوں پر ہے کہ ان کو اپنی سنت خاص کا متبع کیا اس میں حضور کی بڑی شان ہے کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

محمد سے صفت پوچھو خدا کی ۔ خدا سے پوچھئے شان محمد

مسلمانو! یہ بات بھی سمجھنے کے لئے ضروری ہے یصلون فعل مضارع کا صیغہ ہے۔ جو زمانہ حال و استقبال دونوں کو ظاہر کرتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور آپ کی آل و اصحاب پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود پڑھتے ہیں اور قیامت کے دن تک پڑھتے رہیں گے۔

سلام علی خیر الانام و سید　　حبیب الہ العلمین محمد
بشیر نذیر ہاشمی مکرم　　عطوف رحیم من یسمی باحمد

الغرض جب یہ آیت مبارک نازل ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں رخسار مبارک نہایت خوشی سے سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تم لوگ مجھ کو مبارک باد دو کہ اللہ نے ایسی متبرک آیت مجھ پر نازل فرمائی کہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس آئت کی حقیقت سے اطلاع بخشئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ علم پوشیدہ ہے۔ اگر تم اسکا سوال نہ کرتے تو میں تم کو اس سے مطلع نہ کرتا اللہ تعالیٰ نے میرے درود پر دو فرشتے مقرر کئے ہیں جس وقت کسی بندۂ مسلمان کے پاس ذکر ہوتا ہے اور وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں یغفر اللہ لک اللہ تجھ کو بخشے پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان دونوں فرشتوں کے جواب میں کہتے ہیں آمین اور اگر وہ درود نہیں بھیجتا تو وہ دونوں فرشتے اس پر نفرین کرتے ہیں۔ لا غفر اللہ لک اللہ تعالیٰ تجھ کو نہ بخشے پھر اللہ تعالیٰ اور فرشتگان ان دونوں فرشتوں کے جواب میں کہتے ہیں آمین۔

غرض اس آئت سے درود شریف کا پڑھنا فرض معلوم ہوتا ہے چنانچہ اس پر امت کا اجماع ہے کہ تمام عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جب آپ کا مبارک اسم سنا جائے تو ایکدفعہ پڑھنا سنت ہے ہاں اگر بار بار آپ کا نام پڑھا جائے یا سنا جائے تو پھر ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ بھلا کیوں نہ ہو کہ وہ جناب پاک ہمارے نہائت ہی محسن ہیں جنکے احسان کا شکریہ ادا کرنا رونگٹا رونگٹا زبان بنجائے اور پھر ایک ایک کی کئی کئی زبانیں ہو جائیں تو بھی ادا کرنا محال بلکہ ناممکن ہے۔

درود شریف کے پڑھنے کی فضیلت کی تمام احادیث کا اکٹھا کرنا تو نہائت ہی مشکل ہے لیکن بقدر وسعت بیان کرنا ضروری ہے چنانچہ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنی جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے یعنی ہر ایک بار کے عوض دس حصہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔

اللہ تعالی کا یہ فضل و کرم محض بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اگر ایک نظر رحمت کرے تو ہمارا بیڑا پار ہو جائے رحمت الٰہی سے اور کونسی نعمت افضل ہے کیونکہ غایت مطلوب بھی رحمت

Marfat.com

ہے اگر کسی عاقل کو کہا جائے کہ تیرے اعمالنامہ میں سب سے بہتر عمل کیا ہونا چاہئے تو وہ بجز رحمت آلہی اور کچھ اختیار نہ کرے گا۔ لہذا ضروری ہوا کہ ہم بھی اس پاک پیغمبر پر جس پر اللہ تعالیٰ معہ فرشتگان کے رحمت بھیجتا ہے، درود بھیجیں تاکہ رحمت آلہی کے مستحق ہو سکیں۔

مشارق الانوار میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کی مصیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہونگے تو میں سب سے پہلے ان لوگوں کو بخشواؤں گا۔ جو مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اولی الناس بی اکثرھم علی صلوۃ یعنی مجھ سے بہت نزدیک ازروئے قرب شفاعت پانے کے وہ لوگ ہیں جو مجھ پر بکثرت درود بھیجتے ہیں سبحان اللہ! کثرت درود پیروی سنت عجب نعمت ہے جس سے دین و دنیا کے بے انتہا منافع حاصل ہوتے ہیں۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مامن عبد صلی علی الاخرجت الصلوۃ مسرعۃ من فیہ فلا یبقی برولا بحر ولا شرق ولا غرب الا تمر بہ وتقول انا صلوۃ فلان ابن فلان صلی علی محمد المختار خیر خلق اللہ فلا یبقی شئ الا صلی علیہ یعنے کوئی شخص نہیں جو مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے لیکن وہ درود بہت جلدی سے اس کے منہ سے نکلتے ہی دریاؤں اور جنگلیوں اور شرق اور مغرب سے گذرتا ہوا کہتا جاتا ہے کہ میں فلاں ابن فلاں کا درود ہوں کہ اس نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا پس یہ بات سنتے ہی تمام مخلوق اس پر درود بھیجنا اور اس کے لئے رحمت کا طلب کرنا شروع کر دیتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا پر بعض سیاح فرشتے مقرر کئے ہیں تاکہ جو شخص درود شریف پڑھے وہ مجھ تک پہنچاویں چنانچہ روضۃ العلماء میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو مومن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ وہ فرشتہ اس درود شریف کو چشم زدن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا دیتا ہے اور کہتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں بیٹا فلاں کا فلانی بیٹی فلاں کی آپ پر ایکبار درود بھیجتی ہے۔ آپ یہ سن کر کمال خوشی سے فرماتے ہیں اَبْلِغْهُ عَنِّیْ یعنی میری طرف سے اس کو دس درود و سلام پہنچا اور کہدے کہ اگر اس درود و سلام سے ایک بھی ہوتا اور اس سے زیادہ نہ ہوتا تو بھی وہ شخص میری شفاعت سے سعادتمند ہوتا۔ پھر وہ فرشتہ جناب آلہی میں عرض کرتا ہے کہ فلاں بندہ تیرے حبیب کی روح پاک پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَبْلِغْهُ عَنِّیْ عَشْرًا یعنی تو میری طرف سے اسکو دس رحمتیں پہنچا۔
مسلمانو یہ کسقدر ہماری خوش قسمتی ہے کہ بطفیل درود شریف ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں یاد کئے جائیں اور اس بارگاہ الٰہی میں ہمارا نام پیش کیا جائے اور خدائے جلشانہ اور اسکے حبیب کی رضامندی حاصل کرنے کے علاوہ گلہائے مراد سے دامن بھریں۔

حضرت شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ درود شریف پڑھنے کیوقت اپنے دلمیں غور و خوض کرنا چاہیئے کہ ہم فضل و رحمت کے کن کن دریاؤں میں غواصی اور غوطہ زنی کر رہے ہیں جب اللّٰھم کہے تو اپنے دل میں سمجھے کہ اب ہم دریائے رحمت الٰہی میں غوطہ زن ہوئے اور جسوقت صل علی محمد پڑھے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ دریائے فضل رسالت و کرامات میں ڈبکی لگاتے ہیں۔

غرضیکہ جب ایسے بحور نامتناہی میں غواصی کیجائے تو پھر ان دریاؤں سے بے دستیابی گوہر مراد کے خالی ہاتھ نکلنا غیر ممکن ہے پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ حضور قلب سے ہمیشہ درود شریف کو ورد زبان رکھیں۔

صحیح حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دعا مانگے اور وہ مجھ پر دعا کے پہلے اور بعد درود نہ بھیجے تو وہ آسمان پر نہیں پہنچتی اور نہ ہی وہ معرض قبولیت میں آتی ہے کیونکہ جو اپنے ایسے محسن کا شکریہ ادا نہیں کرتا جسنے اسے خدا اور الانبیاء یا اور خدا کی رضا سکھائی سیدھی راہ بتائی تو بھلا وہ اپنے محسن حقیقی کا شکریہ کیا ادا کرے جو اب اس کی دعا قبول کریگا۔

پس اے مسلمانو جب بدرگاہ رب العالمین دعا کیلئے ہاتھ اٹھاؤ تو پہلے اور پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجو تاکہ دعا قبول ہو کر حسب مدعا عمدہ نتیجہ بر لائے۔

بعض لوگ درود شریف کو بغیر اجازت کسی فقیر کے نہیں پڑھتے اور نیز بعض جاہل فقراء کا بھی یہی اعتقاد ہے حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آیت کریمہ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما میں عام حکم فرمایا ہے اور تمام مخلوقات کو اپنی طرف سے تا قیامت اجازت دیدی ہے کہ ہر روز ہر وقت اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف و سلام بھیجتے رہو۔

بر دم از ما صد درود و صد سلام   بر روے و بر آل اصحابش تمام

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب پاک میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر بکثرت

Marfat.com

درود شریف پڑھتا ہوں۔ اب میں یہ پوچھتا ہوں کہ میں اپنی اوقات مقررہ و ادعیہ سے درود شریف کے واسطے کسقدر وقت مقرر کروں؟ فرمایا جسقدر تو چاہے اگر زیادہ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہوگا پھر میں نے عرض کیا کہ آدھا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جسقدر تو چاہے اگر اسقدر پر بھی زیادہ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہوگا پھر میں نے عرض کیا دو تہائی وقت مقرر کروں؟ فرمایا جسقدر تو چاہے اگر اسپر بھی زیادہ کریگا تو تیرے واسطے بہتر ہوگا میں نے عرض کیا اجعل لک صلوتی کلھا یعنی میں نے آج سے درود شریف کیواسطے اپنا تمام وقت مقرر کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا اذا یکفی ھمک و یغفرلک ذنبک یعنی اب تیری مہمات دینی اور دنیوی کفایت کی جائیں گی اور تیری تمام حاجات برآئیں گی۔ اور تیرے تمام گناہ بخشے جائیں گے۔

غرض درود شریف کا پڑھنا تمام دینی اور دنیاوی مشکلات کے حل کرنے کیلئے ایک کافی ہتھیار ہے اسلیئے اے مسلمانو اس کو نہ چھوڑو۔ اور اسکا ہر وقت وظیفہ رکھو جسقدر زیادہ شوق و ذوق سے پڑھا جائیگا۔ اتنی ہی زیادہ دل کو تسکین اور لذت بخشیگا اور ثواب حاصل ہوگا۔ گویا اسکے پڑھنے سے تمام سابقہ گناہ مٹ جاتے ہیں اور درود شریف کا ورد کرنا باعث برآمدگی حاجات و بلندی درجات ہے جو دوزخ کی دھکتی آگ سے فلاح و رستگاری کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مومن کو درود شریف بصدق دل شوق و ذوق سے پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائیں آمین ثم آمین

پڑھ لو درود مصطفیٰ صل علیٰ محمد — عقدہ کشا ہے یہ دعا صل علیٰ محمد
بھٹکے پھرو ہو جا بجا رنج و الم میں مبتلا — کیوں نہ پڑھو یہ ہاتھ اٹھا صل علیٰ محمد
جس کے لئے یہ سب بنا وہ حبیب کبریا — عرش بریں پہ ہے لکھا صل علیٰ محمد
عرش بریں پہ سب ملک اور زمیں سے تا فلک — پڑھتے یہی ہیں جا بجا صل علیٰ محمد
اسکے پڑھنے سے ہو شفا درد و الم سے ہو رہا — جملہ مرض کی ہے دوا صل علیٰ محمد
غم میں عبث ہلاک ہو پڑھ تو درود پاک کو — آتی ہوئی ٹلے بلا صل علیٰ محمد
دور ہو دل کا درد و غم جو کہ پڑھے یہ دمبدم — پائے معاد میں شفا صل علیٰ محمد
بدلی چمن کی آب و ہوا جسکا شگوفہ گل کھلا — لائی شمیم خبر صبا صل علیٰ محمد
صوفی کو شاہ خوف کیا تو ہے ہمارا پیشوا — ورد و وظیفہ ہے سدا صل علیٰ محمد

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ

Marfat.com

وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواسته خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ دیکھو صفحہ نمبر ۱ و صفحہ نمبر ۲

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا يَكْشِفُ الشَّدَائِدَ اِلَّا هُوَ وَلَا يَدْفَعُ الْمَكَائِدَ اِلَّا هُوَ وَمَا مُرَادُ الْعَاشِقِيْنَ فِي الدَّارَيْنِ اِلَّا هُوَ وَمَا مَطْلُوْبُ الْوَاصِلِيْنَ فِي الْكَوْنَيْنِ اِلَّا هُوَ اَلْعِبَادُ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ لَا غَنِيَّ اِلَّا هُوَ لَا حَافِظَ وَلَا نَاصِرَ اِلَّا هُوَ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَمَنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَمَنْ يَعْلَمُ الْاَسْرَارَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُوْسٰى عَلَى الطُّوْرِ حِيْنَ نَاجَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُوْنُسُ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ حِيْنَ نَاجَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُوْسُفُ فِيْ قَعْرِ الْبِئْرِ حِيْنَ نَادَاهُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِبْرَاهِيْمُ

Marfat.com

فِی النَّارِ الْحَرِیْقِ حِیْنَ نَاجَاہُ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ھُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ الدُّنْیَا دَائِرَۃٌ وَلَذَّتَھَا فَانِیَۃٌ وَطَلَعُھَا بَاقِیَۃٌ وَحَاصِلُھَا فَوْتٌ وَاٰخِرُھَا مَوْتٌ لِنَحْوَانِیْ بَدَنٌ ضَعِیْفٌ وَزَادٌ قَلِیْلٌ وَبَحْرٌ عَمِیْقٌ وَالنَّارُ حَرِیْقٌ وَالصِّرَاطُ دَقِیْقٌ وَالْمِیْزَانُ عَدِیْلٌ وَالْقِیَامَۃُ قَرِیْبٌ وَالْحَاکِمُ رَبٌّ جَلِیْلٌ یَقُوْلُ الْجَنَّۃُ وَعْدِیْ وَیَقُوْلُ الْکَعْبَۃُ زُوَّارِیْ وَیَقُوْلُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ یَارَبِّ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ نُوْحٌ نَبِیُّ اللّٰہِ یَارَبِّ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ اِبْرٰھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ یَارَبِّ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ اِسْمٰعِیْلُ ذَبِیْحُ اللّٰہِ یَارَبِّ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ سُلَیْمٰنُ صَاحِبُ الْمَمْلَکَۃِ یَارَبِّ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَیَقُوْلُ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ یَارَبِّ نَفْسِیْ

Marfat.com

نفسی نفسی ویقول عیسیٰ روح اللہ یارب نفسی نفسی ویقول رسولنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یارب امتی یارب امتی ویقول الجلیل الجبار جل جلالہ عز نوالہ حبیبی حبیبی ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون اما بعد قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی الکلام القدیم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۝

ستائیسواں وعظ در بیان فضائل درود شریف

حضرات! اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ درود شریف کی عظمت و بزرگی بیان فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی درود اور سلام بھیجو۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ فان اول ما تسئلون فی القبر عنی یعنی پہلے قبر میں مجھ سے یعنی میری نسبت سوال کئے جاؤ گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جعل لامتی فی الصلوٰۃ علی افضل الدرجات یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے واسطے درود شریف پڑھنے میں افضل

Marfat.com

درجات ٹھہرائے ہیں ایک قوم حوض کوثر پر وارد ہوگی ما عرفہم الا بکثرۃ الصلوۃ علیّ میں ان کو نہ پہچان سکوں گا مگر ان کی درود خوانی کی کثرت کے سبب سے۔

دلائل الخیرات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی از روئے میری تعظیم اور بر علامت میرے رتبہ و حق کے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین میں اور اس کی گردن سقف عرش سے ملی ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ اے فرشتے میرے اس بندہ پر درود بھیجتا رہ جیسا اس نے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے پس وہ فرشتہ اس بندہ پر قیامت تک درود بھیجتا رہتا ہے۔

شیخ ابن حجر اور سخاوی سے مروی ہے کہ محمد بن سعد بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے ہر شب سونے سے پہلے بعدد معین درود شریف پڑھنا معمول کیا ہوا تھا ایک رات خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے ہیں آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ جس منہ سے تو درود پڑھا کرتا ہے اس منہ کو میرے نزدیک لا کہ میں اس کا بوسہ لوں اس شخص کو شرم آئی کہ اپنا گندہ دہن اس لب اطہر سے کیونکر ملاؤں لیکن بمقتضائے الامر فوق الادب معذور تھا۔ ناچار اپنا رخسار حاسن دہن پاک کے سامنے لایا آپ نے کمال پیار سے بشرف بوسہ اس کو مشرف فرمایا بعدہ وہ شخص بیدار ہوا سارے گھر کو خوشبو سے معطر پایا آٹھ دن تک اس کے رخسارے اور مکان سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوئے مشک و عنبر بھی اس کے آگے سچ لگا نہیں کھاتی تھی۔

مروی ہے کہ ایک رئیس نے جو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک قبہ کے اندر مع سعید اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ میرا سلام بختیار کاکی کو پہنچا اور کہو کہ ہر شب جو تحفہ بھیجتے ہیں پہنچتا ہے لیکن تین روز سے تحفہ نہیں پہنچا جب اس رئیس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچایا تو تعظیم کیلیا اٹھ کھڑے ہوئے اور پوچھا انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے یہی بات عرض کی تو آپ نے اسکی وقت اپنی زوجہ کو طلب کیا اور مہر دیکر رخصت فرمایا اس لئے کہ شیخ نے نیا نکاح کیا تھا۔ اور تین رات وظیفہ درود میں ناغہ ہوا تھا۔

حدیث شریف میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو آمین کہا پھر دوسرے درجہ پر رکھا

کو آمین کہا پھر تیسرے درجہ پر قدم رکھ کر آمین کہا اور بیٹھ گئے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین بار آمین کہنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور کہا یا محمد من ادرک رمضان فلم یغفر لہ فمات فدخل النار فابعدہ اللہ تعالیٰ فقلت آمین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص رمضان کو پائے اور اس کے گناہ نہ بخشے جائیں یعنی روزے نہ رکھے پھر مر گیا۔ دوزخ میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور پس میں نے کہا آمین اور جس نے اپنے ماں باپ کو پایا پس اس نے نیکی نہ کی اور ان کے حق کو نہ پہچانا وہ بھی اللہ کی رحمت سے دور ہوا اور دوزخ میں داخل ہوا۔ پس میں نے کہا آمین اور کہا کہ جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جاوے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے وہ رحمت الٰہی سے دور ہوا اور دوزخ میں پڑا پھر میں نے کہا آمین!

شرف النبوۃ میں مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا چراغ روشن کر کے کپڑا سی رہی تھیں کہ سوئی ہاتھ سے گر پڑی اور چراغ گل ہو گیا۔ اس اثنا میں آفتاب رسالت وہاں تشریف لائے آپ کے چہرۂ نورانی کی روشنی سے وہ سوئی مل گئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت متعجب ہوئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا روشن چہرہ ہے۔ پس آپ نے فرمایا اس شخص پر افسوس ہے کہ مجھ کو قیامت میں نہ دیکھے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہوگا جو آپکو نہ دیکھے گا فرمایا کہ بخیل۔ عرض کیا وہ کس طرح کا بخیل ہے فرمایا جو شخص کہ اس کے نزدیک میرا نام لیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ قیامت میں ایک گروہ کو بہشت میں جانیکا حکم ہوگا وہ لوگ بہشت کی راہ بھول جائیں گے اور متحیر کھڑے رہ جائینگے لوگوں نے عرض کیا وہ کون گروہ ہے فرمایا یہ وہ لوگ ہونگے کہ میرا نام انکی مجلس میں لیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجیں پھر فرمایا من نسی الصلوۃ علی فقد اخطاء طریق الجنۃ یعنی جو کوئی مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ بیشک راہ بہشت سے بھٹک گیا۔

صحیحین میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ بھیجے تو وہ تمام بخیلوں کا بخیل ہے ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر — بہشتی نہ باشد بحکم خبر

الغرض تو رپاک محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف و صلوٰۃ و

Marfat.com

سلام بھیجتے ہیں اس قدر لا انتہا بے عدد و بیحد فوائد ہیں جنکے شمار سے اس مشت خاک کی زبان بالکل قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو اسپر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

پڑھو حبیب خدا پر سدا درود شریف ۔۔۔ کہ روز حشر یہ کام آئے گا درود شریف
جو ورد رکھتا ہے اس کا وہ شاد رہتا ہے ۔۔۔ شگفتہ کرتا ہے کیا دل ترا درود شریف
مراد ملتی ہے پڑھنے سے اس کے خاطر خواہ ۔۔۔ ہوا ہے خلق کا حاجت روا درود شریف
نہ کس طرح سے شب و روز ہم پڑھیں اسکو ۔۔۔ نبی پہ بھیجتا ہے کبریا درود شریف
فضول بیٹھے ہیں محفل میں کیوں ہو سب خاموش ۔۔۔ پڑھو عقیدۂ دل سے سبھی درود شریف
یہ کس کی بزم ہے دل میں بغور سوچو تو ۔۔۔ ہے اس مقام میں پڑھنا بجا درود شریف
رسول اسکے معاون ہمیشہ رہتے ہیں ۔۔۔ پڑھا جو کرتا ہے صبح و مسا درود شریف

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ دیکھو صفحہ ۱۱ و صفحہ نمبر ۲۰

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبرہ ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا

Marfat.com

لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ مَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ اَصْحَابَ الرَّاْيِ اَعْدَاءُ
السُّنَّةِ اَعْيَتْهُمُ الْاَحَادِيْثُ اَنْ يَّحْفَظُوْهَا وَتَفَلَّتَتْ مِنْهُمْ اَنْ
يَّعُوْهَا وَاسْتَحْيُوْا اِذَا سَاَلَهُمُ النَّاسُ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَا نَدْرِيْ فَعَانَدُوا
السُّنَنَ بِرَاْيِهِمْ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ مَا قَبَضَ
اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ يُؤْخَذُ بِالرَّاْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ
اَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهٖ فَاِيَّاكَ وَاِيَّاهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ
اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ
اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى
مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ءٰ اَيُّهَا النَّاسُ

Marfat.com

إِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَإِنَّ بَعْضَ النَّاسِ غِنًى وَأَنْتُمْ تَجْمَعُونَ مَا
لَا تَأْكُلُونَ وَتَأْمُلُونَ مَا لَا تُدْرِكُونَ وَأَنْتُمْ مُؤَجَّلُونَ فِي
دَارِ غُرُورٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ بَعْضَ الشُّحِّ شُعْبَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ فَأَنْفِقُوا
خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
أَيُّهَا النَّاسُ أَطِيبُوا مَثْوَاكُمْ وَأَصْلِحُوا أُمُورَكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ
وَلَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَشِفَّ فَإِنَّهُ يَصِفُ وَإِنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ
عَلَيْهِ الْكِتٰبَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَا
هَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا
بَعْدُ فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ
مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ
أَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتٰبِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا
أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ

Marfat.com

أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيْمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَإِنَّهٗ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أُطْرِيَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ؏

اٹھائیسواں وعظ دربیان فضائل جماعت

حضرات! اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی پابندی کی نسبت حکم صادر فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وارکعوا مع الراکعین یعنی جماعت سے نماز پڑھو۔

مشکوٰۃ شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ جسے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ سے حالت اسلام میں ملاقات کرنا بھلا معلوم ہوتا ہے اسے ہمیشہ جماعت سے نماز پڑھنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے ہیں۔ اور نماز باجماعت بھی ان طریقوں میں سے ہے اگر تم نمازیں گھر میں تنہا پڑھو، جیسا کہ فلاں تارک جماعت پڑھتا ہے تو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ چھوڑ دیا تم یقیناً گمراہ ہو گئے پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم سب لوگ جماعت میں شریک ہوتے تھے لیکن مریض اور منافق غیر حاضر ہوتے تھے۔

مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جماعت کا بہت اہتمام تھا حتیٰ کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو نابینا صحابی تھے اور کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہ رکھتے تھے

Marfat.com

آپ نے انہیں بھی جماعت میں شریک ہونے کا حکم فرمایا۔
مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر عشاء اور صبح کی نماز بہت بھاری ہوتی ہے۔ لیکن اگر انہیں ان نمازوں کی خوبی معلوم ہوتی تو وہ گھٹنوں کے بل چل کر حاضر جماعت ہوتے۔
مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان ہونے پر تندرست اور فارغ البال شخص بغیر عذر کے جماعت میں شریک نہ ہو تو اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔
مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان ہونے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا درست نہیں تاوقتیکہ جماعت سے نماز نہ پڑھ لے۔ ہاں اگر یہ شخص دوسری مسجد کا امام ہو یا کوئی اور عذر معقول ہو تو اس عذر کی وجہ سے چلا جانا جائز ہے۔
مشکوٰۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ یعنی جماعت سے نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بزرگی رکھتی ہے
مسلم شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نمازی جس وقت سے نماز جماعت کا قصد کرتا ہے اور جماعت کے انتظار میں بیٹھتا ہے اس وقت سے نماز ہی میں رہتا ہے۔
مسلم شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پاک و صاف ہو کر اور اچھی طرح سے وضو کر کے مسجد کے ارادہ سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر قدم کے رکھنے اور اٹھانے کے عوض ایک ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک ایک برائی کو دور کرتا ہے۔
مسلم شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے آدھی رات عبادت الٰہی میں گذاری اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی۔ اس نے تمام رات عبادت الٰہی میں بسر کی۔
سبحان اللہ سوئے بھی آرام بھی پایا۔ اور پھر پوری رات کی عبادت کا ثواب بھی حاصل کیا۔
صحیح مسلم میں مروی ہے کہ ایک صحابی تھے جن کا مکان مسجد نبوی سے بہت دور تھا اور باوجود اس کے کوئی جماعت کی نماز ان سے فوت نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھا کرتے تھے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان پر ترس آیا اور اس بنا پر ان سے کہا تم ایک گدھا خرید کر لو جو تمہیں گرمی اور راستے کے کیڑوں مکوڑوں سے بچائے اس پر اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے گھر سے ملا ہوا ہو، ان کا یہ کہنا اصحاب رضی اللہ عنہم کو نہایت ناگوار معلوم ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی آپ نے ان کو بلا کر دریافت کیا، انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی وہی بات بیان کی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے قدموں کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ بیشک تمہیں وہ ثواب ملیگا جس کی تم امید رکھتے ہو۔

دیکھئے جماعت کے کس قدر فائدے ہیں افسوس ہے کہ آج کل بڑے بڑے صاحب علم تارک جماعت دیکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت بخشے۔

اب میں چند مسائل صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان کر کے وعظ کو ختم کرتا ہوں۔

مسئلہ: مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو اپنی صفیں سیدھی کرو۔ اور سب ملکر نزدیک کھڑے ہو میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ آگے سے دیکھتا ہوں۔

سبحان اللہ، حضور نے کس تاکید سے صفوں کے سیدھا کرنے کی تاکید فرمائی علاوہ ازیں ایک اور بات بھی جتلا دی وہ یہ کہ جسطرح آنکھوں سے آگے کی طرف دیکھتا ہوں اسیطرح آنکھوں سے پشت کی طرف دیکھتا ہوں۔ گویا یہ حضور کے خصائص میں سے ہے کہ آپ اپنی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ سکتے تھے۔ یہ تو ظاہری آنکھوں کا حال ہے، اگر حضور کے باطن کی طرف خیال کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ حضور کی پہنچ کہاں تک ہے۔

الغرض حضور صفوں کی تاکید ایک اور پیرائے میں اسطرح فرماتے ہیں۔

مسئلہ: مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو صفوں کو برابر کرو۔ ورنہ خدا تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیگا۔

مسئلہ: مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا نماز جب ہی پوری ہوگی کہ تم لوگ صفیں سیدھی کرو گے۔

مسئلہ: مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ہمیشہ پچھلی صف میں رہتے ہیں اور اگلی صف میں شامل ہونے کی کوشش نہیں کرتے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے پیچھے رہیں گے۔

مسئلہ: مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقتدیوں کو چاہیئے کہ پہلے سب سے اول صف کو پورا کریں پھر دوسری پھر تیسری کو اسیطرح آخر تک صفوں کو پورا کرتے

Marfat.com

چلے جاویں

مسئلہ: مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالے اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرمایا کہ اسی طرح پہلی صف میں سے اول ان لوگوں پر رحمت خدا نازل ہوتی ہے جو دائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں۔

مسئلہ: صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ پہلی صف میں کس قدر ثواب ہے تو اس کام کیلئے قرعہ ڈالتے۔

اللہ تبارک تعالے ہر مسلمان کو نماز پنجگانہ باجماعت پڑھنے کی توفیق بخشے اور صفوں کو سیدھا کرنے کی ہدایت اور ہمت عطا فرمادے۔ آمین

جنت میں مکاں اپنا بناتے ہیں نمازی — مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی
معبود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی — سجدے کیلئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی
کوثر میں جو ہے آب تو جنت میں ہیں میوے — پیتے ہیں نمازی انہیں کھاتے ہیں نمازی
کیا شوق جماعت ہے عبادت سے محبت — مسجد میں اذاں سنتے ہی جاتے ہیں نمازی
خدمت کیلئے حوریں سکونت کے لئے خلد — پھولے نہیں جامہ میں سماتے ہیں نمازی
کہتا ہے یہ دروازہ پہ داروغۂ جنت — ہٹ جاؤ کہ فردوس میں آتے ہیں نمازی
حوریں ہیں لئے ہاتھ میں ہر رنگ کے میوے — پھل اپنی نمازوں کا یہ پاتے ہیں نمازی
ہیں باوضو اور فرض ہیں سنت ہیں نفل ہیں — معبود کو مسجود بناتے ہیں نمازی
فجر و ظہر و عصر کہ مغرب کو عشا کو — اللہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی
ڈرتے ہیں قضا ہونے سے مٹتے ہیں ادا پر — جاں اپنی نمازوں میں لڑاتے ہیں نمازی
سجدے کا نشاں چاند سا روشن ہے جبیں پر — حوران بہشتی کو لبھاتے ہیں نمازی
حوران خیال کہتی ہیں صوفی سے پکار — لو تم بھی چلو خلد میں جاتے ہیں نمازی

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند دوبارہ برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا ۲۰

خُطْبَۃُ الْاُوْلٰی نمبر (۲۹)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَّقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِّنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَھُوَ

Marfat.com

شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ
يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ
مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ
أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ
لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ
عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا
سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ
وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَّأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ
النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ
مِنَ النَّارِ أَمَّا بَعْدُ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيمِ
أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ

Marfat.com

عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

انتیسواں وعظ دربیان احکام ماہ رمضان

حضرات ان آیات بینات میں اللہ تبارک و تعالیٰ روزے کی فرضیت کا بیان فرماتا ہے کہ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے جس طرح ان لوگوں پر فرض تھے جو تم سے پہلے تھے۔

چونکہ روزہ رکھنا ظاہراً ایک نہایت سخت عبادت معلوم ہوتی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ عابدوں کی تسلی و تشفی کیلئے ارشاد فرماتا ہے کہ یہ تمہارے لئے خاص نہیں کیگئی بلکہ کوئی امت اس عبادت سے آزاد نہ تھی چنانچہ آدم علیہ السلام پر ہر ماہ کی تیرہویں چودھویں پندرہویں تاریخ میں روزے فرض تھے جنکو ایام بیض کہتے ہیں لیکن یاد رہے کہ ایام بیض سے مراد چاندنی راتوں کے دن ہیں اور ان راتوں کو ایام بیض اسواسطے کہتے ہیں کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے یا اسواسطے کہ ان راتوں کے روزے گناہوں کو دور کرتے اور دلوں کو منور و روشن کرتے ہیں یا اس واسطے کہ آدم علیہ السلام جب بہشت سے اترے تو ان کا بدن سیاہ ہو گیا تھا جب توبہ قبول ہو گئی تو حکم ہوا کہ تین روز تک ان دنوں میں رکھو جب تیرہویں کو روزہ رکھا تو ان کا تہائی بدن روشن ہو گیا جب چودھویں کو روزہ رکھا تو دو تہائی اور جب پندرہویں کو روزہ رکھا تو تمام بدن سفید ہو گیا اور روشن ہو گیا۔

موسیٰ علیہ السلام کی امت پر عاشورے کے دن کا روزہ اور ہر ہفتہ شنبہ کے دن کا روزہ اور

ان کے علاوہ اور بھی سال میں چند روزے فرض تھے
عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر ماہ رمضان کے روزے فرض تھے چنانچہ بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے دعقل بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نصاریٰ پر صوم رمضان واجب تھا۔ پھر ان کا بادشاہ بیمار ہوا۔ انہوں نے مشورہ کیا۔ کہ اگر اللہ تبارک و تعالےٰ نے اس کو شفا دی تو ہم دس روز اور بڑھائیں گے پھر ایک بادشاہ کے منہ میں سخت مہلک بیماری ہوگئی پھر انہوں نے مشورہ کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دی تو ہم سات روز اور بڑھائیں گے، پھر انہوں نے ایک اور بادشاہ کے عہد میں تین روز اور بڑھا دئے۔ بس یہ روزے پورے پچاس ہوگئے

الغرض۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! یہ روزے کی تکلیف کچھ نئے طور پر تمہارے ہی لئے تجویز نہیں کیگئی، بلکہ آدم علیہ السلام کے وقت سے برابر لوگوں پر ہوتی آئی ہے تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اور انبیا کی امتیں، تو اس نعمت سے بہرہ مند ہوں اور تم ہمارے سب سے زیادہ پیارے پیغمبر کی امت ہوکر اس سے محروم رہو، اسلئے تم پر بھی فرض کیا گیا ہے۔ اب اسکو بھی سمجھ لو کہ کیوں فرض کیا گیا، کیا زبردستی کا ایک حکم ہے یا اس میں ہمارا کوئی ذاتی نفع ہے اس کی اور حقیقی وجہ یہ ہے لعلکم تتقون تاکہ تم متقی بنجاؤ، یعنی یہ فقط تمہارے متقی بنانے کی تدبیر کی گئی ہے کہ اگر نفس کو اس طرح دبایا جائے گا تو امید قوی ہے کہ تم متقی بنجاؤ گے۔ کیونکہ روزہ کے سبب سے نفس امارہ کی قوت جاتی رہتی ہے، اور سب اعضاء سست ہوجاتے ہیں، تو گناہ کی خواہش بھی کم ہوجاتی ہے اس لئے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نفس بھوکا ہوتا ہے تو تمام بھوکے ہوتے ہیں یعنی اپنے اپنے کام کی خواہش کرنے لگتے ہیں، مثلاً بھوک کی حالت میں نہ آنکھ کو کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت ہوتی ہے نہ زبان کو کچھ بولنے کی، لیکن پیٹ بھرے پر سب خواہشیں ہوتی ہیں بس جب سب اعضاء اپنی فضولیات سے باز رہیں گے، تو دل کدورتوں سے صاف رہیگا، اس لئے کہ دل کی کدورت اعضاء کی فضولیوں سے ہوتی ہے یعنی فضول بولنے فضول دیکھنے وغیرہ سے اور روزہ دار ان سب سے امن میں رہتا ہے اور اس کا دل صاف رہتا ہے، اور دل کی صفائی سے عبادتوں میں مزے ملتے ہیں، نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت ہوجاتی ہے، بس یہی تقویٰ ہے اور یہی روزے کی اصلی غرض ہے، اور اسی کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لعلکم تتقون۔ دیکھئے اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ والنازعات میں فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس نے خوف الٰہی سے ڈر کر اپنے نفس کو ہوائے نفسانی سے بچالیا بہشت اسی کے لئے ہے۔

Marfat.com

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جنت میں داخل ہونا دو باتوں پر منحصر ہے ایک تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔ دوسرا اپنے نفس کو ہوا سے بچانا۔ اور یہ دونوں امر روزے میں متحقق ہیں پس جو شخص اس پر عمل دوام کرے گا بیشک بہشت میں داخل ہوگا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ اس سے کسی بری چیز کو نہ دیکھے۔ بلکہ نیکیوں کیطرف رجوع کرے۔ یعنی قرآن شریف اور احادیث نبویہ پڑھا کرے۔

کانوں کا روزہ یہ ہے کہ کسی کا کلام بد اور فحش نہ سنے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنا کرے۔

زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان پر ذکر الٰہی جاری رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجے کلام اللہ کی تلاوت کرے بیہودگی اور یاوہ گوئی وغیرہ سے زبان کو آلودہ نہ کرے اور زیادہ باتیں نہ کرے۔

ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ ان سے کوئی کام خلاف شرع سرزد نہ ہو اور نہ کوئی گناہ کا کام کیا جائے بلکہ وہ اعمال ہوں جن سے عاقبت بخیر ہو۔

پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ مسجد میں نماز جماعت کیواسطے یا وعظ وغیرہ کے سننے کیلئے جائے نہ کہ دنیاوی فضول باتیں اور مقدمات کے جھگڑے رگڑے کرتا ہے جیساکہ آجکل مساجد کی حالت ہے۔

تمام جسم کا روزہ یہ ہے کہ اسے اللہ کی راہ میں فنا کردے۔ اور یہ سبق صوفیائے کرام سے حاصل کرنا چاہیئے، کہ کسطرح وہ لوگ اپنے جسم کو فنا کرتے ہیں جن مسلمانوں کو متشرع صوفیوں سے تعلق ہے، وہ اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے ہیں، لیکن آجکل ایسے فرقے پیدا ہوگئے ہیں جو اس خیال کے مخالف ہیں محض بصیرت پر پردہ پڑا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت بخشے آمین۔

الغرض: بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا جو شخص فریب کی بات کہنا اور فریب کرنا نہ چھوڑے تو خدا کو اسکے کھانا پینا چھوڑنے کی کچھ خواہش نہیں۔

القصہ: اب میں پھر آپ کی توجہ آیت زیر بحث کی طرف دلاتا ہوں وہ یہ ہے لعلکم تتقون حضرات یہ تھوڑی سی تکلیف ہم کو دی گئی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا ہی متقی بنانے اور نجات کی تدبیر کیگئی ہے۔ ہر چند اتنا سننے سے نفس کو فی الجملہ تسکین ہوگئی۔ لیکن پھر بھی یہی خیال ہوا کہ اگرچہ اس میں ہمارا ہی نفع ہے مگر معلوم نہیں کب تک یہ مشقت اٹھانی پڑے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نہایت رحمت اور شفقت سے ارشاد ہوتا ہے اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ یعنی یہ روزے جو

Marfat.com

جو نمبر فرض کئے گئے ہیں کچھ بہت دنوں کیلئے نہیں بلکہ گنتی کے چند دن ہیں جنکو آتے جاتے کچھ معلوم نہ ہوا ادھر آئے ادھر چلے گئے، مطلب یہ ہے کہ صرف ایک ماہ کی تھوڑی محنت ہے پھر تو راحت ہی راحت ہے، قربان ہیں اس مولا کریم پر کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی ہر طرح خاطر جمع رکھی، ارشاد ہوتا ہے فمن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر پھر جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو ضروری ہے گنتی دوسرے دنوں سے یعنی ماہ صوم کے آنے پر جو شخص مریض ہو یا ایسے سفر میں ہو جس میں نماز قصر ہوتی ہے اور روزہ رکھنے سے مشقت ہو تو اسوقت افطار کیے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سفر خود مشقت ہے، لہذا روزہ رکھنا بھی جائز ہے ہاں اگر رکھ لیا، تو ادا ہو گیا، ورنہ جب وطن میں واپس آئے یا تندرست ہو جائے تو بقید ایام قضا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ آجکل جو لوگ ریل میں سفر کرتے ہیں، انکے لئے بھی روزہ رکھنا افضل ہے۔ کیونکہ انہیں ہر طرح کا آرام ہوتا ہے کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی مسلمانو! قربان جاؤں اس مولا کریم پر جس کو امت محمدیہ کی ہر طرح مد نظر ہے ارشاد ہوتا ہے۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ، وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنے جس کو طاقت نہیں ہے فدیہ دے، یعنے ایک محتاج کو کھانا کھلانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی کرے، تو وہ اس کیلئے بہتر ہے، اور یہ صورت کہ تم روزہ رکھو، تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو فرض روزے کیلئے بیشمار برکات و فضائل ہیں، جس کا مختصر نقشہ ذیل کی نظم میں پایا جاتا ہے۔

برکتوں سے ہے بھرا ہر روز و شب ہر صبح و شام — اس لئے ہے مومنو! ماہ مبارک اس کا نام
اس مہینے میں نزول رحمت حق بے شمار — اس مہینے میں کلام اللہ اترا لا کلام
اس مہینے میں ہوئے دوزخ کے سب دروازے بند — اس مہینے میں کھلے جنت کے دروازے تمام
اس مہینے میں فرشتے اور بہت ارواح پاک — آسماں سے آکے کرتے ہیں زمیں پر اژدحام
اس مہینے میں شب قدر ایک ایسی ہے نہاں — جس کو وہ سو ماہ سے اچھا کہے رب الانام
اس مہینے میں نجات آفت سے ہر مومن کو ہو — اس مہینے میں شیاطین قید ہوتے ہیں تمام
اس مہینے میں دعائیں نیک ہوتی ہیں قبول — اس مہینے میں تمہیں تو مناسب ہے دوام
اس مہینے میں ادا اک فرض جو کوئی کرے — پائے ستر کا تو ایسا ہے حق کا فضل عام
ان دنوں میں سنتوں کا اور نفلوں کا ثواب — مثل فرضوں کے لکھا جاتا ہے ہر عابد کے نام
ایک نیکی کے عوض پاؤ گے ستر نیکیاں — تا بمقدور اس مہینے میں کرو تم نیک کام

نار دوزخ سے بچانے کو سپر بنجائے گا — اور روز حشر میں شافع ہو یہ والا مقام
حسب فرمان الٰہی حسب فرمان رسول — ہر طرح لازم ہے کرنا تم کو اس کا اہتمام
کھانا پینا چھوڑ نیسے روزہ کامل نہ ہو — چاہئے ہر عضو کے روزے کا کرنا التزام
دیکھنا سننا ہے جسکا منع کر دے ترک سب — آنکھ اور کان کا روزہ یہی ہے لاکلام
روزہ کام زبان یہ ہے نہ کہنا جھوٹ بات — غیبت اور بہتاں سے بچانا کرنا اہتمام
ہاتھ سے ایذا نہ دے لکھے نہ بیجا کوئی حرف — وہاں نہ رکھے پاؤں جو دیکھے گناہوں کا مقام
ساتھ مسکینوں یتیموں کے کرو افطار تم — روزہ کھلوایا کرو لوگوں کے روزے وقت شام
جو کوئی کھلوائے روزہ پائے روزہ کا ثواب — ہو اگر جو لائق افطار تھوڑا سا طعام
اس میں روزہ دار کا ہوتا نہیں کچھ کم ثواب — ہے یہ سب انعام خالق کا برائے خاص و عام
روزہ داروں کو ولیکن ہوگی وہ نعمت حصول — کوئی بھی واقف نہ ہو جس سے بجز رب الانام
یعنی دیدار خدا ہوگا قیامت کو ضرور — مثل اس کی کب ہے کوئی نعمت دار السلام

غنی تجھ سے ہو سکے علمی عبادت اسمیں کر
جانے آئے یا نہ آئے پھر تجھے ماہ صیام

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا ۲۰)

خُطْبَۃُ الْاُوْلیٰ نمبر (۳۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ

Marfat.com

بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا ومن یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ
فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
ونشھد ان سیدنا ومولٰنا محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ
بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ و
رسولہ فقد رشد ومن یعصھما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا
یضر اللہ شیئا ان اللہ عالم غیب السمٰوٰت والارض انہ
علیم بذات الصدور ھو الذی جعلکم خلٰئف فی الارض فمن
کفر فعلیہ کفرہ ولا یزید الکٰفرین کفرھم عند ربھم الا مقتا
ولا یزید الکٰفرین کفرھم الا خسارا قل ارءیتم شرکاءکم الذین
تدعون من دون اللہ اروني ماذا خلقوا من الارض
ام لھم شرک فی السمٰوٰت ام اٰتینٰھم کتٰبا فھم علی بینت منہ
بل ان یعد الظٰلمون بعضھم بعضا الا غرورا

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَاج وَلَئِنْ زَالَتَا
اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ ط اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا
وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ
دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ
فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا ○ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ
وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ
لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ
مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَی
الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ
تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ
اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ط

Marfat.com

تیسواں وعظ دربیان احکام ماہ رمضان

حضرات! ان آیات میں اللہ تعالے روزے کی فرضیت بیان فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے گئے۔ جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ، وہ روزے گنتی کے چند دن ہیں یعنی صرف ایک ماہ، پھر جو تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو ضروری ہے گنتی دوسرے دنوں سے، پھر جس کو طاقت نہیں ہے وہ فدیہ دے یعنی ایک محتاج کو کھانا کھلانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی کرے، تو وہ اس کے لئے بہتر ہے، اور یہ صورت کہ تم روزہ رکھو، تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو!

مسلمانو! جانتے ہو کہ روزہ کیا چیز ہے! اپنے پیارے محبوب کی رضامندی کی خاطر کچھ عرصہ کے لئے چند جائز امور کا ترک کر دینا۔ اسلام میں وہ معین وقت رمضان کا مہینہ ہے، جس میں خدا تعالے کے حکم کے موافق ہر روز پو پھٹنے کے پہلے سے لیکر سورج کے ڈوبنے تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے کنارہ کیا جاتا ہے، رمضان کے روزے فرض ہیں اور اس کے سوائے اختیاری اور نفلی روزے بھی ہیں روزہ کا جسم کیا ہے، یہی صبح سے شام تک کھانا، پینا اور مباشرت چھوڑ دینا اور روزہ کی روح آنکھوں کانوں، زبان، ہاتھ پاؤں اور جمیع اعضاء کو ایسے امور سے باز رکھنا ہے جو خدا تعالے نے اپنی کتاب میں ناجائز ٹھیرائے ہیں۔

روزے کا وجود حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہے اور کل اقوام عالم میں اس کا وجود کم و بیش پایا جاتا ہے۔ توریت میں کئی جگہ روزہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بیابان میں چالیس روزے رکھے، ہندوؤں میں برت رکھنے کا عام دستور ہے، آریہ لوگ بھی خاص خاص وقتوں میں روزہ رکھتے ہیں، تمام مذاہب اور سب اقوام میں روزہ کا وجود پایا جانا اس کی فضیلت اور عظمت کا بدیہی ثبوت ہے۔

کہتے ہیں کہ نیویارک میں ایک شخص نے چالیس دن کا روزہ رکھا، گنٹھیا کے مرض میں یہ شخص مبتلا تھا۔ اب اس کا گنٹھیا جاتا رہا، اسی بنا پر بعض دانا کہتے ہیں کہ اگر لوگ کبھی ضرورت کے وقت فاقہ کر لیا کریں۔ تو ان کے معدہ کو نہ صرف زائل شدہ طاقت حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ بلکہ دماغ صاف، جسم ہلکا اور صحت اچھی رہیگی۔ معدہ کی کمزوری غلاظت اور خرابی کا سب سے زیادہ ضرر دماغ پر ہوتا ہے۔

پہلا: کھانا پینا اور جماع کرنا حیوانی کام ہے اس سے جس قدر علیحدگی اختیار کی جائے اسی قدر حیوانی کاموں سے جدا ہونے اور قوت بہیمیہ کے زور گھٹ جانے کا بڑا موجب ہے۔

Marfat.com

دوسرا: تزکیہ نفس اور روحانی قوی کی ترقی پکڑنے کا باعث حرص و ہوا اور طمع کی زیادتی سے نجات پانے کا موجب ہے۔

تیسرا: ملائکہ فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں۔ انسان بھی کم خوری کی وجہ سے اخلاق ملکی کے حصے سے حصہ لیتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ بھی کھانے پینے سے منزہ اور پاک ہے۔ انسان کم کھانے پینے، شہوت کی طرف کم توجہ کرنے سے ملکی صفات سے متصف اور متخلق باخلاق اللہ ہو جاتا ہے۔

چوتھا: نفس و شیطان سے مقابلہ اور محاربہ کا ایک بڑا اوزار ہے۔ نفس کشی اور جہاد اکبر کیلئے ایک زبردست ہتھیار ہے۔ شیطان بھوکوں کو کم ستاتا ہے۔ پس شیطان کی ایذا سے نجات پانے کا اور خواہشات نفسانی سے غالب آنے کا موجب ہے۔

پانچواں: ہمیشہ تکلیفات گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں۔ بھوک پیاس اور روزہ کی تکلیف بھی گناہوں کا ایک زبردست کفارہ ہے۔

چھٹا: کوئی آدمی کسی مصیبت زدہ سے سچی ہمدردی نہیں کرسکتا جبتک مصیبت میں خود گرفتار نہ ہو چکا ہو۔ اور لوگ جو فقراء کے حال سے غافل ہوتے ہیں، روزہ کی بھوک پیاس ان کو غرباء کی حالت کا اندازہ کراتی اور سچی ہمدردی سکھاتی ہے جس سے خیرات کی ترغیب ان کے دلوں میں جوش مارتی ہے۔

ساتواں: بھوک پیاس کی تکلیف جھیلنے کی وجہ سے انسان ہمیشہ کے لئے صبر و استقلال کا خوگر ہو جاتا ہے۔ کامل ایک ماہ تک بھوک پیاس کی مشق کرنے کی وجہ سے ریاضیات کا عادی ہو جاتا ہے۔

آٹھواں: روزہ میں چونکہ سچی بھوک پیاس ہوتی ہے اس لئے افطار کے وقت خواہ کیسا ہی برا بھلا کھانا ملے اس پر قناعت کرتا ہے۔ اور تھوڑے بہت پر قانع ہوتا ہے اس طرح سے صبر و قناعت کی عادت سیکھ جاتا ہے۔

نواں: سچی بھوک کے بعد جو کچھ کھاتا ہے خوب انگ لگتا ہے اور اچھی طرح جزو بدن بنتا ہے اس طرح صحت اور طاقت کی افزائش کا موجب ہوتا ہے۔ کم کھانا کم پینا اور کم جماع کرنا یوں بھی صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس طرح بھی روزہ صحت کا محافظ ہے۔

دسواں: روزے سے انسان میں بردباری اور نرمی کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ مصیبت اور تکلیف انسان کیلئے ایک بڑی بھاری تعلیم ہے۔ روزے کی تکلیف انسان کو منکسر اور بردبار بنا دیتی ہے غرور اور تکبر کو توڑ دیتی ہے۔

گیارہواں: سارے دن کی بھوک پیاس کے بعد انسان کو جب کھانا پانی ملتا ہے تو

Marfat.com

رہے دل سے خدا کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اس کے سارے اعضاء اور دل سچے طور سے الحمد پکارتے رہیں اور خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں پس روزہ خدا کی سچی شکر گذاری کی عادت پیدا کرنے والا ہے۔

بارھواں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے موافق روزہ دار کا چپ رہنا اور سونا بھی عبادت میں لکھا جاتا ہے۔ یہ کس قدر روزہ کی فضیلت ہے۔

تیرھواں:۔ خدا تعالیٰ روزہ دار کی فضیلت فرشتوں کے آگے بیان فرماتا ہے، خلق بندہ کی تعریف خدا تعالیٰ فرشتوں کے آگے کرے یہ کس قدر فخر کی بات ہے۔

چودھواں:۔ روزہ دار کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ یہ کتنے درجہ کی بات ہے۔

پندرھواں:۔ روزہ انسان کی نجات کیلئے قیامت کے دن ایک زبردست شفیع ہے، بہشت میں لیجائے بغیر نہیں رہے گا۔

سولھواں:۔ روزہ کا ثواب اللہ تعالیٰ خاص عطا فرمائیگا۔ روزہ نصف صبر ہے اور صبر کا اجر بے انتہا ہے سو بے انتہا کا آدھا بھی بے انتہا ہی ہوتا ہے۔

سترھواں:۔ قیامت کے دن امتیاز خاص کا موجب ہے، بہشتیوں کو وہ درجہ امتیاز حاصل ہوگا کہ اور کسی کرنے والے کو نہیں ہو سکتا۔

اٹھارھواں:۔ شہوت شہوانی غضبی کو مغلوبیت اور فضیلت خاموشی کے حاصل ہونیکا موجب ہے بھوک پیاس میں نہ تو زیادہ باتیں کرنا سوجھتی ہیں نہ غصہ اور شہوت کیطرف خیال ہوتا ہے۔

انیسواں:۔ روزہ شب بیداری کا موجب ہے جو باکمال لوگوں کی سنت ہے، نماز تراویح کیلئے جاگنا اور پھر سحری کیواسطے اٹھنا تمام شب تقریباً بیداری میں گذرتی ہے۔

بیسواں:۔ قرآن شریف کا سننا، کلام ربانی کا پڑھنا تراویح وغیرہ نفل ادا کرنا سارا یہی روزہ کی برکات سے ہیں۔ رمضان کا سارا مہینہ خدا کی عبادت اور نیکی میں گذر جاتا ہے، معرفت انسان کی تو خدا سے لگتی ہے، تقویٰ وطہارت، پارسائی اور تمام اخلاق حسنہ کا منبع ہے، الغرض روزہ کی خوبیوں کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

مسئلہ: ۲۹ ماہ شعبان کے دن غروب سے چاند دیکھا جائے نظر آئے تو تیسویں کو روزہ رکھ لیا جائے نہ نظر آئے تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کرکے اس کے بعد رمضان کی پہلی سمجھی جائے خواہ لوجہ ابر یا غبار چاند نظر آئے یا نہ آئے۔

مسئلہ: رمضان کا چاند ایک ہی معتبر مسلمان کی شہادت سے سارہ شہر قبول کرے، لیکن عید

Marfat.com

کا چاند دو معتبر مسلمان مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے قبول کیا جاوے۔

مسئلہ: مطلع صاف اور کسی قسم کا گرد و غبار نہ ہو تو بہت سے آدمیوں کی شہادت درکار ہے

مسئلہ: جس شخص نے رمضان یا عید کا چاند اکیلے دیکھا۔ اگر اس کی گواہی قبول نہ کیجائے تو وہ آپ دونوں صورتوں میں روزہ رکھے۔

مسئلہ: ہلال صرف دیکھنے پر مدار ہے نجومیوں کا قول قابل اعتبار نہیں ہے

مسئلہ: روزہ کی نیت کرنا ضروری ہے۔ رات ہی سے کرلے تو بہتر ہے۔ ورنہ آفتاب کے ڈھلنے سے پہلے تک جائز ہے۔

مسئلہ: سحری اخیر وقت کھانا یعنی صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اور افطار آفتاب غروب ہوتے ہی توڑ کرنا زیادہ ثواب ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے یا جماع کر بیٹھے تو روزہ نہیں ٹوٹتا قصداً ایسا کرے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے۔

مسئلہ: کفارہ یہ ہے کہ کوئی غلام آزاد کرے اگر یہ مقدور نہ ہو تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھے۔ اگر ضعف یا مرض وغیرہ کے سبب سے روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے یا ایک ہی فقیر کو دو وقت ساٹھ دن تک کھلاوے

مسئلہ: ان عذروں کے سبب سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے مرض، سفر، حمل، دودھ پلانا، سخت بھوک پیاس جس سے جان جانے کا ڈر ہو، بہت بوڑھا، حیض، نفاس وغیرہ جب عذر جاتا رہے پھر قضا کرے۔ یعنی جسقدر روزے چھوٹ گئے اسی قدر رکھ لے کبھی رکھنے کی وسعت یا طاقت نہ مل سکے تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلاوے۔

مسئلہ: تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نہ سرمہ لگانے سے نہ مسواک کرنے سے۔ ہاں میٹھی مسواک کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا مکروہ نہیں ہے غسل کرنا یا بھیگے ہوئے کپڑے ٹھنڈک کیواسطے پہننا بھی جائز ہیں،

مسئلہ: روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا یا چبا کر تھوک دینا مکروہ ہے ہاں اگر عورت کا خاوند بدمزاج ہو تو اس عورت کو سالن سے ذرا انگلی تر کر کے نمک چکھ لینا مکروہ نہیں

مسئلہ: عورت کا بوسہ لینا یا اس سے ملنا جلنا مکروہ نہیں ہے مگر جب انزال کا خوف ہو، تو

Marfat.com

مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے عورت کی شرمگاہ کیطرف نظر کی اور انزال ہو گیا یا یونہی خیال کرنے سے انزال ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مگر قصداً

مسئلہ:۔ حقہ پینے اور ناس دلسنوار پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ سینگی کھنچوانے پچھنی لگوانے سے اور فصد کھلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:۔ خوشبو سونگھنے سے خواہ کسی قسم کی ہو، روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:۔ جھوٹ چغلی اور بدزبانی وغیرہ سے روزہ سخت مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ ہوا کا غبار یا مکی پیستے ہوئے آٹا یا دوا کوٹتے ہوئے دوائی کا غبار حلق میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:۔ روزہ میں رات کو نہانے کی حاجت ہو تو مستحب ہے کہ سحری سے پیشتر نہائے اگر بعد میں نہائیگا تو روزہ نہیں ٹوٹتا مگر ثواب کم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ قے منہ بھر کر ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے تھوڑی ہو تو نہیں اور ایسی حالت میں قضا لازم آتی ہے کفارہ نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر دانتوں میں رات کے کھانے سے کوئی چیز اٹک رہے اور وہ چنے سے کم ہو۔ تو دن کو نگل کے نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص اپنی دبر میں انگلی داخل کرے یا عورت اپنی شرمگاہ میں تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر پانی یا تیل سے تر ہو تو ٹوٹ جاتا ہے لو قضا لازم آتی ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی شخص نے ابر وغیرہ کی حالت میں بخیال غروب آفتاب روزہ کو افطار کر لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا تھا۔ تو قضا لازم آئے گی کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

مسئلہ:۔ کوئی شخص جبراً کسی کے منہ میں کوئی کھانے پینے کی چیز ڈالدے، تو روزہ جاتا رہا۔ پیچھے قضا کرے۔

مسئلہ:۔ عورت کو روزہ رکھنے کے بعد حیض یا نفاس آجائے تو روزہ توڑدے اور بعد میں رکھے۔

نماز تراویح:۔ سنت مؤکدہ ہے۔ نماز عشاء کے بعد وتر وں سے پہلے بیس رکعت چار چار رکعت کر کے یا دو دو رکعت کر کے پڑھنی چاہئیں۔ جماعت سے زیادہ ثواب ہے ہر چہار رکعت کے بعد بقدر چار رکعت بیٹھ کر تسبیحات پڑھنا لازم ہے۔ تراویح میں قرآن شریف کا سننا اعلیٰ ثواب کا موجب ہے

Marfat.com

گو بعض کے نزدیک آٹھ رکعت بھی ہیں۔ لیکن زیادہ صحیح بیس رکعات سنت ہیں کیونکہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمر خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیس رکعات پڑھی ہیں۔

اعتکاف: مسجد میں بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ کچھ دیر تک خدا کی خوشنودی کیلئے اس کی مدت کم از کم ایک دن سے روزہ دار کو مستحب ہے کہ آخری دنوں میں اعتکاف کرے۔ یعنی حاجت بول و براز یا نماز جمعہ کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ اس رات دن میں خدا کے ذکر و فکر میں غرق رہے۔ اعتکاف میں جماع کرنا اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے ہوں کہ ہو یا رات کو عورت کو بغیر اجازت مرد کے اعتکاف جائز نہیں آجکل یہ فعل نبوی کا بہت ہی کم رواج ہو گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دین غیرت مذہب کمزور ہو گیا ہے۔ ہر ایک شخص مفتی اور شیخ طریقت بذات خود بنا بیٹھا ہے۔ کوئی کسی کی نہیں سنتا اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ آمین۔

شب قدر یعنی ۲۷ ماہ رمضان کو رات بھر جاگنا اور خدا کے ذکر و فکر اور نوافل میں مصروف رہنا ہزار مہینوں کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس رات میں جاگنے کی کوشش کرنی چاہیئے مگر افسوس ہے کہ لوگوں کو شب بیداری کا شوق کم ہو گیا ہے ہاں فضول کاموں میں ضرور شب بیدار دیکھے گئے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی عبادت اور ریاضت میں پہلے درجے کے سست ہو گئے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ ہدایت بخشے

الغرض: روزے میں بیشمار فضائل و فوائد ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے سمجھ عطا فرمائی ہے وہ ماہ رمضان میں خوش و خرم نظر آتے ہیں۔ والنعم ما قیل

ہو کیوں نہ روزہ داروں کو فرحت حصول آج	حد سے فزوں ہے رحمت حق کا نزول آج
بعدہ رکھو تمام زبر رکھو بندگی کرو	یا رو یہ مغفرت ہوتی ہے دولت حصول آج
روزہ نہیں ہے تحفہ یہ درد گار ہے	ملتے ہیں روزہ داروں کو جنت کے پھول آج
ہر جا میں طائروں میں یہ گلزار خلد کے	روزہ رکھے گی امت حضرت رسول آج

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۷۰)

Marfat.com

خُطْبَةُ الْاُوْلٰی نمبر ۳۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِكِ الدَّیَّانِ الْقَوِیِّ السُّلْطَانِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ

الَّذِیْ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَانٍ اَحْمَدُهٗ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَاَشْکُرُهٗ

فِی السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ

لَهٗ شَهَادَةً خَالِصَةً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا

وَنَبِیَّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ

بِالْهُدٰی وَالْبَیَانِ مَعَاشِرَ الْحَاضِرِیْنَ اَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ قَدْ

عَزَمَ عَلَی الْاِنْصِرَافِ اَیْنَ الْعُیُوْنُ الْبَاکِیَةُ وَاَیْنَ

الْقُلُوْبُ الْخَاشِعَةُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الدَّیَّانِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا

مَوْعِظَةً فِی الْقُرْاٰنِ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ فَاِنَّ شَهْرَ

رَمَضَانَ قَدْ دَنٰی وَقْتُ رَحِیْلِهٖ وَفِرَاقِهٖ

وَلَمْ یَبْقَ عِنْدَکُمْ اِلَّا کَضَیْفٍ طَارِقٍ اَوْ حَبِیْبٍ

مُفَارِقِ الْاٰنَ فِرَاقُ الْاَحْبَابِ مُرُّ الْمَذَاقِ فَاَيْنَ مَنْ كَثُرَ
فِيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فَقَدْ دَبَّ الصَّآئِمُوْنَ وَخَسِرَ الْمُبْطِلُوْنَ فَوَدِّعُوْا
شَهْرَكُمْ بِالزَّفَرَاتِ وَالْعَبَرَاتِ السَّوَاكِبِ وَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ وَ
الْعِتْقِ مِنَ النِّيْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَارَ الْقُلُوْبِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرًا فِيْهِ
لَيْلَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ اَلْوِدَاعُ اَلْوِدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ لَيَالِي الرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ التَّسْبِيْحِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْخَيْرَاتِ وَالْبَرَكَاتِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
شَهْرَ الصَّدَقَاتِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَالتَّسَابِيْحِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا شَهْرَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ قَابِلٍ
اِسْتَقْبَلْنَاهُ وَيَا خَيْرَ رَاحِلٍ وَّمُسَافِرٍ عَنَّا وَدَّعْنَاهُ ط اَلْوِدَاعُ

اَلْوِدَاعُ یَا شَہْرَ رَمَضَانَ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ

اکتیسواں وعظ دربیان عشرہ اخیر ماہ رمضان

حضرات اللہ تبارک و تعالے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینٰت من الھدی والفرقان یعنی رمضان کا مہینہ ایسا ہے کہ جس میں قرآن مجید نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور جس میں ہدایت و امتیاز حق و باطل کے صاف صاف حکم ہیں۔ غرض اے مسلمانو اللہ تعالے کی عنایت سے اس ماہ مبارک کا وہ عشرہ شروع ہو گیا جس کی فضیلت اور عظمت ماہ مبارک کے تمام دنوں کی نسبت اعلیٰ و افضل احادیث صحیحہ میں وارد ہوئی ہے۔ اور جس کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس عشرہ میں اللہ تعالے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اسی عشرہ میں لیلۃ القدر ہے جس کی فضیلت میں قرآن مجید کی پوری ایک سورہ نازل ہوئی ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتی مطلع الفجر

اور اسی عشرہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے بیسواں روزہ مسجد قدس میں افطار فرما کر پھر وہاں سے باہر نہ نکلتے تھے، عید کا چاند دیکھ کر پھر اپنے دولت سرا میں تشریف لاتے تھے، غرض یہ پورا عشرہ آپ کا مسجد اقدس ہی کے اندر صرف ہوتا تھا۔ پھر جو جو عبادتیں آپ اس زمانے میں کرتے تھے، ان کی کیفیت نہ بیان ہو سکتی ہے نہ لکھی جا سکتی ہے۔

حضرات! یہی وہ عشرہ ہے جس میں جبرائیل علیہ السلام حضور نبوی میں آ کے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے مسلمانو! دور کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام رسول خدا صلے اللہ

Marfat.com

علیہ و آلہ وسلم کو سناتے تھے، اور ایک دفعہ رسولخدا صلعم جبرائیل علیہ السلام کو سناتے تھے، غرض ہر سال اسی اخیر عشرہ میں یہ دورہ ہوتا تھا۔ اور جس قدر قرآن مجید اسوقت تک نازل ہو چکا ہوتا، وہ سب پڑھا جاتا تھا۔ اگر نازل شدہ قرآن کا کوئی حصہ جبرائیل نہ پڑھتے تھے تو سمجھ لیا جاتا تھا کہ وہ حصہ بلنسوخ ہو چکا ہے۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبھی کبھی اس دور میں بعض بعض صحابہ کو بھی شریک کر لیا کرتے تھے چنانچہ جب آپ کی عمر مبارک کا آخری رمضان آیا تو آپ نے بجائے دس دن کے بیس دن اعتکاف کیا۔ اور قرآن مجید کے دور کیلیے جب جبریل علیہ السلام آئے تو آپ نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شریک کیا۔ یہی وجہ تھی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نے اپنے عہد خلافت میں ان کو کتابت قرآن مجید کے لئے منتوب کیا۔

حضرات! اعتکاف کیسی عمدہ عبادت ہے اسلام کے سوا کوئی اور مذہب نہیں دکھلا سکتا کہ اس نے دین و دنیا کو ایک جگہ جمع کر دیا ہو کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں ایک دنیا دار باوجود دنیا داری کے زاہد عبادت گذار بھی کہا جا سکے۔ یہ توسط و اعتدال اسلام کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اسلام کی ان پسندیدہ عبادتوں میں سے جن پر عمل کرنا دوسرے مذاہب میں سوا تارک الدنیا عزلت گزیں لوگوں کے اور کسی کے امکان میں نہ تھا۔ اعتکاف ہی ہے مگر افسوس کہ اس زمانہ میں یہ سنت بالکل معدوم ہوتی جاتی ہے، بڑے بڑے شہروں میں جہاں لاکھوں مسلمان رہتے ہیں، شاذ ہی دو ایک آدمی اس سنت کو ادا کرتے ہوں۔ کیا اگر پورے دس روز کی مہلت نہیں مل سکتی۔ تو اس عشرے میں ایک دن کی بھی فرصت اعتکاف کے لئے نہیں نکالی جاتی؟

مجھے امید ہے کہ جو برادران اہل اسلام پورے عشرہ کی مہلت نہ پاتے ہوں، وہ ایک دن یا دو دن یا چار دن جس قدر مہلت پائیں اس سنت کو ادا کرنے کی طرف توجہ کریں گے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ اعتکاف کیلیے صوم شرط ہے اس لئے ایک دن سے کم اعتکاف ان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ انہیں کچھ شرم نہیں آتی کہ ماہ رمضان میں بے تامل علانیہ گھروں میں خصوصاً اور بازاروں میں عموماً کھانا کھاتے اور بے دھڑک حقہ وغیرہ پیتے ہیں اس سے زیادہ اسلام کی توہین اور مسلمانوں کی دل آزاری کیا ہوگی۔

مجھے اکثر غیر اقوام کے شرفا اور مہذب لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہیں نے دیکھا کہ جب ماہ رمضان میں کسی مسلمان سے ملتے ہیں، تو اس کے سامنے کھانے پینے سے بہت پرہیز کرتے ہیں

سمجھتے ہیں کہ اس میں اس کی دل آزاری ہوگی، اور اس مبارک مہینے کی جس کی عظمت انکے یہاں بہت کچھ ہے توہین ہوگی۔ مگر معلوم نہیں کہ ان مسلمانوں کو کیا ہوگیا ہے جنہیں اتنا بھی خیال نہیں آتا، اگر تم روزہ نہیں رکھتے، تو اپنے گھر میں خلوت میں بیٹھ کر منہ کالا کیا کرو، اسکی کیا ضرورت ہے کہ تم اور مسلمانوں کا دل دکھاؤ۔ اللہ تعالیٰ ان نام کے مسلمانوں کو سچا مسلمان بنائے اور صراط مستقیم پر قائم رکھے، اور ماہ رمضان کی فضیلت و برکت ان کے دلوں کو اور سینوں میں جاگزین ہو کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

سلطاں زماں حضرت ماہ رمضان ہے — کیا شان ہے کیا شوکت ماہ رمضان ہے
دربند ہیں دوزخ کے تو جنت کے کھلے ہیں — دیکھو تو عجیب برکت ماہ رمضان ہے
پیغمبر برحق نے کہے اس کے بہت وصف — قرآن میں لکھی مدحت ماہ رمضان ہے
اک فرض ادا ہووے تو ستر کا ملے اجر — مرغوب خدا طاعت ماہ رمضان ہے
کچھ فرض سے کم اس کو نہ رتبے میں سمجھنا — جو تم نے پڑھی سنت ماہ رمضان ہے
قرآں کا نزول اس میں اسی میں ہے شب قدر — کیا رتبہ کیا عزت ماہ رمضان ہے
ہر صائم عاصی کی شفاعت یہ کریگا — کیا مل علی ہمت ماہ رمضان ہے
ہو کر کے سپر آتش دوزخ سے بچائے — دن حشر کے یہ شفقت ماہ رمضان ہے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۲۰۱)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۳۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ

بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ
اَعْمَالِنَا وَمَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ
لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ
سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ
بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَ
لَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط
فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط وَ
عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ
خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ

Marfat.com

الرَّحِیْمِ ط شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ

وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ

فَلْیَصُمْهُ ط وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ

اُخَرَ ط یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا

الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ٥

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ

الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ

یَرْشُدُوْنَ ٥ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ

هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ

تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ ج

فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ وَکُلُوْا

وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ

الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ وَلَا

Marfat.com

تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

تینیسواں وعظ دربیان فضائل ماہ رمضان

اے عزیزو سنو کہ بے قرآن
حق کو پاتا نہیں ہے انسان
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
ان پہ نیکی کا کچھ اثر ہی نہیں!
ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
اس سے ملتا ہے خالق اکبر
کوئے حق میں یہ کھینچ لاتا ہے
پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے!
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینے کو خوب صاف کرتا ہے!
راہ نیکی کی یہ دکھاتا ہے
کجروی سے یہی بچاتا ہے
شرک کو دل سے دور کرتا ہے
کبر و نخوت کو چور کرتا ہے
سینے میں نقش حق جماتا ہے
دل سے غیر خدا اٹھاتا ہے
بحر حکمت ہے یہ کلام تمام
عشق حق کا پلاتا ہے یہ جام
دل کے اندھوں کی ہے دوا یہ ہی
سرمہ ہے بس خدا نما یہ ہی
اس کے منکر جو بات کہتے ہیں
سر بسر واہیات کہتے ہیں
دل سے حق کو بھلا دیا ہیہات
دل کو پتھر بنا لیا ہیہات

مفسرین نے لکھا ہے کہ قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر رسول اللہ صلعم کی نبوت کے پہلے رمضان میں پورا نازل ہو گیا تھا۔ اور وہاں سے وقتاً فوقتاً بحسب ضرورت رسول اللہ صلعم پر نازل ہوتا رہا۔ غرض یہ وہ مہینہ مبارک ہے کہ جس میں تمہارے مذہب کی بنیاد قائم ہوئی۔ کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید جو دین اسلام کی بنا ہے اسی مہینے میں نازل ہوا۔ اس سے زیادہ باعظمت زمانہ اور کون ہوگا۔ اسلئے تمہیں چاہیے کہ ہر سال اس مہینے میں خدا کی عظیم الشان نعمت کو یاد کرکے اس کی شکر گذاری کیا کرو۔ اور جو طریقہ عزسجانہ نے اپنی شکر گذاری کا بتایا ہے اس پر دل و جان سے عامل رہو چنانچہ اس نے اپنی شکر گذاری کا طریقہ اس مہینے میں یہ قرار دیا ہے۔

Marfat.com

یعنی جو شخص تم میں سے اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ اس مہینے میں روزے رکھے پس اگر تم نے اس مہینہ کو پایا۔ اور بغیر عذر شرعی تم نے روزہ نہ رکھا۔ تو تم نے خدا کی اس نعمت کی سخت ناشکری کی، اور اس ربانی فرمان کی مخالفت سے تم اس قابل نہ رہے کہ اپنا نام (جو درحقیقت ننگ اسلام ہے) مسلمانوں کے مقدس گروہ کی فہرست میں دکھاؤ۔ اللہ تبارک و تعالے قطعی حکم دے چکا ہے اسلامی شریعت کا ہر بالغ و عاقل مسلمان مرد اور حیض و نفاس سے پاک عورت پر روزے کی فرضیت کا اعلان ہو چکا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ تم مسلمان ہو کر روزہ نہ رکھو دیکھو اسلام کا دعوی کرنا اور پھر کھلم کھلا اسلامی احکام کی مخالفت کرنا اسلام کی بڑی توہین ہے۔

روزہ رکھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے پس روزہ اسی کو کہتے ہیں کہ تم رات کو اپنے دل میں یہ نیت کر لو کہ میں محض اللہ تعالے کی خوشنودی کیلئے کل روزہ رکھونگا۔ پھر صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کوئی چیز دوا یا غذا اپنی خواہش کی نہ کھاؤ، اور نہ پیو اور اپنی بیبیوں کے ساتھ استراحت بھی نہ کرو۔ جب غروب آفتاب ہو جائے فوراً روزہ افطار کرو، پھر صبح کاذب تک خوشی سے کھاؤ پیو آرام کرو، دن کے وقت قصداً اگر اس کے خلاف کرو گے تو روزہ جاتا رہیگا، بعض صورتوں میں کفارے کے ساتھ روزے بھی رکھنے پڑیں گے، ہاں بھولے سے معاف ہے۔

افسوس ہے کہ آجکل مسلمانوں کو اپنے دین کی محبت اور اپنے منعم حقیقی کی اطاعت کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ خداوندی احکام اور ربانی فرامین کی اتنی بھی وقعت نہیں کرتے جتنی ایک رعایا اپنے دنیاوی بادشاہ کی وقعت کرتی ہے جن لوگوں کو مال کی طرح مذہب بھی میراث میں ملا ہے، وہ مذہب کی کیا قدر جانیں؟

بڑی غیرت اور شرم کی بات ہے کہ مشرک اور کافر اپنے معبودان باطل کی اطاعت میں ایسے سرگرم اور ہم اپنے معبود حقیقی کی فرمانبرداری سے ایسے بیزار ہمیں اس سے بھی غیرت نہیں آتی۔ کہ ہماری ان نافرمانیوں اور بدکاریوں کا نہایت قبیح اور برا اثر ہمارے سچے اور پیارے مذہب اسلام پر پڑ رہا ہے غیر مذاہب والوں کو ہماری یہ حالت دیکھکر اسلام سے نفرت ہوتی جاتی ہے افسوس ہے کہ ہم بجائے دین کی خدمت کرنے کے اس میں رخنہ اندازی اور داغ لگانا چاہتے ہیں ایک نے اسلام کے نام کو روشن کر دیا، اور ایک ہم ہیں کہ اسلام کے نام کو مٹاتے ہیں اور ہم سے تو غیر اقوام بھی نفرت کرتی ہیں اللہ تعالے ہم سب مسلمانوں کو رشد و ہدایت بخشے۔ آمین ثم آمین

الغرض اب میں آیت زیر بحث کا ترجمہ کر کے وعظ کو ختم کرتا ہوں، اللہ تبارک و تعالے

Marfat.com

اپنی کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینٰت من الھدیٰ والفرقان یعنی رمضان کا مہینہ ایسا ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے، اور جس میں ہدایت وانتیاز حق وباطل کے صاف صاف حکم ہیں فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ یعنی پھر جو شخص تم میں سے یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے ومن کان مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر یعنے اور جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو، تو لازم ہے گنتی دوسرے دنوں سے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تم پر آسانی کرنی اور نہیں چاہتا سختی کرنی ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون یعنے اور تاکہ تم گنتی پوری کرو، اور بڑائی کرو اللہ کی اس بات پر کہ تم کو سیدھی راہ دکھلائی اور تاکہ تم احسان مانو واذا سالک عبادی عنی فانی قریب یعنی اور اے محمد جب پوچھیں تجھ سے میرے بندے میری بابت تو کہدے کہ میں پاس ہی ہوں اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنے قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا کہ جب مجھ سے دعا کرتا ہے فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی یعنے تو چاہئے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں لعلھم یرشدون تاکہ وہ سیدھا راستہ پائیں احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الیٰ نسائکم یعنی حلال کردیا گیا تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں پاس جانا اپنی بیویوں کے ھن لباس لکم وانتم لباس لھن وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم اللہ تعالیٰ نے معلوم کیا کہ تم چوری سے اپنے نقصان کرنے تھے فتاب علیکم وعفا عنکم تو اس نے معاف کیا تم کو اور درگذر کی تم سے فالئٰن باشروھن تو اب تم ہمبستر ہو لیا کرو ان عورتوں سے وابتغوا ما کتب اللہ لکم اور چاہو جو اللہ نے لکھدیا تمہارے لئے وکلوا واشربوا حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر اور کھاتے پیتے رہو، یہانتک کہ صاف نظر آنے لگے تمہیں صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے ثم اتموا الصیام الی اللیل پھر پورا کرو روزوں کو رات تک ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المسٰجد اور نہ ہمبستر ہو ان سے درانحالیکہ تم اعتکاف بیٹھے ہو مسجدوں میں تلک حدود اللہ فلا تقربوھا یہ اللہ کی حدیں ہیں، تم ان کے نزدیک بھی نہ جاؤ۔ کذٰلک یبین اللہ اٰیٰتہ للناس لعلھم یتقون ۝ اسی طرح صاف صاف بیان کرتا ہے اللہ اپنی نشانیوں لوگوں کے لئے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں،

حضرات! یہ جمعہ مبارک ماہ رمضان کا آخری جمعہ ہے جس کے آنے سے ماہ رمضان کے تمام ان فضائل وبرکات کا خاتمہ ہوجاتا ہے جسکی تفصیل مفصلہ ذیل اشعار سے ہوتی ہے۔

افسوس تو رخصت ہوا ماہ مبارک الوداع ۔۔۔ رو رو کے دل نے یوں کہا ماہ مبارک الوداع

مدت سے تھے ہم منتظر شکر خدا آیا تو پھر ۔۔۔ پر حیف جلدی چلدیا ماہ مبارک الوداع

Marfat.com

تجھ میں اک شب قدر تھی صدہا مہینوں سے بھلی | صل علیٰ، صل علیٰ ماہ مبارک الوداع
قرآن بھی نازل ہوا ہم کو شرف حاصل ہوا | اے وائے ہیں غافل رہا ماہ مبارک الوداع
جنت کے دروازے کھلے دوزخ کے دروازے بند تھے | خالق کی کیا کیا تھی عطا ماہ مبارک الوداع
دوزخ کے اندر بالیقین تھا قید شیطان لعین | مومن عذابوں سے رہا ماہ مبارک الوداع
پڑھتے تھے قرآن روز و شب گنتے تھے سبحان لوگ سب | ہر لحظہ تھا فرحت فزا ماہ مبارک الوداع
بچتے تھے عصیاں سے سبھی بہتے تھے سو جاں سے سبھی | یہ تھا عیاں وہ برملا ماہ مبارک الوداع!
پڑھتا تھا سنت کوئی جب یا کوئی پڑھتا مستحب | پاتا ثواب اک فرض کا ماہ مبارک الوداع!
جو فرض ادا تجھ میں کرے اجر اس کو ستر کا ملے | تھا یمن رحمت سے بھرا ماہ مبارک الوداع
جو منہ میں ہر صائم کی بو آتی ہے وہ اللہ کو! | ہے مشک سے بھی کچھ سوا ماہ مبارک الوداع
اب کوچ ہے پیش نظر آنکھوں میں اشک آنے ہیں بھر | کرتا ہے دل آہ و بکا ماہ مبارک الوداع
رخصت ہے ہے دل پر الم فرقت سے جاں پر بخت غم | شدت سے ہے رنج و عنا ماہ مبارک الوداع
تو ماہ ہے استغفار کا اور طاعت غفار کا | کچھ بھی نہ ہم سے ہو سکا ماہ مبارک الوداع

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۳۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

Marfat.com

شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ومن یهده الله فلا
مضل له ومن یضلله فلا هادی له ونشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شریک له ونشهد ان سیدنا و
مولنا وشفیعنا محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق
بشیرا ونذیرا بین یدی الساعة من یطع الله ورسوله
فقد رشد ومن یعصهما فانه لا یضر الا نفسه ولا یضر
الله شیئا ط الم تر ان الله یسبح له من فی السموت والارض
والطیر صفت کل قد علم صلوته وتسبیحه والله علیم
بما یفعلون ۝ ولله ملک السموت والارض والی الله
المصیر ۝ الم تر ان الله یزجی سحابا ثم یؤلف بینه
ثم یجعله رکاما فتری الودق یخرج من خلله و
ینزل من السماء من جبال فیها من برد فیصیب
به من یشاء ویصرفه عن من یشاء یکاد سنا

Marfat.com

بِرَقِہٖ یَذْہَبُ بِالْاَبْصَارِ ہ یُقَلِّبُ اللّٰہُ الَّیْلَ وَالنَّہَارَ اِنَّ فِیْ
ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ہ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ
تَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ
بِمَآ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ ط بَلْ ھُوَ شَرٌّ
لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

تینتیسواں وعظ در بیان زکوۃ

حضرات! اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ مال خرچ کرنے کا ذکر فرماتا ہے۔ اور جو لوگ خرچ کرنے میں بخیلی کرتے ہیں ان کی سزا بیان کر کے ڈراتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے جو لوگ مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بخیلی کرنا ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ ہرگز ایسا نہیں ہے بل ھو شر لھم بلکہ وہ تو ان کے حق میں بہت برا ہوگا (کیونکہ) سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمۃ عنقریب وہ مال جس میں بخل کیا ہے قیامت کے دن طوق بنا کر بخیلوں کے گلے میں ڈالدیا جائیگا۔

مسلمانو! طوق کے لفظ سے کوئی صاحب وہ طوق نہ سمجھ لیں جو زیوروں میں داخل ہے اور اس سے خوش نہ ہو جائیں کہ طوق بنا کر پہنایا جائیگا تو اور بھی اچھا ہوگا کہ وہاں بھی کل مال حفاظت کے ساتھ گلے میں زیور رہے گا۔ نہیں بلکہ طوق کا مطلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔ جس کو خدا مال دے اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو وہ مال قیامت کے دن اس کے لئے ایک سانپ بنایا جائیگا جس کی دونوں آنکھوں پر سیاہ نقطے ہونگے اور یہ سانپ بطور طوق اس کے گلے میں ڈال دیا جائیگا۔ اور اس کے منہ کو دونوں طرف سے پکڑ کر ہمیشہ کاٹتا رہے گا (اللھم احفظنا)

Marfat.com

یاد رہے کہ زکوٰۃ کو بھی صدقہ کہتے ہیں، اس لئے کہ زکوٰۃ کا دینا دلیل ہے دینے والے کے صدق کی صحت ایمان کے دعویٰ میں یعنی زکوٰۃ دینے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دینے والے کے ایمان کے صحیح ہونے کا دعویٰ سچا ہے اگر وہ دعویٰ کرے کہ میں پورا مسلمان اور با ایمان ہوں تو یہ دعویٰ اس کا سچ ہے۔ اور اگر زکوٰۃ نہ دینے والا ایسا دعویٰ کرے تو اس کا یہ دعویٰ محض زبانی جمع خرچ ہے۔

الغرض، جس طرح زکوٰۃ دینا سچے ایمان کی دلیل ہے ویسا ہی بخیلی بے ایمانی کی نشانی ہے چنانچہ ذیل کی احادیث صحیحہ اس دعوے کے ثبوت میں شہادت دیتی ہیں۔

(۱) ترمذی میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان والے میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں ایک بخل اور دوسری بد خلقی

(۲) ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بخیلی اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔

(۳) ترمذی میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخیل بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس حدیث کا ترجمہ فارسی زبان میں شیخ سعدی نے اپنی مشہور کتاب کریما میں کیا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

بخیل ار بود زاہد بحر و بر　　بہشتی نباشد بحکم خبر

(۴) صحیح بخاری میں ہے کہ ابوذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا، آپ کعبہ مکرمہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھ کو دیکھ کر آپ فرمانے لگے کہ پروردگار کعبہ کی قسم، وہی لوگ نقصان پانیوالے ہیں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہ کون لوگ ہیں ارشاد فرمایا کہ جن کے پاس مال زیادہ ہو، مگر ہاں جو اس مال آگے اور پیچھے سے اور دائیں اور بائیں سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ اور ایسے بہت کم لوگ ہیں

کہتے ہیں کہ کسی نے شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سنت کیا ہے؟ فرمایا کہ دنیا کا ترک کرنا پھر پوچھا کہ زکوٰۃ کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا کہ کل مال کو اللہ کی راہ میں دے دینا سائل نے متعجب ہو کر کہا کیا یہ ٹھیک نہیں کہ پانچ درہم دو سو درہموں سے دیئے جائیں (جیسا کہ قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے) فرمایا کہ یہ بخیلوں کیلئے ہے، پھر اس نے پوچھا کہ آپ کے اس مذہب کا امام کون؟ فرمایا کہ ابوبکر صدیق کہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنا تمام مال تصدق کر دیا جن کے پاس صرف ایک کمبل ہی رہ گیا

Marfat.com

تھا پھر اس سائل نے پوچھا کہ آپ اس بارہ میں قرآن شریف سے کوئی دلیل رکھتے ہیں؟ فرمایا ہاں اللہ تبارک وتعالٰے فرماتا ہے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم الآیۃ یعنی اللہ تعالٰے نے مومنوں سے ان کے نفسوں اور مالوں کو مول لے لیا ہے پس جس نے مال کو بیچا اسے اپنے کل مال کا حوالہ کر دینا لازم ہے کیونکہ مال اسم عام ہے۔

اللہ اکبر: بزرگان دین کے کیسے کیسے گہرے خیالات ہیں کہ وہ عوام الناس کے لئے ایک زندہ مثال اور نمونہ چھوڑ گئے ہیں، اللہ تعالٰے مسلمانوں کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

الغرض دینی خرابی کے علاوہ دنیوی نقصانات بھی جو بخیلی سے ہوتی ہیں بہت اور بکثرت ہیں۔ اور خیرات وزکوۃ سے جو برکتیں ہوتی ہیں وہ بھی بیحد وبیشمار ہیں۔ لیکن مختصر طور پر اس مضمون کی چند حدیثیں حاضرین کی پختگی ایمان کے لئے بیان کیجاتی ہیں۔

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مرفوعًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس مال کی زکوۃ ادا نہیں کیجاتی اور محتاجوں کا حق اس میں ملا ہوا رہ جاتا ہے وہ مال تباہ ہو جاتا ہے اور محتاجوں کا حق اس کا ستیاناس کر ڈالتا ہے۔

(۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک شخص کہیں جنگل میں کھڑا تھا۔ یکایک اس نے ابر میں ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے فلاں شخص (کسی کا نام لیکر) کے باغ میں پانی پہنچا دے (اس آواز کے ساتھ ہی) ابر ایک طرف چلا اور پتھروں کی زمین پر خوب پانی برسا۔ اور وہ کل پانی ایک نالی میں جمع ہو کر ایک طرف کو بہ نکلا وہ شخص بھی یہ تماشا دیکھ کر جدھر پانی جارہا تھا اسی طرف چلا تاکہ معلوم کرے کہ وہ کون خدا کا مقبول بندہ ہے جس کے ساتھ خدا کی اس قدر نوازش ومہربانی ہے۔

الغرض کچھ دور جا کر وہ باغ نظر آیا جس میں پانی جارہا ہے ایک شخص کو دیکھا کہ باغ میں ہر طرف ضرورت کی جگہوں پر پانی پہنچانے کا اہتمام کر رہا ہے۔ اس سے جو نام دریافت کیا تو وہی نام بتایا جو اس نے ابر میں سنا تھا۔ پھر اس باغ والے نے اس شخص سے نام دریافت کرنے کی وجہ پوچھی، تو اس نے ابر کی آواز سننے کا سارا قصہ بیان کر کے اس باغ والے سے پوچھا کہ اس باغ میں کونسی ایسی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے خدا کی ایسی مہربانی ہے؟ باغ والے نے کہا خیر تو پوچھتا ہے تو میں بتلا دیتا ہوں کہ اس باغ میں جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس کی ایک تہائی تو للہ محتاجوں کو دیتا ہوں، ایک تہائی خود کنبے کے ساتھ کھاتا ہوں اور باقی ایک تہائی اسی باغ کی ضرورتوں میں خرچ کرتا

ہوں، یہی وجہ تھی کہ اس باغ میں پیداوار زیادہ ہوتی تھی اور برکت بھی زیادہ اور خود اللہ تعالےٰ کو اسکی آبادی کا خیال رہتا تھا،

الحاصل زکوٰۃ و صدقہ نکالنے سے مال میں اور بھی ترقی اور برکت ہوتی ہے، کوتہ اندیش بخیل جیسا سمجھتے ہیں کہ مال کم ہو جائیگا یہ ان کی یقینی غلطی اور کم فہمی ہے، دیکھئے اس مرض کے حکیم شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کیا ہی خوب نسخہ تجویز فرماتے ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلہ رز را چوں باغباں ببرد بیشتر دہد انگور

حضرات! اول تو اس کا تجربہ ہو چکا ہے کہ زکوٰۃ صدقہ دینے سے مال کبھی کم نہیں ہوتا۔ گو اسوقت ظاہراً کسی قدر نکل جاتا ہے لیکن پھر کسی موقعہ پر اس سے زیادہ آجاتا ہے اور دوسرے اگر بالفرض کم ہی ہو گیا ہے آخر اپنے حظوظ اور لذات میں جو ہزاروں روپیہ خرچ کر ڈالتے ہو وہ بھی تو کم ہی ہوتا ہے، سرکاری ٹیکس اور محصول میں بہت کچھ دینا پڑتا ہے اگر نہ دو تو باغی اور مجرم قرار دئے جاؤ۔ آخر اس میں تو گھٹتا ہے پھر اس کو خدائی ٹیکس سمجھو تیسرے یہ کہ یہاں گو کم ہوتا ہوا نظر آتا ہے مگر وہاں جمع ہو جاتا ہے۔ آخر ڈاکخانہ یا کسی اور بنک میں روپیہ جمع کرتے ہو تمہارے قبضہ سے تو نکل ہی جاتا ہے، مگر اتنا اطمینان ہوتا ہے کہ معتبر جگہ جمع پڑا ہوا ہے نفع بڑھتا ہے، اسی طرح صاحب ایمان کو خداوند جل شانہ کے وعدوں پر اعتماد کر کے سمجھ لینا چاہئے کہ وہاں جمع ہو رہا ہے اور قیامت کے روز اصل مع نفع کے ایسے موقعہ پر ملے گا۔ کہ اس وقت بہت ہی سخت ضرورت ہوگی، اس کے علاوہ مال کی حفاظت کیواسطے چوکیدار نوکر رکھتے ہو، اس کی تنخواہ دینی پڑتی ہے، باوجودیکہ یہ مقدار گھٹ جاتی ہے مگر اس ڈر سے کہ تھوڑی بچت کیواسطے کہیں سارا روپیہ چوری نہ ہو جائے یہ رقم صرف کرنا گوارا کرتے ہو، اسی طرح زکوٰۃ کے ادا کرنے کو مال کا محافظ سمجھو بہت احادیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے مال ہلاک ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روائت ہے کہ میں نے رسول صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس کسی کے مال میں زکوٰۃ مخلوط ہوتی ہے اسے اس مال کو ہلاک کر دیتی ہے (اس کو بخاری نے اپنی تاریخ میں روائت کیا) اور حمیدی نے اس قدر اور زیادہ کیا ہے کہ تجھ پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو اور تو نے اس کو نہ نکالا تو یہ حرام اس حلال کو بھی لے ڈوبتا ہے، پس اپنے مال کی حفاظت کیلئے اس کو چوکیداروں کی تنخواہ ہی سمجھ لیا کرو، علاوہ ازیں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو حاجتمندوں کیلئے کچھ نہ کچھ خرچ کرنا پڑتا ہو، کاش اگر حساب کر کے خرچ کریں تو زکوٰۃ نہائیت سہولت سے ادا ہو جائے،

مسلمانو! زکوٰۃ کے ادا کرنے کیواسطے نہائت ہی آسان علاج ہیں ایک تو یہ کہ بالیقین معلوم

Marfat.com

کہوے کہ ایک روز اس مال کو چھوڑ کر ملک عدم میں جا بسنا ہے اور بعدہ وارث اس مال کو بیدریغ اڑائیں گے۔ اور زکوٰۃ نہ دینے کا مواخذہ میرے سر پر رہیگا، دوسری تدبیر یہ ہے کہ جب کسی فقیر کو جس قدر دے تو ادائے زکوٰۃ کی نیت سے اور اس مقدار کو ساتھ ساتھ لکھتا جائے پس جب سال پورا ہو جائے تو حساب کرے اگر لفافت کی مقدار کم ہو تو باقی ادا کرے۔ اگر زاید ہو تو سال آئندہ کی زکوٰۃ سے محسوب کرے کیونکہ وقت سے پہلے بھی زکوٰۃ کا دینا جائز ہے

مسئلہ:۔ اگر کسی نے فقیر کو بلا نیت کچھ روپیہ دیا۔ بعدہ نیت کی کہ یہ روپیہ زکوٰۃ میں دیا تو وہ روپیہ اگر فقیر کے ہاتھ میں موجود ہے تو یہ نیت درست ہو گی۔ یعنی زکوٰۃ سے اسکا حساب ہو جائیگا۔ وہ محسوب نہ ہوگا۔ (درمختار و فتاوی عالمگیری)

الغرض آدمی کو چاہئے کہ اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ جب میں پیدا ہوا تھا تو میرے پاس کیا تھا؟ ایک بالشت بھر بھی کپڑا نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو پیدا کیا قوت دی، کھانا دیا، دولت اسباب دیا، اور نعمت ایمان بھی عطا کی، علاوہ ازیں سلئے حکم کیا کہ میرے محتاج بندوں پر احسان کیا کو میں اس احسان کے عوض میں تم پر رحمت کرونگا، اور تمہارے مال و اسباب میں ترقی بخشونگا، اور آخرت میں بھی راحت دونگا۔

اب میں آپ کو یہ بتلاتا ہوں کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دیجائے، اس کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا چنانچہ حال ہی کا ایک سچا واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ:۔

شہر دہلی میں ایک دوکاندار کا مال کثیر تجارت کا کسی کے مکان میں رکھا تھا، اور اسکا مالک جامع مسجد میں با انتظار نماز بیٹھا تھا۔ کہ اتنے میں اسکے ملازم نے آکر خبر دی کہ جناب والا اسباب کے مکان میں آگ لگ گئی ہے اسنے جواب دیا کہ اب تو جماعت تیار ہے نماز پڑھ کر آؤنگا تو پھر دیکھا جائیگا جماعت نماز کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا خیر اس نے نہایت ہی اطمینان سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی، اور حسب معمول نماز سے فارغ ہو کر دکان کیطرف گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ صاحب آپ کے جلدی خبر نہ لینے سے سارا مکان جلکر خاکستر ہو گیا۔ اس نے کہا کہ مجھے کامل یقین ہے کہ مکان تو جل گیا ہے لیکن میرا مال نہیں جلا ہو گا۔ کیونکہ میں نے اس مال کی زکوٰۃ گن گن کر پوری دی ہوئی ہے۔ پس جب راکھ وغیرہ کو علیحدہ کرایا گیا تو اس کا مال و اسباب محفوظ نکلا اور کچھ بھی نقصان نہ ہوا مسلمانو! اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ زکوٰۃ دینے والوں کے مال کی حفاظت غیب سے ہوا کرتی ہے۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

Marfat.com

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَ

الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبۂ ثانیہ بخواند خطبۂ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۳۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ

نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ

اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ

لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ

سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ

بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

رَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ

اللّٰهَ شَيْئًا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

Marfat.com

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

چونتیسواں وعظ دربیان زکوٰۃ

حضرات! اللہ تبارک و تعالےٰ اپنے کلام معجز نظام میں ارشاد فرماتا ہے کہ جو لوگ مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بخیلی کرنا ان کے حق میں بہتر ہوگا ہرگز ایسا نہیں ہے، بل هو شر لهم بلکہ وہ ان کے حق میں بہت ہی بدتر ہوگا کیونکہ سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامة عنقریب وہ

مال جس میں بخل کیا ہے وہ قیامت کے دن طوق بنا کر بخیلوں کے گلے میں ڈال دیا جائے گا،

مسلمانو! حدیث میں اس طوق کی اس طرح تشریح آئی ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اٰتاہ اللّٰہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمۃ یاخذ بلھزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک (رواہ البخاری) یعنی بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مال اس کا قیامت کے دن اس کے سامنے گنجا سانپ سیاہ کی شکل میں کر دیا جائے گا، جس کے دو نقطہ ہونگے، وہ قیامت کے دن اس کی گردن میں لپٹ جائے گا اور اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ لے گا پھر پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں،

غرض طوق بنانے کا مطلب یہی ہے، جو اس حدیث سے معلوم ہوا، اور سانپ کی یہ صورت جو اس حدیث میں بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ گنجا ہوگا، اور اس کی آنکھوں پر سیاہ نقطے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت کا سانپ بہت ہی زہریلا اور کئی دنوں تک زندہ رہتا ہے۔

روی ان امرأۃ من اھل الیمن اتت رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم بنت لھا وفی ید بنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال اتؤدیان زکوۃ ھذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللّٰہ عزوجل بھما یوم القیمۃ سوارین من نار قال فخلعتھا الی رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم فقالت ھما للّٰہ ورسولہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم (رواہ النسائی) یعنی نسائی شریف میں مروی ہے کہ ایک عورت یمن کی مع اپنی بیٹی کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے، تو آپ نے پوچھا کہ تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو وہ بولی نہیں آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے عوض میں تم کو قیامت کے دن آگ کے دو کنگن پہنائے تو اس نے دونوں اتار کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے کہ یہ اللہ ورسول کی خوشنودی کے لئے زکوٰۃ میں پیش کئے جاتے ہیں،

عن ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحا فقلت یا رسول اللّٰہ اکنز ھو فقال ما بلغ ان تودی زکوتہ فزکی فلیس بکنز (رواہ ابوداؤد) یعنی ابوداؤد میں ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں کنگن پہنتی تھی تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ بھی کنز ہے (یعنی جو سزا مال کے جمع کرنے کی ارشاد ہوئی یہ بھی اس میں داخل ہے) تو آپ نے جو مال اس حد کو پہنچے کہ اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے، پھر اس کی زکوٰۃ دے دی جائے تو وہ کنز نہیں ہے،

Marfat.com

کتب عمر الی ابی موسی ان یامر من قبلک من نساء المسلمین ان یتصدقن من حلیتھن (کنز العمال)

یعنے کنز العمال میں مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ کو لکھا، کہ تم اپنی طرف کی مسلمان عورتوں کو یہ حکم دو، کہ وہ اپنے زیوروں کی زکوٰۃ دیں

مسلمانو! زیوروں میں کچھ تخصیص نہیں ہے کہ وہ استعمال میں آتے ہوں یا نہیں معلوم ہوا کہ ہر حال میں ان پر زکوٰۃ فرض ہے یہی مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ افسوس ہاکہ آج کل کے نام کے مسلمان زیوروں کی زکوٰۃ دینے کا کوئی نہ کوئی حیلہ بہانہ سوچتے رہتے ہیں جیساکہ کہتے ہیں کہ زیوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے کیونکہ زیور خود بخود گھستے رہتے ہیں جس کے باعث وہ مالیت میں کم ہوتے رہتے ہیں، گویا اس طرح خود بخود ان کی زکوٰۃ نکلتی رہتی ہے،

مسلمانو! یہ خیال محض شیطانی وسوسہ ہے۔ کیونکہ یہ بات کئی وجوہات سے غلط ثابت ہوسکتی ہے۔ اول یہ کہ مسلمانوں کے نزدیک صحیح حدیث کے مقابلہ میں ایسے واہی خیالات کی کیا حیثیت اور قدر ہو سکتی ہے دوم زکوٰۃ کا مصرف دیکھنا چاہیئے کہ کس کو اور کس جگہ زکوٰۃ دینی درست ہے پس شرط تو اس میں بالمفقود ہے کیونکہ زیور تو خود بخود گھستے ہیں اور وہ کمی جو اس میں پیدا ہو جاتی ہے بھلا اس سے کوئی مستفید ہو سکتا ہے، یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک شخص کا کچھ روپیہ دریا میں گر گیا اس نے بہت تلاش کی، لیکن ناکامیاب ہوا، آخر الامر اس نے یہ خیال کر لیا کہ چلو خدا کے نام پر ہی سہی گویا جب ہاتھ نہ لگا تو خدا کا نام یاد آگیا، اللہ تعالےٰ ان رموز لایعنی کو خوب جانتا ہے، خدائے تعالےٰ ان نام کے مسلمانوں کو ہدایت بخشے اور ایسے واہی اور لغو خیالات و وساوس شیطانی سے محفوظ رکھے آمین!

دیکھئے اللہ تبارک و تعالےٰ سورۃ توبہ کے پانچویں رکوع میں ارشاد فرماتا ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ یعنی جو لوگ جمع کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے) فبشرھم بعذاب الیم تو اے محمد صلعم ان کو خوش خبری سنادو دردناک عذاب کی یوم یحمی علیھا فی نار جہنم جس دن وہ مال تپایا جائے گا دوزخ کی آگ میں فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم پھر ان (اموال) سے داغ دیئے جائیں گے ان کے ماتھے اس واسطے کہ جب کسی محتاج کو دیکھتے تھے تو چیں بجبیں ہوتے تھے، اور کروٹیں (اس واسطے کہ تیموں سے پہلو تہی کرتے تھے) اور پیٹھیں (اس واسطے کہ درویشوں سے پیٹھ پھیرتے تھے) اور کہا جائے گا ھذا ما کنزتم لانفسکم کہ یہ ہے (مال) جو تم نے جمع کیا تھا اپنے فائدے کے لئے، آج وہ مال تمہارے ضرر کا سبب ہوا فذوقوا ما کنتم تکنزون پس اب مزا چکھو اس کا جسے تم جمع کرتے تھے

مسلمانو! عذاب دوزخ کوئی معمولی چیز نہیں ہے کہ جیسے یہاں دنیا میں چند یوم تکلیف اٹھائی جاتی ہے اور پھر راحت و آرام ہو جاتا ہے۔ نہیں نہیں عذاب دوزخ نہایت سخت اور بری چیز ہے چنانچہ اس کے ہلکے ہلکے عذاب کا بیان کیا جاتا ہے

کہتے ہیں کہ دوزخ میں ہلکے سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا چنانچہ مفاتیح الغیب میں ہے کہ عثمان بن مظعون نے کہا کہ میں ابتدائے حال میں اسلام نہ لایا تھا مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیا کے سبب سے میرے دل میں ایمان قرار نہ پکڑتا تھا یہاں تک کہ میں ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس وقت آیت ان اللہ یامر بالعدل والاحسان نازل ہوئی جس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالٰے عدل اور احسان کا حکم کرتا ہے۔ تب میرے شبہات اس سے زائل ہو گئے اور میں نے دین اسلام کی تصدیق کی پھر میں ابو طالب کے پاس گیا اور میں نے اس کو خبر دی اس نے کہا یامعشر قریش اتبعوا ابن اخی ترشدوا ولئن کان صادقا او کاذبا فانہ یامرکم بمکارم الاخلاق اے قریش کی جماعت! میرے بھتیجے کی پیروی کرو تم ہدایت پاؤ گے، خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا وہ تم کو حکم نہیں کرتا مگر نیک اخلاق سے، مسلمانو جب رسول اللہ صلعم نے اپنے چچا سے اس قدر ہمدردی دیکھی تو آپ نے یا عماہ اتامر الناس ان یتبعونی وتدع نفسک۔ یعنے اے چچا تو لوگوں کو تو یہ حکم کرتا ہے کہ میرے بھتیجے کی پیروی کرو لیکن اپنے نفس کو چھوڑ دیتے ہو، ولنعم ما قیل

ایک دن فرمایا اس سے اے چچا! جو کرو تم بھی شہادت کو ادا!
میں تمہارے واسطے پیش خدا ہوں شفاعت خواہ در روز جزا
بولے وہ جو راز ہو میرا یہ فاش قوم طعنے سے کرے گی دل خراش
ہوں گا میں رسوا بر قوم عرب یہی ہے انکار کا میرے سبب

غرض یختار النار علی العار ابو طالب نے عار کے سبب آگ کو اختیار کیا

مسلمانو! حدیث شریف میں ہے اھون الناس عذابا ابو طالب یعنی سب آدمیوں سے نہایت ہی ہلکا عذاب ابو طالب ہے اور اس عذاب کا حال سنیئے، وہ عذاب یہ ہے۔ کہ اس کے پاؤں میں آگ کی دو جوتیاں ہیں جن سے اس کا دماغ ابلتا ہے،

مسلمانو! غور کرنے کا مقام ہے کہ ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا، اس واسطے اسے دوزخ نصیب

نوٹ :- بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو طالب اسلام لے آئے تھے اور وہ مومنین سے ہیں، تمام صوفیائے کرام اور اکثر محققین کا یہی مذہب ہے مولانا جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس ... موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ مصنف۔

چچا چونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہایت اچھا سلوک کیا کرتا تھا، اس واسطے اسے تمام دوزخیوں سے نہایت ہی ہلکا عذاب ہوگا پس جب ہلکے سے ہلکے عذاب کا یہ حال ہے کہ دماغ ہانڈی کی طرح جوش مارتا ہے، تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیئے کہ کیسے ہوگا اللھم احفظنا۔

مسلمانو! جو شخص اپنے مویشی کی زکوٰۃ نہیں دیتا، قیامت کے دن وہ اپنے مویشیوں سے روندا جائے گا چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل لا تؤدی فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر یستن علیہ بقوائمہا واخفافہا ولا صاحب بقر لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ بقوائمہا ولا صاحب غنم لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا لیس فیہا جماء ولا منکسر قرنہا الخ (رواہ مسلم)

یعنی مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں جس نے ان کا حق ادا نہ کیا یعنی ان کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی مگر قیامت کے دن وہ اونٹ جتنے کبھی تھے ان سے زیادہ ہو کر آئیں گے یعنی شمار میں زیادہ ہوں گے۔ یا طاقت اور جسم میں اور انکا مالک سامنے میدان میں بیٹھے گا۔ اس طرح کہ وہ اونٹ اس پر دوڑ کر اپنے پاؤں اور تلیوں سے کچلیں گے۔ اور کوئی ایسا گائے بیلوں کا مالک نہیں جو ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا۔ مگر وہ گائے بیل جتنے کبھی تھے ان سے زیادہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گے اور ان کا مالک سامنے میدان میں بیٹھے گا اس طرح کہ گائے بیل اپنے سینگوں سے اسکو ماریں گے اور اپنے پاؤں سے اس کو روندیں گے اور کوئی مالک بھیڑ بکریوں کا ایسا نہیں جو ان کی ذات نہیں دیتا مگر وہ بھیڑ بکریاں جتنی کبھی تھیں۔ ان سے زیادہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گی اور ان کا مالک سامنے میدان میں بیٹھے گا۔ اس طرح کہ وہ اسکو اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ اور اپنے کھروں سے اسکو روندیں گی کوئی ان میں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں :۔

حضرات مویشیوں کی زکوٰۃ نہ ادا کرنیکا یہ حال ہے غرض یہ عذاب اور تکلیف کوئی چند روز نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے اور مال و زیورات کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے ایک نہایت ہی زہریلا سانپ بنکر بخیلوں یعنی زکوٰۃ و خیرات نہ دینے والوں کے گلوں میں ہمیشہ لپٹا ہوا کاٹتا اور ڈستا رہے گا بخیل خواہ کتنا ہی زہد و ورع میں شہرہ آفاق ہو جائے۔ لیکن جب تک شریعت کے

Marfat.com

مطابق اپنے مال وزر اور مویشی وغیرہ سے زکوٰۃ ادا نہ کرے گا وہ ہرگز بحکم حدیث جنت میں داخل نہیں ہوگا چنانچہ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

رہی یہ بات کہ بخیلی کیا چیز ہے۔ شریعت میں بخیلی اس کو کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مال میں جو جو حق واجب کر دیا ہے۔ ان حقوق کو ادا نہ کرے۔ اور مال کے متعلق جو حقوق ٹھہرائے گئے ہیں وہ دو قسم کے ہیں (۱) معین (۲) غیر معین

زکوٰۃ معین حق ہے جو خاص شرائط اور خاص مقدار سے مقرر ہے۔ اور غیر معین میں کوئی خاص شرط نہیں اور نہ ہی خاص وقت مقرر ہے مثلاً خیرات وصدقات وغیرہ۔ اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کی دستگیری کرنا۔

مسلمانو! اس جگہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض اشخاص کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوا کرتا ہے کہ انبیا علیہم السلام پر کیوں زکوٰۃ فرض نہیں علمائے محققین نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ زکوٰۃ کی وجہ تو گناہوں سے پاک ہونا ہے لیکن انبیاء علیہم السلام تو گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ مگر یہ وجہ بعض طبائع کے نزدیک درست اور صحیح معلوم ہوتی۔ اس لئے کہ زکوٰۃ حق مال ہے خواہ صاحب مال گناہوں سے پاک ہو یا نہ ہو۔ بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے جو میرے فہم ناقص میں آئی ہے کہ انبیا علیہم السلام اللہ پاک کے پورے اور کامل بندے ہیں انکا حال بالکل ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا رقیق (غلام) کا کہ کوئی چیز اس کی ملک نہیں ہوتی۔ اس کے ہاتھ میں جتنا مال آجائے سب اس کے مالک کا ہوتا ہے۔ اسی طرح انبیا علیہم السلام بھی کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے جو کچھ ان کے ہاتھ میں آجائے وہ سب اللہ ہی کا ہے۔ پس جب وہ کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے تو زکوٰۃ کس چیز کی دیں یہی سبب ہے کہ ان کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی اور اسی کی طرف اس صحیح حدیث میں اشارہ ہے۔

یعنی ہم گروہ انبیا کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے۔ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ اسی سبب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال متروکہ سے آپ کی ازواج اور بنات کو حصہ نہیں دیا گیا۔

Marfat.com

الغرض بجز انبیاء علیہم السلام کے ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض ہے پس ہر مسلمان صاحب نصاب کو چاہیئے کہ نہایت خوشی اور فراخدلی سے بصدق نیت اپنے مال سے زکوٰۃ بموجب حکم شریعت ادا کرتا رہے جو کوئی دوزخ کی آگ سے بچانے کے واسطے سپر اور دین و دنیا میں فلاح و بہبودی کا باعث ہو گی اور اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو زکوٰۃ دینے کی توفیق بخشے

اے غنی ہے فرض تیرے مال کی تجھ پر زکوٰۃ
کیوں نہیں کرتا ادا اللہ سے ڈر کر زکوٰۃ

جس طرح کا فرض ہے یہ پنجگانہ کی نماز
فرض ہے ایسا ہی مولا کا تونگر پر زکوٰۃ

دل تونگر کا نہ ہو آلائش باطن سے پاک
دے نہ وہ جبتک بنام خالق اکبر زکوٰۃ

بے نمازی کا سگا بھائی ہے وہ بھی لاکلام
جو ادا کرتا نہیں ہے ہو کہ اہل زر زکوٰۃ

منہ سے تو رکھتے ہیں دعوئ دینداری مگر
مال دار ہو کر نہیں دیتے ہیں لوگ اکثر زکوٰۃ

بلکہ وہ کافر ہے۔ جو چاہے ثواب آخرت
رشوتی، سودی، ڈکیتی مال سے دے کر زکوٰۃ

حق تو ہے یونہی کہ گھر میں سود کا ہے کاروبار
اس حرامی مال سے مقبول ہو کیوں کر زکوٰۃ

سانپ ہو کر طوق سا لپٹے گا آقا کے گلے
گنج وہ جس سے یہاں نکلے نہیں باہر زکوٰۃ

سکہ ہائے سیم و زر دنیا کے ہیں مار سیاہ
اس کے چھوٹنے کے لئے اے یار ہے منتر زکوٰۃ

یوں جو محتاجوں کو دیتے ہو بلا دیئے حساب
کب ادا ہوتی ہے اس خیرات کے اندر زکوٰۃ

حصہ چہلم زر و نقرہ سے اپنے ہر برس
مستحقوں کو دیا کر لئے کرم پرور زکوٰۃ

گو کہ ہر مسکین کو یہ مال دینا ہے روا
لیک افضل ہے کہ پاویں غازی صفدر زکوٰۃ

اور سب درود وظیفے ہیں فقیروں کیلئے
اغنیا کے حق میں ہے ورد سے بہتر زکوٰۃ

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ بخواند خطبہ ثانیہ دیکھو صفحہ ۱۱ و صفحہ نمبر ۲۰

خطبۃ الاولیٰ نمبر (٣٥)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حمید معز مذل کریم ۔ مجید بدیع معید علیم

قدیم سمیع بصیر مرید ۔ شکور غفور صبور کلیم

بری من العیب ستارنا ۔ جری حقیق بوصف قدیم

شہدنا بان لا الٰہ سواہ ۔ شہدنا محمداً رسول کریم

فمن یہدہ اللہ لا یخذل ۔ ومن یخزہ فہو لا یستقیم

فصلوا علیٰ خیر مخلوقہ ۔ محمد شفیع رؤف رحیم

فصلوا علی الاٰل و اصحابہم ۔ نجوم الہدیٰ باہتداء وسیم

فصلوا علیٰ اوّل الاصفیاء ۔ من الصحب بوبکر نور جسیم

فصلوا علی العادل الفارق ۔ عمر مقتدانا بخلق عظیم

غنی سخی دبیر الکتاب ۔ ہو الشیخ عثمان بحر فخیم

علی ہو الختن زوج البتول ۔ علیم وللعلم باب عظیم

وَوَلَدَیْہِ حَسَنَیْنِ الْفَاضِلَیْنِ یَدْ وَفَازَ بِالْفَضْلِ غُسْلَ النَّعِیْم
وَعَمَّیْہِ بِالْفَضْلِ وَالْاِحْتِرَامِ عَلَیْہِمْ رِضَاءُ الرَّحِیْمِ الْکَرِیْم
تَقُوْا وَاسْمَعُوْا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ بِسَمْعٍ صَدُوْقٍ وَقَلْبٍ سَلِیْم
خُذُوْا وَاقْعُدُوْا اَمْرَ خَیْرٍ لَّکُمْ دَعُوْا وَاطْفَؤُا نَائِرَاتِ الْجَحِیْم
بَلِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ لِجُوْالْعُصَاةِ الْاَثِیْم

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

پینتیسواں وعظ در بیان زکوٰۃ

حضرات! اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ جو لوگ مال خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ بخل کرنا ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ بلکہ وہ ان کے حق میں بہت ہی برا ہوگا۔ کیوں کہ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عنقریب وہ مال جس میں بخل کیا ہے۔ قیامت کے دن طوق بنا کر گلے میں ڈال دیا جاوے گا

Marfat.com

مسلمانو! زکوٰۃ کے معنی لغت میں طہارت اور برکت اور بڑھنے کے ہیں، اور اصطلاح شریعت میں اپنے مال کی مقدار معین کے اس جزو کا جس کو شریعت نے مقرر کردیا ہے کسی مستحق کو مالک بنادینا چونکہ اس فعل سے باقی مال پاک ہوجاتا ہے، اور اس میں حق تعالیٰ کی طرف سے برکت عنایت ہوتی ہے، اور اس مال کی دنیا میں بھی ترقی ہوتی ہے، اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کا دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے، اس لئے اس کا نام زکوٰۃ رکھا گیا،

مسلمانو! زکوٰۃ بھی نماز کی طرح تمام انبیاء کی امتوں پر فرض تھی، ہاں اس کی مقدار، اور اس مال کی تحدید میں جس پر زکوٰۃ فرض ہو ضرور اختلاف رہا، اور یہ بھی یقینی ہے، کہ اسلام میں اس کے متعلق بہت آسان احکام ہیں، اگلی امتوں پر اتنی آسانی نہ تھی

غرض! زکوٰۃ بھی نماز کی طرح اسلام کا ایک بڑا رکن ہے، اسی وجہ سے قرآن مجید میں ایک دو جگہ نہیں بلکہ تیس جگہ اس کا ذکر نماز جیسی عظیم الشان عبادت کے ساتھ فرمایا گیا ہے، اور بہت جگہ اس کا ذکر علیحدہ بھی ہے ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں فرض کی گئی، اس کے ادا کرنے والوں کو سچے وعدوں سے عزت دی گئی، اور اس کے ادا سے باز رہنے والوں کو ایسے ایسے سخت عذابوں کی خبر دی گئی، کہ خدا جانتا ہے، ایمان والوں کے دل اس عذاب کے خیال کرنے سے کانپ اٹھتے ہیں، آفرین ان لوگوں کی مردانہ ہمت پر جو اس عذاب کے برداشت کرنے پر تیار ہوگئے ہیں

مسلمانو! شیطان انسان کے دل میں وسوسہ ڈال دیتا ہے، کہ زکوٰۃ دینے سے فقیر ہو جاؤ گے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ سورۂ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا یعنے شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے، اور تم کو بے حیائی کا حکم کرتا ہے اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور برکت کا وعدہ فرماتا ہے، پس اپنے پروردگار حقیقی کے وعدے پر یقین نہ کرنا اور اپنے دشمن کے وعدے کو سچا جاننا بڑی حماقت ہے، پس مومن کامل الایمان وسوسہ شیطانی کی طرف ہرگز التفات نہیں کرتا، جب کہ آدمی فرضیت کے معنی کو بخوبی سمجھے گا یعنی ایک حکم ہے احکام آلٰہی سے، بنا بر اس حکم کی ادا کرنا مجھ پر لازم ہے تو دوسری نیتیں نیست و نابود ہوجائیں گی، اور اس صمد مطلق کی بے پروائی کا معتقد ہوگا، اور جانے گا کہ اتنا مال ہر سال مجھ پر بطور نذرانہ مقرر فرمایا ہے، اور یہ اپنے انعام جلیل القدر کے بڑھانے کی حکمت محض ہے لہٰذا بادشاہ عالی جاہ دست عنایت سے اس کو قبول کر کے بہت سی عنایات فرماتا ہے

غرض! زکوٰۃ کے معنی ہیں بڑھا اور پاک کرنا کیونکہ زکوٰۃ سے فقراء کے حق نکالنے کے سبب سے، مال بڑھتا ہے، اور وہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے چنانچہ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

Marfat.com

صدقۃ تطھرھم وتزکیھم یعنی ان کے مال میں سے زکوۃ لے لے کہ اس کے باعث ان کو پاک و صاف بنادے قد افلح من تزکی یعنے بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا،

حضرات پاکیزگی کی کئی قسمیں ہیں،

اول۔ دل کا کفر و شرک، باطل عقیدوں، بری نیتوں اور برے اخلاق سے پاک ہونا جیسے غل یعنے بدظنی، اور حقد یعنی کینہ، دغابازی حسد اور تکبر وغیرہ

دوم:۔ بدن اور کپڑوں کا نجاستوں سے پاک ہونا، جیسے پیپ، لہو، بول و براز وغیرہ

سوم:۔ بدن کا حدث اور جنابت سے وضو اور غسل کے ساتھ پاک ہونا

چہارم:۔ بدن کی پاکیزگی پیدا ہونے والی چیزوں سے جیسے بغل اور ناف کے نیچے والے بال، ناخن اور میل بدن وغیرہ

پنجم:۔ مال کی پاکیزگی، زکوۃ اور صدقات کے دینے اور سود کا مال مل جانے سے بچانا اور دوسری طرح کے حرام مالوں سے جیسے جوا، زنا کی اجرت یا جو نجس چیزوں کی تجارت سے حاصل ہو،

زکوۃ میں تین طرح کے اسرار ہیں اول:۔ بندوں کو خدا کی محبت کا حکم، اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو خدا کے ساتھ محبت کا دعوی نہ کرتا ہو دعوی محبت کی یہ دلیل ہے، کہ اپنی محبوب چیز کو اس کے حکم پر خرچ کرے

دوم:۔ نجاست بخل سے دل کو پاک کرتا ہے، زکوۃ بخل کی ناپاکی کو دل سے دور کرتی ہے،

سوم:۔ شکر نعمت ہے، زکوۃ نعمت مال کا شکر ہے

دیکھئے۔ اللہ تبارک وتعالے سورہ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم یعنی پھر اگر یہ لوگ توبہ کریں، اور نماز پڑھنے لگیں، اور زکوۃ دینے لگیں، تو ان کی راہ بند نہ کرو ان کو تکلیف نہ دو، بلکہ ان کو چھوڑ دو،

معلوم ہوا کہ جو شخص زکوۃ نہ دیتا ہو وہ اسلام کی امان میں نہیں ہے، اسی سبب سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زکوۃ نہ دینے والوں سے جہاد کیا،

آثار صحابہ

مسلمانو! سب سے بڑا واقعہ زکوۃ کے متعلق جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ خلافت میں بلکہ خلیفہ ہوتے ہی ہوا ہے یہ ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ منکر ہو گئے اور یہ کہنے لگے، کہ زکوۃ صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فرض تھی آپ کے بعد اس کی فرضیت نہیں رہی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان لوگوں کو مرتد سمجھا، اور ان سے اسی طرح جہاد کیا، جیسے مرتدوں سے جہاد کیا جاتا ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں مروی ہے، کہ جب حضرت صدیق

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کا ارادہ کیا، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا، کہ آپ ان لوگوں سے کیوں جہاد کرتے ہیں جس حال میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی لا الٰہ الا اللہ کہہ دے، تو اس کا مال و جان میری طرف سے مامون ہوتا ہے، اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ خدا کی قسم کہ جس نے نماز اور روزہ میں فرق سمجھا، اس سے میں ضرور لڑوں گا، خدا کی قسم اگر وہ اونٹ کا چھوٹا بچہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دیتے تھے، اور مجھ کو نہ دیں گے، تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں سمجھ گیا، کہ اللہ تعالےٰ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات ڈالی ہے پس مجھ کو یقین ہوگیا، کہ یہ حق ہے، اور سنو! قرآن مجید کے کئی مقامات سے زکوٰۃ کی تائید پائی جاتی ہے (۱) اللہ تعالےٰ سورہ بقرہ کے پہلے رکوع میں ارشاد فرماتا ہے ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون یعنی قرآن مجید ان پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھا کرتے ہیں، اور جو ہم نے ان کو دیا ہے، اس سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

یہ آیت قرآن مجید کی ابتدائی آیت ہے، دیکھیے کتنی سخت تاکید ہے، کہ قرآن مجید کی ہدایت سے فیض یاب ہونے کا انہیں لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، جو نماز پڑھتے، اور اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے مال سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یعنی زکوٰۃ دیتے ہیں

(۲) سورہ بقرہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصٰبرین فی البأسآء والضرآء وحین البأس اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون ۰ یعنی نیکی اس کی ہے جو اللہ یگانہ اور یکتا پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پر ایمان لائے، اور فرشتوں کو مانے، اور کتاب جو اللہ تعالےٰ نے آسمان سے نازل کی ہے اور پیغمبروں کو برحق جانے، اور اللہ کی محبت پر اپنے قرابت والوں یتیموں، غریبوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو مال دے، اور غلاموں کے آزاد کرنے میں خرچ کرے، اور نماز فرض کو قائم رکھے، اور وقت سے فوت ہونا جائز نہ رکھے، اور زکوٰۃ مقررہ کو ہمیشہ اپنے مال سے ادا کرتا رہے، اور جب کوئی وعدہ کرے تو اس کو پورا کرے، اور فقر و فاقہ، رنج و بیماری اور لڑائی وغیرہ میں ثابت قدم رہے، پس ان صفات سے موصوف لوگ ہی سچے ایماندار اور پرہیزگار ہیں،

دیکھیے! اس آیت میں سچے ایماندار اور پرہیزگار ہونے کا حصر انہی صفات پر کر دیا ہے،

۳۔ اللہ تعالےٰ سورہ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرًا و

Marfat.com

علانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون یعنی جولوگ اپنے مال کو دن رات، کھلے چھپے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، نہ ان پر خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے،

۴۔ اللہ تبارک وتعالےٰ ارشاد فرماتا ہے واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ (یعنی) اور نماز پڑھا کرو، اور زکوٰۃ دیا کرو، اور یقین کرلو کہ جو نیکی تم اپنے لئے مرنے سے پہلے کرلوگے، اس کے ثواب کو اللہ کے یہاں پاؤ گے (سورہ مزمل)

۵۔ اللہ تبارک وتعالےٰ سورہ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا انفقوا مما رزقنٰکم من قبل ان یاتی یوم لابیع فیہ ولاخلۃ ولاشفاعۃ یعنی اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے، اس سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی، اور نہ کسی کی دوستی اور سفارش کام آئے گی،

۶۔ اللہ تبارک وتعالےٰ سورہ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین یعنی اگر یہ لوگ توبہ کریں، اور نماز پڑھنے لگیں، اور زکوٰۃ دینے لگیں، تو یہ دین میں تمہارے بھائی ہیں معلوم ہوا، کہ جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے، وہ دینی بھائی نہیں ہیں، ذرا غور کرنے کا مقام ہے، کہ نماز کو نہ پڑھنا اور زکوٰۃ نہ دینا (اخوت) اسلام سے باہر نکال دیتا ہے،

غرض! ان مذکورہ بالا آیات کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں جن سے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے ادا کرنے کا تاکیدی حکم اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے، ہر انسان کو لازم ہے، کہ گوش دل سے اس احکم الحاکمین (جس کے سامنے ایک دن ضرور حساب دینے کے لئے کھڑا ہونا ہے) کی آیات اور احکام کو غور سے سنے اور سمجھے، کہ اپنے مال ومتاع سے عام طور پر چالیسواں حصہ جو مال زکوٰۃ دیئے گئے کی نسبت ایک نہایت قلیل مقدار ہے، ادا کرنے سے بل حلال اور پاک ہوجاتا ہے، اور مال بھی خدا کی حفظ وامان میں رہتا ہے علاوہ ازیں اس مقدار کے ادا کرنے سے بفحوائے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا دس گنا اضافہ کرتا ہے برکات وخیرات میں ترقی ہوتی ہے، مار گنج ہونا اور بخیل کہلانا شایان شان ہرگز ہرگز نہیں ہے اس وقت سے پہلے کہ تم بے حس وحرکت ہوجاؤ، ہاتھ پاؤں نہ ہلا سکو، نہ تمہیں گفت وشنید کی طاقت رہے نہ کوئی چیز دیکھ سکو، یہاں تک کہ مکھی کو بھی اپنے بدن سے نہ اڑا سکو، اللہ کی راہ میں خرچ کرو، نہیں معلوم کہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کا مصرف تمہاری مرگ کے بعد کیا ہوگا، نہایت سخت مقام عبرت وحسرت ہوگا، کہ تم دنیائے فانی سے بے زاد راہ سفر کر جاؤ، اور افعال حسنہ کا تحفہ ہمراہ نہ لے جاؤ، کوئی یار ومددگار ہرگز نہ ہوگا، اس لئے نہایت ضروری ہے، کہ اپنی زیست کے چمن میں اعمال حسنہ

کے پودے لگاؤ، تاکہ عاقبت میں ابدالآباد تک ثمر مراد نصیب ہو، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے، آمین!

اے تونگر بعد توحید و فرض نماز کے
تجھ سے پوچھی جائے گی در عرصہ محشر زکوٰۃ

ہے یہاں غافل اگر اس فرض کا تو خیر ہے
ورنہ دکھلائے گی تجھ کو ہاویہ کا گھر زکوٰۃ

زیور و نقدی سے دویں بیبیاں اپنے جدا
مال سے اپنے الگ دیتا رہے شوہر زکوٰۃ

ہے بظاہر آج تو نقصان لیکن اے میاں!
کل منافع تجھ کو دکھلائے گی افزوں تر زکوٰۃ

دیکھ کر جاہ سخی بولیں گے یوں اہل نشور
واہ یہ رکھتی ہے اپنی ذات میں جوہر زکوٰۃ

گو رہیں اہل قلم کی دل لگی کے واسطے
آئے گی بن کر بشکل حور خوش منظر زکوٰۃ

صاحبان سیم و زر کو عالم تقدیر میں
واسطے سندگار کے حق نے دیا زیور زکوٰۃ

نام مشہور کر دیتی ہے صوفی اپنے صاحب کا یہاں
کو بکو، شہر بشہر و کوہ، بحر و بر زکوٰۃ!

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۱)

خُطْبَۃُ الْاُوْلٰی نمبر ۳۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ

Marfat.com

أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ
اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰىنَا وَشَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ
شَيْئًا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ط
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا
تَكْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ط وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا

Marfat.com

فَمَاْوٰهُمُ النَّارُؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ ؕ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؕ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

چھتیسواں وعظ دربیان حج!

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے کہ قربانی کے اونٹوں کو تمہارے

لئے قرار دیا ہے، اللہ کے نام کی نشانیاں، تمہارے لئے اس میں نفع ہے، تو تم ان کے قربانی کرنے پر اللہ کا نام لو کھڑے رکھ کر، پھر جب ان کے پہلو زمین پر گر پڑیں (اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح کیا جاتا ہے اس کا نام نحر ہے، ہاتھ پیر باندھ کر قبلہ رخ کھڑا کر کے سینہ پر کہ جہاں تمام رگیں جمع ہوتی ہیں، نیزہ مارا جاتا ہے، اور تمام خون نکل کر اونٹ کسی پہلو پر گر پڑتا ہے، اس صورت میں ذبح کرنے والے اور اونٹ دونوں کے لئے آسانی ہوتی ہے) تو کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ بے سوال اور سوال کرنے والے محتاج کو، اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے، تاکہ تم شکر کرو، اللہ تک نہ ان قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں، اور نہ ان کے خون، بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے

اس آیت کا شان نزول یہ ہے، کہ حج کی رسم اسلام سے پہلے بھی تھی، مگر اس میں کفار نے بہت سی بیہودہ باتیں، اور شرک کے گندے طریقے داخل کر دیئے تھے منجملہ ان کے یہ بھی تھا، کہ جب قربانی کرتے تو بیت اللہ پر گوشت لیتھڑتے اور لیپتے تھے اسلام نے ان تمام بیہودہ رسموں کو دور کر کے نجاست سے پاک بنا کر عبادت کے رنگ میں رنگ دیا اور جب مسلمانوں نے اسی طریقہ پر حج میں خانہ کعبہ کو گوشت و خون سے لیپنا چاہا، تو اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی اور عمدہ اسلوب سے سمجھا دیا گیا، کہ یہ گوشت اور پوست اور خون وغیرہ یہیں رہ جاتا ہے، اللہ تعالے تک تمہاری نیتوں کا خلوص اور دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے، خون لیپنے سے کیا فائدہ حاصل ہے، پرہیزگار بن کر خالص نیت سے قربانی کرو اور خود بھی کھاؤ اور قناعت پیشہ گدائی پیشہ فقیروں کو بھی کھلاؤ، سوال کرنے والے کو دو، بس قربانی قبول ہو گئی،

کہتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت اللہ شریف کو تیار کر چکے، تو اللہ تبارک و تعالے کا حکم پہنچا کہ اے ابراہیم علیہ السلام تو کسی کو میرے ساتھ شریک اور ساتھی نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، نماز پڑھنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے واسطے پاک صاف اور ستھرا کر اور لوگوں کو اس کی زیارت کے واسطے پکار دے، تیرے پاس آدمی پیادہ اور سوار ہو کر لاغر اونٹوں پر دور دراز رستوں سے آئیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا، کہ یا الہ العالمین، میری آواز کہاں تک پہنچے گی، جناب الٰہی سے حکم آیا پکارنا تیرا کام ہے، اور آواز پہنچانا میرا کام، تب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبل ابو قبیس پر کھڑے ہو کر پکارا کہ اے لوگو! مکے میں تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے، اور تم پر اس کا حج فرض کیا ہے، اللہ تبارک و تعالے نے ابراہیم کی آواز سب ارواحوں کو سنا دی، جن کی تقدیر میں جتنی بار حج کرنا تھا، اتنی ہی بار لبیک اللھم لبیک کہا، اور جن کی قسمت میں حج نہیں ہے، وہ خاموش رہے،

حج ! مکہ شریف میں کعبۃ اللہ کے قصد سے حضرت جابر و عمر رضی اللہ عنہما سے

روایت کی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے لئے حج سے یہ چیزیں مانع نہ ہوں کھلی محتاجی یا ظالم بادشاہ یا کوئی بیماری، جس سے جانہ سکے، اور پھر وہ حج نہ کرے، تو اس کو اختیار ہے خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (رواہ الدارمی) اور سنو!

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ

ابوداؤد والدارمی یعنی ابوداؤد اور دارمی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے حج کا ارادہ کیا، باوجودیکہ وہ اس کے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو چاہئے کہ جلدی کرے، اور اس فرصت کو غنیمت جانے، کیونکہ تاخیر کرنے میں بہت سی آفتیں اور روکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں، لہٰذا ہر ایک مسلمان کو لازم ہے، کہ جب کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے، تو مقدور بھر اس کو جلد تر اتمام اور تکمیل تک پہنچائے، کیونکہ کل کی خبر کسی کو بھی نہیں، شاید فرصت ملے یا نہ ملے، خصوصاً مسلمان ہونے اور توبہ کرنے میں ہرگز ہرگز توقف نہیں کرنا چاہئیے، دیکھئے حج کرنے والے کو کس قدر فضیلت ہے جیسا کہ بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کرنے کو گھر سے نکلا، پھر وہ راہ ہی میں مر گیا، تو اللہ تبارک و تعالےٰ اس کے لئے حاجی اور معتمر اور غازی کا ثواب لکھ دیتا ہے، اور سنو!

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ وامرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ (رواہ احمد) مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی حاجی سے ملاقات کرو، تو اس کو سلام کرو اور اس کا ہاتھ پکڑو اور کہو کہ اللہ تعالےٰ سے ہمارے واسطے مغفرت مانگئے، پیشتر اس کے کہ آپ اپنے گھر میں داخل ہوں، کیونکہ آپ بالتحقیق بخشے گئے ہیں

خلاصہ یہ ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھر سے نکلا، جب تک وہ راہ میں ہے، اور گھر میں نہیں پہنچا، وہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں معزز اور مغفور ہے، پس ایسے شخص کا کسی کے حق میں دعا مانگنا مقبول اور منظور بدرگاہ باری تعالےٰ ہے

ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کے ہاں مہمان ہیں، اگر یہ لوگ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں، تو وہ مقبول ہوتی ہے، اور اگر استغفار کریں، تو وہ مغفرت کرتا ہے،

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان

Marfat.com

باللّٰہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال الجھاد فی سبیل اللّٰہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور (متفق علیہ) یعنی مشکوٰۃ شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا، کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالے اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا پھر کونسا عمل؟ آپ نے فرمایا، کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا پھر کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا حج مبرور!

مسلمانو! حج مبرور وہ ہے جس میں گناہ کے کام نہ کئے جائیں اور نہ دکھانے اور سنانے کو کیا جائے، بعض کے نزدیک حج مبرور وہ ہے کہ جیسے گیا تھا اس سے بہتر پھرے، عاقبت کی رغبت رکھے، دنیا سے نفرت کھائے، اور پھر گناہ نہ کرے،

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم من حج للّٰہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (متفق علیہ) مشکوٰۃ شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اللہ کے واسطے حج کیا، پھر رفث اور فسق نہ کیا، وہ ایسا ہے گویا کہ اس کی ماں نے اس کو اس دن جنا، رفث کہتے ہیں عورت سے صحبت کرنے کو یا اس کی بری اور بے شرمی کی باتیں منہ سے نکالنے کو، اور فسق کہتے ہیں ان برے کاموں کو جو خلاف شرع کئے جاویں،

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ اگر کوئی اس طرح کا حج کرے، تو وہ تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اللہ تبارک وتعالے ہر ایک مسلمان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے! آمین

اتنی غفلت تو نہ کر غافل خدا کے واسطے — فکر کر کچھ تو بھلا روز جزا کے واسطے
نفس کے تابع رہے ایسے کہ بھولے آہ وہ — آئے تھے ہم دنیا میں جس مدعا کے واسطے
حیف تو سوتا رہے ہر صبح اور وقت اذاں — مرغ و ماہی سب اٹھیں یاد خدا کے واسطے
کب عمارت کو یہاں کی پائداری ہے عزیز — عمر کھوتا ہے عبث اس کی بنا کے واسطے
غصہ جھگڑا بغض و کینہ جھوٹ اور مکر و فریب — رات دن کرتا ہے عمر بے بقا کے واسطے
ہے تکبر زر بہ لاحاصل کہ بعد از مرگ بس — ایک ہی رستہ ہے سب شاہ و گدا کے واسطے
مال ملک و زر میں فوج و سپہ گنج و حشم — کب کسی کو ہے بقا سب ہے فنا کے واسطے
بیٹھ کنج صبر میں قسمت میں ہے جو پائے گا — مت اٹھا رنج و عنا گنج و غنا کے واسطے
گر سلیمان زمانہ بھی ہوا، تو کیا ہوا! — آخرش تو چیونٹیوں کی ہے غذا کے واسطے
آج جو چاہے دے لے کل خدا جانے یہ مال! — ہووے کس بیگانہ و نا آشنا کے واسطے
کام وہ کر لے تو پیارے جس کے باعث گور میں — باغ رضواں سے کھلے کھڑکی خدا کے واسطے

Marfat.com

پنجگانہ پڑھ شریعت میں بہت تاکید ہے
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کے واسطے
ترک کر سب کام مت کر دیر جب سن لے اذاں
جلد آ مسجد میں جمعہ کے ادا کے واسطے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و بار دیگر خواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۱ یا ۲۰

خطبۃ الاولٰی نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا يَاْتِيْ

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ الْمُوسِرُ عَلٰى مَا فِيْ
يَدَيْهِ قَالَ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ
بَيْنَكُمْ وَيَنْهَدُ الْاَشْرَارُ وَيُسْتَذَلُّ الْاَخْيَارُ وَيُبَايِعُ
الْمُضْطَرُّوْنَ قَالَ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ
بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكَذِّبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ
النَّارَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْحَدَثُ لَا اَسْتَحْيِيْكُمْ مِمَّا
لَا يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ
الْحَدَثُ اَنْ يَفْسُوَ اَوْ يَضْرِطَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى
اَرِقَّائِكُمُ الْحُدُوْدَ مَنْ اُحْصِنَ مِنْهُمْ وَلَمْ يُحْصَنْ فَاِنَّ
اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُقِیْمَ عَلَیْہَا الْحَدَّ فَاَتَیْتُہَا فَاِذَا ھِیَ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّھَا اَنْ تَمُوْتَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ط

سینتیسواں وعظ در بیان حج

حضرات! اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے، کہ اللہ تعالےٰ کا فرض ہے لوگوں پر حج بیت اللہ کا کرنا ہے، جو وہاں تک راہ پاسکیں، اور جو کوئی نہ مانے یعنی باوجود قدرت کے حج نہ کرے یا حج کو فرض نہ جانے، تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے،

مسلمانو! اس آیت سے معلوم ہوا، کہ اللہ تعالےٰ نے ہر صاحب توفیق پر حج کرنا فرض کیا ہے، کہ تمام عمر میں ایک دفعہ اپنے تئیں بیت اللہ شریف میں پہنچائے، اور حج کے ارکان بجالائے، اور اس کا منکر کافر ہے،

فقہاء رحمہم اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے، کہ جب نو شرطیں پائی جائیں، تو حج فرض ہوتا ہے، اول عقل، دوم بلوغ، سوم حریت، چہارم اسلام، پنجم تندرستی، ششم راہ کی خبر، ہفتم حج سے پھر کے آنے تک اہل وعیال کے کھانے پینے اور رہنے کی طاقت، ہشتم اپنے کھانے پینے اور سواری کی قدرت، نہم حج کا علم یعنی

Marfat.com

اتنا جانے کہ مسلمان کو حج کرنا فرض ہے

مسئلہ! عورت کے واسطے محرم کا ہونا جوان ہو یا بوڑھی ضروری ہے بشرطیکہ تین دن کی راہ سے مکہ شریف کا سفر زیادہ ہو،

تین شرائط سے حج ادا کرنا صحیح ہوتا ہے، اول احرام، دوم مکان، سوم وقت معین

میقات کا مقام جہاں سے احرام باندھتے ہیں، وہ سات ہیں، اہل مدینہ اور جو اس طرف سے آئیں ان کا مقام ذوالحلیفہ ہے، اہل عراق و خراسان وغیرہ کے واسطے ذات عرق، اہل شام مصر و عرب کے واسطے جحفہ ہے، اور اہل نجد کے لئے قرن، اہل یمن کے واسطے یلملم ہے، ہندوستانیوں کا بھی یہی میقات ہے، جو لوگ میقاتوں کے درمیان اور مکے سے خارج ہیں، ان کا میقات حل ہے اور مکیوں کا میقات حرم ہے،

حج کے دو ارکان ہیں، اول کھڑا ہونا عرفات میں، اگرچہ ایک ساعت ہو، دوم طواف زیارت،

حج کے واجب پانچ ہیں (۱) صفا اور مروہ کے درمیان پھرنا (۲) مزدلفہ میں توقف کرنا (۳) قربانی کے دن اور ایام تشریق میں کنکر پھینکنا (۴) سر منڈھانا یا کتروانا (۵) طواف صدر کرنا جس کو طواف وداع کہتے ہیں، میقاتوں کے باہر رہنے والوں کو اس میں سنتیں یہ ہیں، طواف قدوم اور رمل یعنی دوڑ کر چلنا کندھوں کو ہلاتے اکڑاتے، اور دو سبز کھمبوں کے درمیان دوڑنا، جو صفا اور مروہ کے درمیان ہیں، اور منیٰ میں قربانی کی راتوں کو شب باشی کرنا، اور منیٰ سے عرفات کو آفتاب نکلنے سے پہلے جانا، اور رات کو مزدلفہ میں رہنا اور کنکریوں میں تین دفعہ کی ترتیب رکھنا، اس کے سوائے جو ہے وہ سب آداب حج سے ہے

حج ہجرت کے چھٹے برس فرض ہوا بعض کے نزدیک نویں برس، غرض جو کوئی مذکورہ بالا شرائط کے موجود ہوتے ہوئے حج نہ کرے گا، وہ نہایت گنہ گار ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ملک زادا و راحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا او نصرانیا رواہ فی المشکوۃ یعنی مشکوۃ شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی کھانے کپڑے وغیرہ لوازمہ اور سواری کا اتنا مقدور رکھتا ہو، کہ اس کو اللہ کے گھر پہنچاوے، اور وہ حج نہ کرے، پس اس میں یہودی اور نصرانی ہو کر مرنے میں کچھ فرق نہیں ہے

مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقام روحا میں کئی سواروں سے ملاقات ہوئی جو مدینہ سے تین منزل کے فاصلے پر ہے،

Marfat.com

آپ مسحور یا ضت کیا، کہ یہ کون لوگ ہیں؟ قافلہ والوں نے کہا مسلمان ہیں، پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، پھر ایک عورت نے ایک چھوٹی لڑکی کو اٹھا کر دکھایا، اور کہا کیا اس کے واسطے حج ہے؟ فرمایا ہاں! اس کے حج کا ثواب تجھے ملے گا،

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کے عبادت کے کاموں کا ثواب اس کے ماں باپ کو ملتا ہے، کیونکہ وہ اس کی خدمت غمخواری اور پرورش کرتے ہیں

مشکوۃ شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے باپ پر حج واجب ہوا، اور وہ بڈھا اور ضعیف ہے، یہاں تک کہ وہ سوار ہونے کی بھی طاقت نہیں رکھتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کی طرف سے حج کرنا، اگر اس کو ضعف و ناتوانی ہو، تو درست اور جائز ہے

صحیح روایت میں ہے، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہ میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن اب وہ فوت ہو گئی ہے، آپ نے فرمایا، اگر وہ کسی کی قرضدار ہوتی، تو کیا تو اس کا قرض ادا کرتا؟ اس نے کہا البتہ، حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا، کہ اس کو بھی ادا کر، یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرض ہے، اور یہ سب قرضوں پر بھاری ہے،

مسئلہ: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بغیر وصیت اور زاد راہ کے دوسرے کی طرف سے حج واجب نہیں ہے، مگر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس طرح پر ہے کہ اگر کوئی شخص مر جاوے، تو اس پر اللہ تعالیٰ کا حق نماز یا روزہ یا حج باقی ہے، تو تونگروں پر واجب ہے، کہ وصیت اور تقسیم میراث سے پہلے اس کے مال سے ان کاموں کو انجام دیں،

مسئلہ: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک اگر کوئی شخص بغیر حج کے مفروضہ کے ادا کرنے کے جو اس پر واجب ہے، دوسرے کی طرف سے حج کرے، تو درست و جائز ہے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست نہیں، پہلے اپنا حج کرے، پھر دوسرے کی طرف سے ادا کرے، اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مسلمان کو حج کرنے کی ہمت اور توفیق بخشے! آمین

اے بردہ در ایام فریب سندہ دمے چند | دمے عمر تلف کردہ از بہر درمے چند
مال و زن و فرزند ہمہ بہر تو وبال اند | ہے ہے چہ تکیہ کنی بمال و زن و فرزند
عمر تو دمے چند بدست درمے چند | جانت شدہ در بند نہ مرد خردمند

فرداچوں شود جائے تو اندر لحد تنگ | جانت شدہ در بند نہ مرد و خرد و مند
صیاد اجل در طلب بردن جانت | تو در طلب خواجگی ملک سمرقند!
شداد کجا شد کہ چنیں قصر بنا کرد | قارون کجا شد کہ چہل خانہ زر افگند
ایں پند اگر بشنوی از ناصح خسرو | بہتر بود از ملک رے گنج دماوند

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ؕ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ

اینجا بنشیند و بار دیگر خواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۳۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ؕ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ ۚ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى ؕ اَيُّهَا النَّاسُ اَصْلِحُوْا اَسْرَارَكُمْ تَصْلُحْ عَلَانِيَتُكُمْ

وَاعْمَلُوْا لِاٰخِرَتِكُمْ تَكْفُوْا دُنْيَاكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ رَجُلًا لَيْسَ
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اٰدَمَ اَبٌ حَيٌّ لَمُعْرِقٌ لَهٗ فِي الْمَوْتِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اِتَّقُوا اللّٰهَ اَيُّهَا النَّاسُ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ
لَكُمْ رِزْقٌ فِيْ رَأْسِ جَبَلٍ اَوْ حَضِيْضِ اَرْضٍ يَأْتِكُمْ اَلَا
اِنَّ مَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ
فَهُوَ دِيْنٌ نَنْتَهِيْ اِلَيْهِ وَمَا سَنَّ سِوَاهُمَا فَاِنَّهٗ نُرْجِئُهٗ يَا عِبَادِيَ
الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ وَاَنِيْبُوْا اِلٰى
رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا
تُنْصَرُوْنَ ؕ وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ
تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ وَاِنْ
كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ

Marfat.com

الْمُتَّقِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً
فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ
بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ
فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ اَمَّا بَعْدُ
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَ
لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اڑتیسواں وعظ در بیان حج

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے، کہ (اور) اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کا فرض لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے، جو وہاں تک راہ پا سکیں، اور جو کوئی نہ مانے یعنی باوجود قدرت کے حج نہ کرے، یا حج کو فرض نہ جانے، تو اللہ تعالے سارے جہان سے بے پرواہ ہے

مسلمانو! حجاج کو چند امور کا لحاظ رکھنا نہایت ہی ضروری ہے، اول سفر میں خصوصاً جہاز پر نماز قضا نہ کریں، کیونکہ یہ نہایت ہی بری بات ہے، کہ ایک فرض کے لئے اتنے فرض اڑا دیئے جائیں، دوم سفر میں نہ کسی سے تکرار کریں نہ کسی پر اعتماد، سوم مطوف ایسے شخص کو مقرر کریں جو مسائل حج کو بخوبی جانتا اور امین ہو اور خیر خواہ ہو، چہارم خرچ کافی لے جائیں اور خرچ کرنے میں بخل نہ کریں، ایسا نہ ہو کہ طرح طرح کے مصائب و تکالیف جھیلنی پڑیں، اور نہ اسراف کریں، کہ محتاج ہو کر پریشان ہونا پڑے، پنجم قافلہ سے باہر ہرگز کسی جگہ نہ جائیں ششم بدوؤں کو کہ قلیل پر قانع ہو جاتے ہیں خوش رکھیں، ہفتم اس سفر کو سفر عشق سمجھیں،

مسلمانو! یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے، کہ روپیہ والے اکثر حج میں بھی کوتاہی کرتے ہیں، اس طرح کہ کوئی اپنے کاروبار کا بہانہ کرتا ہے، کوئی سمندر سے ہول کھاتا ہے، کوئی بدوؤں کو ملک الموت سمجھتا ہے، غرض یہ تمام حیلے بہانے محض اس وجہ سے ہیں، کہ حج کی وقعت دل میں نہیں ہے، حاضری دربار خداوندی کو ضروری نہیں سمجھتے، اللہ تعالے کی محبت سے دل خالی ہے، ورنہ کوئی چیز سد راہ نہ ہوتی، ادنی سی مثال عرض کرتا ہوں، اگر مکہ معظمہ والے اپنے پاس سے زاد راہ بھیجکر آپ کی طلبی کا ایک اعزازی فرمان بھیجیں، قسم کھا کر فرمایئے، آپ جواب میں یہ فرمائیں گے، کہ صاحب میرے مکان میں کوئی کارڈ لکھنے والا نہیں ہے میں نہیں آسکتا، یا مجھے سمندر سے ڈر لگتا ہے اس لئے معذور ہوں، یا راہ میں خلاں مقام پر لوٹ مار ہوتی ہے اس لئے میں جانا خلاف احتیاط سمجھتا ہوں، جناب عالی! کوئی عذر کرنے کو دل نہیں چاہے گا، تمام ضرورتیں اور عذر چولہے میں ڈال دو گے، اور نہایت شوق اور مسرت سے جس طرح بن پڑے گا، افتاں وخیزاں دوڑے جاؤ گے، اور ساری مشکلات آسان نظر آئیں گی، بات یہ ہے کہ ارادہ سے تمام کام سہل اور آسان ہو جاتے ہیں، اور جب ارادہ اور ہمت ہی پست کر دو، تو آسان کام بھی مشکل نظر آتے ہیں، بالخصوص بدوؤں کا نام بدنام کرنا بالکل ہی ناواقفیت ہے، جو لوگ حج کر آئے ہیں، اور کسی قدر حالات واقعہ کی تحقیق کا شوق بھی ان کے دل میں ہے، خوب جانتے ہیں، کہ بدوؤں کی کوئی نئی حالت نہیں ہے، نہ کوئی نیا واقعہ پیش آتا ہے، جو اتفاقات ہندوستان میں پیش آتے ہیں، اور جو اسباب ان کے پیش آتے ہیں وہی اتفاقات اور اسباب وہاں بھی ہیں، یہاں گاڑیبانوں کو دیکھ لیجئے، کہ ان کو ذرا بات چیت سے، کھانے سے، تمباکو سے ذرا خوش رکھیئے، غلام بن جاتے ہیں، اور اگر سختی کیجیئے، گالی دیجیئے، کہیں گاڑی الٹ دیں گے، کہیں پریشان کریں گے، علی ہذا القیاس، انتظام شدید ہے گے یاد ہو رہا تھوڑے سے ہی فاصلے

بلکہ یں سٹیشن سے شہر کو آتے ہوئے حادثات پیش آجاتے ہیں، حاد واتیں ہوجاتی ہیں، ایسا ہی وہاں سمجھ لیجئے، بلکہ وہاں کی حالت کے اعتبار سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا کیوں کہ وہاں کوئی چوکی نہیں، کوئی پہرہ نہیں، پھر واقعات کی کمی بالکل تعجب ہے، اور جس قدر ہوجاتا ہے وہ بھی مسافرین کی بے انتظامی اور بے احتیاطی سے ہوتا ہے ورنہ ہر طرح سے سلامتی ہے، عافیت ہے، اکثر لوگوں کو ان واقعات کے سخت معلوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اجنبی ملک ہے، اجنبی زبان ہے، اس لئے برداشت نہیں ہوتی

علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ اچھا! سب کچھ ہوتا ہے، پھر کیا ہوا، ایک آدمی کسی کے عشق میں تمام ذلت وکلفت گوارا کرتا ہے، کیا خدائے محبوب لایزال کا اتنا بھی حق اور قدر نہیں ہے،

اے دل آنکہ خراب از مے گلگوں باشی
بے زر و گنج بصد حشمت قاروں باشی

در رہ منزل لیلےٰ کہ خطر ہاست بجاں
شرط اول آں ست کہ مجنوں باشی!

بخاری میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑے سے دنوں میں ایسی حالت ہوجائے گی، کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی، جن کے پیچھے پیچھے پھرتا ہوا، پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے موقعوں پر اپنے دین کو لئے ہوئے بھاگا پھرتا ہے فتنوں سے

مسلم میں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت منہدم کردیتی ہے ان گناہوں کو جو ان سے پہلے ہوچکے ہیں،

اگر کسی شہر یا کسی محلہ یا کسی مجمع میں جن کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو وہاں سے بشرط قدرت علیحدگی واجب ہے، البتہ اگر یہ شخص عالم مقتدا ہے، اور لوگوں کو اس سے دینی حاجت واقع ہوتی ہے، تو ان میں رہ کر صبر کرے اور اگر اس کو کوئی پوچھتا ہی نہیں، نہ اس کو ان کی اصلاح کی امید ہے، تو بھی بہتر ہے، کہ ان سے علیحدہ ہوجائے

اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو فریضہ حج کے ادا کرنے کی توفیق بخشے، آمین!

اس دور آخری میں کئی آدمی سیانے
مانیں نہ حکم رب کا بلکہ کریں بہانے

عابد اگر چہ ہیں بھی تو سو میں ایک دو ہیں
پڑھ پڑھ کے علم اب تو لگ گئے بیاج کھانے

اللہ اور نبی کی دل سے اٹھا محبت
دنیا کے مال و زر میں کیا ہوگئے دیوانے

خانہ خدا کو ہے بے ویران کر کے یارو!
آباد کر رہے ہیں دیکھو شراب خانے

لالچ کے زر سے مفتی دیتے ہیں جھوٹا فتوے
قاضی شرع دین بھی رشوت لگے ہیں کھانے

اشراف زادہ عالم واعظ و پیر زادہ
چنڈو مدک وافیوں میں سب لگے اڑانے

بالکل خدا ہی کی دل میں حیا نہیں کچھ
کمسن، جوان، بوڑھے گانجے لگے لگانے

Marfat.com

وعظ و نصیحت جہاں ہو ان کو اگر بلاؤ! ہرگز وہاں نہ آویں تبلاویں سو بہانے!
مقدور ہوتے حج کو جاویں نہ چھوڑ گھر کو کہتے ہیں کون جاوے تکلیف یوں اٹھانے
محشر میں حال ان کا کیا ہوگا اے عزیزو میں کہہ نہیں ہوں سکتا میرا خدا ہی جانے
اے مشفقو عزیزو صوفی کا وعظ سنکر!
اسلام پر چلو تم سب چھوڑ دو بہانے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰی نمبر ۳۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ الْجَمِيْلِ فَعَالُهٗ بِسْمِ الْجَزِيْلِ نَوَالُهٗ
بِسْمِ الْجَلِيْلِ جَلَالُهٗ اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ
رَحْمٰنُ اِسْمٌ خَاصَّةٌ لِلّٰهِ مَحْضٌ نَاصَّةٌ
قَدْ زَالَ مِنْ خَصَاصَةٌ اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ
هُوَ الرَّحِيْمُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُعَاقِبٌ لِلْكٰفِرِيْنَ

Marfat.com

جب نماز جمعہ کے لئے اذان ہوی جاوے، تو اللہ کی یاد اور ذکر کی طرف دوڑو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم جانو"

یعنی ذکر الٰہی کی طرف سعی کرنا، اور بیع ترک کرنا، تمہارے لئے مطلقاً بہتر ہے، اگر تم کو علم ہے، تو اسی پر عمل کرو، لیکن افسوس ہے کہ مسلمان اللہ کے حکم کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے اور ہمیشہ کھیل کود میں مشغول رہتے ہیں،

ترمذی میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جتنی چیزیں لہو و لعب کی ہیں، سب بیہودہ ہیں، مگر ایک تو کمان سے تیر پھینکنا، دوسرے گھوڑے کو سدھانا، تیسرے اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا، یہ تینوں کھیل فائدے ہیں) یعنی اکثر دل بہلانے کی چیزیں عزیز وقت کے ضائع کرنے والی اور لغو ہیں، مگر یہ تینوں چیزیں، ہا جو ان کے مثل ہو جس میں کوئی معتد بہ فائدہ نہ ہو، ان کا مضائقہ نہیں

یہاں سے شطرنج، گنجفہ، چوسر اور دیگر ہزاروں لغویات کا حال معلوم ہو سکتا ہے، بلکہ آثار مذمومہ میں اگر غور کر کے دیکھا جائے، تو باطل سے بڑھ کر کسی اور لقب کے مستحق نہیں ہیں اور جو فائدے اس میں بیان کئے جاتے ہیں عقلاء کے نزدیک ان کی کچھ وقعت نہیں ہے، حضرات اکثر تو جوانوں کو گنجفہ، شطرنج وغیرہ کھیلنے اور کبوتر بازی اور مرغ بٹیر لڑانے اور کنکوا وغیرہ اڑانے کی عادت ہے، ان کو غور کرنا چاہیئے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے جہاں شراب و قمار بازی کے حرام ہونے کو فرمایا ہے، اس وجہ بیان فرمائی ہے کہ شیطان یوں چاہتا ہے، کہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کر دے، اور تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے دور کر دے، پس ظاہر ہے کہ جب حرام ہونے کی علت یہ ٹھہری، تو جس چیز میں یہ علت پائی جائیگی اس کو حرام کہا جاوے گا، ان سب کھیلوں میں جس قدر مشغولی ہوتی ہے، اس کو دیکھنے والے جانتے ہیں، حتیٰ کہ جو ضروری طبعی حوائج ہیں، جیسے کھانا، پینا، پیشاب، پاخانہ ان کی بھی خبر نہیں رہتی، اور نماز کا تو کیا ذکر ہے علاوہ ازیں ان کھیلوں کی بدولت اکثر آپس میں گالی، گلوچ اور رنج و تکرار اور کبھی کبھی ہاتھا پائی کی بھی نوبت ہو جاتی ہے، اور طرح طرح کی تکالیف پیش آتی ہیں، تو پھر اس کے حرام ہونے میں کیا شبہ ہے

حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسولہ رواہ احمد و ابن ماجہ و مالک یعنی احمد، ابن ماجہ، اور امام مالک نے روایت کی ہے، کہ جس شخص نے نرد (چوسر) کھیلا، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

ایک روایت میں ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص نرد سے کھیلے، پھر اٹھ

Marfat.com

نماز پڑھے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص پیپ اور خنزیر کے خون میں وضو کرے اور پھر اٹھ کر نماز پڑھے (روایت کیا اسکو احمد نے)

حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ شطرنج اہل عجم کا قمار ہے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ شطرنج نہیں کھیلتا مگر گنہ گار یعنی اس کے کھیلنے سے گناہ ہوتا ہے اور آپ سے کسی نے شطرنج کھیلنے سے پوچھا فرمایا کہ یہ باطل ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالےٰ باطل کو کبھی پسند نہیں کرتا ہے (ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے)

مسئلہ:۔ ہدایہ درمختار وغیرہ میں شطرنج کو تصریحاً حرام لکھا ہے۔ خواہ اس میں بازی لگائی جاوے یا ویسے ہی کھیلیں،

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس واسطے کھیلتے ہیں کہ اس سے ذکاوت بڑھتی ہے اور فنون حرب میں اس سے مدد ملتی ہے تو جواب یہ ہے کہ اول تو یہ بات بالکل لغو ہے اس کو ذکاوت سے کیا علاقہ بلکہ اور عقل بھی جبط ہو جاتی ہے۔ اس میں کھیلنے والا ایسا منہمک اور شیفتہ ہوتا ہے کہ اور کسی چیز کی اس کو خبر تک نہیں رہتی۔ البتہ عجب نہیں کہ کھیلتے کھیلتے خاص شطرنج بازی میں خوب چالیں یاد ہو جاتی ہیں۔ اور اس میں ذہن دوڑنے لگتا ہو۔ سو اس سے کیا کام نکلا اور کونسا فائدہ ہوا؟ اسی طرح فنون حرب سے اسے کوئی تعلق نہیں اس میں تو اصطلاحی چالیں ہیں۔ کہ اسپ اس طرح چلتا ہے اور فیل اس ہذا القیاس اس کھیل میں اور مختلف چالیں اور مختلف نام فرزین پیادہ وغیرہ رکھے ہوئے ہیں لڑائی کے جداگانہ اصول علیحدہ علیحدہ قواعد وضوابط ہیں۔ غرض دونوں عذر بیہودہ اور واہیات ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے اس لئے ہم ان کے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ اول تو اپنے امام مذہب جب کہ وہ قرآن وحدیث کے موافق ہو چھوڑ کر دوسرے مذہب پر عمل کرنا محض حظ نفس کے واسطے بلا ضرورت شدید جائز نہیں اگر ایسی گنجائش دی جائے تو دین ومذہب کیا ہوگا۔ بلکہ ایک کھیل وکود ہو جائے۔ کیونکہ ہر امر میں کسی نہ کسی کا مذہب ورنہ تو ضرور خواہش نفسانی اور عمل شیطانی کے موافق نکل آئے گا۔ مثلاً وضو کر کے خون نکلوایا تو کسی نے کہا کہ وضو ٹوٹ گیا پھر کر لو کہنے لگ گئے ہم نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب پر عمل کیا پھر اتفاق سے بشہوت عورت کو ہاتھ لگایا۔ پھر کسی نے کہا اب شافعی مذہب کے موافق بھی وضو ٹوٹ گیا اب تو دوسرا وضو کر لو۔ کہنے لگ گئے کہ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب پر عمل کر لیا حالانکہ اس کا وضو بالاجماع باطل ہو گیا۔ مگر اس نے بے وضو نماز پڑھ لی۔

Marfat.com

اسی طرح ہزاروں خرابیاں دین کے اندر لازم آئیں گی۔ اسی وجہ سے علمائے معتبرین نے اجماع کیا ہے کہ ایک مذہب معین کی تقلید واجب ہے (تقلید شخصی کے اثبات میں نماز حنفی مدلل حصہ اول کو منگوا کر مطالعہ کرو۔ جس میں اس مسئلہ کو بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے۔ مصنف) تاکہ دین میں خبط نہ کرے اور بندہ نفس بن جائے۔

پھر یہ کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قدیم قول ہے اور اس میں بھی انہوں نے یہ شرط ٹھہرائی ہے کہ کثرت سے نہ ہو۔ اور اس میں ایسا انہماک نہ ہو کہ نماز اپنے وقت سے ٹل جائے پس ظاہر ہے کہ یہ شرطیں کہیں بھی نہیں پائی جاتیں۔

پھر یہ کہ اس سے بھی امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے رجوع فرمایا ہے، چنانچہ نصاب والا احتساب میں خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ اب کسی حال میں امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب کو آڑ بنا کر کھیلنے کی گنجائش نہیں رہی اور اس میں انہماک کا ایسا وبال ہے کہ خدا کی پناہ!

کافی میں ایک شاطر کی حکایت لکھی ہے کہ سکرات موت میں اس کو کلمہ پڑھنے کو کہا گیا بجائے کلمہ کے کہتا ہے۔ کہ شاہ رخ تجھ پر غالب ہوا اور فوراً مر گیا۔

بات یہ ہے۔ کہ جب کوئی دل میں رچ جاتی ہے اور رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے تو مرتے وقت اس کا غلبہ ہوتا ہے اور اسی دھندے میں آدمی مر جاتا ہے ؎

چو میرد مبتلا میرد و چو خیزد مبتلا خیزد

حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک کبوتر کے پیچھے دوڑا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شیطان پیچھے پیچھے جا رہا ہے۔ دوسرے شیطان کے (روایت کیا اس کو احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور بیہقی نے) پھر کبوتر بازوں کی عادت دوسروں کے کبوتر پکڑنے کی بھی ہے یہ سراسر ظلم اور غضب ہے جس کی نسبت حدیثوں آیا ہے۔ کہ اگر کسی کا حق کسی کے ذمہ رہ گیا ہوگا۔ تو قیامت کے روز ظالم کی نیکیاں مظلوم کے گناہ ظالم کو دیئے جائیں گے پھر ظالم دوزخ میں ڈالا جائیگا۔

اگر کبوتر باز یوں کہیں کہ دوسرے بھی ہمارا کبوتر پکڑ لیتے ہیں۔ اگر ہم نے بھی دوسرے کے کبوتر کو پکڑ لیا تو کیا مضائقہ ہے؟ تو جواب یہ ہے۔ کہ مبادلہ شرعاً اس وقت صحیح و معتبر ہے۔ جب کہ باہمی رضامندی کے ساتھ ہو اور تمام شرائط انعقاد بیع کے موجود ہوں جس طرح تمام دنیا میں خرید و فروخت ہوتی ہے اور یہ چھینا جھپٹی کا مبادلہ سراسر ظلم ہے کبھی ایک شخص میں بڑھ گیا کبھی دوسرا اور جس نے ظلم کم کیا ہے اس کی

بھی نیت آخر خراب ہی رہتی ہے۔ کہ قدر زیادتی ہو سکے دریغ نہ کریں، گو قابو نہ پانے کی وجہ سے مجبور رہے پس جب ظلم نا ندکی نیت کی تو اس کا گناہ ضرور لکھا گیا، خواہ وہ شخص اس فعل پر قادر ہوا یا نہ ہوا؟

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ناحق آپس میں لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کردے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں (کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) قاتل کا دوزخ میں جانا تو سمجھ میں آگیا مگر مقتول کے دوزخ میں جانے کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا جی تو اس کا بھی چاہتا تھا کہ اپنے قاتل کو قتل کرے مگر اس کا داؤ نہ چلا۔

اگر کوئی کہے کہ کبوتر بازوں کا گروہ اس مبادلہ پر رضامند ہے کہ جس کے ہاتھ آجاوے بے جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر رضامندی تسلیم بھی کر لی جائے تو جوئے میں داخل ہے، جو رضامندی سے حلال نہیں ہوتا۔ اس کا حرام ہونا قرآن مجید میں منصوص ہے۔ غرض کسی طرح اس میں جواز کی صورت نہیں۔ پھر اس میں جو مشغول ہوتی ہے اس میں نہ نماز کی خبر رہتی ہے نہ اہل حقوق کے حق ادا کرنے کی، نہ اپنے اہل وعیال کی خدمت گذاری کی۔ خود ایک مستقل وجہ اس شغل کے حرام ہونے کی یہ ہے۔ کیونکہ عبادات وحقوق مذکورہ واجب ہیں اور ترک حرام واجب ہے۔ اور یہ شغل اس حرام کا سبب ہوتا ہے۔ اور حرام کا سبب حرام ہے۔ چنانچہ سب مقدمات ظاہر ہیں اور ان لوگوں کا بے دھڑک کوٹھوں پر چڑھ جانا اور پردہ دار لوگوں کی بے پردگی کی کچھ پرواہ نہ کرنا اور کبوتروں کو ڈھیلے پھینکنا۔ اس سے لوگوں کا پریشان ہونا، یہ ایک معمولی بات ہے۔ جس کا قبح اور موجب بے عزتی محتاج بیان نہیں، درمختار میں ایسی صورت کی نسبت لکھا ہے کہ اگر منع کرنے سے باز نہ آئے تو محتسب کو چاہیئے کہ ان کبوتروں کو ذبح کر ڈالے الغرض جس چیز میں اس قدر مفاسد ہوں وہ کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔

جس قدر خرابیاں کبوتر بازی میں ہیں قریب قریب وہ کنکوا اڑانے میں بھی سب موجود ہیں۔

اول: کنکوے کے پیچھے دوڑنا۔ جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوڑنے والے کو شیطان فرمایا ہے

دوم کنکوے کو لوٹ لینا، جس کی ممانعت حدیث شریف میں صراحتہً وارد ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لوٹتا کوئی شخص ایسا لوٹنا جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہوں اور پھر بھی مومن رہے یعنی یہ خصلت ایمان کے خلاف ہے۔ اس حدیث کے خواہ کچھ ہی معنی ہوں مگر ظاہر اتو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو خارج از ایمان فرمایا ہے اگر کوئی شخص کہے۔ کہ اس لوٹنے میں تو مالک کی اجازت ہوتی ہے اس لئے ساتھ یہ وعید مطلق

Marfat.com

نہیں ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ مالک کی ہرگز اجازت نہیں ہوتی چونکہ عام رواج اس کا ہوتا ہے۔ اس لئے خاموش ہو جاتا ہے۔ دل سے ہرگز رضامند اور خوش نہیں ہے۔ اگر اس کا قابو پڑے تو دوڑ اور کنکوا ہرگز دوسرے کو نہ لینے دے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کنکوا کٹ جاتا ہے بڑی کوشش سے جلدی جلدی دور کو کھینچتا ہے۔ کہ جو ہاتھ لگ جائے وہی غنیمت ہے۔

سوم۔ ڈور کو لوٹ لینا۔ بلکہ اس میں ایک اعتبار سے کنکوے کے لوٹنے سے بھی زیادہ قباحت ہے۔ کیونکہ کنکوا تو ایک ہی کے ہاتھ آتا ہے۔ سو ایک ہی آدمی گنہ گار ہوتا ہے اور ڈور تو بیسیوں کے ہاتھ لگتی ہے بہت سے آدمی شریک گناہ ہوتے ہیں اور ان تمام آدمیوں کے گنہ گار ہونے کا باعث وہی کنکوا اڑانے والے ہیں تو حسب قاعدہ مذکورہ بالا ان سب کے برابر ان کے لئے اڑانے والوں کو گناہ ہوتا ہے۔

چہارم ہر شخص کی نیت ہونا کہ دوسرے کے کنکوے کو کاٹ دوں اور اس کا نقصان کروں سو کسی مسلمان کو ضرر پہنچانا حرام ہے۔ اس حرام کی نیت سے دونوں گنہ گار ہوتے ہیں۔

پنجم۔ نماز سے غافل ہونا جس کو اللہ تعالےٰ نے شراب اور جوئے کے حرام ہونے کی علت فرمائی ہے۔ جیسا اوپر مذکور ہوا

ششم۔ اگر کوٹھوں پر کھڑے ہو کر کنکوا اڑایا جاوے تو آس پاس والوں کی بے پردگی ہونا۔

ہفتم۔ بعض اوقات کنکوا اڑاتے پیچھے کو ہٹتے جاتے ہیں اور کوٹھے سے نیچے آرہتے ہیں چنانچہ اخبارات میں اس قسم کے واقعات شایع ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں صریح اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ جو کہ آیت قرآنی سے حرام ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔ جس پر آڑ نہ ہو۔ اس کی وجہ یہی احتمال ہے کہ شاید گر پڑے سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر کس قدر شفیق ہیں۔ کہ ایسے احتمالات مضرت سے ہم کو روکیں اور ہم ان کے احکام کی ایسی بے قدری کریں۔ افسوس صد افسوس!

ہشتم۔ ایک خرابی خاص اس میں یہ ہے کہ کاغذ جو آلات علم میں سے ہے اس اہانت ہوتی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا۔ کہ روٹی کا اکرام کیا کرو۔ اس سے معلوم ہؤا کہ اہانت رزق کی ممنوع ہے۔ اسی طرح علم کے ادب کو کون نہیں جانتا۔ اس میں دونوں کی اہانت ہے۔

نہم۔ ان سب کھیلوں میں مفت مال ضایع ہو جاتا ہے۔ اور اسراف وتبذیر فضولخرچی کا حرام

Marfat.com

ہونا اوپر قرآن مجید سے ثابت ہو چکا ہے

اب مرغ بازی اور بٹیر بازی کی نسبت ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہائم کے درمیان لڑائی کرانے سے منع فرمایا ہے اس حکم میں مرغ، تیتر، بٹیر، بینڈھے وغیرہ لڑانے سب آگئے اور واقعی عقل کے بھی خلاف ہے، خواہ نخواہ بے زبان جانوروں اور حیوانوں کو بلا کسی ضرورت اور مصلحت کے آپس میں لڑانا تکلیف دنیا کیسے روا ہے۔ اور کبھی اس میں قمار بھی ہوتا ہے۔ یہ دوسرا گناہ ہے اور نماز اور دیگر امور ضروری سے غفلت میں ہوتا اور تضیع اوقات کرنا اور تمام تماشائیوں کے گناہ کا باعث بننا مزید برآں ہے

الغرض۔ اپنے ایسے قیمتی اور گرانبہا وقت کو کہ جس کا ایک لمحہ گذشتہ تمام جہان کے مال و متاع کے پیش کرنے سے اور کسی کے کہنے سے واپس نہیں ہو سکتا۔ یوں ہی کھیل کود میں ضائع کر دنیا ہر ذی عقل اور قدردان کے سامنے کیسی حسرت اور افسوس کا مقام ہے مسلمان بھائیو! موجودہ وقت کی جو اللہ تبارک وتعالے نے اپنی نہایت بخشش اور غایت کرم سے تم کو عطا کیا ہے قدر جانو خدا اور رسول کے احکام کی متابعت اور سچے دل سے عبادت کرو۔ آپس میں نہایت محبت اور سلوک سے رہو۔ کسی کا بھید نہ چھینو۔ ناحق جانوروں اور حیوانوں کو تکلیف اور ایذا نہ پہنچاؤ۔ وقت کے گذر جانے کے بعد کف افسوس ملنا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اللہ تبارک وتعالے تمام مسلمانوں کو اس پر چلنے کی توفیق بخشے! آمین! ے

مانو تم حق کے امر کو باز آؤ اس کی نہی سے
جس نے کیا سب خلق کو اک کن سے موجود از عدم

دنیا کو فانی جان لو مرنے کو برحق ٹھان لو!
یہ بات حق کی مان لو۔ مانو اسے فرض اتم

جو امر سے غافل رہے اور نہی میں شامل رہے
در دوزخ اسفل رہے جلتا بصد درد الم

یارو عزیزو دوستو دنیا میں ہرگز مت پھنسو!
دل اس کی الفت میں نہ دو مت ہارو تم اپنا جنم

آدم کہاں حوا کہاں یونس کہاں یوسف کہاں
ہارون کہاں موسیٰ کہاں اسباط کا ہے سب کو غم

چلنا یہاں سے ایک دن آوے نہ کام اعمال بن
چلنے کا دن آوے ہے گن دھڑے سے کچھ نہ زیادہ نہ کم

اک روز ایسا آوے گا جو قبر میں تو سووے گا
شرم گناہ سے رویگا مولے رکھے اس جا شرم

چلنا وہاں لاچار ہے جس جا نہ کوئی یار ہے!
یا مور ہے یا مار ہے یا خاک ہے یا خون ہم

ڈر اس گھڑی سے جان من چھوڑیں تجھے کر کے دفن
اٹھتے پھریں سب مرد وزن ماٹی میں کر کے منعدم

منکر نکیر آکر کے تب پوچھیں گے تیرا کون رب
چاروں طرف سے از غضب پھر خاک ہو تجھ پر ختم

Marfat.com

مت کر بھروسہ زور کا مت دل دکھا اک مور کا — کر یاد اندھیر گور کا جو ہے وہاں سو سو قدم

روز قیامت آوے جب خلقت اٹھے قبروں سے سب — قاضی ہووے اس روز رب جاری کرے سب پر حکم

نیکی بدی تولیں وہاں نامہ عمل کھولیں دھاں — جب ہاتھ و پا بولیں وہاں جاتا رہے سارا بھرم

بھائی کو بھائی چھوڑ دے بیٹے کو مائی چھوڑ دے — خاوند لگائی چھوڑ دے ایسی پڑے کھلبل بہم

بیٹا نہ پوچھے باپ کو دیکھے جب اسکے پاپ کو — سب یار آپے آپ کو ساتھی نہ ہو جز اپنا دم

آدم سے عیسیٰ تا نبی نفسی پکاریں گے سبھی! — بولے وہاں اک امتی حضرت نبی صاحب حشم

کوئی نہ کام آوے وہاں غیر از عمل اے مومناں — یا مصطفےٰ ہووے شفیع یا بخشے مولا از کرم!

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۙ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱ یا ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۴۰)

خُطْبَةُ شَاہ وَلِیُّ اللّٰہ صَاحِب مُحَدِّث دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَقَدْ اَتٰى عَلَيْهِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۚ فَسَوّٰهُ وَعَدَّلَهٗ وَعَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ فَضَّلَهٗ وَجَعَلَهٗ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۚ ثُمَّ هَدٰىهُ السَّبِيْلَ وَنَصَبَ لَهُ الدَّلِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۚ اَمَّا

الْكَافِرُوْنَ فَاَعْتَدْنَا لَهُمْ سَلٰسِلَا وَّاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ط
يُعَذَّبُوْنَ بِاَصْنَافِ الْعَذَابِ يُنَادُوْنَ وَيْلًا وَّيَدْعُوْنَ
ثُبُوْرًا ط وَاَمَّا الشَّاكِرُوْنَ فَنَعَّمَهُمْ وَكَرَّمَهُمْ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّ
سُرُوْرًا ط اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ط
فَسُبْحٰنَ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ عَلِيْمًا
قَدِيْرًا ط وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بَعَثَهٗ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ط وَاٰتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَمَنَابِعَ
الْحِكَمِ وَوَعَدَهٗ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَّجَعَلَهٗ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ط اَمَّا
بَعْدُ فَاِنِّيْ اُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيْ اَوَّلًا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاُحَذِّرُكُمْ
يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ط يَوْمَ تُبْلٰى كُلُّ نَفْسٍ وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَجِدُ لَهٗ نَصِيْرًا ط
يَوْمَئِذٍ يَّنْدَمُ الْاِنْسَانُ وَلَا يَنْفَعُهُ النَّدَمُ وَيَطْلُبُ

Marfat.com

اَلْعَوْدُ اِلَی الدُّنْیَا وَهَیْهَاتَ اَنْ یَّعُوْدَ وَیُخْرِجُ لَهٗ کِتَابٌ یَّلْقٰهُ
مَنْشُوْرًا ؕ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَنْ اَصْبَحَ عَلَی الدُّنْیَا حَزِیْنًا لَمْ یَزْدَدْ
مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا وَّفِی الدُّنْیَا اِلَّا کَدًّا وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا جُهْدًا
وَلَمْ یَزَلْ مَمْقُوْتًا مَهْجُوْرًا ؕ یَا ابْنَ اٰدَمَ تُرْزَقُ فَاِنَّ
الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِیْصُ مَحْرُوْمٌ وَالْاِسْتِقْصَاءُ شُؤْمٌ
وَالْاَجَلُ مَحْتُوْمٌ وَقَدْ فَازَ مَنْ لَّمْ یَحْمِلْ مِنَ الظُّلْمِ نَقِیْرًا ؕ
یَا ابْنَ اٰدَمَ خَیْرُ الْحِکْمَةِ خَشْیَةُ اللّٰهِ وَخَیْرُ الْغِنٰی غِنَی
الْقَلْبِ وَخَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی وَخَیْرُ مَا اُعْطِیْتُمُ الْعَافِیَةُ
وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ؕ وَخَیْرُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ
الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ
لَهٗ وَکَفٰی بِرَبِّکَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا ؕ اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ

Marfat.com

عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ
جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا ۝ وَمَنْ أَرَادَ
الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ
كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوبَنَا
وَامْحُ عُيُوبَنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَكُنْ لَنَا
مُعِينًا وَظَهِيرًا ط وَاقْضِ حَاجَاتِنَا وَاشْفِ
عَاهَاتِنَا وَادِّ دُيُونَنَا وَكَفٰى مُجِيبًا قَرِيبًا
عَلِيمًا خَبِيرًا ط اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
فِى الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط مَا مِنْ دَابَّةٍ
فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ
مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِىْ كِتَابٍ
مُّبِيْنٍ ط

Marfat.com

چالیسواں وعظ دربیان روزی!

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ سورہ ہود میں ارشاد فرماتا ہے، کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ کے ذمہ ہے اس کی روزی، اور وہ جانتا ہے، اس کے ٹھیرنے اور سونپے جانے کی جگہ کو سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے، کتاب روشن یعنی لوح محفوظ میں،

مسلمانو! اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے، کہ وہ قادر مطلق ہی روزی رساں ہے، ہر مخلوق کو وہی روزہ پہنچاتا ہے، انسان کی کیا طاقت ہے، کہ کسی کی روزی کا متکفل ہو، وہی اللہ تبارک وتعالیٰ ہے جو ہر نیک وبد کو روزی دیتا ہے، اس موقعہ پر مجھے ایک قصہ یاد آگیا ہے

جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو جاہ وحشمت عنایت فرمایا، اور جن وانس وحوش وطیور اور ہوا کو ان کے زیر فرمان کیا، تو آپ کے دل میں سب کی دعوت کرنے کا ارادہ پیدا ہوا، اور اللہ تعالیٰ سے استدعا کی، کہ اے پروردگار عالم! اگر تو مجھے اس بات کی اجازت دی، کہ میں ایک سال تک ہر مخلوق کو روزی پہنچاؤں، تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا، کہ اے سلیمان تجھے اس کی استطاعت اور توفیق نہیں، اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ اے پروردگار عالم ایکدن کی روزی کا حکم دے، اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا، تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے تمام روئے زمین کے جن وانس کو بلاکر حکم دیا، کہ چالیس دن تک کھانے پکار کر جمع کرتے جاؤ، اور ہوا کو کہہ دیا، کہ کھانے کی چیزوں پر نہ چلے، تاکہ کھانا نہ سٹر جائے، پس جب کھانا تیار ہو چکا، تو ایک وسیع میدان میں لاکر چن دیا گیا، بعدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا، کہ اے سلیمان! دعوت کو مخلوق میں سے کس مخلوق سے شروع کیا جائے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا، کہ بحر وبر کے رہنے والوں سے، پس اللہ تعالیٰ نے بحر محیط میں سے ایک مچھلی کو حکم دیا، کہ آج تجھ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے مدعو کیا ہے، لہٰذا آج کا کھانا وہاں جاکر کھانا، پس مچھلی حسب ارشاد پروردگار عالم دسترخوان کی طرف آئی، اور سلیمان علیہ السلام سے عرض کرنے لگی، کہ آج میری روزی پروردگار عالم نے آپ کے ذمہ کی ہے، آپ نے فرمایا، کہ اچھا! جس قدر تیرا جی چاہے اس میں سے کھالے، آج سب کو اجازت عام ہے، پس وہ حسب معمول کھانا کھانے میں مشغول ہوگئی اور تھوڑی ہی دیر میں اس نے تمام انواع واقسام کا کھانا چٹ کر لیا، اور پھر چلا کر کہا، کہ اے سلیمان علیہ السلام، میری شکم پری نہیں ہوئی، مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلائیے، میں ابھی بھوکی ہوں، حضرت سلیمان علیہ السلام بڑے تعجب سے پوچھنے لگے، کہ کیا تو سیر نہیں ہوئی، اس نے کہا ہاں عالیجاہا

ابھی تو کچھ معلوم ہی نہیں ہوا کہ کچھ کھایا ہے یا نہیں، تب آپ نہایت ہی شرمسار ہو کر سجدے میں گر پڑے اور گڑگڑا کر کہنے لگے، کہ پاک ہے، وہ ذات جو تمام مخلوق کی روزی کا ضامن ہے ایسا کہ کوئی نہیں جانتا اور وہی ہر ایک کو اس کی بھوک کے مطابق غذا پہنچاتا ہے، اور وہی ہر ایک کا روزی رساں ہے، اس موقعہ پر مجھے ایک قصہ یاد آگیا،

ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بدرگاہ رب العالمین یہ خواہش ظاہر کی، کہ یا الہ العالمین ایک بار میں تجھ سے اور ہم کلام ہونا چاہتا ہوں، حکم ہوا، کہ اچھا کوہ طور پر چلے آیئے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا الہ العالمین چھوٹے چھوٹے بچوں کو کس کے سپرد کر جاؤں؟ حکم ہوا، کہ اے موسیٰ اپنے عصا کو زمین پر ماریئے آپ نے تعمیل حکم کی، زمین پھٹی، اور پانی کا چشمہ نکل آیا، پھر حکم ہوا، کہ اپنے عصا کو دوبارہ زمین پہ ماریئے، پانی پر عصا مارتے ہی اس میں سے ایک پتھر بحکم الٰہی ظاہر ہوا، پھر حکم ہوا، کہ اس پتھر پر عصا ماریئے، جونہی کہ اس پتھر پر عصا مارا تو پتھر کے دو ٹکڑے ہو گئے اور اس کے اندر سے ایک کیڑا سبز گھاس اپنے منہ میں لئے ہوئے یہ کہتا ہوا نکلا، کہ حمد ہے اس ذات کی جو مجھ کو دیکھتا میرا کلام سنتا میرا مقام جانتا، اور مجھ کو روزی پہنچاتا ہے، حکم ہوا، کہ اے موسیٰ، جب کہ میں اس کیڑے کو جو چشمہ کی تہ میں ایک پتھر کے اندر رہتا ہے، کبھی بھولتا نہیں ہوں، تو کیا آپ کے فرزندوں کو بھول جاؤں گا، ہرگز نہیں، پس اسی وقت موسیٰ علیہ السلام تائب ہوئے، اور اپنے تمام بال بچوں کو خدا کے حوالے کر کے کوہ طور کی طرف روانہ ہو پڑے،

مسلمانو! اللہ تعالیٰ تو ایسا روزی رساں ہے، کہ سمجھ میں نہیں آتا، کہ کس طرح پر ہر ایک کو پہنچاتا ہے، چنانچہ کئی طرح اس کی آزمائش کی گئی، منجملہ اس آزمائش کے ایک آزمائش کا ذکر کیا جاتا ہے، کہتے ہیں کہ

ایک زاہد نے رزق کے بارے یقین کامل حاصل کرنے کے لئے عزم بالجزم کیا، پس وہ ایک جنگل کی طرف جا نکلا، اور ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر وہاں ایک غار میں گھس کر اس خیال میں جا بیٹھا، کہ بھلا دیکھوں تو سہی کہ مجھے اللہ تعالیٰ اس جگہ روزی پہنچاتا ہے، دیکھئے، وہ تو ادھر اس خیال میں تھا، اور وہ خالق ہوا (؟) اس کی روزی کا کس طرح بندوبست کرتا ہے، چنانچہ اتفاق سے ایک قافلہ راستہ بھول کر اس پہاڑ پہ آ نکلا بارش ہونے لگی، اور بچاؤ کا مقام تلاش کرتے کرتے وہ سب اس غار میں آ نکلے، جہاں وہ شخص پڑا ہوا تھا، انہوں نے جونہی اس شخص کو دیکھا، تو پکار کر کہا کہ اے بندہ خدا تو کیسے یہاں پڑا ہے، مگر اس نے کچھ جواب نہ دیا، انہوں نے خیال کیا کہ شاید سردی کی شدت سے یہ بول نہیں سکتا، پس انہوں نے اس کے اردگرد آگ سلگائی، اور اسے خوب گرم کیا، پھر آواز بلند بلایا، مگر کوئی جواب نہ ملا، پھر ان کے

Marfat.com

خیال میں آیا کہ شاید یہ بیچارہ بھوک سے لاچار اور نڈھال ہے، پس وہ کھانا بنا کر اس کے پاس لائے اور اسے کھانے کے واسطے اشارہ کیا، مگر اس نے کچھ نہ کھایا، پھر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا، کہ شاید یہ شخص بہت دنوں سے بھوکا ہے اس لئے اسے کھانے کی ہمت وطاقت نہیں ہے، پس انہوں نے اس کے واسطے نرم غذا فالودہ وغیرہ بنایا، اور اس کے پاس لائے، مگر پھر بھی اس نے اس کی طرف التفات نہ کیا، تب انہوں نے خیال کیا، کہ شاید اس کی دانتی لگ گئی ہے، پس ان میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور چھری کو ہاتھ میں لیا، تاکہ اس کے منہ کو کھول کر لقمہ ڈالیں، جونہی کہ انہوں نے اس کے منہ کو ہاتھ لگایا، اسی وقت وہ شخص ہنس پڑا، انہوں نے کہا، کہ کیا تو دیوانہ ہے، اس نے کہا نہیں میرے ہنسنے کی وجہ اور ہے، جس کو سن کر تم بھی متعجب ہو جاؤ گے، انہوں نے کہا، کہ وہ کیا وجہ ہے؟ اس نے اپنا تمام پہلا ماجرا بیان کر کے کہا، کہ میں نے تو اللہ کو آزمایا تھا، کہ وہ مجھے کیونکر روزی پہنچاتا ہے، پس اب میں نے یقیناً جان لیا کہ بے شک اللہ تعالےٰ ہی نہ صرف مجھ کو بلکہ اپنی ہر مخلوق کو جس جگہ اور جس حال میں ہو روزی پہنچاتا ہے،

لیکن یاد رکھو، کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک کو اندازہ کے مطابق روزی پہنچاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ شوریٰ میں ارشاد فرماتا ہے ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر، یعنی اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے روزی فراخ کر دے تو وہ زمین میں ضرور سرکشی کریں، ولیکن اندازہ سے اتارتا ہے، جس قدر چاہتا ہے، بے شک وہ اپنے بندوں سے باخبر دیکھنے والا ہے،

مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ ہر جاندار، دوست دشمن کو وہی تعالےٰ مطلق روزی پہنچاتا ہے، جائے غور ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز دیتا ہے، تو اس کا کس قدر احسان جتاتا ہے، اور اگر کسی طرح کا کوئی قصور دیکھ لے، تو اس سے اپنی بخشش وکرم کا ہاتھ اٹھا لیتا ہے، مگر وہ خدائے جل وعلا اپنے بندوں کے عیوب کو دیکھتا ہے لیکن کبھی اپنی غایت بخشش وکرم سے روزی کے دروازے کسی پر ہرگز بند نہیں کرتا، دنیا میں اگر کوئی شخص ہم پر تھوڑی سی عنایت کرتا ہے، تو کس قدر ہم اس کے مشکور وممنون احسان بنتے ہیں اور اس کے حکم کی تعمیل میں کوشاں اور اس کی خیر خواہی کرتے ہیں اگر بالفرض اس کی اطاعت کرنے کو دل نہ چاہے تو بھی بباعث شرم اسے کرنی ہی پڑتی ہے لیکن سخت افسوس ہے کہ جس کی بے شمار نعمتیں جن کی تعریف سے زبان قاصر ہے مفت لیں اور اس کے احکام کو پس پشت ڈال دیں، عمداً حکم کی نافرمانی، سرکشی کریں، حکم کا نہ مانا کیا، بلکہ فضول توجیہات پیدا کریں، ذرا غور کا مقام اور جائے انصاف ہے کہ اس احکم

Marfat.com

العالمین کی ہزاروں نعمتوں کو کھا کر ہمیں اس کی یہی توقیر و عزت کرنی چاہیئے! فی الحقیقت خداوندی احکام کی بجا آوری میں اگر غور و خوض کیا جائے تو سراسر اپنا ہی فائدہ ہے۔ اپنی ہی کامیابی ہے۔ اور کامیابی بھی وہ کامیابی جسے فوز عظیم یعنی ایک بڑی بھاری کامیابی خداوند تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اگر غور کیا جائے، تو صاف ظاہر ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ کو ہماری بندگی اور عبادت کی ضرورت نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی کام ہی رکا رہتا ہے۔ اس میں تو سراسر ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ کہ اگر اچھے اعمال کریں گے، تو جنت میں اچھی جگہ ملے گی، ورنہ دوزخ میں دھکیل دیئے جاویں گے۔

غرض ہمیں ضرور اس کی عبادت کرنے اس کی نعمتوں کا مشکور ہونے اور انسان بننے کی اشد ضرورت ہے۔ اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کے بغیر ہرگز انسانیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اپنے معبود حقیقی اور رازق مطلق کو جاننا اور اس کے احکام کو ماننا ہی عقل اور تمیز ہے۔ اور اسی کا نام انسانیت ہے،

دقت اَلَست گزیں دار فنا گزریم — کارواں رفتہ و ما ہمسر را منتظریم
توشہ راہ نداریم چہ تدبیر کنیم — سفر دور و دراز ست و ما بے خبریم
پدر و مادر و فرزند و عزیزاں رفتند — واہ کہ ما غافل و مستیم چہ کوتاہ نظریم
خانہ اصل ما گوشہ گورستان ماست — خرم آں روز کہ مارخت دراں جا ببریم
دم بدم مے گذرد از نظر من حالاں — ایں قدر دیدہ نداریم کہ بر خود نگریم!
خانہ و خانقاہ منزل ما زیر زمین است — ما تدبیر سرا ساختن و بام و دریم
گر ہمہ مملکت و ملک جہاں جمع کنند — ما بغیر از کفنے ہیچ ز دنیا نبریم
پادشاہا تو حلیمے و رحیمے و غفور — دست ما گیر کہ درماندہ و بے بال و پریم

یارب از لطف و کرم عاقبت خاقانی
خیر گرداں کہ ہمہ در طلب خواب و خوریم

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

انیجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۳۰۸)

Marfat.com

خطبۃ الاُولیٰ نمبر ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَوْثَقُ الْعُرٰی کَلِمَۃُ التَّقْوٰی وَخَیْرُ الْمِلَلِ مِلَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَخَیْرُ السُّنَنِ سُنَّۃُ مُحَمَّدٍ وَاَشْرَفُ الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی

وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا
وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ
الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاَشْرَفُ الْمَوْتِ
قَتْلُ الشُّهَدَآءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلٰلَةُ بَعْدَ الْهُدٰى
وَخَيْرُ الْاَعْمَالِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ وَشَرُّ
الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ يَدِ
السُّفْلٰى وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ
حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ
مِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي الْجُمُعَةَ اِلَّا دُبُرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ
لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا هُجْرًا وَمِنْ اَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانِ
الْكَذُوْبُ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ
التَّقْوٰى وَرَاْسُ الْحِكَمِ مَخَافَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ
مَا وَقَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْيَقِيْنُ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ

Marfat.com

وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُوْلُ مِنْ حَرِّ
جَهَنَّمَ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِنَ النَّارِ وَالشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيْرِ
اِبْلِيْسَ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَشَرُّ الْمَاْكَلِ مَا كُلَ مَالِ
الْيَتِيْمِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ
شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ
اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ وَالْاَمْرُ اِلَى الْاٰخِرَةِ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ
وَشَرُّ الرُّؤْيَا الْكَذِبُ وَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ وَسِبَابُ
الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ وَاَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ
وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ وَمَنْ يَتَاَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ وَ
مَنْ يَغْفِرْ يُغْفَرْ لَهٗ وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ
يَكْظِمِ الْغَيْظَ يَاْجُرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُضَعِّفُ اللّٰهُ وَ
مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ

Marfat.com

اَلْقَدِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ۔ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا
وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۝

اکتالیسواں وعظ دربیان روزی و توکل

مسلمانو! اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ ہود میں ارشاد فرماتا ہے، اور کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس کی روزی اور وہ جانتا ہے، اس کے ٹھیرنے اور سونپے جانے کی جگہ کو سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے، کتاب روشن (لوح محفوظ) میں ۔

کان میں تیرے پڑا بھی ہے نعیم — حرف ؟
یعنی ہے رازق وہ پروردگار — رزق سب کو دیتا ہے لیل و نہار
رزق دیتا ہے وہ جب شام و سحر — پھر پھرے ہے کس لئے تو دربدر
جا قناعت پیشہ کر اے بے خبر — صبر کے گوشہ میں اب تو بیٹھ کر

حضرات! اس وقت مجھے ایک دلچسپ قصہ یاد آگیا ہے جس کا بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ وہ یہ ہے،

حکایت عابد

کوہ لبناں میں تھا اک عابد مقیم — غار میں جس طرح اصحاب رقیم
چھوڑ کر ظلمت کی ساری جق و بق! — غار میں بیٹھا کرے تھا یاد حق!
دن کو رہتا تھا ہمیشہ روزہ دار — رات کو کرتا عبادت بے شمار
قدرت حق سے اسے اک وقت پر — نان و حلوا پہنچتا اے نامور
آدھا اس سے رات کو کھاتا تھا وہ — اور سحر وہ نوش کرتا نصف کو
الغرض وہ رات دن مرد خدا! — یاد میں اللہ کے مشغول تھا
یوں بسر اوقات کرتا تھا گدا! — فکر کھانے پینے کا اس کو نہ تھا

نان و حلوا دیتا تھا اس کو خدا
بے مشقت اور بے محنت سدا

آخرش اک روز بہر امتحاں
ہو گیا موقوف وہ حلوا و ناں!

انتظاری کی نہ پر آیا طعام!
وہ نزار و نحیف اے نیک نام

جب نہ آیا شام سے لے تا سحر
سینکڑوں آنے لگے دل میں خطر

بھول جب جاتا رہا صوم و صلوٰۃ
فکر کھانے کی رہا وہ ساری رات

اور نہ کی اس نے عبادت کچھ بھلا
اور نہ سویا رات کو وہ مطلقا

الغرض کی رات تو جوں توں بسر
ہو لیا اتنے میں ہنگام سحر

آخرش وہ اٹھ کے با صد اضطراب
غار سے باہر نکل آیا شتاب

کوہ پر ہو کر کھڑا وہ بے خطر
اور لگا پھر دیکھنے ادھر ادھر

جب کہ چاروں طرف کی اس نے نظر
دور سے اک دیہہ اسے آیا نظر

کوہ سے نیچے اتر کر وہ اخی
گاؤں کے اندر گیا با صد خوشی

اور کیا عابد نے پھر قصد مکاں
تا کرے افطار روزہ اس سے واں

گاؤں سے باہر نکل کر وہ جواں
غار کی جانب ہوا جس دم رواں

ایک کتا گبر کے دروازے پر
رہتا تھا مدت سے اے نیکو سیر

بھوک کے مارے تھا بد احوال سگ
دکھتے تھے استخواں اور پوست لگ

گرچہ اس کے آگے کوئی جو کبھی
کھینچتا تھا گر وہ [illegible] کار بھی!

تو وہ کتا روٹی اس کو جان کر
جان دیتا تھا وہ اس پہ بے خطر

جو زباں پہ آتا تھا لفظ خبر
وہ سمجھ کر خبز دیتا اس پہ سر

کتا بو پا کر کے عابد کی ذرا
دوڑ کر جھٹ اس کے پیچھے جا پڑا!

جب لگا عابد کو پہنچانے ضرر
ایک روٹی خوف سے دی جلد تر

ایک روٹی بچ رہی تھی اس سے جو
لے کے اس کو دوڑا وہ مرد نکو

کتا جب اس سے فراغت پا چکا
دوڑ کر عابد کا پھر پیچھا کیا

دوسری روٹی جو اس کے پاس تھی
تنگ ہو کر وہ بھی اس نے ڈال دی

دے کے اس کو پھر ہوا عابد رواں
اس کے ایذا سے کرتا ہا وے اماں

دوسری روٹی بھی جب وہ کھا چکا
جھپٹ جھپٹا کر کا ان پھر پیچھے پڑا

Marfat.com

پیچھے اس کے مثل سایہ وہ چلا ! بھونکتا اور کپڑے اس کے پھاڑتا

ہو کے عاجز اس سے عابد نے کہا میں نے دیکھا ہے نہ تجھ سا بے حیا

تیرے مالک نے دو روٹی کے سوا کچھ نہیں مجھ کو دیا اے بے حیا

سو وہ دونوں تجھ کو اب میں دے چکا پھر کیوں ہے گرد تو مجھ کو بتا !

اور کیا چاہے ہے مجھ سے اے پلید کیا حیا تجھ کو نہیں ہے اے مرید

قدرت حق سے وہ کتا ناگہاں گفتگو کرنے لگا چوں مرد ملاں

پھر لگا کہنے کہ اے مرد خدا غور کر تو، میں نہیں ہوں بے حیا

بچپنے سے اب تلک اے نامور ! رہتا ہوں اس گھر کے دروازے اوپر

گھر کا اس کے بن رہا ہوں درباں بکریوں کا اس کی میں ہوں پاسباں

گاہ تو دیتا ہے مجھ کو پارہ ناں اور گاہے دیتا ہے کچھ استخواں

اور گاہے بھول جاتا ہے مجھے ! کچھ نہیں اس دن کھلاتا ہے مجھے

گذرے ہیں مجھ پر بہت شام و سحر روٹی ہڈی کچھ نہیں آتی نظر

گاہ ہوتا ہے کہ پیر گبر کو ! نے میسر آپ کو نے مجھ کو ہو !

ہفتہ ہفتہ گذرے ہیں یہ ناتواں خشک ٹکڑے کا نہ کچھ پایا نشاں

پرورش پائی ہے میں اس در اوپر اور کسی در پر نہیں کرتا گذر

گرچہ صدہا ر[illegible]ب سہتا ہوں شکر صبر سے رہتا ہے گا ہے مجھ کو شکر

کھیلتا ہوں عشق کی بازی سدا ساتھ اس کے میں بصد رنج و عنا !

الغرض یہ عاصی اس در کے سوا ! اور کے در کو نہیں پہچانتا !

اور تجھے جو ایک دن اے نوجواں نے ملا تقدیر سے حلوا و ناں

پس بنائے صبر میں آئی شکست غیر کے در پر گیا اے خود پرست

اپنے اس رزاق کا در چھوڑ کر ! گبر کے در پر تو آیا دوڑ کر

کچھ نہ کی رزاق پر اپنے نظر مانگنے آیا تو اک کافر کے گھر

واسطے روٹی کے اپنے دوست کو چھوڑ کر آیا یہاں اے نیک خو !

اور دشمن اس کے سے کی دوستی کچھ حیا تجھ کو نہ آئی اے اخی

اب ذرا منصف ہو اے مرد خدا ! بے حیا تو ہے کہ میں ہوں اب بتا

Marfat.com

سُن کے یہ عابد گرا بے ہوش ہو ۔۔۔ پیٹ کر سر رہ گیا بے ہوش ہو
یہ نصیحت گبر کے کتے نے کی! ۔۔۔ اس سگ ملعون نفس امداد کی!

مسلمانو! خوب یاد رکھو، کہ اللہ تبارک و تعالیٰ صبر کا اجر ضرور دیتا ہے، چنانچہ مروی ہے کہ ایک درویش بڑے پارسا نیکوکار تھے لیکن نہایت مفلس و نادار، ان کی بیوی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کے واسطے جھگڑا کرتی وہ بیچارے اس سبب سے اکثر پریشان خاطر رہتے اور اپنے مصائب پر صبر کرتے، ایک روز یہ ٹھان کر گھر سے باہر نکلے کہ کسی کی مزدوری کر کے معقول رقم لے آؤں اور بیوی کے آئے دن کے جھگڑے سے تو نجات پاؤں، بس آپ بازار میں جا کر کھڑے ہوئے، حسب معمول لوگ آئے اور مزدوروں کو اپنی اپنی احتیاج کے موافق لے گئے، لیکن خدا کی قدرت اس کو کسی نے نہ پوچھا، پھر جب ایک پہر اسی انتظار میں گذر گیا، اور ان کی طرف ایک بھی نہ آیا، تو ناچار جنگل کی طرف چلے گئے، وہاں جا کر ایک گوشے میں بیٹھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے، جب دن گذر گیا تو آپ گھر میں تشریف لے آئے اسی وقت بیوی نے پوچھا کہ کیا مزدوری لائے ہو آپ نے جواب دیا، کہ جس کے ہاں میں نے مزدوری کی ہے، اس نے وعدہ کیا ہے، کہ آج اور کل کی مزدوری اکٹھی دوں گا، پھر مجبوری میں واپس گھر چلا آیا ہوں، کل دو روز کے پیسے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے اکٹھے لے آؤں گا، بس خود بدولت مع عیال واطفال کے بغیر کھانے پینے کے بستر پر پڑ گئے اور سو گئے، صبح کو اٹھتے ہی حسب معمول نماز فجر ادا کر کے بازار میں تشریف لے گئے، خدا کی قدرت اس دن بھی آپ کو کسی نے نہ بلایا، بہت دیر تک مزدوروں کے مقام پر انتظار کرتے رہے پھر جب بالکل بے امید و مایوس ہو گئے، تو لاچار ہو کر اسی مکان میں جہاں گذشتہ روز عبادت کی تھی چلے گئے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے، جب شام ہو گئی، تو گھر کو تشریف لے آئے۔ پھر بیوی نے حسب معمول ان سے پوچھا کہ دو روز کی مزدوری لائے، آپ نے جواب دیا، کہ جس شخص کے گھر میں مزدوری کرتا ہوں، وہ شخص بڑا دانا اور سخی ہے، اس کی خوبیوں کو دیکھ کر مزدوری مانگنی اور پھر اس کے واسطے ضد کرنا مناسب نہیں جانتا بلکہ شرم آتی ہے، اے بیوی آج کے دن بھی تو مجھے معاف کر، بری باتیں نہ سنا کل تینوں دنوں کی مزدوری انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ملے گی بیوی دل ہی دل میں کڑھ کر چپ ہو رہی، لڑکے بالوں سمیت سب بھوکے سو رہے۔ جب صبح ہوئی تو نماز ادا کر کے پھر بازار کو گئے اور جی میں سوچنے لگے کہ اگر آج بھی مزدوری نہ ملی تو شام کو بیوی سے کیا عذر کروں گا، اور کیوں کر اس کے طعن و تشنیع سے بچوں گا، علاوہ ازیں اس دن بیوی نے بیسوں کے واسطے ایک تھیلی یہاں کے حوالے کی تھی، وہ بیچارے ہاتھ میں تھیلی لئے مزدوروں کے مقام پر منتظر کھڑے رہے

کہ کوئی بلاوے تو جاؤں، وقت پر لوگ آئے، اوروں کو لے گئے مگر یہ وہیں کے وہیں کھڑے رہے کوئی ان کی طرف متوجہ نہ ہوا آخر لاچار ہو کر دل میں کہنے لگے، کہ آج تیسرا دن ہے کسی نے مجھے نہیں بلایا، اب بیفائدہ کیوں یہاں اپنے اوقات ضائع کروں، بہتر یہی ہے کہ چل کر اسی مکان میں اپنے معبود حقیقی کی جناب میں سر جھکاؤں اور اسی سے اپنا دلی مطلب عرض کروں، یہ سوچ سمجھ کر وہاں سے اس مقام پر چلے گئے اور عبادت میں مشغول ہو گئے، پھر جب شام ہوئی تو دل میں خیال ہوا کہ آج ایک ایسا حیلہ کرنا چاہیئے کہ جس سے بیوی کے طعن وتشنیع سے بچ جاؤں، پس اس تھیلی کو ریت سے بھر کر ہاتھ میں لیا کہ جب بیوی کھولے گی، اس سے یہی کہوں گا کہ اس شخص نے جس کے یہاں میں کام کرتا ہوں، بڑی دغا کی کہ اس نے میری تھیلی کو ریت سے بھر دیا۔ آج تم صبر کرو، کل میں اس سے سمجھوں گا، اور کئی دن کے پیسے پورے پورے بھر لوں گا، بس اس طریق سے آج کا روز ٹل جائے گا، کل اللہ کارساز ہے دیکھا جائے گا۔ الغرض یہ خیال کر کے تھیلی ریت سے بھر لی اور گھر کی طرف چلے، جوں ہی گھر میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ بیوی صاحبہ بہت خوش بیٹھی ہیں، لڑکے بالے کھا پی کر آسودہ ہو کر کھیل کود رہے ہیں، پوچھا کہو بیوی کیا ہے؟ آج تم بہت خوش وخرم نظر آتی ہو، اس نے کہا تم سچ کہتے تھے، کہ وہ شخص جس کے ہاں تم کام کرتے ہو بڑا سخی اور با مروت ہے، کئی گھنٹے گذرے ہوں گے کہ اس نے ایک بوڑھے آدمی کے ہاتھ ایک تھیلی بھیج دی تھی، اس بوڑھے نے آ کر دروازے پر دستک دی میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ کہا کہ تمہارا شوہر جس کے یہاں کام کرتا ہے، اس نے ان کی مزدوری کے پیسے تھیلی میں بھر کر بھیجے ہیں، اس کو لے لو، یہ کہہ کر تھیلی میرے حوالے کی اور آپ چلا گیا، میں نے تھیلی اندر لا کر کھولی تو دیکھتی کیا ہوں کہ اس میں چھ سو اشرفیاں ہیں، بس اس میں سے ایک اشرفی تڑوا کر کھانے کا اسباب بازار سے منگوا لیا ہے، یہ بات سنتے ہی وہ بزرگ رو پڑا، اور صدق دل سے اس مالک دو جہاں اور خالق کون ومکان کی حمد وثنا کرنے لگا، بیوی نے پوچھا سچ بتا کہ یہ کیا معاملہ ہے، رونے کا کیا مقام ہے؟ اس نے تینوں دنوں کی تمام حقیقت بیان کر دی، اور کہا کہ تمہاری خفگی اور ناراضگی کے خوف سے میں نے ایک حیلہ ٹھیرا کر اس تھیلی کو ریت سے بھرا تھا، لیکن اس خداوند جل وعلا نے مجھ عاجز کو سرفراز کیا، اور اپنے خزانہ سے ہیچمدان اور بے بضاعت کو مالدار بنا دیا بھلا ایسا خداوند اس کے سوا اور کیا ہے، کہ تھوڑی مزدوری میں بہت سا انعام دے، بیوی نے اس تھیلی کو جو کھولا، تو بیش قیمت لعل وجواہرات سے بھرا پایا، اس نے بہا بہت ہی خوش ہو کر خداوند کریم کی دل وجان سے شکر گذاری کی اور اپنے خاوند سے اپنی غلطی کی معافی مانگی،

Marfat.com

غرض، اے مسلمانوں ہر طرح سے اللہ تعالیٰ نے جو کسی کی قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ضرور ہی پہنچا دیتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اس سے میرا مطلب یہ نہیں ہے، کہ انسان محنت و مشقت کرنا چھوڑ دے۔ گونگے، بہرے اور اندھے کی طرح بن کر بیٹھے رہے اور اپنا اور اپنے اہل و عیال کا پیٹ نہ پالے، بلکہ اس سے میری غرض یہ ہے، کہ اپنے خداداد اعضا کو جو تمہاری بھاری نعمت ہیں محنت و مزدوری کے واسطے استعمال کرے، اور روزی پیدا کر کے پیٹ پالے

رزق ہر چند بے گماں برسد ... شرط عقل ست جستن از درہا!

روزی بے شک مل جاتی ہے، لیکن بتقاضائے عقل روزی کے واسطے کوشش ضرور چاہیے محنت، اور تفاوت روزی خدا کے بے پرواہ اور رازق ہونے کا ایک بین ثبوت ہے، بعض دنیا میں دن بھر محنت شاقہ کرنے سے کہ ایڑی سے چوٹی تک کا پسینہ بہ جاتا ہے، ہانپتے دن گزر جاتا ہے شام کو چور ہو کر بستر پر آگرتے ہیں۔ بجز نان شبینہ کے جس سے اپنا اور اپنے اہل و عیال کا پیٹ بمشکل پالتے ہیں، اور کچھ زیادہ وصول نہیں ہوتا۔ بعض چند مقررہ ساعات کے تھوڑے منٹ نہایت آسودگی سے اور آرام سے کام کر کے سینکڑوں روپیہ حاصل کرتے، مزے سے رنگارنگ اور گوناگون نعمتوں کو کھاتے ہیں اور بڑے کھلے دل سے تمام خرچ اخراجات کر کے کچھ جمع بھی کر لیتے ہیں، بعض کو اتفاقاً کہیں سے دفینہ مل جاتا ہے۔ کہ جس سے وہ اپنی زندگی عیش و عشرت سے گذارتے ہیں کیا یہ سب کچھ خدا کے رازق اور بے پرواہ ہونے کا کافی ثبوت نہیں ہے،

اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرنا لازم ہے، اور اپنی کوشش اور جانفشانی کو بجز ذریعہ کے کچھ اور نہیں سمجھنا چاہیے۔ اور ذریعہ و سلب (یعنی کام کاج) سے اس سلب بنانے والے مسبب (یعنی خدا) سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیے، وہی رازق مطلق اور عبادت کے لائق ہے،

اللہ تبارک و تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو توشۂ حلال پیدا کرنے کی توفیق بخشے، اور اس ذات باری کو رازق مطلق سمجھنے کی ہمت بخشے آمین ثم آمین!

باز آؤ حرص دنیا سے خدا کے واسطے	یاد کر لو فکر کچھ روز جزا کے واسطے
نفس کی تابع میں ہو کر بھولنا اچھا نہیں	آئے تھے دنیا میں ہم کو غور کس کے واسطے
حیف سوتے ہی گذاری صبح اور وقت اذاں	مرغ و ماہی سب اٹھے یاد خدا کے واسطے
کب عمارت میں جہاں کے پائداری ہے میاں	عمر کھوتا ہے عبث اس کی بنا کے واسطے
قصد جھگڑا بغض و کینہ جھوٹ اور مکر و فریب	مت کرو دن رات عمر بے بقا کے واسطے

Marfat.com

ہے جبر بندے پہ لاحاصل کر لے بعد مرگ کے — ایک ہی رستہ ہے سب شاہ و گدا کے واسطے
مال و زر گنج و دفینے فوج و سپاہ و گنج و حشم — کب کسی کو ہے بقا سب ہیں فنا کے واسطے
بیٹھ گنج صبر میں قسمت میں ہے جو پائے گا — مت اٹھا رنج و عنا گنج و غنا کے واسطے

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱ یا ۳۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنٰى اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

Marfat.com

يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ
الَّذِيْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْخُطْبَةِ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ
فَاِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْتَدِلُوا الصُّفُوْفَ فَاِنَّهٗ مِنْ تَمَامِ
الصَّلٰوةِ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْكَلَامِ
الْقَدِيْمِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔

بیالیسواں وعظ دربیان روزی

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ سورہ ہود میں ارشاد فرماتا ہے، اور کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اور وہ سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے، کتاب روشن (لوح محفوظ) میں، جانتا ہے اس کے ٹھیرنے اور سونپے جانے کی جگہ کو،

مسلمانو! اس میں کچھ شک نہیں ہے، کہ وہ خالق و رازق عجیب طور پر لوگوں کو روزی پہنچاتا ہے، جیسا کہ اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے،

مانگی یہ داؤد نے اک دن دعا ۔۔۔ یا رازق الغربان فی اعشاشہا
رزق دیتا ہے زاغ کے بچوں کو تو ۔۔۔ گھونسلوں کے بیچ کے بے جستجو!

یعنے جو ہے تیری رزاقی کی شاں — کب بشر کا پہنچے واں وہم وگماں

پوچھا اصحاب نبی نے اے نبی! — زاغ کے بچوں کی کیوں تخصیص کی

وہ تو ہے رزاق ہر وحش و طیور — وجہ کچھ تخصیص کی ہے یا حضور!

شرح کر اس کی ذرا اے ہادی خدا — دغدغہ یہ تا ہر اک کے دل سے جا!

بولے یوں پیغمبر وقت زماں — مستتر ہے اس میں بھی راز نہاں

گوش جاں اپنے کو کر اس وقت وا — تا کہ سمجھو تم بھی اس کا مدعا

جیسے رزاقی پر اس کے ہو یقیں! — جانو دل سے اس کو رب العالمین

گھونسلے میں بیضہ جو دیتا ہے زاغ — ہوتا ہے بعد مدت سے اس دم بلوغ فارغ

مدت معہود تک ان پر سدا — بیٹھا رہتا ہے نہیں ہوتا جدا

بیضہ سے جب ہوتے ہیں بچے نمود! — قدرت حق سے جب وہ پاتے ہیں وجود

پشم تن پر ان کے ہوتی ہے سفید! — زاغ اپنے دل میں ہووے ناامید

وہ سمجھتا ہے کہ بیضہ اور کے — آشیانہ میں کسے نے رکھ دیئے

دیکھ کر ابیض انہیں ہو خشمگیں — دل میں سمجھے یہ میرے بچے نہیں!

گر میرے ہوتے تو ہوتے یہ سیاہ — ہوتا اسود رنگ یہ بشکل دود آہ!

غصہ میں آ آشیانہ سے جدا — پانی دے ان کو نہ دانہ اے فتا

دیکھ گاہ گاہ ان کے حال کو — اور وہاں بیگانہ وش دیکھے ہے وہ

بھوک سے جب حال ان کا ہو تباہ — رزق ان کا بھیجتا ہے یوں الٰہ!

حکم ہوتا ہے ہوا کو جلد جا! — گھیر کر پشوں کو اس جا جلد لا

بھوکے ہو کر جب کریں وہ منہ کو وا — جان کر خوراک مچھر اس میں جا

اشتہا ہوتی ہے ان کو جس قدر — پشہ لے جاتی ہوا واں گھیر کر!

اس طرح جب ملے وہ بچوں کی خبر — رزق کا اپنے مجھے پھر کیا ہے ڈر

وہ کہے ہے آپ ضامن دابۃ — تو پھرے ہے دربدر خوار و تبہ

جب کہ ہوں چالیس دن ان پر گذر — اور سیاہ نکلیں بدن پر ان کے پر

رنگ جب بچہ کا ہوتا ہے سیاہ — برطرف ہو زاغ کا بھی اشتباہ!

زاغ کو اس بات کا جب ہو یقیں — بچے میرے ہیں کبوتر کے نہیں!

Marfat.com

پھڑتے سر سے محبت کا ہے جوش — نہر والفت سے لگے کرنے خروش
عشق ہو سینہ میں اس کے شعلہ زن — بچوں پہ قربان کرے وہ جان و تن
رزق کا بچوں کے اپنے اہتمام! — پھر بذوق دل کرے ہر صبح و شام!
بچوں پر ہو جان اور دل سے فدا — اور کھلاتے دم بدم ان کو غذا
وجہ یہ تخصیص کی ہے دوستو! — سمجھو تم بھی اس سخن کے مغز کو
رزق تیرا خود تیرا اچھا ہے یار — تو تجسس میں عبث ہووے فگار

غرض اللہ تعالے کے رزق پہنچانے کے عجیب و غریب طریقے ہیں، چنانچہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے توبہ کرنے کا سبب باعث ہوا، کہ آپ ایک دن شکار کے واسطے باہر نکلے، اور ایک منزل میں جا اترے، کھانے کے واسطے دسترخوان بچھایا گیا، یکایک ایک کوا آیا اور دسترخوان میں سے روٹی کا ایک ٹکڑا اپنی چونچ میں لے کر چلتا بنا، حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر سے نہایت تعجب کیا، اور فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر اس کوے کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ وہ کوا پہاڑ پر چڑھ گیا، اور آپ کی آنکھوں سے غائب ہو گیا، پس آپ بھی اس پہاڑ پر چڑھ گئے اور دور سے اس کوئے کو دیکھ کر آہستہ آہستہ اس کوے کی طرف چلے، ابھی وہ دور ہی تھے، کہ کوا انہیں دیکھ کر اڑ گیا، وہاں دیکھتے کیا ہیں، کہ اس جگہ ایک آدمی چت لیٹا ہے، اور اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں آپ نے فوراً گھوڑے سے اتر کر اس شخص کا بندھن کھولا، اور اس سے حقیقت حال پوچھنے لگے، اس نے کہا کہ جناب میں سوداگر تھا، سات روز کا عرصہ گذرتا ہے، کہ میں ڈاکوؤں کے ہاتھ پڑ گیا، انہوں نے میرا سارا مال و اسباب لوٹ لیا، اور مجھے باندھ کر اس جگہ پر رکھ دیا، لیکن قربان جاؤں اس ذات عز سبحانہ پر کہ اس نے ایک دن بھی مجھے بھوکا نہیں رکھا، ہر روز ایک کوا روٹی لے کر آتا اور میرے سینے پر بیٹھ کر اپنی چونچ سے روٹی توڑتا اور پھر میرے منہ میں ڈالتا ہے، پس ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کو گھوڑے پر سوار کر کے اپنے ہمراہ لے آئے اور اپنے لباس فاخرہ کو اتار کر کمبل و گودڑی پہن لی اور غلاموں کو آزاد کر دیا، سب مال و متاع وقف کر دیا، اور ہاتھ میں عصا لے کر مکہ معظمہ کا رخ کیا، لیکن نہ تو کوئی سواری اور نہ ہی کوئی توشہ ساتھ لیا، بلکہ صرف اللہ تعالے پر توکل کیا، اور خرچ وغیرہ کی کچھ بھی پرواہ نہ کی، مگر اللہ تعالے نے رستے میں آپ کو ایک دن بھی بھوکا نہ رکھا، آپ بآرام خانہ کعبہ میں جا پہنچے، اور اللہ تعالے کا شکر کیا

ایسا ہی ایک اور سچا واقعہ ایک بزرگ کامل کا مجھے یاد آگیا، وہ یہ ہے، کہ:۔

Marfat.com

مالک ابن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں نے سفر حج میں ایک سیاہ کوے کو دیکھا کہ اپنی چونچ میں دو روٹیاں لئے آگے جا رہا ہے، چنانچہ میں کچھ آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں، کہ ایک مرد خستہ اور دست و پا بستہ پڑا ہوا ہے، اور وہ کوا روٹی کے نوالے اس کو کھلا رہا ہے، جب یہ سیر ہو گیا، تو کوا اڑ گیا میں نے اس شخص سے تمام حال دریافت کیا، اس نے کہا کہ میں حج کے لئے جا رہا تھا، کہ راہزنوں اور ڈاکوؤں نے میرا تمام مال و متاع چھین لیا، اور مجھ کو اس مصیبت میں ڈال دیا، پانچ چھ روز تک بھوکا پیاسا تڑپا کیا، چھٹے دن دعا قبول ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے اس کوے کو مقرر کیا، یہ کوا ہر روز مجھے کھانا کھلاتا ہے، اور پانی پلاتا ہے، مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اس شخص کی یہ حالت دیکھ کر آبدیدہ ہوا، اور فوراً اس شخص کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے اور اسے اپنے ساتھ لے لیا، چلتے چلتے ایک جگہ ہم دونوں پر پیاس اور تشنگی نے غلبہ کیا، اثنائے راہ میں ایک چاہ پر آہوؤں کے ایک گلے نے کھڑے پانی پیا، جوں ہی کہ ہم قریب ہوئے، تو آہو ہماری آہٹ پا کر رم ہو گئے، پس ہم نے چاہ کی طرف جھک کر ڈول سے پانی نکالا، جب ہم پانی پی کر خوب آسودہ ہوئے، تو دل ہی دل میں کہنے لگے، اے مالک الملک آہو نہ تو کوچ کریں نہ ڈول ان کے لئے پانی تو کنوئیں کے کنارے تک آ گیا، لیکن ہم کو بغیر ڈول اور رسی کے پانی نہ ملا، غیب سے ندا آئی، کہ اے مالک بن دینار! آہوؤں کو تو صرف مجھ پر توکل تھا لیکن تم کو ڈول اور رسی پر بھروسہ تھا، مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ یہ سن کر ہمارے ہوش اڑ گئے اور ایک وجد کی حالت طاری ہو گئی، اس وقت ہم نے ڈول اور رسی کو پھینک دیا، ایک اور ذکر یاد آ گیا، کہ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بغیر مہمان کے کھانا تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کئی روز ہو گئے، کوئی مہمان نہ آیا، آپ شہر سے باہر مہمان کی تلاش کو گئے، دور سے نہایت ضعیف و نحیف بوڑھا نظر آیا، وہ سو برس کی عمر کا معلوم ہوتا تھا، اور داڑھی بھوں، پلک وغیرہ سب مثل سفید دودھ کے دکھائی دیتے تھے، اور ضعف کے باعث نہایت ہی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا تھا، ابراہیم علیہ السلام اس کو دیکھ کر نہایت ہی خوش و خرم ہوئے، اور بڑی تعظیم و تکریم اور عزت و توقیر کے ساتھ اسے گھر لائے اور کھانے کے واسطے دستر خوان بچھایا گیا، اور کھانا چنا گیا، سب اہل خانہ نے حسب معمول بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا، لیکن وہ پیر مرد بغیر بسم اللہ پڑھے کے کھانے لگا، آپ نے اس سے پوچھا، کہ تو نے بسم اللہ کہنے کے بغیر کھانا کیوں شروع کیا، اس نے کہا کہ بسم اللہ کس چیز کا نام ہے، میں نے تو آج تک یہ نام سنا بھی نہیں، حضرت ابراہیم خلیل اللہ اس بڈھے کی یہ بات سن کر بے تاب ہو گئے، پس اسی وقت

Marfat.com

اس بڈھے کو ذلت و خواری کے ساتھ اپنے دسترخوان پر سے اٹھا کر گھر سے نکال دیا، جیسا کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بخواری براندش چوں بے گانہ دید ... کہ منکر بود پیش پاکاں پلید

پس اسی وقت بدرگاہ رب العالمین جبرائیل علیہ السلام خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان بایں الفاظ لائے، کہ اے خلیل ہم اس کو یاد رکھو کہ وہ مجھے نہ جانتا تھا، وہ سو برس تک روزی دیتا رہا، اور کبھی بھوکا پیاسا نہ رکھا لیکن تم تھوڑی دیر میں اس سے متنفر ہو گئے، اور اپنے دسترخوان پر سے اسے اٹھا دیا، حضرت خلیل علیہ السلام یہ بات سن کر بیہوش ہو کر گر پڑے اور کئی سال تک روتے رہے۔

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کسی مخلوق کو نہیں بھولتا ہر حال میں وہ روزی رساں ہے، چنانچہ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار ایک چیونٹی سے پوچھا کہ سال بھر کا تیرا رزق کس قدر ہے اس نے عرض کیا کہ گیہوں کا ایک دانہ، آپ نے ایک شیشی میں اس کو بند کر دیا، اور ایک دانہ اس کے کھانے کو شیشی میں ڈال دیا پھر ایک سال کے بعد اس شیشی کو دیکھا تو اس میں آدھا دانہ گیہوں کا باقی تھا آپ نے چیونٹی سے پوچھا کہ تو نے پورا دانہ گیہوں کا کیوں نہیں کھایا؟ اس نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ! مجھے ہمیشہ خالق خدا پہ بھروسہ رہا کرتا تھا اس واسطے میں پورا دانہ کھا لیا کرتی تھی لیکن جب سے آپ نے مجھے اس شیشی میں بند کر دیا ہے، ہمیشہ یہی ڈر لگا رہا کہ مبادا حضرت سلیمان علیہ السلام مجھ کو بھول جائیں اور میں بھوکی مر جاؤں، اس خیال کے باعث میں ہر روز آدھا پیٹ بھرتی تھی اسی واسطے یہ آدھا دانہ بچ گیا ہے، سبحان اللہ! یہ اللہ تعالیٰ ہی کا رزق مطلق ہے کہ جو کوئی اس پر توکل رکھے وہی ہر ایک کا روزی رساں ہے۔

خُطْبَةُ الْاُوْلٰی نمبر ۴۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِیْنُهٗ وَ اَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِیْ

Marfat.com

وَلَجَلَكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ
يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۝ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝
اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَنْ تُثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاَنْ
تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَثْنٰى
عَلٰى زَكَرِيَّا وَاَهْلِ بَيْتِهٖ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ
فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّكَانُوْا لَنَا
خٰشِعِيْنَ ۝ ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ ارْتَهَنَ
بِحَقِّهٖ اَنْفُسَكُمْ وَاَخَذَ عَلٰى ذٰلِكَ مَوَاثِيْقَكُمْ وَاشْتَرٰى
مِنْكُمُ الْقَلِيْلَ الْفَانِيَ بِالْكَثِيْرِ الْبَاقِيْ هٰذَا كِتَابُ
اللّٰهِ فِيْكُمْ لَا تُطْفَأُ نُوْرُهٗ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ

Marfat.com

فَاسْتَضِيئُوا بِنُورِهِ وَاسْتَنْصِحُوا كِتَابَهُ وَاسْتَضِيئُوا مِنْهُ
لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ فَإِنَّهُ إِنَّمَا خَلَقَكُمْ لِعِبَادَتِهِ وَوَكَّلَ بِكُمْ
كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ثُمَّ اعْلَمُوا
عِبَادَ اللهِ أَنَّكُمْ تَغْدُونَ وَتَرُوحُونَ فِي أَجَلٍ غُيِّبَ
عَنْكُمْ عِلْمُهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقَضِيَ الْآجَالُ وَأَنْتُمْ
فِي عَمَلِ اللهِ فَافْعَلُوا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ إِلَّا
بِإِذْنِ اللهِ فَسَابِقُوا إِلَى آجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ
آجَالُكُمْ فَتَرُدَّكُمْ إِلَى أَسْوَءِ أَعْمَالِكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا
جَعَلُوا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ وَنَسُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَنْهَاكُمْ
أَنْ تَكُونُوا أَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَا الْوَحَا النَّجَا فَإِنَّ وَرَاءَكُمْ
طَالِبًا حَثِيثًا أَمْرُهُ سَرِيعٌ أَيْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ
وُجُوهُهُمُ الْمُعْجَبُونَ بِشَبَابِهِمْ أَيْنَ الْمُلُوكُ الَّذِينَ
بَنَوُا الْمَدَائِنَ وَحَصَّنُوهَا أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا

Marfat.com

يُعْطَوْنَ الْغَلَبَةَ فِي مَوَاطِنِ الْحَرْبِ قَدْ تَضَعْضَعَ
أَرْكَانُهُمْ حِينَ أَحْفَى بِهِمُ اللّٰهُ هُمْ وَأَصْبَحُوا فِي
ظُلُمَاتِ الْقُبُورِ أَلْوَحَا أَلْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا أَمَّا
بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

تینتالیسواں وعظ در بیان توکل!

حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے، کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہیے،

مسلمانو! توکل کئی طرح کا ہوتا ہے، چنانچہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ توکل چار قسم کا ہے اول مخلوق پر توکل کرنا، دوم مال پر توکل کرنا، سوم نفس پر توکل کرنا، چہارم خدا پر توکل کرنا، پس جو شخص مخلوق پر متوکل ہے، وہ کہتا ہے، کہ جب تک فلاں شخص ہے، کچھ غم وفکر نہیں ہے، اور جو شخص مال پر متوکل ہے، وہ کہتا ہے، کہ جب تک میرا مال ہے، مجھے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی، اور جو شخص نفس پر متوکل ہے وہ کہتا ہے کہ جب تک میرا جسم صحیح وسالم ہے، مجھے کوئی شے خراب نہیں ہوگی، پس یہ توکل یکسر ہیچ و حیلا کی ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے، وہ کہتا ہے، کہ مجھ کو کچھ پرواہ نہیں ہے، کہ میں غنی ہو جاؤں یا محتاج، کیونکہ میرا پروردگار میرے ساتھ ہے، اور مجھے جس طرح چاہے نگاہ رکھے،

الغرض! جب آدمی اس روزی رساں پر صدق دل سے توکل کرے، تو وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ روزی پہنچا دے، چنانچہ جب مریم علیہا السلام محراب میں مصروف عبادت ہوئیں، جاڑے کے میوے

گرمی میں اور گرمی کے میوے جاڑے میں بلاد اسطہان کو دستیاب ہونے لگے۔ اس پر زکریا علیہ السلام نے پوچھا انی لک ھذا یعنی اے مریم علیہا السلام، تجھ کو یہ بے موسم کے میوے کہاں سے ملتے ہیں، آپ نے فرمایا ھو من عند اللہ یعنی یہ اللہ کے پاس سے ملتے ہیں، لیکن جب عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے، تو وہ نعمت بالواسطہ ہوگئی، چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا یعنی کھجور کی جڑ اپنی طرف ہلا اس سے تجھ پر پکی کھجوریں گریں گی، کیا ہی اچھا کسی نے کہا ہے ؎

فتح چو قفل باز چہ کلید است عزیزا! جنبش بازو ست خود خواہند تیز!

افسوس ہے کہ آج کل عوام الناس نے توکل کے یہ معنی سمجھ رکھے ہیں، کہ تمام اسباب کو چھوڑ کر بیٹھ جائے، یہ معنی بالکل غلط ہیں، کیونکہ تمام قرآن و حدیث اثبات تدبیر و اسباب سے مملو و پر ہیں، بلکہ توکل بایں معنی کبھی ہو ہی نہیں سکتا، اچھا! اگر بلا تدبیر کچھ کھانے پینے کو بھی مل گیا، کھانے میں لقمہ بھی منہ میں خود رکھو گے، اس کو چباؤ گے بھی نہیں، اس کو نگلو گے بھی نہیں، کیا یہ سب بھی تو غذا پہنچنے کے اسباب و تدابیر ہیں، پھر اس توکل کا کون قائل ہو سکتا ہے

حضرات! توکل کی حقیقت وہ ہے، جو وکیل کی ہے یعنی جیسا کہ کسی مقدمہ میں کسی کو وکیل بناتے ہیں، تو کیا صاحب مقدمہ پیروی اور کوشش چھوڑ دیتا ہے؟ کیا گواہوں کے تیار کرانے میں اہتمام کرنا ترک کر دیتا ہے؟ کیا طلبانہ کا روپیہ داخل نہیں کرتا، غرضیکہ سب کچھ کرتا ہے، مگر باوجود اس کے مقدمہ کی کامیابی کو وکیل کی لیاقت اور حسن تقریر اور سعی کا نتیجہ سمجھتا ہے، اور اس کو اپنی تدبیر کی طرف نسبت نہیں کرتا، بالکل یہی حال توکل کا سمجھنا چاہیے، کہ اسباب و تدابیر بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہوں، سب کچھ کرے، مگر ان کو مؤثر حقیقی نہ سمجھے، بلکہ اس طرح اعتقاد رکھے، کہ جب کام بنے گا تو اللہ تعالیٰ ہی کے حکم و فضل سے بنے گا اگر واقع میں دیکھا جائے، تو تدبیر کا مؤثر ہونا محض خدا تعالیٰ ہی کے حکم سے ہے، بندہ کو تو اس میں ذرا بھی دخل نہیں، مثلاً زمین میں بیج ڈال دیا، یہ تو اس کی تدبیر تھی، اب وقت پر بارش کا ہونا، اس کا زمین سے ابھرنا، بچنا، آفات سماوی سے محفوظ رہنا، یہ اس کے اختیار میں کب ہے، اس لئے واجب ہے کہ کامیابی کا ثمرہ فضل خداوندی کا ہی بالیقین سمجھے، بس اسی کو توکل کہتے ہیں

مسلمانو! عزت و ذلت اسی ذات وحدہ لاشریک کی طرف سے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تیسرے سیپارہ میں ارشاد فرمایا ہے قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر یعنی اے محمد صلے

اللہ علیہ وسلم، کہہ اے اللہ ملک کے مالک! دے سلطنت تو جس کو چاہے اور چھین لے سلطنت جس سے چاہے، اور تو ہی عزت دے جس کو چاہے، اور ذلیل کرے جس کو چاہے، تیرے ہاتھ ہے ہر بھلائی، تو ہی ہر چیز پر قادر ہے

کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو | لائے بت خانہ سے وہ صدیق کو
عالم و فاضل ہو شیطان لعین | امی مطلق ہو خیر المرسلین
بلعم باعور کو دوزخ ملے | جنتی ساحر بنیں فرعون کے
زوجہ فرعون ہووے طاہرہ | اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ
دشمنوں کو دے ہزاروں نعمتیں | رزق و صحت عیش صدہا راحتیں
دوستوں کو اپنے رنج و تاب دے | مبتلا ہوں امتحاں کے واسطے

اس جگہ یہ بات بیان کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگی بعض جہلا خیال کرتے ہیں، کہ آدمی پیدائش ساعت نحس ہونے سے مفلس ہوتا ہے ان کا یہ خیال بالکل لغو اور سراسر غلط ہے، کیوں کہ جس وقت یہ مسکین (محمد صالح بن مولوی مست علی حنفی نقشبندی مجددی الوزری) پیدا ہوا تھا تو اس ساعت میں بادشاہ اور کئی ایک متمول لوگ پیدا ہوئے تھے لیکن تونگری و غریبی، راحت و محنت، سعادت و شقاوت میں مختلف ہیں، پس معلوم ہوا کہ سعادت و شقاوت میں موثر حقیقی اللہ تعالے کے سوا اور کوئی نہیں، چنانچہ اللہ تبارک و تعالے ارشاد فرماتا ہے اولم یروا ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر یعنی کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالے فراخ کرتا ہے روزی جس کے لئے چاہے اور تنگ کر دیتا ہے، جس کے لئے چاہے ان فی ذلک لآیت لقوم یؤمنون یعنی بیشک اس میں نشانیاں ہیں، ان کے لئے جو ایمان لاتے ہیں یعنی جو تصدیق کرتے ہیں حکم الٰہی کی وسعت اور تنگی رزق میں سو ان لوگوں کا یہ خیال کہ ستارے وغیرہ میں سعد و نحس پایا جاتا ہے، بالکل غلط اور بعید از عقل ہے، کیا ہی اچھا ایک اعرابی نے کہا ہے ؎

فلا السعد یقضی به المشتری | ولا النحس یقضی علینا زحل
ولکنه حکم رب السماء | وقاضی القضاۃ تعالی وجل

یعنی نہ مشتری سعد (نیک بختی) کا حکم کرتی ہے اور نہ زحل نحس کا، بلکہ رب العالمین کا حکم ہے سعدی و نحسی کا حکم لگانے والا ہے، اللہ تبارک و تعالے تمام مسلمانوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور ایسے فاسد خیالات سے محفوظ اور مصئون رکھے، آمین ثم آمین

Marfat.com

باز آ تو حرص دنیا سے خدا کے واسطے | یاد کر کچھ فکر کر کچھ روز جزا کے واسطے
مال و زر ملک و خزینے فوج و سپاہ گنج و حشم | کب کسی کو ہے بقا سب ہیں فنا کے واسطے
بیٹھ کنج صبر میں قسمت میں ہے جو پائیگا | مت اٹھا رنج و عنا گنج و غنا کے واسطے
گر سلیمان زمانہ بھی ہوا تو پھر کیا | آخرش تو چیونٹیوں کی ہے غذا کے واسطے
آج جو جیتا ہے تیرے کل خدا جانے یہ مال | ہو رہے کس بیگانہ و نا آشنا کے واسطے
کام وہ کرلے تو پیارے جس کے باعث گور میں | ہو فرح روحوں سے کھلے کھڑکی ہوا کے واسطے

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۙ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ؕ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ

اینجا نشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند۔ خطبہ ثانیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱ یا ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰی نمبر ۴۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعَنَا

Marfat.com

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ
يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ
يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ
اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا
اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا
اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اَمَّا
بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ
هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ

Marfat.com

وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِہِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَہُنَّ فَعِظُوْہُنَّ وَاہْجُرُوْہُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْہُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْہِنَّ سَبِیْلًا۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا۔ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِہِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَہْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَہْلِہَا اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا۔

چالیسواں وعظ دربیان طلاق

حضرات! ان آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ طلاق کا بیان فرماتا ہے، کہ طلاق ابغض مباحات ہے یعنی اللہ تعالےٰ کو مباح چیزوں میں سے طلاق دینا ناپسند ہے، چنانچہ کئی ایک احادیث صحیحہ اس کی تصدیق کرتی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے، ابوداؤد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

Marfat.com

روایت کی ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ابغض الحلال عند اللہ الطلاق یعنی بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت ناپسند حلال چیزوں میں سے اللہ تعالے کے نزدیک طلاق ہے پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی بہت ناخوشی طلاق سے ہے، اس لئے مردوں کو چاہیے کہ ہرگز طلاق وغیرہ کا ارادہ نہ کریں، بلکہ حتی المقدور عورتوں کی خطاؤں سے درگذر کرتے رہیں، جیسا کہ اللہ تعالے پانچویں پارے کے تیسرے رکوع میں ارشاد فرماتا ہے، والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا یعنے اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تم کو اندیشہ ہو تو ان کو سمجھا دو اور ان کو جدا رکھو بستری سے اور ان کو مارو پھر اگر وہ تمہارا کہا ماننے لگیں تو ان پر نہ ڈھونڈھو الزام کی راہ ان اللہ کان علیا کبیرا یعنی بیشک اللہ تعالے عالیشان بلند مرتبہ ہے وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما ان اللہ کان علیما خبیرا یعنی اور اگر تم کو اندیشہ ہو میاں بیوی کی باہم کھٹ پٹ کا، تو مقرر کرو ایک پنچ مرد کے کنبہ سے اور ایک پنچ عورت کے کنبہ سے اگر یہ دونوں چاہیں گے صلح کرا دینی، تو اللہ ملاپ کرائے گا میاں بیوی میں بیشک اللہ واقف کار خبردار ہے یعنی اگر بیوی نافرمان ہو تو اس کو اول سمجھاؤ مگر اس پر نہ مانے، تو ہم بستری موقوف کرو، اور اگر اس دھمکی سے بھی باز نہ آئے، تو اس وقت اس کو مارو، اور کسی صورت سے اگر مطیع نہیں ہوتی، اور میاں بیوی میں مخالفت ہی ہے تو جانبین سے پنچ مقرر کئے جائیں، کہ وہ دونوں میں ملاپ کرائیں، ورنہ پھر طلاق تو آخری فیصلہ ہے،

مسئلہ بے ضرورت شدید عورت کا طلاق چاہنا حرام ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ سالت زوجھا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی یعنی ترمذی، ابوداؤد و ابن ماجہ اور دارمی وغیرہ میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت بغیر ڈر کے یعنی بغیر ضرورت قوی کے اپنے خاوند سے طلاق چاہے، تو اس پر جنت کی بو حرام ہے، ایسی عورتوں کے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منافق کا لفظ فرمایا ہے، جیسا کہ نسائی شریف کی حدیث میں وارد ہے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال المنتزعات والمختلعات ھن المنافقات رواہ النسائی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے، کہا انہوں نے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتیں اپنے خاوندوں کی نافرمانی کرنے والیاں اور ان سے خلع چاہنے والیاں

Marfat.com

منافق ہیں پس عورتوں کو چاہئیے کہ بدوں سخت ضرورت کے طلع جانے سے بچتی رہیں تاکہ منافقوں میں نہ گنی جائیں، کیونکہ منافق ہونا نہایت برا لقب ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ ان کے حق میں ارشاد فرماتا ہے،

مسلمانو! شریعت محمدیہ نے عورت کو طلاق دینا مرد کے اختیار میں رکھا ہے، کیونکہ بخلاف عورتوں کے مردوں میں علی العموم استقلال اور عالی حوصلگی پائی جاتی ہے اس لئے وہ زیادہ ترجیح دیئے جا سکتے ہیں اور عورتیں نہایت ہی زود رنج ہوا کرتی ہیں اور اس کا پتہ اس وقت لگ سکتا ہے، جب کہ دونوں کی خصلتوں میں باہم مقابلہ کیا جائے، ماسوا اس کے چونکہ عورت کا خرچ وغیرہ مرد ہی کے ذمہ ہے تو وہ جب تک مجبور نہ ہو جائے گا، اس وقت تک اس کو چھوڑ کر کبھی اپنا نقصان گوارا نہ کرے گا، اور اگر کوئی نادان اتفاق سے اس کے خلاف عمل بھی آئے، تو اس کا اعتبار نہیں ہو سکتا۔ سارا خرچ عورت کا مرد ہی کے ذمہ شریعت نے مقرر کیا ہے، کہ مرد فطرتی طور پر بہ نسبت عورت کے جفاکش اور جسمانی ساخت میں قوی ہونے کی وجہ سے تحصیل معاش پر زیادہ قادر ہے اور جو کچھ مصائب و تکالیف اس میں اور دوسری ہوں گی، وہ بخوبی برداشت کر سکتا ہے، ہاں عورت کے لئے یہ مناسب ہے، کہ خانہ داری کے اندرونی انتظامات کی دیکھ بھال کرے، بچوں کی خور پرداخت میں مشغول ہو، جیسا کہ مرد بیرونی مصلحتوں کے لئے کوشش کرنے اور روزی کمانے گئے ہیں،

مسلمانو! اس مقام پر مجھے ایک اور بڑا بھاری اہم مسئلہ یاد آگیا ہے وہ یہ کہ گھر کا کام کاج کرنے سے جو عورت مرغوب طبع اور منظور نظر ہے باہر نکلنے پر مجبور نہ ہوگی اور فتنہ و فساد اور شر وغیرہ سے محفوظ رہے گی، اسی لئے فتنہ اور اسباب حرامکاری کے انسداد کی غرض سے، جو کہ شرعاً اور عقلاً دونوں طرح سے قبیح اور مذموم ہے، شریعت نے عورت کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے، اور یہ عورتوں کے اعلےٰ درجے کے اوصاف میں سے ہے اور ان کے لئے بڑے افتخار کا باعث ہے، جس قدر وہ اس وصف میں کامل ہوں اتنا ہی زیادہ فخر کر سکتی ہیں، پس جس طرح کہ کسی نفیس شے کو لوگوں کی نظروں سے بچایا کرتے ہیں اور کسی کو نہیں دکھاتے، اور کئی پردوں میں چھپا کر رکھتے ہیں، اسی طرح پردہ سے بھی مقصود یہ ہے، کہ عورتوں کی حفاظت کی جائے، انہیں ہر کس و ناکس نہ دیکھ سکے، نہ یہ کہ جیسا بعض نادان خیال کرتے ہیں، کہ عورت کے ساتھ بدگمانی کرنے کی وجہ سے پردہ کیا جاتا ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو عورتوں کو یہ حکم دیا جاتا، کہ وہ مردوں کے دیکھنے سے اپنی نظروں کو ہر وقت بچایا کریں اور مردوں کو حکم ہوتا، کہ وہ عورتوں سے پردہ کیا کریں، اور یہ خیال کرنا بھی بے جا ہے، جیسا کہ بعض کم فہم خیال کرتے ہیں، کہ عورتوں کو پردہ میں رکھنا انہیں قید میں ڈالنے کی مثل ہے، ان پر بڑی تنگی کی جاتی ہے جس سے ان کی آزادی

Marfat.com

میں خلل پڑتا ہے۔ اور بالکل پست و نابود ہو جاتی ہے۔ مگر مسلمان عورت تو بچپن ہی سے پردہ میں رہا کرتی ہے پردہ ہی میں وہ جوان ہوتی ہے اپنی پیدائش ہی کے زمانہ سے وہ پردہ کے ساتھ مالوف ہو جاتی ہے گویا وہ اس کی فطرت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کو یہاں تک پردے کی عادت ہو جاتی ہے، کہ وہ اس سے انس اور محبت کرنے لگتی ہے، اس کو بھی ضروری خیال کرتی ہے، جیسا کہ اپنی اور طبعی حاجات کو حتی کہ جو عورتیں اس میں خدا کوتاہی کرتی ہیں وہ انہیں شرم دلانے پر آمادہ ہو جاتی ہیں، ان کو بے شرم اور بیباک قرار دیتی ہیں وہ اس کو ان کا بانکپن خیال کرتی ہیں، علاوہ بریں یہ سمجھ کر کہ پردہ خدا کا حکم ہے۔ اسے خوشی سے قبول کرکے خداوند کریم کی عطا اور ثواب کی امیدوار بن جاتی ہیں۔ پس جب یہ حالت ہو تو کیوں کر کہا جا سکتا ہے، کہ شریعت محمدیہ نے عورت کو مظلوم اور قید کا شکار بنایا ہے، ظلم تو تب ہوتا کہ اسے وہ اپنی خوشی سے گوارا نہ کرتی، شریعت کے موافق پردہ کرنے میں ظلم کا تو کہیں پتہ بھی نہیں ہے،

حق تو یہ ہے، کہ اس شریعت محمدیہ میں عورت کی بڑی حفاظت کی جاتی ہے بدکاروں اور بد معاشوں کی نظروں سے خوب بچایا جاتا ہے اور یہ لحاظ کیا جاتا ہے، کہ نادانوں کو عورت کی نسبت جس کے بارہ میں بڑی غیرت سے کام لیا جاتا ہے بدگمان ہونے اور بدنظری کا موقعہ نہ ملے، علاوہ بریں عورتوں میں بعض ایسی بھی ہوتی ہیں، کہ جن میں پوری پوری پارسائی نہیں پائی جاتی، ان کی عادتیں اچھی نہیں ہوا کرتیں، ایسی حالت میں پردہ کرنے سے عورت کی نسبت کسی قسم کی خیانت کا مشکل سے خیال ہو سکتا ہے، بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس کے خاوند کو بچہ کے نسب کے بارہ میں شک کرنے کا کوئی موقعہ نہیں رہے گا، پس جو اولاد اس کے بطن سے پیدا ہوگی، وہ نہایت اطمینان کے ساتھ یقین کرے گا، کہ میرے ہی نطفہ سے ہے اس وقت شیطان کو اس کے دل میں عورت کی نسبت وسوسہ ڈالنے کی گنجائش نہ رہے گی، بخلاف اس صورت کے جب کہ عورت بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہو، اور غیر مردوں سے میل جول رکھتی ہو،

باوجود ان سب باتوں کے اگر عورت کو کوئی ضرورت پیش آ جائے، مثلاً یہ کہ اسے دینی احکام سیکھنا ہے اور اس کا خاوند یا اور عزیز قریبی اس کو نہیں بتلا سکتا یا اپنے بھائی بندوں سے اسے ملنا ہے تو ایسی حالت میں شریعت نے عورت کو باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہے، لیکن وہ بھی پردہ کے ساتھ تاکہ بدکاروں کی نظروں سے محفوظ رہے اور شہوت پرستوں کی ہیجان کا باعث نہ ہو جس سے کہ اس کی پارسائی اور آبرو پر کبھی حرف نہ آئے،

مسلمانو! اگر تعصب کو چھوڑ کر عقل سلیم سے پوچھا جائے، تو وہ یہی حکم دے گی، کہ بے شک عورت کے لئے پردہ نہایت ہی عمدہ احکام میں سے ہے، مرد و شوہر دونوں کا اس میں فائدہ ہے

Marfat.com

بلکہ یوں کہیے کہ اس کا نفع تمام لوگوں کو پہنچتا ہے۔ کیوں کہ اس کی وجہ سے شہروں سے فساد دفعہ ہوتا ہے، چنانچہ آپ دیکھتے ہیں، کہ جن شہروں میں عورتیں پردے میں رہتی ہیں، وہاں کے اہل ایمان پولیس حرامکاری کے لئے خاص خاص مقامات میں مقرر کرنے پڑتے ہیں، جہاں کہ بدکار لوگ ناجائز طور پر اپنی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے جمع ہوا کریں، کیوں کہ وہاں کے بے باک لوگوں کی خواہش نفسانی میں بھی عورتوں کے نہ دیکھنے کی وجہ سے چنداں جوش پیدا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے عزت دار لوگ اپنی عورتوں کی نسبت مشکوک ہونے سے محفوظ رہتے ہیں، بخلاف ان شہروں کے جہاں کہ عورتوں میں پردہ کی رسم نہیں ہے اور وہ بے حجاب پھرتی ہیں، ظاہر ہے، کہ وہاں کی میونسپلٹی کو حرامکاری کے لئے خاص خاص مقامات متعین کرنے کا اہتمام کرنا پڑتا ہے

علاوہ وہ بدکاروں کو ان سے نہیں روک سکتی،

خدا کی پناہ اس فعل شنیع کی یہاں تک کثرت پائی جاتی ہے، کہ وہاں کے بچوں کی تعداد پورا کرنے میں قریب قریب نصف کے حرام سے پیدا ہونے والے بچے شامل ہوتے ہیں، اور وہ لوگ پکار کر کہتے ہیں، کہ ہم شریف عورتوں کی حفاظت کی غرض سے اس نامعقول امر کے اختیار کرنے پر مجبور ہیں، مگر ان بدکاروں سے جن کی شہوتیں عورتوں کو ننگا کھلا دیکھتے دیکھتے ترقی کر چکی ہیں انہیں خوف نہ ہوتا، اور عزت دار آبرو والے لوگ اپنی عورتوں کی عزت کے لئے خائف نہ ہوتے اور بیاند یشہ ان کو لگا نہ رہتا، کہ یہ لوگ عورتوں کے معاملہ میں ہمارے کچھ نہ چلنے دیں گے، تو وہ کبھی ایسے قابل نفرت امر کا ارتکاب نہ کرتے

نفرین اور شرم ہے ایسے لوگوں پر جو کہ ملکی نظام کے مدعی ہوں، اور حیوانی حرکات اختیار کر کے اپنی عورتوں کی حفاظت کریں،

کاش اگر وہ عورتوں کے پردہ کا انتظام کرتے، تو پھر انہیں ایسے قابل ملامت فعل کے اختیار کرنے کی ضرورت نہ پڑتی

اس تقریر سے یہ بات واضح ہو گئی، کہ عورتوں کا بے پردہ ہو کر نکلنا نہایت ہی ضرر کی بات ہے، اور بالفرض یہ مان بھی لیا جائے، کہ عورتوں کے پردے میں رہنے سے نقصان ہے، تو بے پردگی میں اس سے بڑھ کر نقصان متصور ہے، اور ظاہر ہے، کہ جس امر میں کم ضرر ہو اسی کا اختیار کرنا عقلاً ونقلاً بہتر ہوا کرتا ہے، چہ جائیکہ بے پردگی میں بکثرت نقصان ہوں اور پردہ کرنے میں صد ہا فائدے ہی فائدے ہوں، کہ جس کو ہر عاقل مان لے گا،

Marfat.com

مسلمانو! حتی الوسع اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو پردہ میں رہنے کے لئے کما حقہ عادی بناؤ، اور اس کے فوائد سے آگاہ کرو، اور شرم وحیا اور ادب کی چادر پہناؤ، کیونکہ بدون اس کے حصول ایمان وفضل رب ممکن نہیں ہے اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلانا، روزمرہ کے کارآمد اور ضروری مسائل سے آگاہ کرنا تم پر نہایت ضروری اور واجب ہے اور خود ان کے لئے نمونہ بن کر دکھانا از بس مفید اور اشد ضروری ہے، اللہ تعالٰے تمام مسلمانوں کو پردے کا پابند رکھے اور بے پردگی کی خرابیوں سے محفوظ رکھے،

شمع اعمال نکو روشن کرو ہمراہ لو — کنج قبر تنگ وتیرہ کی ضیا کے واسطے
پڑھ کے تو قرآن کو پھر جمع کر ثواب — قبور کب آوے کوئی فاتحہ کے واسطے
دست وپا کان وزباں اور چشم وگوش ونقد وجنس — چاہیے سمجھو کہ ہیں شکر خدا کے واسطے
شکر کے یہ معنی ہیں ہو ان سے محتاجوں کو نفع — مت سمجھنا اپنی ہی حاجت روا کے واسطے
تجھ سے جہاں تک ہو سکے ہو رنج کا ان کے شریک — یعنی کر سامان راحت اقربا کے واسطے
نارضامندی خدا کی جس میں ہو ہرگز نہ کر — کام جو کرنا ہے کر اس کی رضا کے واسطے
مت چھپا حق کو نہ کہہ ناحق کہ راضی ہوئے حق — سچ کو ہے کیوں جھوٹ بولے آشنا کے واسطے
کام دوزخ کے لئے جنت کا ہے امیدوار — قصر جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے
حق کی نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ — آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کے واسطے

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ط

اینجا بنشیند وباز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا ۲۰)

خُطْبَةُ الْأُوْلٰى نمبر ۴۵

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ

نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا
هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ
لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَاِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا
يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا
مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا
الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ

Marfat.com

وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ
فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰى
اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؕ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ ؕ اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ؕ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ
لَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي
الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ

Marfat.com

نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

پینتالیسواں وعظ دربیان حقیقت دنیا

حضرات! اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے، کہ (لوگو) جانتے رہو، یہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا، اور ظاہری طمطراق اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا، اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مال اور اولاد کا خواستگار ہونا (بس یہی کچھ ہے) دنیا کی زندگانی کی مثال مینہ کی سی ہے، کہ زمین پر برستا ہے، اور اس سے کھیتی لہلہانے لگتی ہے، اور کاشت کار کھیتی کو دیکھ کر خوشیاں کرنے لگتے ہیں، پھر پک کر خشک ہو جاتی ہے، (تو اے مخاطب اس وقت) تو اس کو دیکھتا ہے، کہ پیلی پڑ گئی ہے، پھر آخر رفتہ رفتہ روندن میں آجاتی ہے، غرض دنیا کی چند روزہ رونق ہے، اور آخرت میں دنیا کی زندگی کے دو انجام ہیں بعض کو سخت عذاب اور بعض کو خدا کی طرف سے گناہوں کی معافی اور خوشنودی، اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی (جنس) ہے

غرض، انسان کو اول عمر یعنی بچپن میں کھیل کود کی طرف رغبت ہوتی ہے، پھر تماشوں کا شوق ہوتا ہے، پھر بناؤ سنگار کا، پھر شیخی مارنی اور نام آوری حاصل کرنا چاہتا ہے، جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچتا ہے، یعنی موت کا وقت قریب آجاتا ہے تو اس کو مال اور اولاد کی فکر پڑتی ہے کہ کسی طرح میرے پیچھے میرا گھر بنا رہے، غرض یہ سب کچھ نری دھوکے کی ٹٹی ہے، مرنے کے بعد کچھ اور ہی کام آئے گا، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ کہف کے چھٹے رکوع میں ارشاد

Marfat.com

فرماتا ہے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا۔ یعنی مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی آرائش ہیں۔ اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے رب کے نزدیک ثواب میں۔ اور بہتر ہیں توقع کے اعتبار سے۔ (سورہ کہف)

بَاقِيَاتُ الصّٰلِحٰتُ سے مراد صدقہ جاریہ ہے کہ جس کا اثر دیر تک قائم رہے جیسے علم سکھایا جانا۔ نیک تربیت کرکے اولاد صالح چھوڑ مرنا۔ مسجد سرائے باغ وغیرہ وقف کرنا اور نیک رسم جاری کرنا۔

مسلمانو! دنیا آخرت ہی کے لئے پیدا کی گئی ہے پس اس دنیا میں آخرت کے کام کرنا ہر فرد بشر کے لئے نہایت ضروری ہیں جیسے مسافروں کو گھر کے لئے سفر میں محنت ضروری ہے۔ اسی طرح اس سفر دنیا میں آخرت کے گھر کے کام کرنے ضروری ہیں یہ دنیا اللہ کی درگاہ کے مسافروں کا راستہ ہے۔ اور دنیا بھی گویا مہمان سرائے مسافروں پر وقف ہے اپنا توشہ لے لیں۔ اور جو کچھ سرائے میں ہے اس کی طمع نہ کریں۔ جو مہمان نادان ہے۔ جانتا ہے کہ میں سب اسباب سرائے کا لے چلوں گا جب چلتے وقت لوگ اس سے لیتے ہیں رنجیدہ ہوتا ہے۔

غرض: دنیا کے کاموں میں اہل دنیا کا مشغول ہونا اور آخرت کا بھول جانا اس کی مثال ایسی ہے جیسے آدمیوں کی ایک جماعت کشتی میں آئی اور وہ کشتی کسی جزیرہ میں پہنچی، وہ جماعت حاجت انسانی اور طہارت جسمانی کے لئے کشتی سے باہر آئے اور کشتیبان نے منادی کردی ہو کہ کوئی شخص بہت دیر نہ لگائے، طہارت کے سوا اور کسی کام میں مشغول نہ ہو جائے کیوں کہ کشتی جلد روانہ ہو جائے گی پس یہ لوگ اس جزیرہ میں جاکر پراگندہ ہو گئے ایک گروہ جو بہت عقلمند تھا، جلدی سے طہارت کرکے واپس چلا آیا، لہٰذا جو جگہ اپنے موافق نظر آئی لے لی کیا ہی اچھا کسی نے کہا ہے

انبیا را تنگ آمد ایں جہاں
چوں شہاں رفتند اندر لامکاں

ایک گروہ اس جزیرہ کے عجائبات دیکھنے کو ٹھہر گیا اور خوش رنگ پھول اور خوش الحان جانور اور منقش سنگریزے وغیرہ دیکھنے لگ گیا، جب واپس آیا تو کشتی میں کشادہ جگہ نہ

Marfat.com

پائی، تنگ و تاریک جگہ میں بیٹھا، اور تکلیف اٹھائی، ایک گروہ نے عجائبات دیکھنے پر بھی کفایت نہ کی، وہاں سے عمدہ عمدہ پھل پھول چن لایا، اور کشتی میں ان کے رکھنے کی جگہ نہ پائی تنگ جگہ آپ تو بیٹھ گیا، و لیکن سنگریزوں وغیرہ کو اپنی گردن پر رکھنا پڑا، جب دو دن گذرے تو ان میں بدبو آنے لگی، پھینکنے کی جگہ نہ ملی، وہ گروہ پشیمان ہوا، اور اس بوجھ کو اپنی گردن پر لادنا پڑا، ایک گروہ اس جزیرے کے عجائبات دیکھ کر ایسا متحیر ہوا، کہ انہیں دیکھتا ہی رہا، اور کشتی چل نکلی، وہ دور پڑا رہا، کشتیبان کا پہلا کہنا نہ سنا اس لئے جزیرہ میں رہنا پڑا، یہاں تک کہ اس گروہ کے بعض آدمی بھوک کے مارے مر گئے اور بعض آدمیوں کو درندوں نے ہلاک کر دیا، پہلا عقلمندوں کا گروہ پرہیزگاروں کی مثل ہے پچھلا گروہ جو ہلاک ہو گیا کافروں کی مانند ہے، کہ خدا اور آخرت کو بھول کر اپنے تئیں بالکل دنیا کے حوالے کر دیا استحبوا الحیوٰة الدنیا علی الآخرة یعنی دنیا کی زندگانی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی اور بیچ والے دونوں گروہ گنہگاروں کی مانند ہیں، کہ اصل ایمان کو محفوظ رکھا، لیکن دنیا سے اپنے دونوں ہاتھوں کو نہ کھینچا، اور گناہوں کی گٹھڑیاں اٹھا کر چلے گئے،

غرض اللہ تبارک و تعالےٰ سورہ یونس میں ارشاد فرماتا ہے انما مثل الحیوٰة الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفھا وازینت وظن اھلھا انھم قادرون علیھا اتاھا امرنا لیلا او نھارا فجعلناھا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الآیات لقوم یتفکرون یعنی بس دنیا کی زندگی کی مثال تو پانی کی سی ہے، کہ ہم نے اس کو اتارا آسمان سے، پھر مل نکلا اس سے سبزہ زمین کا جس کو کھاتے ہیں آدمی اور چوپائے، یہاں تک کہ جب پکڑا زمین نے اپنا بناؤ سنگار کر لیا اور سمجھا کھیت والوں نے، کہ کھیتی ان کے ہاتھ لگ گئی ہے، تو اس پر آپہنچا حکم رات کو یا دن کو، پھر ہم نے کر ڈالا اس کو کاٹ کر ڈھیر گویا کل یہاں کھیتی تھی ہی نہیں اسی طرح ہم پتے کھولتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں

خلاصہ

یہ کہ آسمان سے پانی برسا اور زمین میں جذب ہوا، زمین کی روئیدگی اس سے مل نکلی کھیتی پھولی اور سبزہ سے خوب اپنا بناؤ سنگار کر کے خوشنما بن کر کھڑی ہوئی، اس

Marfat.com

وقت کھیت والوں نے سمجھا کہ اب اس پر قابو پا گئے جس وقت چاہیں گے کاٹ لیں گے تو ناگہاں اس پر آفت آ پڑی اور اس پر ایسا استیصال کر دیا، کہ گویا کل کھیت میں اس کا نام و نشان بھی نہ تھا، اسی طرح روح آسمان سے آئی اور بدن میں مل کر قوت پکڑی، انسانی اور حیوانی کہلانے لگے، جب عمر بھر میں پورا ہوا، اور اس کے متعلقین اہل و عیال دوست و آشنا عزیز و اقارب کو اس کا بھروسہ ہوا، تو ناگہاں موت آ پہنچی اور ایسا نیست و نابود ہو گیا کہ گویا دنیا میں پیدا ہی نہ ہوا تھا

پھر اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ کہف میں ارشاد فرماتا ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا (یعنی اور بیان کر ان کے لئے دنیا کی زندگی کی مثال پانی جیسی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے اتارا تو رلی ملی نکلی پانی کے ساتھ زمین کی روئیدگی، پھر آخر کار چورا ہو گیا کہ اس کو ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں، اور ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے

مسلمانو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہان کے مال و متاع کو آب باران سے تشبیہ دی ہے اور اس کی کئی وجوہات ہیں،

اول وجہ یہ ہے کہ جیسے آدمی کے بیٹھے اور تدبیر سے مینہ نہیں برس سکتا بلکہ تقدیر اور مشیت الٰہی سے برستا ہے، اسی طرح سے دنیا کا مال بھی کوشش، محنت، مکر اور حیل سے جمع نہیں ہوتا بلکہ علم ازلی سے ہوتا ہے، دوسری وجہ یہ ہے، کہ مینہ کا پانی جب تک جاری رہتا ہے، پاک و صاف کہلاتا ہے، مگر جب کسی جگہ ایک مدت تک ٹھیر رہتا ہے تو متغیر اور ناپاک ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کا مال بھی جب بخیلوں کے ہاتھ میں پھنسا تو برا اور نامقبول ہوتا ہے، تیسری وجہ یہ ہے کہ جس طرح مینہ اندازے سے جس قدر ضرورت ہوتی ہے برستا ہے تو آدمیوں کی آسائش ہوتی ہے، اگر زیادہ برسے تو خرابی اور بربادی ہوتی ہے، اسی طرح سے مال جب زیادہ ہوتا ہے، تو انسان گناہ کرنے لگتا ہے كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى بے شک انسان دولت کو دیکھ کر سرکشی کرنے لگ جاتا ہے، چوتھی وجہ یہ ہے کہ جب پانی پھولوں کے درخت پر برستا ہے تو اس کی لطافت زیادہ کرتا ہے، اور جب خاردار درخت پر برستا ہے تو اس کی قوت اور تیزی کو زیادہ بڑھا دیتا ہے، اسی طرح سے مال نیک بخت کی صلاحیت اور نیک بختی زیادہ کرتا ہے، اور بدعمل کا جوں جوں مال بڑھتا ہے

قساوت قلبی اور برائی ترقی پاتی ہے تفسیر حسینی میں ہے ؎

سفلہ گر راہ یابد سوئے گنج
خلق را از وے بنا شد غیر رنج

دیکھیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے من ترک الدنیا احبہ اللہ تعالیٰ ومن ترک الذنوب احبہ الملائکۃ ومن حسم الطمع عن المسلمین احبہ المسلمون یعنی جس نے دنیا کو چھوڑا اس کو اللہ تعالیٰ نے دوست رکھا اور جس نے گناہوں کو چھوڑا اس کو فرشتوں نے دوست رکھا اور جس نے مسلمانوں کی طمع کاٹی اس کو مسلمانوں نے دوست رکھا پس معلوم ہوا کہ دنیا چھوڑنا گویا اللہ پاک سے دوستی کرنا ہے اس لئے کہ یہ کمبخت دنیا لوگوں کو خدائے پاک کے ساتھ محبت نہیں کرنے دیتی اور چاہتی ہے کہ لوگ میری طرف ہمیشہ متوجہ و مائل کریں۔

یہی بات کہ دنیا کیا چیز ہے، دنیا کسے کہتے ہیں، اور دنیا کس کا نام ہے، جواب اس کا یہ ہے کہ دنیا اسی کا نام ہے، جو اللہ کو بھلا دے، یعنی اس دنیا کے حاصل کرنے میں اپنے دل اور جان کو اس طرح لگائے کہ جس سے اللہ جل جلالہ کا حکم اور فرمان اٹھانہ ہو سکے، دنیا وہ ہے کہ جس سے انسان اپنی انسانیت کو کھو دیتا ہے، دنیا وہ چیز ہے کہ جس میں انسان محو ہو کر خدا کی یاد سے بالکل غافل ہو جاتا ہے، غرضیکہ اللہ پاک کی یاد کو جو شے بھلا دے گی، اور بری راہ دکھلائے گی، اسی کو دنیا کہیں گے، چنانچہ جو شخص دنیا دار ہوتا ہے اور دنیا کے حاصل کرنے میں اپنی عمر کو صرف کرتا ہے اسی کو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے کافر لکھا ہے، چنانچہ مثنوی معنوی میں ارشاد ہوتا ہے ؎

اہل دنیا کافران مطلق اند ــــ روز و شب در زق زق و در بق بق اند
چیست دنیا از خدا غافل بدن ــــ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

پس مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے روشن ہو گیا، کہ دنیا دار لوگ وہ ہیں، جو سوائے کاروبار دنیا کے دوسرا خیال نہ کریں، اور جہاں جائیں، وہاں صرف دنیا ہی حاصل کرنے میں رہیں، اور دن رات زق زق اور بق بق میں اپنی عمر صرف کریں اللہ پاک کی عبادت اور اس کے رسول کی اطاعت سے منہ موڑتے ہیں، پس یہی لوگ کافر مطلق ہیں اور انہی کا نام دنیا دار ہے، تجارت نوکری، محنت مزدوری اور شادی

وغیرہ کرنا، اور رہنے کے لئے بنانا مکان، زن و فرزند کا پالنا، ان کی پرورش کرنا، اور چاندی سونا اپنے پاس رکھنا سب امور جائز ہیں، لیکن ان سب باتوں میں خدا و رسول کے احکام کا ماننا نہایت ضروری ہے، اور انہیں امورات کے اندر خدا سے غافل نہ ہونا، اور اسے بخوبی یاد رکھنا یعنی دوست بکار و دل بایار ہونا دینداری ہے، چنانچہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی بھی کی ہے، اہل و عیال کی پرورش بھی فرمائے، اور اللہ تبارک و تعالےٰ کی عبادت اور بندگی میں بھی مصروف رہتے تھے

دیکھیے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَا فِیْہَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ یعنی خبردار ہو کہ دنیا لعنت کی گئی ہے، اور سب چیزیں دنیا کی ملعون ہیں، مگر ذکر خدا اور جو قریب ذکر خدا کے ہے یعنی بجا آوری احکام خدا اور رسول ہیں، اور جو کوئی دوست رکھے خدا اور رسول اور علم پڑھنے والے کو، غرض اے مسلمانو! جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے، اس دنیائے غدار اور بے وفا سے دل نہ لگاؤ، دنیا کے مال و متاع اور اولاد اور زندگی پر غرور نہ کرو، یہ سب چیزیں عارضی ہیں، جو اسباب، مال و دولت تمہارے ہاتھوں نے اکٹھا کیا ہے، مرنے سے پہلے یا بعد ضرور تم کو چھوڑنی پڑے گی، کوئی دوامی پٹہ اپنے نام نہیں لکھوا چکے ہو، زندگی ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے، جس وقت اجل کا قاصد آپہنچتا ہے اس وقت بموجب اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ یعنی ایک سانس بھی آگے یا پیچھے ہو نہیں سکتا اولاد کا بھی تمہاری ہی طرح حال ہے، پھر کس پر غرور کرنا چاہیئے، اور کس پر بھروسہ ہونا چاہیئے، خدا ہی کی طرف دل لگاؤ، اور اسی پر بھروسہ کرو، وہی قائم اور دائم ہے، کیا ہی اچھا کسی نے کہا ہے ؎

غافلا از خواب غفلت چشم خود را وا نما
دل مبند اندر کسے غیر از خدائے ذوالجلال

اے غافل! اپنی غفلت کی آنکھ کھول، اور دیکھ دنیا میں تیرا ساتھی کون ہے، اگر تو چشم بصیرت سے دیکھے گا، تو کوئی بھی اپنا سچا رفیق، جو تجھ سے یوم الحساب اور اپنی زندگی میں مصائب اور تکلیف کو دور کرے گا، ہرگز نہیں پائے گا، پس جب یہ حال ہے تو خدائے ذوالجلال کے سوا کسی کے ساتھ دل نہ لگا، اس سے ڈرتا رہے اور اسی سے یوں التجا کرتا رہے ؎

ہو زباں پر ذکر دل میں ہو حضور | ماسوائے تیرے یہ دل ہو سب سے دور
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور | بے جہت بے کیف مجھ کو اے غفور
التجا کس سے کروں تیرے سوا | کون بر لادے گا میرا مدعا
نور وحدت کردے مجھ پر آشکار | بس یہی ہے مدعا اے پروردگار

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبۂ ثانیہ بخواند (خطبۂ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۹ یا ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر ۴۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَمِدْتُ اللّٰهَ رَبِّيْ ذَا الْجَلَالِ | مُرَبِّيْ لِلْاَدَانِيْ وَالْاَعَالِيْ
عَلِيْمٌ عَالِمٌ بِالْعِلْمِ مَوْصُوْفٌ | حَكِيْمٌ حَاكِمٌ بِالْحُكْمِ وَالِيْ
مَلِيْكٌ مَالِكٌ بِالْمُلْكِ اَحْرٰى | نَصِيْرٌ نَاصِرٌ حَسَنُ الْفِعَالِ
حَبِيْبٌ حَامِدٌ يَعْنِيْ مُحَمَّدٌ | ظُهُوْرُ الْجَمَالِ وَلِلْجَلَالِ
اَمِيْرٌ اٰمِرٌ مَامُوْرُ حَقٍّ | كَرِيْمٌ مُكْرَمٌ اَهْلُ الْكَمَالِ

شَفِیْعٌ لِّلْوَرٰی رَحْمًا وَّفَضْلًا رَحِیْمُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُوا الْمَنَالِ
فَصَلُّوْا اَیُّھَا الْاِخْوَۃُ عَلَیْہِ وَثُمَّ الْاٰلِ وَالصَّحْبِ الْاُلٰی وَالِ
صَدُوْقٌ عَادِلٌ ذُو الْحِلْمِ اَشْجَعُ ھُمُ الْخُلَفَاءُ مَحْمُوْدُ الْخِصَالِ
وَعَمَّاہُ وَسِبْطَاہُ مَعَ الْاُمِّ عَلَیْھِمْ رَحْمَۃُ الْحَقِّ التَّوَالِ
فَیَا اِخْوَانُ صَلُّوْا ثُمَّ صُوْمُوْا فَزَکُّوْا ثُمَّ حُجُّوْا یَا مَوَالِ
فَتُوْبُوْا مِنْ کَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ خُلُوْصًا وَاذْکُرُوْا مَوْلَی الْمَوَالِ

وَبِالْقُرْاٰنِ اَنْفَعْنَا اِلٰھِیْ
وَبَارِکْ لِلنِّسَاءِ وَلِلرِّجَالِ

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ط ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝

Marfat.com

چھیالیسواں وعظ در بیان موت

حضرات! اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ ہر جاندار کو ایک نہ ایک دن موت کا مزا چکھنا ہے، پھر تم سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے، اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے، پھر سورہ سجدہ میں ارشاد ہوتا ہے قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ یعنی کہہ دے (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارا بدن تو خاک میں رہتا ہے، مگر تمہاری جان کو فرشتہ سمیٹ لیتا ہے، جو تم پر تعینات ہے، پھر تم کو اپنے مالک کے پیش جانا ہے،

اے مسلمانو! کہاں ہیں وہ دوست داشنا جو گذشتہ سال تمہارے ساتھ رہتے تھے، جیسے تم اپنے کاموں میں مشغول ہو، وہ بھی ویسے ہی مشغول رہتے تھے، کہ ایک دم ذکر و عبادت کے لئے خاطر جمعی سے فرصت نہ ملتی تھی، جب موت کے پنجہ میں گرفتار ہوئے تو سب آرزوئیں کٹ گئیں، اور زیر زمیں اپنے اعمال سے مطوق ہو گئے، اب لسان حال سے ندا کرتے ہیں، کون ہے ہمارا غمخوار اس وحشت و غربت میں، کون ہے بیوہ و یتیم کا کفیل ان کی عسرت میں، کون ہے کہ ہمارے حق صحبت و دوستی کو نگاہ رکھے فلم یجبہ محب منکو پس تم میں سے کوئی اس کا جواب نہیں دیتا، بلکہ تم مردہ کو جبراً و قہراً اٹھاتے ہو، یہ کیسی بڑی مصیبت ہے، کیا نہیں جانتے، کہ ملک الموت ہر روز تمہاری انتظار میں ہے، کیا نہیں سنا، کہ ہم سب موت کا پیالہ پینے والے ہیں، اور موت کی سواری پر سوار ہونے والے ہیں، کیا نہیں سنا، کہ عذاب قبر نہایت سخت ہے، اور پلصراط کی راہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے

کیا تم دیکھتے ہو، کہ کسی پر ضعف حال کے سبب رحم کرتی ہے، یا کسی کو غریبی و محتاجی کے باعث اس کو چھوڑ جاتی ہے، یا مالدار کو مہلت دیتی ہے، اور اس کا بہ سبب دولت مندی کے لحاظ کرتی ہے، یا حاکم یا بادشاہ کے لئے اس کے دبدبہ کے باعث تاخیر کرتی ہے، ہرگز نہیں،

مسلمانو! موت کو آنے سے لوہے کا سخت سے سخت دروازہ ہرگز روک نہیں سکتا یا

Marfat.com

مضبوط سے مضبوط قلعہ اس سے بچا نہیں سکتا، قوی سے قوی لشکر اس سے پناہ نہیں دے سکتا نہ دوست و آشنا نفع پہنچا سکتے ہیں، نہ طبیبوں کے علاج کارگر ہو سکتے ہیں، چنانچہ اللہ تبارک و تعالٰی سورت نساء میں فرماتا ہے اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ط یعنی تم جہاں رہو، موت تم کو پکڑ لے گی، گو کیسے ہی مضبوط قلعوں میں رہو، اور سورت احزاب میں ارشاد ہوتا ہے قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَکُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ ط یعنی کہہ دے (اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) لوگوں کو کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگو، تو یہ بھاگنا ہرگز تم کو فائدہ نہ دے گا،

غرض! اے مسلمانو! پہلے اس دن سے کہ زبان بند ہو جائے، اور آنکھیں بند ہو جائیں، ہمیں چاہیئے، کہ اپنی تقصیرات مافات پر استغفار کریں اور آنسو بہائیں، کیونکہ حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہیں ہے، کیا ہی اچھا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

بعذر آوری خواہش امروز کن | کہ فردا نماند مجال سخن
کنون کہ چشمہ است اشکے ببار | زبان در دہان است عذرے بیار
نہ پیوستہ باشد روان در بدن | نہ ہموارہ گردد زبان در دہن!
کنون عمر ضائع بافسوس و حیف | کہ فرصت عزیز است والوقت سیف

یعنی آج موقعہ ہے کہ اے انسان تو خدا کے سامنے اپنی زلات و تقصیرات کے لیے عذر خواہی کرے، اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرے، کیونکہ کل تو بولنے کی طاقت ہی نہیں ہوگی، اب وقت ہے، کہ خداوند تعالٰے کی درگاہ میں عذر کر آب چشم سے عیبوں اور ناگواہیوں کی سیاہی اور قساوت کو دل سے دور کرے اور دھوئے، اے غافل! ذرا ہوش کر یہ تیری جان ہمیشہ کے لئے تیرے بدن میں ہرگز نہیں، نہ ہی تیرے منہ میں تیری زبان کو ہمیشہ کے لئے طاقت گویائی حاصل ہے، اپنی خداداد عمر کو یونہی عیش دنیا کے دھندوں اور غم و الم میں صرف نہ کر دے، اسے غنیمت جان، اور نیکیاں حاصل کر لے، پھر یہ موقعہ ہرگز ہاتھ میں آنے کا نہیں ہے

غرض! جو چیز باقی نہ رہے اسے چھوڑ کر اسی چیز کو اختیار کرو جو باقی رہے، یعنی دنیا کو چھوڑ کر آخرت کو اختیار کرو، جس قدر دنیا میں لوگ حظ نفس کو حاصل کرتے اور غفلت میں رہتے ہیں، اس کے عوض میں اتنی ہی قیامت کے دن ذلت اٹھائیں گے، اور اس معیت

Marfat.com

کے اٹھانے میں ان لوگوں کی ایسی مثال ہے، جیسے کوئی عمدہ نفیس اور خوب چکنا کھانا خلاف معدہ یہاں تک کھالے، کہ اس کا معدہ خراب ہو جائے تو قے کرتا ہے، اور رسوا ہوتا ہے، اور جیسے کھانا عمدہ ہوتا ہے، اس کو سفل، بدبودار، غلیظ اور گندہ ہوتا ہے، اسی طرح جتنی زیادہ دنیا کی لذت ہوتی ہے، عاقبت میں اتنی ہی ذلت ہوتی ہے ؎

عمر عزیز بطے شد و غافل نشستہ

برخاست شور محشر و کاہل نشستہ

کہتے ہیں، کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کسی شہر کے حاکم تھے، اور پانچ ہزار درہم بیت المال سے پاتے تھے، سب للہ لٹاتے، خرمے کے پتوں کی زنبیل بناتے، اور اونٹ کے بالوں کا لباس پہنتے، اور رات دن اس میں بسر کرتے، اور بکریاں بیت المال سے جو حصہ میں آتیں، تو ان کو ذبح کر کے للہ غربا میں تقسیم کرتے، اور ان کے چمڑے کا مشکیزہ اور زنبیل بنا کے مجاہدین کے صرف میں لاتے، ایک مرتبہ کوئی میلے کچیلے کپڑے دیکھ کر مزدور سمجھ کر کچھ بوجھ ان کے سر پر رکھوا کر لے گیا، راہ میں کسی نے امیر کو پہچان کر السلام علیکم کہا، اور نہایت متحیر ہو کر پوچھا اے امیر یہ کیا، مالک اسباب سمجھا کہ یہ سردار ہے، پیروں پر گر پڑا، اور عاجزی کرنے لگا کہ مجھ سے خطا ہوئی معاف کیجیے، آپ نے فرمایا، کہ تیرے گھر تک حسب وعدہ پہنچانا ضرور ہے، ہر چند اس نے معذرت اور خوشامد کی، مگر ایک نہ مانی، جب اس کے گھر پہنچے، تب اس نے قسم لی کہ خبردار آئندہ ہر قسم کے آدمی سے اس قسم کی مزدوری نہ کرانا، پھر جب ان کا وقت مرگ قریب ہوا، زار زار رو دیے، اور لوگوں کو کہتے ہیں، کہ میں موت کے ڈر سے نہیں روتا مگر اس واسطے روتا ہوں، کہ کہیں دنیا کی لذتوں میں گرفتار ہو کر دولت دیدار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم نہ ہو جاؤں، کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا تھا کہ اے سلمان! اگر قیامت کے دن ہمارے پاس آنا منظور ہو، تو دنیا اور اسباب دنیا سے دور رہنا، اور مرنے کے وقت پاک و صاف ہونا چاہیے کہ بہت پاک و صاف تھے پس میں ڈرتا ہوں کہ میرے پاس دنیا کا تھوڑا سا مال ہے ایسا نہ ہو کہ دولت دیدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مجھ کو محروم رکھے، لوگوں نے جب اسباب کو دیکھا، تو سوائے پیالہ، پوستین اور دسترخوان وغیرہ کے اور کوئی چیز قیمتی نہ تھی (از حکایات الصالحین)

سبحان اللہ، اللہ والے لوگ کیسے دنیا اور اسباب دنیا سے بھاگ کر خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھاگتے ہیں، پس جب وقت مرگ بے سامانی دنیا میں برگ و سامان ایمان اور عقبےٰ ہے تو وائے بر حال طلبگاران دنیا، کہ تمام رگ اسی کی خوشی و خواہش میں رہتے اور مر گئے ہیں

شفیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ خدائے تبارک و تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے، کہ لوگ میری چار باتوں میں موافقت کرتے ہیں اور عمل میں خلاف کرتے ہیں، اول یہ کہتے ہیں، نحن عبید اللہ ہم اللہ کے غلام بندے ہیں، اور آزادوں کا عمل کرتے ہیں، دوم یہ کہتے ہیں، کہ اللہ تعالےٰ ہمارے رزق کا کفیل یعنی ذمہ وار ہے، اور ان کے دلوں کو تسلی نہیں ہوتی ہے، مگر دنیا کی کسی چیز سے، سوم کہتے ہیں، کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے لیکن دنیا میں مال و دولت کو جمع کرتے ہیں، اور آخرت کے لئے گناہوں کو، چہارم کہتے ہیں، لا بد لنا من الموت یعنی بالضرور ہم مرنے والے ہیں، لیکن وہ ایسے عمل کرتے ہیں جیسے نہ مرنے والے

حدیث صحیح میں آیا ہے، کہ جو کوئی رات دن میں موت کو بیس دفعہ یاد کرے، وہ شخص شہداء کے ساتھ اٹھے گا،

یاد رہے، کہ شہید کو شہید اس لئے کہتے ہیں، کہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت کی گواہی دیتا ہے، یا یہ کہ ملائکہ رحمت موت کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں، یا یہ کہ اس کے ظاہر حال سے خاتمہ بالخیر کے ساتھ گواہی دی جاتی ہے، یا یہ کہ اس کے شہید ہونے پر ایک گواہی ہے، اور وہ خون ہے،

مولانا عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے گلے میں ایک پارچہ پر لفظ موت لکھ کر ڈال دیتے تھے، تاکہ کوئی لحظہ بھی موت سے غافل نہ ہو،

میان دو چشمت نہادند گور تو بینی نہ بینی کہ اے مرد کور!

حضرت عیسےٰ علیہ السلام جس وقت موت کو یاد کرتے تھے، تو آپ کے بدن کے پوست سے لہو کے قطرات ٹپکتے تھے

حضرت داؤد علیہ السلام جب موت کا ذکر کرتے، تو آپ کے بدن کے بند بند شکستہ ہو جاتے، اور جب رحمت الٰہی کا ذکر کرتے، تو گویا از سر نو آپ کو جان آتی،

Marfat.com

ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر میں ایک قبر کھودی ہوئی تھی ہر روز کئی بار اس میں سوتے اور کہتے تھے کہ اگر ایک ساعت میں موت کو بھلا دوں تو میرا دل سیاہ ہو جائے

علمائے عظام فرماتے ہیں کہ جب دل نہایت سخت ہو تو چار چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرو۔ اول مجلس علمائے حقانی دوم مشاہدہ قبور سوم زیارت قبور چہارم موت کی یاد۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے موت کو اپنی دونوں آنکھوں کے روبرو رکھا وہ دنیا کی بسرت و عسرت یعنی فراخی و تنگی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ اور زیارت قبور معین ذکر موت ہے اور میت کو غسل دینا۔ اور نماز جنازہ وغیرہ پڑھنا یہ موعظہ بلیغہ یعنی بڑی بھاری نصیحت ہے

حدیث شریف میں ہے کہ اگر چہ چار پائے موت کا وہ احوال جو تم جانتے ہو معلوم کرتے تو تم کبھی بھی چکنا گوشت نہ کھاتے یعنی ان کو اس قدر غم ہوتا کہ ان کے گوشت میں چربی باقی نہ رہتی جو تم کھاتے ہو۔

کہتے ہیں کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ایک دن گورستان کی طرف گذرے دیکھا کہ لوگ کسی شخص کو دفن کر رہے ہیں ان کو اس وقت اپنی موت یاد آگئی غش کھا کر گر پڑے۔ لوگوں نے اٹھا کر انہیں گھر پہنچا دیا۔ جب ہوش میں آئے کپڑے پھاڑ کر کفنی اپنی مٹی منہ پر مل کر دیوانوں کی طرح صورت بنالی گلی کوچوں میں پھرنے لگے۔ اور چلا چلا کر کہتے تھے لوگو! ڈرو موت بے شک آئے گی۔ اور تم کو پکڑ لے جائے گی۔ ایسی کمائی کرو کہ گور میں کام آئے۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے شاگردوں سے وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری پیشانی پر لکھ دیجو کہ یہ مالک بن دینار ہے۔ جو اپنے خداوند سے بھاگا پھرتا تھا اب پکڑا ہوا آیا یہ کہہ کر زار زار روتے اور کہتے کہ اگر میری ماں مجھ کو نہ جنتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ سکرات موت۔ عذاب قبر اور عذاب دوزخ میں تو گرفتار نہ ہوتا جسم میں تو ایسی طاقت نہیں ہے۔ وہاں کے دکھ کیونکر اٹھاؤں گا۔

کہتے ہیں کہ لقمان حکیم نے چار سو پند و نصائح میں سے چار نصیحتوں کو جو ان سب کا لب لباب تھا اختیار کر لیا اور پھر کہا کہ ان چار میں سے دو ایسی ہیں کہ انسان ان کو اپنے دل سے بالکل بھلا دے اول یہ کہ جب انسان کسی سے نیکی اور احسان کرے۔ تو

اسی وقت بھلا دے، تاکہ اس کو عجب اور تکبر سے رہائی ہو، دوسری یہ کہ اگر کسی سے ضرر اور تکلیف پہنچے تو اس کو نسیاً منسیاً کر دے، تاکہ اس کا سینہ حقد اور کینہ سے آزاد ہو، اور باقی دو جو ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے، پہلی ان دو سے یہ ہے، کہ خدائے منان کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا رہے، تاکہ مزید نعمت و قناعت کا باعث ہو، دوسری موت کو یاد کرنا ہے، کہ جس کی یاد سے انسان گناہوں اور بدنیات سے بچتا ہے؛

پس اے مسلمانو! حتی الوسع خلق خدا سے نیکی اور احسان کرو، مگر اس کا جتانا اچھا نہیں، جو لوگ اپنے کئے کو جتاتے ہیں، وہ اپنی نیکی کو مٹاتے ہیں، اور تم ہمیشہ معاف کرنے کو انتقام لینے پر ترجیح دیا کرو، اگرچہ معافی کا شربت بغایت تلخ ہوتا ہے، مگر اس کے پی جانے سے وہ حلاوت اور مسرت ہوتی ہے، جو انتقام لینے سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی، پس بنی نوع انسان سے ہمیشہ سلوک اور محبت سے پیش آؤ، خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے اور اس سے ڈرتے رہو، موت کو ہمیشہ یاد رکھو اور تم کو لازم ہے کہ جو تمہارے دوست مر گئے ہیں، ان کو ہر روز بدعائے خیر یاد کرتے رہا کرو، اور ان کا حال اپنے دل میں تصور کر کے عبرت حاصل کیا کرو، کہ وہ کس طرح خاک میں مل گئے ہیں، یہی حال ایک دن تمہارا بھی ہوگا، پس مناسب ہے، کہ وہ راہ اختیار کرو، جس سے وہاں کی راحت میسر ہو، اور دنیا کی غفلت میں وہاں کی ابدی خوشی برباد نہ ہو جائے، موت کو ہر وقت سر پر سمجھو اور ہرگز نہ بھولو کیونکہ موت کی یاد غفلت کو دور کرتی ہے، اور ہمیشہ اپنے گناہوں کے لئے خدا کی جناب میں استغفار پڑھتے رہو، اور یہ اشعار وقتاً فوقتاً بطور ورد پڑھ لیا کرو۔

زشر نفس امارہ نگاہم دار یا اللہ — ہوائے غیر خود کلی زمن بردار یا اللہ
کریما از کرم ما را بدہ توفیق بر طاعت — مرا از لطف خود ضائع فرو مگذار یا اللہ
اگرچہ پر گنہ کارم حقیقت سخت بدکارم — بہ بخشا جرم و عصیانم توئی غفار یا اللہ
گناہانم کہ من کردم خداوندا تو میدانی — تو آنہا عفو کن از من توئی ستار یا اللہ
چوں تن در لحد سازی کنند با خاک تن بازی — تو آنجا رحمت سازی باین بدکار یا اللہ
نماں تنگی و تاریکی کہ اندر قبر می باشد — فراخی بخش و روشن کن تو از انوار یا اللہ
اَنَا الْعَاصِیْ کَثِیْرُ الذَّنْبِ اِغْفِرْ کُلَّ ذَنْبِیْ — وَیَوْمَ الْحَشْرِ اُحْشُرْنِیْ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا اللہ
وَجَنِّبْنَا مِنْکَ النَّارَ مِنَ الْاِیْمَانِ یَا مَنْ لَا — رَجَائِیْ مِنْکَ لَا تُدْخِلْ مَعَ الْاَشْرَارِ یَا اللہ
خدایا سخت مشتاقم ز بہر شوق دیدارت — ز فضل خویش روزی کن مرا دیدار یا اللہ

مرا از درد و بیماری بفضل خود نگهداری | ز رحمت خویش کن یاری بایں بیمار یا اللہ
نہال باغ ایماں را ہمیشہ تازہ تر گرداں | بآب رحمتش پرور کہ گیرد بار یا اللہ
بروز حشر در محشر نمیدانم چہ خواہد شد | مکن شرمندہ رسوائم درآں بازار یا اللہ
اگرچہ پر گنہ گارم عقوبت را سزاوارم | امید مغفرت دارم تو ئی غفار یا اللہ

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

انیجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۱ یا ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۴۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْصٰى مَقَادِيْرَ الْقَلَمِ
اَجْرٰى يَنَابِيْعَ الْهُدٰى جَلّٰى مَنَاشِيْرَ الْكَرَمِ
فَرْدٌ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ رَبٌّ تَعَالٰى بِرُّهٗ
مَوْلٰى تَوَاتَرَ نَصْرُهٗ مَلِكٌ تَفَضَّلَ بِالنِّعَمِ
صَمَدٌ سَلَامٌ مُّؤْمِنٌ عَدْلٌ لَطِيْفٌ مُّحْسِنٌ
اَحَدٌ قَدِيْمٌ مُّؤْمِنٌ عَنْ اِنْدِرَاسٍ وَالْهَرَمِ

Marfat.com

حَیٌّ عَلِیْمٌ وَّاجِدٌ حَقٌّ عَلَیْہِمْ مَّاجِدٌ

بَرٌّ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ رَبٌّ بَرِیٌّ عَنْ خَدَمٍ

بَرٌّ رَءُوْفٌ نَّافِعٌ ضَالٌّ مُّذِلٌّ رَّافِعٌ

ھَادٍ دَلِیْلٌ دَافِعٌ خَبِیْرٌ حَکِیْمٌ مُّنْتَقِمٌ

بِثَنَآئِہٖ نَطَقَ السَّمَآءُ وَبِاَمْرِہٖ قَامَ الْھَوَآءُ

وَبِفَضْلِہٖ ظَھَرَ الضِّیَآءُ وَبِلُطْفِہٖ کَشَفَ الظُّلَمُ

خَلَّاقُ مَالَا یُخْلَقُ رَزَّاقُ مَالَا یُرْزَقُ

فَتَّاحُ مَالَا یُفْتَحُ قَسَّامُ مَالَا یَنْقَسِمُ

عَمَّ الْوَرٰی اِحْسَانُہٗ بَھَرَ الْحِجٰی بُرْھَانُہٗ

قَھَرَ الْعِدٰی سُلْطَانُہٗ بَدْءُ الْوُجُوْدِ مِنَ الْعَدَمِ

جَلّٰی صُدُوْرًا بِالصَّفَا جَلّٰی قُلُوْبًا بِالتُّقٰی

یَغْشٰی عُیُوْبًا بِالْعَطَا یَمْحُوْ ذُنُوْبًا بِالْکَرَمِ

اِخْتَارَ صَدْرًا بِالْعُلٰی رَبُّ الْبَرِیَّۃِ وَالْوَرٰی

Marfat.com

ذَاكَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ذُوْ اُمَّةٍ خَيْرُ الْاُمَمْ

ذَاكَ الْاِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ ذَاكَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ

هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ بَدْرُ الْعَرَبْ شَمْسُ الْعَجَمْ

مِنْ شَرْعِهٖ زَيْنُ الْهُدٰى مِنْ خَلْقِهٖ نُوْرُ الْعُلٰى

مِنْ صَدْرِهٖ فَيْضُ التُّقٰى مِنْ جُوْدِهٖ دَارُ الْحِكَمْ

طٰهٰ طَبِيْبٌ حَاذِقٌ نُوْرٌ اَمِيْنٌ صَادِقٌ

وَحْيٌ بَيَانٌ نَاطِقٌ خَتْمُ الرِّسَالَةِ بِالْوَسَمْ

اَوْلَادُهٗ فِيْ دَارِهٖ اَعْدَاءُهٗ فِيْ نَارِهٖ

صِدِّيْقُهٗ فِيْ غَارِهٖ ذَاكَ الْعَتِيْقُ الْمُحْتَرَمْ

خَيْرُ الرَّفِيْقِ الْاَصْفِيَا بُوْبَكْرِ تَاجُ الْاَوْلِيَاءْ

ثُمَّ الْعُمَرْ بَحْرُ الْعَطَا مِصْبَاحُ فِي اللَّيْلِ الظُّلَمْ

فَالْجَامِعُ قَوْلَ الْهُدٰى عُثْمَانُ يَنْبُوْعُ الْحَيَا

وَالْمُرْتَضٰى شَمْسُ الضُّحٰى اَعْنِيْ عَلِيَّ الْمُحْتَشَمْ

أَسَدُ الْإِلٰهِ وَغَالِبُ مَطْلُوبُ كُلِّ طَالِبٍ .
وَالرُّوحُ أَحْمَدُ قَالِبٌ لِلتَّاجِ مِلْكٌ وَالْعَلَمِ
سِبْطَاهُ فِي رِضْوَانِهِ عَمَّاهُ فِي رِضْوَانِهِ
فِي نِعْمَةٍ بِجِنَانِهِ بُشْرٰى لَهُمْ رَبُّ الْحَرَمِ
صَلُّوا عَلٰى أَزْوَاجِهِ أَيْضًا عَلٰى أَحْبَابِهِ
سَبَقًا لِذِي الْوَاجِبِ لَوْ حَاتِي حَامِي بِالذِّمَمِ .
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْمَلُوا بِالْمَوْتِ وَالْحَشْرِ اذْكُرُوا
لِلّٰهِ ذِي الْمَجْدِ اعْبُدُوا وَاسْعَوْا إِلٰى دَرَجَاتِكُمْ
أَيْنَ الْمُلُوكُ الْمَاضِيَةُ رَامُوا الْقُصُورَ الْعَالِيَةَ
صَارُوا عِظَامًا بَالِيَةً رَبٌّ تَخَصَّصَ بِالْقِدَمِ
فَاغْفِرْ لَنَا آثَامَنَا وَاسْتُرْ لَنَا أَجْرَامَنَا
ثَبِّتْ لَنَا أَقْدَامَنَا يَا مَنْ تَفَرَّدَ بِالْكَرَمِ

أَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيمِ أَعُوذُ

بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْھَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

سینتالیسواں وعظ دربیان حقیقت دنیا

حضرات! اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے، کہ جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی زندگی اور دنیاوی رونق، ہم پورا کر دیتے ہیں، ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں، اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے، یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں ہے آخرت میں سوائے آگ کے، اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں، اور نیست و نابود ہو گیا، جو وہ کرتے تھے،

یعنی کافر جو دنیا میں صلہ رحمی، صدقات، کھانا پلانا، دینا دلانا کرتے ہیں، ہم ان کا بدلہ تندرستی تونگری، آرام وغیرہ ان کو دنیا ہی میں پورا دے دیتے ہیں، ہاں یہ ضرور ہے، کہ جیسے کھوٹے عمل، ویسے بے حقیقت فانی فائدے اور آخرت میں بالکل بے نصیب اور بے بہرہ

افسوس ہے، کہ انسان معبود خالق کو بھول کر دنیا کی محبت میں کیسا پھنس گیا، کہ اس فانی دنیا کو حیات ابدی سمجھ کر وہاں کی سختی اور عذاب کو دل سے بھلا کر غافل ہو گیا، افسوس! صد افسوس! ایسی سمجھ پر، کہ تھوڑے دنوں کی خوبی پر ہمیشہ کی خوبی اور دولت و نعمت کو چھوڑ دیا، اور اپنے مالک کا کہنا نہ مانا، پھر وہاں ذلت اور خجالت اٹھائی، طوق لعنت گلے کا ہار ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے دوری حاصل کی، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ دنیا کے مکر و فریب سے اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگتا ہوں، اللہ تعالےٰ اس کے فریب سے ہمیشہ محفوظ رکھے،

مسلمانو! جائے غور ہے، کہ جس دنیا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، پھر تم کس امید پر ایسی چیز کی خواہش و آرزو میں خدائے خالق اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھول جاتے

Marfat.com

ہوا وا اپنے تئیں خرابی اور برائی کے گڑھے میں ڈالتے ہو، یہ بات بعید از عقل ہے، کب تک اس دنیا کی محبت میں پھنسے رہو گے، اور خدا کی طرف سے غافل رہو گے، یہ جگہ آرام و خوشی کی نہیں، کچھ محنت اور عبادت کر کے معبود حقیقی کی رضامندی اور خوشنودی کو حاصل کرو، پھر ابد الآباد تک جنت میں آرام سے رہو،

جس دنیا کے پیچھے تم لگے ہو، اور رات دن اس کی تلاش میں پریشان اور سرگردان ہو کر خاک چھانتے پھرتے ہو، وہ تو خاطر خواہ حاصل نہیں، اور نہ ہی یہ سبب حرص و ہوا کے حاصل ہوگی، تمہاری عمر مفت میں برباد جاتی ہے، اگر کچھ اس سے سرگردان ہونے بے عزتی اور غیرت سے ہاتھ بھی لگے، تو بھی گور تک کہ وہ عرصہ بہت قلیل ہے، اس بنیاد زیست کو قدرے فائدہ پہنچا سکتی ہے، آخر کو کچھ کام نہ دے گی لیکن جس قدر اس عرصہ میں اچھے کام اللہ و رسول کے فرمانے کے بموجب عمل میں لاؤ گے، وہی اعمال حسنہ تمہارے حق میں مفید ہوں گے، یہاں کے دوست و آشنا، خویش اقربا، وہاں کچھ کام نہ آئیں گے، اور نہ وہ دنیا جس کے حصول کے واسطے اس قدر رنج و تردد اختیار کیا کسی کام آئے گی،

کہتے ہیں، کہ مسلم بن سعد و دعوش ایک روز ہارون الرشید بادشاہ کی ملازمت کے لئے گیا، دیکھا، کہ بادشاہ نے محل و مکانات اچھے ستھرے بڑے بڑے لعل و یاقوت ہر طرح کے جواہر لگا کر بنائے ہوئے ہیں، یہ دیکھ کر فرمایا، کہ اے بادشاہ، تو نے دنیا کے رہنے کے مکان خوب بلند اور کشادہ، صاف ستھرے، جواہر نگار بنائے ہوئے ہیں، مرنے کے بعد تیری گور بھی ایسی کشادہ اور دل کشادہ ہو تو کیا ہی خوب ہو، ہارون الرشید سنکر ہیبت زدہ ہوا، اور رو کر اس سے یوں کہا، کہ اے مسلم، تو مجھ کو کوئی ایسی نصیحت کر جس سے میری عاقبت بخیر ہو، اور اس جہان میں میرے کام آئے، اس نے کہا، اے بادشاہ اگر تو ایسے میدان میں ہو کہ وہاں پانی میسر نہ ہو سکے، اور پیاس کے مارے تیرا حال تباہ ہو رہا ہو، اس وقت کوئی شخص ایک پیالہ پانی کا لے کر تیرے پینے کے لئے لائے، تو تو کس قیمت پر اس کو لے، بادشاہ نے جواب دیا، کہ اپنی آدھی دولت دے کر مول لے لوں، اور اپنی جان بچاؤں، پھر اس نے کہا، کہ پانی پینے کے بعد اگر تیرا پیشاب بند ہو جائے، اور مرنے کی نوبت پہنچے، تو اس بیماری سے بچنے کے لئے دوا کو کتنی قیمت پر لے، جواب دیا، کہ باقی ماندہ دولت و مال دے کر لے لوں، اور صحت حاصل کروں، تب مسلم نے کہا، کہ اے بادشاہ لعنت پڑے اس دنیا پر، جو ایک پیالے پانی اور پیشاب بند ہونے کی دوا کے بدلے تمام دنیاوی بادشاہت اور مال و ملک جاتا رہے، اب تجھے لازم ہے، کہ وہ کام کر جس سے ہمیشگی کی بے زوال بادشاہت حاصل ہو، بادشاہ یہ سنکر متفکر اور شرمندہ ہو کر بولا میں نے اب جانا، کہ یہ محض بے

قید ہے اور ناچیز! آج سے میں نے اس کو چھوڑ دیا، اور اس کی محبت کو دل سے اٹھا دیا، اور خداوند تعالے کی عبادت اور یاد میں مشغول ہوا، اور جب تک جیا اسی عہد پر قائم رہا

کہتے ہیں، کہ ایک دن حضرت عیسی علیہ السلام تین آدمیوں کو اپنے ہمراہ لئے جاتے تھے، راستے میں دیکھا کہ دو سونے کی اینٹیں پڑی ہیں، حضرت عیسی علیہ السلام نے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ تم جانتے ہو؟ انہوں نے کہا سونے کی اینٹیں ہیں، حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا، یہی دنیا ہے، اس کے گرد نہ جائیو، یہ بڑی مکار ہے، اپنے چاہنے والوں کو فریب میں ڈال کر ہلاک کر دیتی ہے، یوں نصیحت کر کے آگے بڑھ گئے، ساتھیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام سے آنکھ بچا کر اینٹیں اٹھالیں، آگے ایک گاؤں کے نزدیک رکھ دیں، بھوکے تھے، آپس میں سے ایک کو کچھ سودا لانے کے واسطے بھیجا، پیچھے یوں سوچنے لگے، کہ آؤ ہم دونوں آپس میں حصہ کر کے ان اینٹوں کو بانٹ لیں، تیسرا جب آئے، کچھ قضیہ اور جھگڑا ڈال کر اس کو مار ڈالیں، پھر ہم دونوں بے کھٹکے ہو کر خوب خوشی و خرمی کریں، ادھر وہ آدمی جو بازار گیا تھا اس نے اپنے دل میں اور منصوبہ گانٹھا کہ کھانے کی چیز میں زہر ملا کر ان دونوں کو کھلاؤں، جب یہ دونوں مر جائیں، تو دونوں اینٹوں کا مالک آپ ہی بن جاؤں، یہ عزم بالجزم کر کے کسی چیز میں زہر ملا دیا، یہاں وہ دونوں کچھا دری قضیہ بنائے ہوئے تھے، اس کے آتے ہی کچھ باتیں بنا کر نکال کر جھگڑا چکا کر اس کو مار ڈالا، پھر خاطر جمع ہو کر وہ زہر آمیز چیز آپ کھا گئے، خدا کی شان، وہ تو مار پیٹ سے مرا، اور یہ دونوں زہر سے مر گئے، اینٹیں وہیں کی وہیں پڑی رہ گئیں، عیسے علیہ السلام پھر پلٹ کر تشریف لائے دیکھا کہ تینوں مرے پڑے ہیں، اینٹیں اپنے ٹھکانے پر دھری ہیں، متاسف ہو کر فرمانے لگے کہ سچ ہے دنیا ایسی ہی ہے، اپنے پیاروں اور چاہنے والوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی ہے، اس کے طالب کو یہاں بھی خرابی اور ہلاکت ہے، اور وہاں عاقبت میں بھی فضیحت اور رسوائی ہے

غرض، دنیا کی مثال ایسی ہے، کہ ایک آدمی جنگل میں چلا جاتا تھا، اس نے دیکھا، کہ ایک شیر میرے پیچھے چلا آتا ہے، یہ دیکھ کر اس سے بھاگا، دوڑتے دوڑتے اس کا دم پھول گیا، چلنے سے عاری ہو گیا اس اثنا میں اس کو ایک گڑھا نظر آیا، چاہا کہ گڑھے میں گر کر جان بچائی جائے، لیکن دیکھا کہ اس میں ایک بہت بڑا اژدھا بیٹھا ہے، اس طرف شیر کا خوف، اس طرف گڑھے میں اژدھا کا ڈر، اسی خیال میں تھا کہ کیا دیکھتا ہے، کہ ایک درخت کی ٹہنی لٹک رہی ہے، جان بچانے کے خوف سے اس کو پکڑ لیا، تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہے، کہ دو چوہے سیاہ اور سفید اس کو کاٹتے ہیں اس کے دل میں آیا کہ اگر یہ چوہے ٹہنی کو کاٹ دیں گے، تو میں ہلاک ہو جاؤں گا، اسی خیال میں تھا کہ شہد کی مکھی کا ایک چھتہ نظر آیا، اس میں

Marfat.com

سے ایک قطرہ زبان پر ٹپکا، پھر اس کا ذائقہ ایسا معلوم ہوا، کہ شہد چاٹنا شروع کر دیا، اور چوہوں کے کاٹنے اور اژدہا اور شیر کا خوف سب دل سے جاتا رہا، یہاں تک نوبت پہنچی، کہ ٹہنی کٹ گئی، اور یہ گر پڑا، اور شیر نے شکار کر کے گڑھے میں پھینک دیا

پس اس مثال سے یہ سمجھنا چاہیئے، کہ یہ جنگل دنیا ہے، اور شیر مانند موت کے ہے، کہ آدمی اس سے بھاگتا پھرتا ہے، حالانکہ وہ ہر دم ساتھ ہے کسی طرح اس سے چارہ نہیں ہے، اور گڑھا قبر کا گڑھا ہے، اور اژدہا برا اعمال، اور ٹہنی عمر کی ٹہنی ہے، اور چوہے سفید اور سیاہ دن اور رات ہیں، اور شہد کی مثال دنیا کی محبت ہے، کہ جب آدمی اس میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر اس کو آخرت کی خبر نہیں رہتی صبح ہوئی شام ہوئی، عمر یوں ہی تمام ہوئی، لوگ خوشی خوشی سالگرہ کی خوشی مناتے ہیں، یہ نہیں جانتے کہ عمر سے سال کم ہو جاتا ہے، اور غفلت کا پردہ ایسا پڑا ہوا ہے، کہ باوجود ہوشیار گھڑی گھنٹہ کے غفلت میں جاتی غور کرنا چاہیئے، کہ یہ گھڑیال کیا ندا کرتا ہے، اور اس کی ضرب کیا کہتی ہے

غافل! تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی ۔۔۔ گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی؛

ذرا سوچ تو بھیا یہ ایک دم کی قدر و قیمت جانو اور ہر ایک سانس کو دم آخریں خیال کیا کرو

غافل از احتیاط نفس یک نفس مباش ۔۔۔ شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود؛

اے غافلو ہوشیار ہو جاؤ اور ابھی سے مانتا جاؤ، خیال کرو، کہ دنیا سے تم کس طرح جاؤ گے، سکندر ایسا بادشاہ تھا کہ جس کے ساتھ خزانہ کثیر اور سپاہ اور جملہ سامان عیش و عشرت بے شمار تھا جب وہ خالی ہاتھ گیا، تو اس سے ہم سب کو لازم ہے، کہ عبرت و نصیحت حاصل کریں

اے دل تو دریں جہاں چرا بے صبری ۔۔۔ معذور نہ شو بدل ز طلب سیم و زری

در قسمت تو ازیں جہاں یک کفن ست ۔۔۔ آں ہم بجہاں است مدی یا ببری؛

پس جب کہ دنیا اندر سستی اور گندگی ہے، تو ہمیں چاہیئے، کہ اس سے دل نہ لگائیں یاران طریقت چلے گئے اور چلے جا رہے ہیں اور ہم بھی چلنے والے ہیں

جرس اول بریں کاروان نگہ نہ سیم ۔۔۔ کہ یاراں پے رفتند و ما در پیئیم؛

غرض، کتنا ہی جئیں، موت کے وقت یہ زندگی خواب و خیال ہو جاتی ہے، چنانچہ ظاہر ہے، کہ عالم خواب میں کیا کیا عجائبات نظر آتے ہیں، بجز آنکھ کھلنے کے سب نیست و نابود و ہیچ ہو جاتے ہیں اسی طرح آنکھ بند ہوتے ہی عالم زندگانی بجز خواب و خیال کچھ نہیں ہوتا، اور اس عالم کے مال و منال کا یہ حال ہے، کہ بعد از مرگ اس شخص کے خواب کی طرح ہو گا، جو خواب میں بہت سا زر و مال پاتا ہے

اور بہت خوش ہوتا ہے لیکن بیداری کے بعد وہ مال ہاتھ میں نہیں رہتا، اور سوائے حسرت کے کچھ نہیں دکھتا عالم زندگی تو خواب و خیال کی طرح بعد از مرگ معلوم دیتا ہے، مگر اس عرصہ کی قلیل حرکت و عمل کا اثر اطوار اور دفتر بھرا ہوا نظر پڑتا ہے، تو سخت حیرانی اور پریشانی میں ڈال دیتا ہے

روزے دو سہ دست بر کشانید ترا   تا اندر بد و نیک آزمانید ترا
گرد تو فلک حصار بے زینہ است   تا بر سر گنج ہماں نمانید ترا

پس اے انسان یہ خیال نہ کر کہ میرے جرائم و عصیان کو کوئی نہیں دیکھتا اور نافرمانیوں اور گناہوں کو کوئی نہیں جانتا، اور ان کے اندراج کے لئے کوئی کتاب نہیں، اور بعد از مرگ ان کا کوئی حساب نہیں، ایسا ہرگز ہرگز نہیں بلکہ ان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون کراماً کاتبین فرشتے تیرے بڑے چھوٹے اور برے بھلے سب کاموں کو جانتے اور ان کو خدا کی درگاہ میں ہر صبح و شام گزرانتے ہیں، ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو اور پردۂ جہالت کو اتار کر ہوشیار ہو کر ہر صبح و شام تیرا ہر عمل اور کام چاروں طرف اس تیرے گرداگرد آسمان کے کوٹ میں جو آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہے، قضا و قدر نے جو تمہیں چند روزہ زیست عطا کی ہے، اس میں تیرے ہاتھوں کو بالکل کھلا چھوڑ رکھا ہے کہ جو تو چاہے کرے، خواہ افعال حسنہ کے پھولوں سے تو اپنا دامن مراد بھر لے، خواہ اعمال سیئہ کی آندھی اور طوفان سے خرمن زندگی کو برباد کرے، بعد میں سب کچھ نہ کھلایا جائے گا، یہ حیات و ممات محض اس لئے ہے خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا یعنی تمہارے لئے امتحان اور آزمائش ہے کہ کون تم میں سے بلحاظ افعال حسنہ قابل تعریف و ستائش ہے، پس اے انسان نیک اعمال کرنے سے ہرگز کاہل نہ ہو اور اپنے ذنوب و عیوب سے جاہل نہ رہ اب وقت ہے، استغفار کر کے خدا کی یاد سے غافل نہ ہو کیا ہی اچھا کسی نے اس خیال کا نقشہ کھینچا ہے۔

گھر ہے جسے سمجھے ہے تو ہے یہ سرا   بعد تیرے اور کی ہو گی یہ جا
گھر جسے سمجھے ہے تو یہ گھر نہیں   گھر تیرا ہے اور ہی اے مرد دیں
گھر وہ ہے جس میں رہے گا حشر تک   تا بہ نفخ صور روز حشر تک
تو درستی سے ہے اس کی بے خبر   ڈھونڈھتا پھرتا ہے خشت و چوب و در
گزرے تیری عمر کے پنجاہ سال   تو سمجھتا ہے کہ میں ہوں نونہال
تو درستی میں ہے گھر کے مبتلا   سر پہ عزرائیل ہے تیرے کھڑا
بے خبر اب ہے یہ تیرا وقت چل   تو ابھی پڑتا ہے اے مختار کچل

Marfat.com

جب کہ آوے گا نہیں پھل اے فنا — تو تو ہوگا طعمہ مور و مار کا
تو لگا وہ باغ اے میر اجل — تھوہڑ کھاوے ہمیشہ جس کا پھل
تو جو اپنے آپ کو سمجھے بھلا — نفس تیرا تجھ کو دیتا ہے دغا!
سب کو کہہ دیتا ہے شیطان لعین — تیرا ثانی کوئی دنیا میں نہیں!
آدمی میں ہوئیں عادات قبیح! — احمقانہ پن ہے وہ سمجھے ہے بلیغ!
عیب پر اوروں کے رکھتا ہے نظر — عیب کے اپنے ہے ہر اک بے خبر
وہ کو سمجھے ہے کم فہمی سے خر — ہے غروری سے اپنی ہر اک سے بے خبر!
بھول غافل گرچہ فرزدل تر از شمار — اصل واحد سب کی ہے اے ہوشیار
ہے حقیقت گو کہ ہر شے کی جسدی — چاہیے لیکن تجھے وہ بے خودی
ہو وہی واحد تیری سمع و بصر! — غیر اس کے اور نہ کچھ آوے نظر

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(اینجا بنشیند و باز برخاستہ خطبۂ ثانیہ بخواند (خطبۂ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱ یا ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى (نمبر ۴۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِمَنْ قَدَّرَ خَيْرًا وَّخَبَالًا
وَالشُّكْرُ لِمَنْ صَوَّرَ حُسْنًا وَّجَمَالًا
فَرْدٌ صَمَدٌ عَنْ صِفَةِ الْخَلْقِ بَرِيٌّ

Marfat.com

رَبٌّ اَرَانِیْ خَلْقَ الْخَلْقِ کَمَالًا
لَا شِبْہَ وَلَا مِثْلَ وَلَا کُفُوَ مَوْلٰی
لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَخَالًا
لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا حَدَّ لِرَبِّیْ
اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ وَلَمْ یَلْقَ زَوَالًا
لَا مِثْلَ لِمَنْ صَوَّرَ مِثْلًا وَّنَذِیْرًا
مَنْ قَالَ سِوٰی ذٰلِکَ فَقَدْ قَالَ مُحَالًا
لَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ وَلَا وَقْتَ زَمَانًا
لَا مَانِعَ لَا حَاجِبَ لِلّٰہِ تَعَالٰی
اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ حَقًّا
وَالْبَاطِنُ مَوْلَایَ بِلَا قِیْلَ وَقَالًا
اَشْهَدُ بِاللّٰہِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا
اَشْهَدُ بِاَلَا اَحْمَدِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی

Marfat.com

رَبٌّ اَحَدٌ خَالِقٌ خَلْقٌ وَّقَدِیْمٌ
ذَاتًا وَّصِفَاتًا فَلَهُ الْعِزُّ كَمَالًا
حَیٌّ وَّسَمِیْعٌ وَّمُرِیْدٌ وَّبَصِیْرٌ
وَالْقَادِرُ قَیُّوْمٌ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی
لَا زَالَ هُوَ الْمَلِكُ مُلْكٍ وَبَرِیٌّ
نَقْصًا وَّحُدُوْثًا وَّلَهُ الْفَضْلُ كَمَالًا
قَدْ كَانَ وَلَا شَیْءَ وَلَا شَمْسَ ضِیَاءً
لَا نَارَ وَلَا نُوْرَ عَلَی الْكَوْنِ تَلَالَا
لَا جِسْمَ وَلَا رُوْحَ وَلَا رِیْحَ وَمَاءً
لَا نَجْمَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَجَرَ ثِقَالًا
لَا جِنَّ وَلَا اِنْسَ وَلَا اَمْرًا وَّنَهْیًا
لَا فَلَكَ وَلَا مَلَكَ وَكِرَامًا وَّجَزَالًا
لَا اِسْمَ وَلَا سِمَةَ وَلَیْلًا وَّنَهَارًا

Marfat.com

لا فوق ولا تحت یمیناً وشمالاً
لا قبل ولا بعد خلفاً واماماً
لا قمر ولا نور وحراً وظلاً
ما زال رحیماً وکریماً وغفوراً
براً ورءوفاً فهو الخیر مالاً
قد خلق زوجاً ولها انشا زوجاً
من بطنهما بث نساءً ورجالاً
من نسلهما شیث ونوح وخلیل
موسیٰ ومسیح فهو الخیر خصالاً
اسحٰق ویعقوب واسباط کریماً
یرجون من الله ویخشون وبالاً
والسید یحییٰ وابوه وعزیر
یهدون الی الحق وینهون ضلالاً

Marfat.com

فَاخْتَارَ عَلَى الْكُلِّ نَبِيًّا عَرَبِيًّا
بِالْخَلْقِ وَبِالْخُلُقِ مَآبًا وَّ مَآلًا
قَدْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ اِلَى الْخَلْقِ رَحِيْمًا
كَىْ يُنْقِذَ مَنْ يَّقْتَحِمُ النَّارَ وَبَالًا
قَدْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
قَدْ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ كَمَالًا وَّ جَمَالًا
قَدْ هَاجَرَ مِنْ مَّكَّةَ بِالْقَوْمِ ضِعَافًا
يَسْعَوْنَ اِلٰى يَثْرِبَ ظُعْنًا وَّرِجَالًا
قَدْ اَيَّدَهُ اللّٰهُ بِقَوْمٍ وَّ جُنُوْدٍ
حَتّٰى قَوِىَ الْقَوْمُ ضِعَافًا وَّ عِزَالًا
اَنَا اَشْهَدُ بِاللّٰهِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا
اَنَا اَشْهَدُ بِالْاَحْمَدِ لِلّٰهِ تَعَالٰى
وَاُصَلِّىْ عَلٰى اَفْضَلِ مُرْسَلٍ وَّ نَبِيٍّ

Marfat.com

فِی کُلِّ صَبَاحٍ وَّمَسَاءٍ وَّزَوَالاً
اِرْحَمْ لِاَبِیْ بَکْرٍ صِدِّیْقٍ وَّحَقِیْقٍ
فِی الْغَارِ رَفِیْقٍ وَّمِنَ النُّوْرِ تَلَالاً
ثُمَّ ارْحَمْ عَلٰی اَعْدَلِ اَصْحَابٍ جَهِیْدٍ
فَارُوْقٍ عَزِیْزٍ فَاِذَا الْکُفْرُ زَوَالاً
ثُمَّ ارْحَمْ عُثْمَانَ بِاِحْسَانٍ کَثِیْرٍ
لِلدِّیْنِ نَصِیْرًا وَّمِنَ النُّوْرِ جِبَالاً
ثُمَّ ارْحَمْ اَسَدَ اللّٰهِ عَلِیًّا وَّوَلِیًّا
فِی الْعِلْمِ جَلِیًّا هُوَ مِنَ الْقُرْبِ کَمَالاً
وَالْفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ مِنْ نُّوْرِ اَبِیْهَا
تَتَشَفَّعُ لِلْاُمَّةِ وَالْقَوْمِ کُسَالاً
اِرْحَمْ حَسَنَیْنِ فَهُمَا خَیْرُ شَبَابٍ
وَالْحَمْزَةَ عَبَّاسًا مِّنَ الْکِرَامِ نَوَالاً

فَارْحَمْ عَلٰى سَيِّدٍ مُحْيِ الدِّيْنِ جِيْلِي
فَلَهُ الْقَدَمُ عَلٰى كُلِّ وَلِيٍّ وَّكَمَالًا
يَا رَبِّ فَهَبْ لِيْ بِهُدَاهُمْ وَتُقٰهُمْ
عِلْمًا وَّبَيَانًا وَّكَمَالًا وَّجَمَالًا
يَا قَوْمِ لَنَا التَّوْبَةُ لَيْلًا وَّنَهَارًا
وَالطَّاعَةُ لِلّٰهِ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰى
اِنْ شِئْتَ مِنَ النَّارِ نَجَاتًا وَّفَلَاحًا
فَاعْبُدْهُ يَقِيْنًا بِغُدُوٍّ وَّاٰصَالًا
طُوْبٰى لِمُصَلٍّ بِصَفَاءٍ وَّبِصِدْقٍ
قَدْ يَحْصُلُهُ الْقُرْبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
طُوْبٰى لِمُصَلٍّ بِخُشُوْعٍ وَّخُضُوْعٍ!
مَنْ خَشَعَ مِنَ اللّٰهِ فَقَدْ نَالَ مَنَالًا
هَيْهَاتَ لِمَنْ ضَيَّعَ عُمْرًا بِهَوَاءٍ

Marfat.com

فِسْقًا وَّفُجُوْرًا وَّفَسَادًا وَّوَبَالًا
هَيْهَاتَ لِمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ ذِكْرِ الْاِلٰهِ
قَدْ يَجْمَعُ لِلنَّفْسِ عَنَاءً وَّوَبَالًا
يَا رَبِّ فَبَارِكْ لِمُصَلِّيْنَ جَمِيْعًا
عِلْمًا وَّبَيَانًا وَّجَمَالًا وَّكَمَالًا

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

اڑتالیسواں وعظ دربیان موت

حضرات: اللہ تبارک و تعالے ارشاد فرماتا ہے کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر چیز مرنے والی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کانک غریب او کانک عابری سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور رواہ البخاری ومسلم (بخاری ومسلم) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو دنیا میں مسافر کی طرح رہ یا جیسے راہ چلتا یعنی مسافر سفر میں بکھیڑا نہیں کرتا، اور ہر دم اپنے وطن کو یاد کرکے زاد راہ کی فکر میں مبتلا ہے، اسی طرح مومن کو لازم ہے، کہ دنیا کو مرنے جان کر بیہودہ حرص وہوا کو مار کر اپنے

[ا]صلی وطن سے غافل نہ ہو دہر دم وہاں کا سامان کرتا رہے) اور اپنی جان کو قبر والے مردوں میں گنے
[یع]نی موت کا بھولنا دنیا کی پریشانی اور تشویش کا بڑا سبب ہے، اور جس کو موت یاد ہو، اس کو اس کی
[پر]یشانی ہی نہیں رہتی ہے

چوں آہنگ رفتن کند جان پاک　　　چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

کہتے ہیں، کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یوں فرمایا کرتے تھے، کہ جب تو صبح کرے، تو شام کا منتظر
[م]ت رہ اور جب شام ہو، تو صبح کی توقع مت رکھ، اور صحت کی حالت میں بیماری کے خیال سے جو
[ع]مل کرنا ہو، سو کرلے یعنی صحت کو غنیمت جان، کہ بیماری میں کچھ نہیں ہو سکتا، اور اپنی موت کے لئے
سامان مہیا کر، اور راہ عدم کے لئے زاد راہ ہمراہ لے (مشارق الانوار)

موت کی یاد کا طریقہ یہ ہے، کہ اپنے ہمسروں سے جو پہلے مر چکے ہیں، عبرت پکڑے، اور ان کو یاد کرے
اور سوچے، کہ اب مٹی نے ان کے حسن کو خاک میں ملا دیا، ان کے اعضا قبر میں متفرق ہو گئے، کس طرح
اپنی بیویوں کو بیوہ اور لڑکوں کو یتیم چھوڑ گئے، ان کا مال و متاع جاتا رہا، ان کا کچھ نشان نہ رہا، کہاں وہ
جو کر و فر تھا، اب قبر کا اندھیرا اور مٹی ہے، پس ایک ایک شخص کو جدا جدا یاد کرے، اور اس کی صورت کا
تصور کرے، کہ وہ کیسے چلتا پھرتا تھا، اب، اس کے دونوں پاؤں اور تمام جوڑ ٹوٹ گئے، وہ کیسے بولا کرتا
تھا کیسے ہنستا تھا، اب کیڑوں نے اس کی زبان اور خاک نے اس کے دانت چاٹ لئے اپنے لئے
ایسی تدبیریں نکالتا تھا، کہ سو برس تک ان کی حاجت نہ پڑے، حالانکہ مرنے میں نہایت ہی قلیل عرصہ
تھا، ہائے اس کو خبر نہ تھی، کہ مجھ کو کیا پیش آنا ہے، موت ایسے وقت میں آگئی، کہ اس کو گمان نہ تھا، جب
یہ تامل کر چکے، تو پھر اپنے نفس پر غور کرے، کہ میرا انجام بھی یہی ہوگا،

غرض ایسے ایسے امورات متعلق موت کو فکر کرتے رہنا، اور قبرستان میں جاتے رہنا،
اور بیماروں کو دیکھنا، موت کو دل میں تازہ کرتا ہے، کیا ہی اچھا کسی نے کہا ہے،

بمو بہ گور غریباں شہر سیرے کن　　　ببیں کہ نقش املہا چہ باطل افتادہ است

موت سے ڈرنے کی چند ایک وجوہات ہیں،

اول یہ کہ انسان کی عیش و عشرت و شادمانی اور مال و اسباب کو چھوڑنا نہیں چاہتا، پس
اس میں لازم ہے کہ دنیا کا زر و مال اور سامان راحت نفس محض اس تن خاکی کے واسطے ہی ہے، جب
انسان جانے تو ان میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں، نہ کھانے پینے اور پہننے کی حاجت ہے، نہ رہنے کے
لئے عالی شان مکانات اور زر و مال کے تودہ و انبار رکھنے کی ضرورت، فرض کیا، اگر ان اشیاء کو لاشہ

Marfat.com

کے ہمراہ قبر میں رکھ دیا جائے، تو ان سے ان کو فائدہ حاصل ہو سکتا ہے پس مرنے کے وقت ان کی جدائی پر حسرت کرنا اور غم والم کھانا، موت کو گوارا نہ کرنا سخت جہالت ہے، حالانکہ اس کا ٹلنا ناممکنات سے ہے،

دوم، بال بچوں اور بیوی وغیرہ کے لئے متفکر ہونا کہ ان کی حوائج ضروریہ اصعرفی کا کون ذمہ دار ہوگا، پس سمجھ لینا چاہیئے، کہ ہر جاندار کے لئے وہی پروردگار رب العالمین روزی کا متکفل ہے پس جس قدر خداوند تعالے اپنی مخلوق کا محافظ و نگہبان ہے، اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا،

سوم روح اپنے قالب خاکی کو چھوڑنا پسند نہیں کرتی، کیونکہ پیدائش سے لے کر تا مرگ اسی کی پرورش کرتی رہی، اسی کو دوست رکھا، اسی کی حفاظت کرتی رہی، اس کے برابر کسی کو نہ جانا اس کو سب سے بہتر جانا، اگر ذرا غور و تامل کو کام میں لائے، تو صاف سمجھ جائے گا، کہ یہی تن خاکی سب سے بھاری اور دشمن ہے، یہی آلہ جرائم و عصیان ہوا، انہی ہاتھ پاؤں نے تو کلمتا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون ہر ایک فعل اور عمل کی نسبت خواہ چھپ کر کئے، خواہ ظاہر میں، خدا کے حضور میں گواہی دینی ہے روح بذاتہ ایک نہایت پاکیزہ چیز ہے، جو سوائے امر رب کے اور کچھ نہیں ہے، شیطان کا روح پر کچھ تصرف ہو ہی نہیں سکتا، ادہر روح جسم میں داخل ہوئی، ادھر شیطان نے انسان کو بہکانا شروع کیا، اور قالب مرگ پیچھا نہ چھوڑا، گو روح جسم کی حاکم ہے، اور جہاں چاہتی ہے، لئے پھرتی ہے، مگر جان لینا چاہیئے کہ انسان دل ہی دل میں بد فعالیوں کا خیال کرے، شراب خوری کا ارادہ کرے، چوری، زنا کا منصوبہ باندھے، تو کسی حد تک ایسے خیالات کا پیدا ہونا مذموم ہے، کیونکہ گناہ کا مرتکب ہونے کے لئے پیش خیمہ ہیں، مگر بجز ارتکاب جرم انسان مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا، اور نہ سزا کے قابل ہے پس یہی قالب ذریعہ عصیان ہوا، خداوند تعالے وعادہ نہ دے، جو ذریعہ نافرمانی و وبال ہو، خداوند تعالے وہ جسم نہ دے جو باعث جرائم و آثام ہو، ایسی حالت میں روح بے جسم ہو اور جو بہتر ہے

پرو بال دام من عنوش آن دام کہ از قیدش بپر وازے تواں جست

چہارم انسان ان عیوب و ذنوب کے باعث جن کا اپنی زندگی میں مرتکب ہوا، موت سے ترساں ولرزاں ہو کر بھاگنا چاہتا ہے، کہ مرنے کے بعد گناہوں کے بدلے میں کون کون سی سزا بھگتنی پڑے گی اور کیا کیا تکالیف پیش آئیں گی تو سمجھ لینا چاہیئے، کہ اگر خدائے تعالے کی درگاہ عالی میں سچے دل سے توبہ کریں، اپنے گناہوں کو یاد کر کے گریہ و زاری اور آہ و بکا کریں، اپنے آپ کو سخت شرمندہ و نادم بنائیں اور عاجز جانیں، اور کہے کہ اے میرے مالک! تیرے سوا میرا کوئی ملجا و ماوی نہیں ہے، تیرے سوا کوئی

میرے گناہوں کو بخشنے والا نہیں، تیری ذات عالی ہے، تو مجھے میرے گناہ بخش دے اور کئی بار تکرار کرے، پس ضرور وہ ارحم الراحمین بخش دے گا

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ؛ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ!
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ!

پس موت سے انسان کو ہرگز نہیں ڈرنا چاہیے، بلکہ بجائے حیات کے ممات کو بہت دوست رکھو تاکہ گناہوں سے بھی بچا ؤ ہو،

منقول ہے، کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، کہ تین قسم کے آدمیوں کے حال پر مجھے تعجب آتا ہے، اول جو دنیا کی محبت میں اور اس کے پیچھے رات دن مفتون و دیوانہ رہتا ہے، اور دین کے سب کاموں کو بھول جاتا ہے، باوجود اس بات کے، کہ وہ خوب جانتا ہے، کہ مجھ کو مرنا ہے ایک روز موت ضرور آنے گی، اور یہ سب کچھ کھینچ لے جائے گی، دوم وہ جو ایسا غافل ہو گیا، کہ کچھ نہیں سوچتا، جو کچھ خاطر میں آئے کرے اور جہاں چاہے جائے، ہر طرح کی بے ہودگی کے کام کرتا رہے باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے، کہ دو فرشتے کراماً کاتبین دونوں کندھوں پر بیٹھے ہوئے نیکی و بدی کے ہر کام کو ہر وقت لکھتے رہتے ہیں اور ہر روز کا نامہ اعمال درگاہ الٰہی میں گذارتے ہیں، سوم وہ جو ہمیشہ بے غم و بے فکر رہتا ہے، نہ اسے دنیا کی فکر نہ آخرت کی، حیوانوں کی طرح کھاتا پیتا ہے، ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بہت بیزار ہے،

مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے فلاح پائی اس نے جو مسلمان ہوا، اور اسے تھوڑا رزق دیا گیا، اور وہ اس پر قناعت کرے، جو خدا نے اسے دیا ہے،

غرض! اے مسلمانو جو کچھ تمہارے پاس موجود ہو اسی پر قناعت کرو، اور قوت حلال کے پیدا کرنے میں بالخصوص کوشاں رہو، تاکہ تمہاری عبادت منظور اور مقبول باری تعالیٰ ہو، تھوڑا کمانا جو حلال کے ذریعے سے ہے، بہت کمانے سے جو حرام کے ذریعے ہو ہزار درجے بہتر ہے، اس موقعہ کے لئے مجھے چند ایک شعر یاد آ گئے ہیں، اگر ان کو ہر روز بطور وظیفہ پڑھا جاوے، تو بہت ہی ہدایت مل سکتی ہے، اور وہ یہ ہیں

کر کے محنت اور مشقت ہاکسل جا کے پیدا کر تو کچھ قوت حلال
جو نہ ہو وے جامۂ اطلس تجھے تن کے ڈھکنے کو ہے کملی بس تجھے
ہو نہ گر کمخواب و مخمل، گل بدن اک گزی کافی ہے ڈھکنے کو بدن

Marfat.com

نعمتِ حلوا، قورمہ، زردہ، پلا ۔۔۔ اور بریانی متنجن، نان و چار

ہوں نہ یہ کھانے اگر با قندِ شک ۔۔۔ تجھ کو کافی ہے پیاز و نانِ خشک

سونے چاندی کے نہ ہوں بمرتن اگر ۔۔۔ مٹی کی صحنک بھی کافی ہے مگر!

اور نہ ہووے گر پیالہ زیرِ ناب ۔۔۔ کف سے پی سکتا ہے اپنے یار آب

اور سنہری آبخورے گر نہ ہوں ۔۔۔ پی سکے ہے یار پانی با چلاوں

اور نہ ہوویں اسپ گر زریں لجام ۔۔۔ پا پیادہ چل سکے ہے چند گام

گھوڑا، ہاتھی، اونٹ، خچر جو نہ ہو ۔۔۔ چل سکے ہے پا پیادہ یار تو

جو نہ ہووے دور باش از پیش و پس ۔۔۔ دور باش نفرتِ خلق از تو بس

یعنی گر نہ ہوویں تیرے باوقار ۔۔۔ آگے اور پیچھے نقیب اور چوبدار

اس سے بہتر ہے کہ تجھ کو ضرور ۔۔۔ سارا عالم ہر طرف سے دور دور

اور نہ ہوں گر خانہائے زرنگار ۔۔۔ کر سکے ہے زندگی در کنجِ غار

ہوں نہ گر دالان کوٹھا کوٹھڑی ۔۔۔ رہنے کو کافی ہے خس کی جھونپڑی

اور اگر نہ ہوویں فرشِ ابریشمیں ۔۔۔ بوریئے کہنہ پہ ہو گوشہ نشیں

مخمل و دیبا کا تکیہ گر نہ ہو ۔۔۔ رکھ کے تکیہ سر کے نیچے یار سو

واسطے ڈاڑھی کے گر کنگھی نہ ہو ۔۔۔ انگلیوں سے کنگھی کر سکتا ہے تو

اس میں ہے تو چند اکسونہ کو ۔۔۔ بن کے عاجز کر بسر اوقات کو

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و بار برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۲۰)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰی نمبر (۴۹)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Marfat.com

حَمِدْتُ اللّٰہَ حَمْدًا لَا فَنَاہُ ... وَحَدَّ الْحَمْدِ لَا یَعْلَمْ سِوَاہُ

لَہٗ اَسْمَآءٌ صِفَاتٌ قَدْ تَعَالَتْ ... وَجَلَّتْ وَانْجَلَتْ فِیْ طَلَبِ رِضَاہُ

حَکِیْمٌ حَاکِمٌ مُخْتَارُ فِعْلٍ ... عَظِیْمٌ فَیْضُہٗ عَامٌ عَطَاہُ

وَسَتَّارٌ وَغَفَّارٌ نَزِیْہٌ ... بَرِیٌّ بَارِیٌٔ بَرٌّ اِلٰہٗ

وَجَبَّارٌ وَقَہَّارٌ غَنِیٌّ ... قَوِیٌّ قَادِرٌ فَاحْذَرْ بَلَاہُ

وَمَوْلَانَا بِلَا کُفْوٍ وَزَوْجٍ ... قَدِیْمٌ لَا ابْتِدَآءَ وَلَا انْتِہَاہُ

نُصَلِّیْ ثُمَّ بَعْدَ الْحَمْدِ صِدْقًا ... عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ مُصْطَفَاہُ

رَسُوْلُ اللّٰہِ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْکُلِّ ... اِلٰی جِنٍّ وَّاِنْسٍ مَا سِوَاہُ

مُحَمَّدٌ مِیْمُہٗ مَوْتٌ لِکُفْرٍ ... حَیَاتُ الْقَلْبِ لِلْمُؤْمِنْ بِحَاہُ

وَمِیْمٌ ثَانِیْ مُوْجِبُ الْمَوَاہِبِ ... وَدَالٌ خَیْرُ دَالٍ لَا اشْتِبَاہُ

شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ مَلَاذُ اُمَّتِہٖ ... وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ تَبَّتْ یَدَاہُ

فَاٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا یَقِیْنًا ... فَنَوِّرْ سِرَّنَا زِدْنَا صَفَاہُ

عَلَی الْاَصْحَابِ ثُمَّ الْاٰلِ جَمْعًا ... صَلٰوۃٌ بَرَکَۃٌ رَحْمًا رِضَاہُ

Marfat.com

أَبُوبَكْرٍ خُصُوصًا ثُمَّ عُمَرُ فَعُثْمَانُ عَلِيٌّ مُرْتَضَاهُ

وَعَمَّيْهِ وَسِبْطَيْهِ وَبِنْتِهِ بَتُولُ فَاطِمَةُ أُمِّي فِدَاهُ

عَلَى السِّتِّ الْبَقِيَّةِ ثُمَّ سَلِّمْ فَيَا رَبِّي أَجِبْ عَبْدًا دَعَاهُ

فَيَا إِخْوَةُ عَلِمْتُمْ أَنَّ دُنْيَا هِلَاكٌ مُلْكُ دَارُ فَنَاهُ

فَلَا تَهْوُوا إِلَيْهَا بَلْ دَعُوهَا وَرَبَّكُمُ اتَّقُوا حَقَّ التُّقَاهُ

وَتُوبُوا وَاذْكُرُوا ذِكْرًا كَثِيرًا بِصُبْحٍ ثُمَّ ظُهْرٍ فَالْمَسَاهُ

لَعَلَّ اللّٰهُ يُنْجِينَا جَحِيمًا وَيُؤْوِينَا جِنَانًا بِارْتِضَاهُ

أَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيمِ ثُمَّ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ ط

انچاسواں وعظ در بیان توشہ عقبیٰ

حضرات! اللہ تبارک و تعالےٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے، کہ اور جو تم آگے بھیج دوگے اپنے لئے کوئی عمل نیک تو اس کو پاؤگے۔

اس آیت کی تشریح اس حکایت سے بخوبی ہو سکتی ہے جسے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے

اپنی مثنوی معنوی میں رقم فرمایا ہے، جس کا ترجمہ نظم و نثر کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں،

بادشاہ اک تھا بڑا عالی جناب — فیض سے اس کے دو عالم کامیاب
اک غلام اپنے کو اس نے کر طلب — یوں کہا سُن اے غلام باادب
میں نے بے حد مال و زر تجھکو دیا! — جا سفر اور کر تجارت پھر کے آ!
پھر نہ ہوگی کوئی تجھ کو پھر کمی — پائے گا تو جاہ و دولت دائمی!

وہ غلام تجارت کے لئے روانہ ہوا، راستہ میں دریا آیا کشتی پر سوار ہوکر کنارے پر جا لگا، اور کشتی سے اتر کر شہر کا رخ کیا، جب شہر کے نزدیک پہنچا، تو کیا دیکھتا ہے، کہ تمام مخلوق اسی کی طرف متوجہ ہے، غرض اس کو لباس شاہی پہنا کر تخت پر باعزاز و اکرام بٹھلایا، اور تمام ارکان دولت کمر خدمت باندھے کھڑے تھے، خزانوں کی کنجیاں اس کی تحویل میں کیں اور ایک مدت تک عیش و عشرت کے ساتھ حکمرانی کی، ایک دن اس کے خیال میں آیا کہ دولت تو مفت ملی ہے، لیکن اس کے انجام سے غافل نہ ہونا چاہیئے اس لئے ایک وزیر معتمد سے ایک دن خلوت میں پوچھا کہ اس سلطنت کی حقیقت مجھ سے بیان کر،

دل ترا آئینہ اسرار ہے — تو کرے حل اس کو جو دشوار ہے

وزیر نے کہا، عالیجاہ! اس قوم کی عادت ایسی ہے، کہ بے شک تاج و تخت تو دیں، لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہاتھ پاؤں باندھ کر دریا میں پھینک دیتے ہیں، اس بادشاہ نے پوچھا کہ اس سے بچنے کی کیا تدبیر ہے، وزیر نے کہا ؎

ہے شاہنشاہ ایک باجاہ و جلال — ملک اس کا لاشریک و بے زوال
اس بنائے ہیں دو شہر اپنے حضور — ایک ہے نزدیک اس کے ایک دور
وہ جو ہے نزدیک ہے شہر عظیم! — سربسر آباد پر از ناز و نعیم
ہیں درخت اس میں از بس میوہ دار — بس کہ ہر اک میوہ ان کا خوشگوار
دل کشا جاں بخش ہے اس کی نسیم — نے وہاں کے ساکنوں کو خوف و بیم
دوسرا ہے شہر آتش سے بنا — ہر قدم اس میں ہیں ہزاراں اژدھا!
سال گذرے بعد وہ شاہ ہلا — ایک قاصد پاس اس کے بھیجتا
وہ ہمارے شاہ کو معزول کر — چھین لے پھر اس کا سارا مال و زر
باندھ کر چشم و دہان و دست و پا — ہاتھ میں اس کو ہمارے سونپتا

غرض، اے بادشاہ اگر مصلحت دیکھئے، تو اس کی طرف غلام اور کنیزک اور نفائس اموال

Marfat.com

جس وقت کہ ہو سکے معائنہ کر اور اچھے تیرنے والے غلام مع کشتیوں کے تیار رکھ جس روز مجھ کو دریا میں ڈال دیں، تو میں آگے جا کر غلاموں اور کشتیوں کو دریا میں منتشر کرتا ہوں، اور اس جزیرے میں جس میں نہر عیش سرمدی ہے پہنچاتا ہوں، جب روز معین آیا تمام لوگ جمع ہوئے اور بادشاہ کو دریا میں ڈال دیا۔ غلاموں نے غوطہ مار کر دوسری طرف نکالا، مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد یوں ارشاد فرماتے ہیں

یہی حال آدمی کا ہے کہ جب وہ عدم سے وجود میں آیا تو سلطان موت نے اس کے وجود کے تخت پر قرار پکڑا، جب اس کی مدت معین گذرتی ہے، تو اس کو دریائے نیستی میں ڈال دیتے ہیں، اگر اپنی موت سے پہلے ہی زاد اور عمل صالح آگے بھیج دیئے، تو نجات کی کشتی پر سوار ہو کر بہشت کے عیش سرمدی کی طرف سدھارے اسی واسطے اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا ہے ولتنظر نفس ما قدمت لغد یعنے اور چاہیئے کہ دیکھ لے ہر شخص، کہ اس نے کیا بھیجا ہے کل کے لئے یعنی روز قیامت کے لئے،

حضرت یحیٰی بن معاذ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں، کہ عقلمند وہ شخص ہے، جو تین کام کرے اول دنیا سے دستبردار ہو جائے، پیشتر اس کے کہ دنیا خود اس سے دستبردار ہو جائے، دوم قبر کی آبادی کرے، پیشتر اس سے کہ قبر میں جائے، سوم اللہ تعالٰے کو خوشنود کرے، پیشتر اس کے کہ اس کے دیدار سے مشرف ہو،

حسن بصری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں، کہ جو شخص دنیا سے جاتا ہے، مرتے وقت تین حسرتیں اس کے دل میں رہتی ہیں، اول یہ کہ جو کچھ اس نے جمع کیا، سیر ہو کر نہ کھایا، دوم یہ کہ جو رکھتا تھا، اس امید کو نہ پہنچا، سوم آخرت کا کام جیسا کرنا چاہیئے تھا، ویسا نہ کیا،

مسلمانو! انسان موت کے وقت یہ آرزو کرے گا لو لا اخرتنی الی اجل قریب یعنے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو تھوڑی مدت، کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں ہوتا یعنی زکوٰۃ دیتا، حج بجالاتا، اور نماز ادا کرتا۔ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

غم خویش در زندگی خور کہ خویش — بمردہ نہ پردازد از حرص خویش
زر و نعمت اکنوں بدہ کاں تست — کہ بعد از تو بیروں ز فرمان تست
کسے گوئے دولت ز دنیا برد — کہ با خود نصیبے بعقبےٰ برد

یعنی اے انسان (موت کے عذر میں ایک نہ ایک دن جانے والے) تو اپنی زندگی میں اپنا غم آپ کر یعنی آخرت کے واسطے سامان مہیا کرنے کے لئے اہتمام کر کیونکہ تیرے مرجانے کے بعد

Marfat.com

تیرے خویش و اقربا تیرے لئے کچھ غم دکھائیں گے اپنے اپنے لالچ کے واسطے تیرے لئے خیرات وغیرہ نہیں کریں گے اب تیرے ہاتھ میں زر و قسمت ہے، خدا کی راہ میں جی کھول کر دے لے، کیونکہ تیرے قبضہ میں ہے تیرے مرنے کے بعد جو مال تیرے زیر فرمان نہیں ہوگا اور نہ تجھے کسی قسم کی دسترس ہی حاصل ہوگی، اس دنیا سے وہی شخص بامراد اور سرخرو ہو کر جاتا ہے، جو اپنے لئے آخرت کے واسطے اپنے ہمراہ اعمال نیک کا توشہ لے جاتا ہے، بدوں اس کے کوئی فرحت و راحت میسر نہ ہوگی،

پس اے مسلمانوں دنیائے ناپائدار کی محبت چھوڑ دو اور اپنے دل کو اس کی طرف سے موڑ کر اللہ پاک اور اس کے محبوب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں پیدا کرو لیکن اس قسم کی محبت تمہارے دل میں اس وقت پیدا ہوگی جس وقت تمہارا دل ہر طرح کی آلائش دنیاوی سے بالکل صاف ہو جائیگا، یعنی جب کہ شرک و بدعت حسد و بغض تکبر و کینہ وغیرہ ذرہ بھر بھی تمہارے دل میں نہ رہے گا، اور جس کے دل میں یہ سب کچھ ہوگا، وہ رشوت لے گا، بندگان خدا سے دغا بازی، مکر اور فریب کرے گا، شراب پئے گا، جھوٹ بولے گا، دنیا کی محبت میں شب و روز غرق رہے گا، اور اس کے دل میں خدا کی محبت اور وحشت مطلق نہ رہے گی، کیوں کہ اللہ تعالےٰ پاک ہے، پاکیزگی کو چاہتا ہے، پس جب دل پاک و صاف نہ ہوا، تو پھر کیونکہ اس رب کی طرف راغب و مائل ہوگا، اور اپنے خالق کی کس طرح محبت پیدا کر سکے گا، مومن کا دل خدا کا عرش ہوتا ہے، جب بندہ اپنے دل کو بدیوں اور برائیوں سے پاک و صاف کرلے اور صدق دل سے اس کی یاد میں مشغول ہو، اور اپنے پاک و صاف دل میں پھر اپنے معبود حقیقی کو ڈھونڈے اور تلاش کرے، تو ضرور اس اللہ پاک کو پائے گا، چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است ۔ من نہ گنجم ہیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز

در دل مومن بگنجم اے عجب ۔ گر تو مے جوئی دراں دلہا طلب

یعنی پیغمبر خدا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میں زیر و بالا، بلند و پست کہیں نہیں سماتا ہوں، کہ زمین میں اور نہ آسمان میں، عرض فرش سے لے کر عرش تک کوئی جگہ ایسی نہیں ہے، کہ میری برداشت کر سکے اور میرے جلوہ کو سنبھال سکے، بجز مومن کے دل کے کہ میں وہاں سماتا ہوں، پس اے جویائے حق، اگر تو مجھے ڈھونڈنا چاہتا ہے، تو مومن کے دل سے ڈھونڈ لے،

Marfat.com

غرض معرفت سے بڑھ کر کوئی عمدہ تحفہ اور عطیہ نہیں ہے، جو کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے انسان کو کرامت فرمایا ہے کیونکہ دل اس کی نظرگاہ ہے، پس تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور بہتر نعمت کو سب جگہوں اور مکانوں سے عمدہ اور بہتر جگہ یعنی دل میں رکھ دیا، اگر دل سے لائق تر اور اچھی جگہ کوئی اور ہوتی، تو معرفت وہاں رکھی جاتی، غرض اللہ تعالےٰ کے نزدیک مومن بندہ کے دل کے سوا کوئی چیز عزیز تر نہیں ہے،

سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے عرش بریں سے لے کر اس فرش زمین تک ایسا کوئی مکان پیدا نہیں کیا جو مومن کے دل کے سوا اس کے نزدیک عزیز اور گرامی ہو،

مسلمانو! خسیس تر اس بندے کی ہمت ہے جو عزیز ترین مکان کو غیر اللہ کے ساتھ مشغول کرے، اور بے ادب اور نکارہ وہ آدمی ہے، کہ جس کے دل میں اللہ تبارک وتعالےٰ اپنی معرفت کو قائم فرما دے، اور وہ اس کو نکال کر اس کے عوض اور کسی چیز کو جگہ دے، کیسا ہی اچھا کسی نے کہا ہے،

دلے کز غیر او اندیشہ دارد   مگس جائے پری در شیشہ دارد

یعنی جو دل سوائے خدا کے کوئی دوسرا خیال رکھتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے، کہ جس شیشہ میں پری نے اپنا خوبصورت اور منور چہرہ دیکھا تھا بجائے اس کے کالے رنگ کی منحوس شکل کی مکھی بیٹھی ہو،

داؤد علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی، کہ میرے واسطے گھر پاک وصاف کر، داؤد علیہ السلام نے کہا کون سا گھر پاک وصاف کروں؟ ارشاد ہوا، کہ میرا گھر مومن کا دل ہے، آتش عشق اس میں لگا، تا کہ جو میرے غیر ہے سو سب جل جائے،

مسلمانو! بڑی شرم کی بات ہے کہ لوگوں کی نظر کے سبب تو اپنے ظاہر کو صاف ستھرا اور آراستہ کرتے ہو، لیکن باطن کو جو خاص نظرگاہ رب العالمین ہے، ناپاک رکھتے ہو، تو گویا مخلوق کو خالق سے بڑا جانتے ہو ؎

کوشش با دل زندہ کرو تن چہ آرائی برنگ   مردہ را سودے نباشد گور با نقش ونگار

حضرات! کوشش تو اس بات میں کرنی چاہئے کہ دل زندہ ہو جائے، بدن کے آراستہ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں، بھلا مردہ کو اس کی قبر پر نقش ونگار کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہے قیامت کے دن وہی دل نجات پائے گا، جو قلب سلیم ہو، یعنی حب دنیا حسد اور خیانت سے خالی ہو، یا شرک وبدعت سے خالی ہو، اور سنت سے مملو ہو ؎

خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم   نہ پیش بہ نفس خویش فرما تسلیم

صبر و شکر و قناعت و علم و یقین   تفویض و توکل و رضا و تسلیم

یعنی اے انسان اگر تو خدا کی درگاہ میں قرب کا خواہاں ہے، تو چاہیئے کہ مصائب و تکالیف میں صبر کو لازم پکڑے اور کبھی لب پر کلمہ شکایت نہ لائے، خدا کی ہر چھوٹی بڑی نعمت کا شکریہ ادا کرتا رہے تھوڑی چیز سے بھی طبیعت کو تسکین ہو جائے، اور زیادہ حرص اور لالچ پیدا نہ ہو یعنی طاقت کے موافق علم و حکمت شریعت معرفت سے حصہ لے، خدا کی وحدانیت و خالق ہونے پر اطمینان ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے تسکین ہو، اپنے ہر کاروبار کو خدا کے ہاں سپرد کرے اور ایک خدا پر ہی بھروسہ کرے اور اسی کی خواہش اور رضا کے موافق اپنی خواہش و رضا ہو غرضیکہ ہر کار میں رضا بقضا ہو، پھر ارشاد ہوتا ہے،

خواہی کہ شود دل تو چوں آئینہ   نہ چیز برون کن ز درون سینہ
حرص و امل و دروغ و غیبت   بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

یعنی اے انسان تو نو چیزوں سے دل کو بالکل صاف و پاک کر، تیرا دل آئینہ کی طرح روشن ہو جائے گا یعنی حرص اور لالچ کو ترک کر یہاں تک کہ ترک کو بھی ترک کرے، یعنی یہ خیال بھی پیدا نہ ہو کہ میں نے حرص وغیرہ کو چھوڑ دیا ہے اور خواہشات بیہودہ پیدا نہ ہوں، جھوٹ اور چغلی سے کلی پرہیز کرے اور خداداد نعمت میں امساک کو کام نہ لائے، بلکہ کھلے دل سے خدا کی راہ میں خرچ کرے، غریبوں اور یتیموں کی خبر گیری کرے یہاں تک کہ اپنی ضروریات کو بھی اللہ کی راہ میں دے دے، کسی کا مال و دولت جاہ و حشمت دیکھ کر دل نہ جلائے، اور ظاہرداری کے لئے کوئی کام نہ کرے بلکہ جو کچھ کرے خالصتہ للہ کرے اور نہ ہی تکبر و کینہ وغیرہ کو جگہ دے،

مسلمانو، دل کو قلب اس واسطے کہتے ہیں، کہ سینے میں الٹا لٹکتا ہے یا اس لئے کہ ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھرتا ہے

معنی لفظ قلب کے لطیفہ ربانی روحانی ہے، اس لطیفہ کو دل جسمانی سے لگاؤ ہے، یہی لطیفہ حقیقت انسان ہے اسی کو ادراک علم و عرفان ہوا کرتا ہے، یہی مخاطب معاقب و مطالب ہوتا ہے سوا اکثر خلق کی عقلیں اس علاقہ میں متحیر و سرگرداں رہیں کیونکہ تعلق اس لطیفہ کا جسم صنوبری سے مثل تعلق عرض کے جسم سے اور تعلق وصف کے موصوف سے ہوتا ہے،

آدمی جس قدر معصیت اور نافرمانی زیادہ کرے اور گناہوں میں ڈوبا رہے، اتنا ہی زنگ آئینہ دل پر بیٹھتا ہے، چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں سے

Marfat.com

ہر گنہ زنگیست بر مرآت دل — دل شود زیں زنگہا خوار و خجل
چوں زیادت گشت دل را تیرگی — نفس دوں را بیش گردد خیرگی

مسلمانو! دل پر معصیت کے سبب سے زنگ اور خلل سیاہ پیدا ہونے کے یہ معنے ہیں کہ ہر فعل بد ایک ہیئت ظلمانی قلب کے لطیفہ پر پیدا کرتا ہے مثر یہ مراد ہے، کہ اس گوشت کے لوتھڑے پر صنوبر کی صورت ہے زنگ آجاتا ہے، کیونکہ یہ گوشت کا لوتھڑا قلب حقیقی نہیں ہے، کہ نیک اور بد کاموں کی اس میں تاثیر ہو پس قلب حقیقی اس لطیفہ سے عبارت وہ مراد ہے، کہ جسم بھی سے تعلق رکھتا ہے جیسے بینائی اور شنوائی اور چیزیں ہیں کہ آنکھ اور کان سے تعلق رکھتی ہیں،

بحر العلم شرح عین العلم میں ہے، کہ پانچ چیزوں میں آدمی مبتلا ہوتے ہیں باوجودیکہ ان میں انکی سراسر ہلاکت ہوتی ہے اول پیٹ بھر کر کھانے کی محبت کہ اس میں قساوت قلب ہے، دوم سونے کی محبت کہ اس میں سراسر عمر کا نقصان ہے، سوم آرام اور راحت کی محبت کہ اس میں افلاس ہے چہارم ثنا و تعریف کی محبت کہ اس میں ثواب جاتا رہتا ہے پنجم مال کی محبت کہ اس میں حساب طویل ہے۔

مسلمانو! اگر انسان غور کرے تو صاف ظاہر ہے کہ واقعی ان چیزوں سے محبت کرنا سراسر نقصان ہے اور حد اعتدال سے زیادہ کھانا پی کر بد مست ہونا اور راحت و آرام میں پڑ کر فرائض منصبی کو فوت کرنا، اور خدا کی یاد سے غافل ہونا کیسی حماقت ہے اور ثنا و تعریف سے ثواب کو گنوا کر اور فخر و تکبر میں آکر گوس خالی و دماغ کی طرح غرور و ریا میں آجانا کیسی جہالت ہے مال و دولت کا خیال اور اس دنیا کی محبت اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرتا ہے اور یہ مال حقیقت وبال ہے، کیونکہ اس کی جمع کی فکر ہر وقت دل کو لگا کر خدا کی یاد سے غافل رکھتی ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو اس غفلت سے محفوظ رکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور موہوم ہستی کی سمجھ عطا فرمائے، کیا ہی اچھا کسی نے کہا ہے

جاکے گورستان میں دیکھو یہ عجب حسرت کا حال — کیسے کیسے مہرویاں ہو رہے ہیں پائمال
فرش گل پر بھی نہ سوتے تھے کبھی جو نازنین! — اور بستر سے مکان نازنہ تھا عمر بھر زمین!
قہقہ خندہ کے سوا جن کو نہیں کچھ کام تھا — عطر و پان و پھول بن اک دم نہیں آرام تھا!
گل سا رخ نرگس سی آنکھیں اب ہے بہتر فی ذقن — غیرت سنبل تھے کاکل او تن در شکل سمن
خاک میں یکبارگی یوں مل گئے زیر زمیں — نام کو بھی کچھ نشاں جن کا کہیں باقی نہیں!
زعفرانی تھے جو وہ غیرت سال گہر — جسم بوسیدہ کی صورت گر پڑے سب یک دگر
استخوان ہر عضو تن کا ہو گیا ان سے جدا — کوئی خندق میں پڑا ہے کوئی رستہ میں پڑا

Marfat.com

سر کہیں ہے پا کہیں ہے ہاتھ اور بازو کہیں — حیرہ گردن کہیں ہے سینہ و پستانو کہیں

ساق اور ایڑی کہیں ٹخنہ کہیں زانو کہیں — کہنی اور پنجہ کہیں انگلی کہیں پورا کہیں

جائے عبرت ہے یہ دنیا کچھ نہیں جائے غرور — ہے یہ نادانی کہ ایسی زیست پر آئے غرور

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اینجا بنشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۲۰۱)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى نمبر (۵۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ

Marfat.com

وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا
نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتٰبُ
اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ
بِدْعَةٍ ضَلٰلَةٌ وَكُلُّ ضَلٰلَةٍ فِي النَّارِ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا
اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ
الصّٰلِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ
بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا
وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ
الْجُمُعَةَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا
مِنْ عَامِيْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ
بَعْدِيْ وَلَهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِهَا اَوْ
جُحُوْدًا لَّهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ وَبَارَكَ لَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ اَلَا

Marfat.com

وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا حَجَّ لَهٗ وَلَا صَوْمَ لَهٗ وَلَا بِرَّ لَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَا وَلَا تَؤُمَّنَّ اِمْرَاَةٌ رَجُلًا وَلَا يَؤُمَّ اَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا وَلَا يَؤُمَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَقْهَرَهٗ بِسُلْطَانٍ يَخَافُ سَيْفَهٗ وَسَوْطَهٗ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ

پچاسواں وعظ در بیان حقیقت دنیا

حضرات! اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص دنیا کی کھیتی کو چاہتا ہے ہم اس

کو دے دیتے ہیں، اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے

مسلمانو! دنیا طلبی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ محض مکر و فریب ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدنیا خدیعۃ لا یحصل الا بالخدع یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مکر و فریب ہے یہ بغیر مکر و فریب کے حاصل نہیں ہوتی ہے، یعنی جبتک بے ایمانی نہ کرو، دھوکے سے لوگوں کا مال نہ کھاؤ اور دغابازی اختیار نہ کرو، تو ہزاروں لاکھوں کی دولت تم کو حاصل نہ ہوگی، اکثروں نے اسی طرح دنیا کی دولت حاصل کی اور ایمان اور آخرت کی پونجی نثار دی، یہاں لوگوں میں چند روز کے واسطے عزت، درازی پائی، لیکن وہاں ہمیشہ کے لئے طرح طرح کی ذلت اور رسوائی اور عذاب دردناک کے مستحق بنے،

مسلمانو! اللہ تبارک و تعالے نے اس دنیا کو اس واسطے بنایا اور تم کو اور مجھ کو بھیجا کہ انسان ہونے کا کمال حاصل کریں، جس سے اس پاک پروردگار کی رضامندی کے گھر میں رہنے کے لائق بنیں یہاں کا کھانا، پینا اور پہننا اسی قدر چاہیئے، کہ جس میں زندگی رہے اور ستر پوشی ہو، باقی بڑائی اور بزرگی کے کام جیسے اچھا عالی شان مکان، خوشنما اور قیمتی لباس، عمدہ اور لذیذ طعام، جاہ و حشم یہ سب کچھ کسی کام نہ آئیں گے، بلکہ ان کے حاصل کرنے میں سوائے عمر عزیز کے برباد کرنے اور آخرت میں پشیمانی کے کچھ حاصل نہ ہوگا،

ذرا گوش ہوش سے سنو: کہ اسی دولت اور حکمرانی نے فرعون اور شداد کو غضب الٰہی میں گرفتار کیا، اور اسی مال کی فراوانی نے قارون کو زمین کا پیوند بنایا، یہی نہیں بلکہ ہزاروں اسی طرح غارت ہو گئے، یہانتک کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا، وہ سب کے سب ایک آن میں خاک میں مل گئے

مسلمانو! اس جہان کے نام و نشان کا کچھ اعتبار نہیں، کبھی تو اس دار ناپائدار میں تمہاری زندگی کے ختم ہونے سے پہلے ہی مٹ جاتا ہے، کبھی لب گور پہنچتا ہے، آخرت میں بجز حسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہیں لگتا ہاں، اگر کسی کو اللہ تبارک و تعالے نے اپنے فضل و کرم سے ان کا ایمان بچا کر بے تردد اور بے مکر دولت دنیا بخش دی اور اس کو اس نے اس کی رضامندی کے کاموں میں خرچ کیا، یتیموں کی پرورش اور غریبوں کی دستگیری کی اور برے مصرف سے بچایا، تو البتہ یہ مال اور دولت اس کی نجات و رستگاری کا باعث ہوتی ہے، مگر دنیا میں ایسے سعید اور نیک کام کرنے والے بابرکت لوگوں کا وجود بہت کم پایا جاتا ہے، خصوصاً اس زمانے میں کہ اب معاملہ بگڑ گئی ہے بے ایمانوں کی کثرت سے شرع کا خوف و ڈر جاتا رہا ہے، حاکم سے محکوم کو خوف نہیں، فسق و فجور علانیہ ہوتے ہیں، حلال و حرام کا

بالکل فرق مٹ گیا ہے، لوگ سب مختار بن بیٹھے ہیں، کہ جو کچھ طبیعت میں آگیا، سو کرنے لگ گئے۔ ایسی دنیا کی کمائی کے بارے میں جس سے اپنا مالک بھول جائے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ شوریٰ میں ارشاد فرماتا ہے ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته منها وماله في الآخرة من نصيب ؕ

یعنی جو کوئی دنیا کی کمائی چاہتا ہے ہم اس کو اس سے پہنچا دیتے ہیں اور اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں، یعنی جو شخص دنیا کے حاصل کرنے میں بڑی محنت و مشقت کرتا ہے جس قدر اس کے نصیب میں لکھا ہوتا ہے پاتا ہے لیکن وہاں خالی ہاتھ جاتا ہے، اور جو شخص اپنی عاقبت کی خیر چاہتا ہے اور اپنے مالک کی رضامندی کے کام میں مشغول رہتا ہے، آخرت میں بھی راحت اور آرام کا مالک ہوتا ہے اور دولت دیدار سے مشرف ہوتا ہے، اور یہاں بھی جتنا اس کی قسمت میں ہوتا ہے، ضرور پاتا ہے، فرق یہی ہوا کہ وہ مردود ٹھہرا اور یہ خدا کی درگاہ میں مقبول ہوتا ہے۔

مسلمانو! اس آیت سے یہ مراد نہیں ہے، کہ اگر انسان خدائے تبارک و تعالیٰ سے دولت اور دولت کثیر طلب کرے، تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کو سارے جہان کا مال و اسباب اور تمام چیزیں دے دے مگر خدائے قادر دے بھی دیتا ہے، مگر اس سے مدعا یہ ہے، کہ جو شخص دنیا کے زر و مال کی جمع آوری کے فکر میں رہ کر خدا سے غافل رہتا ہے، اور جن دنیاوی امور میں شاغل ہوگے کی اس کو فرصت نہیں ملتی وہ کاموں اور خیالوں میں اس کی خواہش کے مطابق اس کو وسعت دی جاتی ہے، اور وہ انہی تفکرات و خیالات میں لگا رہتا ہے، دنیا اسے بھلی اور بڑی مرغوب لگتی ہے، دنیا کے حصول میں جان تک کھپاتا ہے، اس کی حالت ایسی ہے کہ گویا وہ دنیا کی جمع آوری کے واسطے پیدا ہوا ہے، اور دنیا کے مال و اسباب کا مالک نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ مملوک ہوتا ہے اس کے دل میں یہ خیال نہیں ہوتا ہے کہ ان چیزوں اور سامان راحت کو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بنایا ہے میں ان سے فائدہ اٹھاؤں نہیں وہ بجائے خدا کی نعمتوں سے فرحت حاصل کرنے کیلئے وہ دنیاوی کی فکر میں رہ کر تکلیف اٹھاتا ہے، اور مرتے دم تک اس کو یہی خیال رہتا ہے کہ کسی وقت یہ چیزیں اور یہ مال کام آئے گا اور ان سے راحت اٹھاؤں گا کہ اچانک پیک اجل پیک کر آکر حاضر ہوتا ہے اور پھر ان سب چیزوں سے جدائی کرنی پڑتی ہے، پھر سوائے حسرت ندامت کے کچھ ہاتھ میں نہیں رہتا اور جو مال جمع کرنے کی فکر میں آخر دم تک مشغول رہا دین کا دین برباد رہا، اس وقت عذاب الٰہی کو سامنے دیکھ کر کہتا ہے کہ کاش مجھے موت مہلت دیتی کاش دوبارہ دنیا میں بھیجا جاؤں میں نیک کام کروں، خدا کی خوب عبادت کروں، فرائض و نوافل اور اوامر و نواہی کو بجا لاؤں خیرات و صدقات دوں مگر دیا دیلا اس وقت ہرگز فائدہ مند نہ ہوگا اور نہ ہی ان کی کوئی سماعت ہوگی۔

مسلمانو! ہر شخص دنیا میں وہی پاتا ہے، جو اس کی قسمت میں ہوتا ہے الرزق فی المقسوم لیکن تاہم افراد دو قسم پر ہیں قانع اور حریص، قانع کو جو ملتا ہے، اس سے اس کی طبیعت میں راحت اور تسکین پیدا ہوتی ہے، اور اللہ تعالے کا شکریہ ادا کرتا ہے لیکن حریص کو جو ملتا ہے، اس سے اس کی طبیعت کو قرار نہیں ہوتا، اور زیادہ کی فکر میں رہ کر موجودہ سے کوئی فرحت اور خوشی حاصل نہیں کرتا اس لئے دنیا کی یاد سے بھی غافل رہتا ہے، اگر حریص کو سارا جہان بھی مل جائے، تو بھی اسے قناعت حاصل نہیں ہوتی، چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور

حدیث صحیح میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ مسند خلافت پر بیٹھے گا، تو ہر ایک کو دربار میں لا کر کھڑا کریں گے، جس نے حلال مال لے کر یاد آخرت کی رو سے پا کر حرام کام میں خرچ کیا ہے، حکم ہوگا، کہ اس کو دوزخ میں ڈالو، پھر دوسرے کو لائیں گے، جس نے مال حرام جمع کر کے خیرات وصدقات میں دیا، اور اپنی گذران میں بھی اس کو لگایا، حکم ہوگا کہ اس کو بھی جہنم میں ڈال دو، پھر تیسرے کو حاضر کریں گے جس نے اپنے مال کو اچھی طرح سمجھ کر خرچ کیا، مگر یہ خیال نہ رکھا، کہ کس کا کس قدر حق ادا کرنا ضرور تھا، حکم ہوگا، کہ اس کو دوزخ کی گرمی میں کھڑا کرو، اور حساب لو کہ کتنا مال کہاں سے لایا تھا اور کس کو کتنا دیا تھا، سب کی حقیقت پوچھی جائے گی، کہ شریعت کے حکم کے بموجب زکوۃ دی تھی یا نہیں، اپنے بال بچوں، حقداروں، غریبوں اور مسکینوں کا حق ادا کیا تھا یا نہیں، جو کوئی اس حساب سے پاک نکلا، اس کو خلاصی ہوئی اور عذاب سے چھوٹا ورنہ بڑی سختی ہو، پھر اس کو کئی طرح کے عذاب ہونے لگیں گے، اسی مال کو گرم کر کے اس کے بدن پر داغ دیں گے اژدہا بنا کر گلے میں لٹکائیں گے، کہ وہ ڈسا کریں گے، اور اپنا زہر چکھایا کریں گے، اور جن عورتوں نے حسب مقدور اور دستور کے سوا زیور بنا کر اپنی بڑائی دکھانے کو ڈھیر کیا ہے اور پاس رکھ چھوڑا ہے، ان زیوروں کا سانپ بنے گا، پھر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا، اس وقت اللہ تعالے مردوں اور عورتوں کو یاد دلائے گا کہ وہ وہی روپیہ اور سونا زیور ہے، جس کو تم دیکھ کر پھولا کرتے اور غرور و تکبر کرتے اور غریبوں پر ہنستے تھے اور دولت کی طمع کی خاطر میرے حکم کے بموجب خرچ نہ کرتے تھے، اس نافرمانی کا مزہ چکھو اور طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہو۔

پس اے مسلمانو! واجب ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے رہو اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے مال وغیرہ سے حقداروں کا حق بجا لاؤ یعنی اپنے قریبیوں اور یتیموں اور مسکینوں کی حاجت روائی کرو اور دنیا میں مال ومتاع کی جمع آوری میں رہ کر اپنے ایمان کو ضائع کرنا اور آخرت میں

Marfat.com

خدا کی نعمتوں سے بے بہرہ ہونے کے علاوہ طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہونا کون سی عقلمندی ہے ہمیشہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دو۔ کیوں کہ یہاں کی زیست چند روزہ ہے۔ اور موت ہر وقت سر پر کھڑی تکلا کر رہی ہے ؎

مومنو! اک روز اس دنیا سے اٹھنا ہے ضرور — ذائقہ اس موت کا اک روز چکھنا ہے ضرور
ہو سکے جتنی عبادت آج کر لو دوستو! — ورنہ کل محشر میں پچھتاؤ گے حق کے روبرو
زندگی کا کچھ بھروسہ بھی نہیں ہے دوستو! — ہے جہاں رہنا سدا سامان تم اس کا کرو
زندگی کو جان لو کاغذ کی کشتی تم تمام — آج نہ ڈوبی تو کل ڈوبے گی یارو لا کلام
ہے جو فرصت تم کو دم بھر یہ غنیمت جان لو — جو کہ کرنا ہے اسی دم میں آج کر لو دوستو
ورنہ جس دم موت آکر کے کھڑی ہو جائیگی — ایک دم بھی سانس تم کو پھر نہ ملنے پائیگی
مال و دولت سب کا سب یونہی پڑا رہ جائے گا — بس وہی اعمال جو ہے ساتھ تیرے جائے گا
تندرستی بھی ہے نعمت اس میں تو سستی نہ کر — بعد اس کے جانے کے معلوم ہو جائے گی قدر
جب گھڑی وہ حق تعالیٰ کے منصفی پر آئے گا — یاں پہ وہاں فرزند و زن کوئی نہیں کام آئے گا
ایک نیکی کو کسی سے مانگنے جائے گا گر — کوئی بھی ہرگز نہیں دے گا تجھے اے بے خبر
سب کے سب یک لخت تجھکو دینگے اس دم جواب — نہیں ہیں ہم پہچانتے تجھ کو ارے مرد خراب
کام آئے گا نہیں کوئی وہاں اے پُر خطا — ہاں مگر اعمال تیرا یا کہ ہو ساتھی خدا

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ

(اینجا بنشیند باز برخواستہ خطبۂ ثانیہ بخواند خطبۂ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ نمبر ۱۰۱)

خُطْبَةُ الْاُوْلٰى غَرَّاءُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَ
شَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ
نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ
اللّٰهَ شَيْئًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ
الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ
فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ
اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ

Marfat.com

أنتم منتهون ۝ وأطيعوا الله وأطيعوا الرسول واحذروا
فإن توليتم فاعلموا أنما على رسولنا البلاغ المبين
ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما
طعموا إذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا
وآمنوا ثم اتقوا وأحسنوا ۝ والله يحب المحسنين
أما بعد قال الله تبارك وتعالى في الكلام القديم
أعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن
الرحيم ۝ والوزن يومئذ الحق فمن ثقلت موازينه
فأولئك هم المفلحون ومن خفت موازينه فأولئك
الذين خسروا أنفسهم بما كانوا بآياتنا يظلمون

اکاونواں وعظ دربیان بعض شکوک و اعتراضات

حضرات! اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اس دن ٹھیک ٹھیک تول ہوگی، پھر جن کی تولیں بھاری ہوئیں وہی مراد پانے والے ہیں، اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی، انھوں نے اپنے نفس تباہ کیا یہ بدلہ ہے۔ ہماری آیتیں جھٹلانے یا نہ ماننے کا۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ رعد میں ارشاد

Marfat.com

فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ پھر جس کی تولیں وزنی یعنی اعمال کی بھاری نکلیں گی وہ مزے کی زندگی بسر کرے گا اور جس کی تولیں ہلکی یعنی اعمال کی ہلکی ہونگی اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا، اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) تو کیا جانے کہ وہ کیا ہے، وہ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

سورہ مومنون میں ارشاد ہوتا ہے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ یعنی پھر جن کی نیکیوں کے پلے بھاری ہو گئے وہی لوگ بامراد ہوں گے اور جن کی نیکیوں کے پلے ہلکے ہو گئے وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپنے تئیں آپ تباہ کیا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے

مسلمانو! اب عوام کے بعض شبہات کا جواب دیا جاتا ہے جن سے وہ دھوکے میں پڑ سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی دھوکے میں ڈال دیتے ہیں جب کبھی ان سے التزام طاعات و اجتناب معصیت کے واسطے کہا جاتا ہے تو وہ انہیں شبہات کو پیش کر دیا کرتے ہیں یہ شبہات دو قسم کے ہیں ایک قسم کے وہ شبہات ہیں جن سے صریح کفر لازم آتا ہے، مثلاً یہ شبہ کہ دنیا نقد ہے اور آخرت نسیہ اور نقد بہتر ہوتا ہے نسیہ سے، یا یہ شبہ کہ دنیا کی لذت یقینی ہے اور آخرت کی لذت مشکوک اور یقینی کو مشکوک کی امید میں کس طرح چھوڑ دیں جیسے کسی نے کہا ہے ؎

اب تو آرام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

مسلمانو! چونکہ ہمارا روئے سخن اس وقت اہل ایمان کی طرف ہے جس سے ان شبہات کو مطروح النظر کرتے ہیں، علاوہ اس کے ان شبہات کا لغو ہونا ہر عاقل پر ظاہر ہے، وجود آخرت تو دلائل نقلیہ سے ثابت ہو چکا اگر خود ان دلائل کے ثبوت ہی میں کلام ہے، تو بفضلہ تعالیٰ براہین عقلیہ اس کے ثبوت کے لئے ہر وقت موجود ہیں بعد ثبوت آخرت کے نقد کو نسیہ پر مطلقاً ترجیح دینا بھی کھلا مغالطہ ہے یہ قاعدہ اس وقت ہے کہ نسیہ و نقد کماً و کیفاً برابر ہوں ورنہ تمام تر معاملات دنیا میں نسیہ کو نقد پر ترجیح دیا کرتے ہیں ایک پیسہ کی چیز اگر دو پیسہ میں ادھار بکنے لگے اور خریدار پر ذرا بھی اطمینان اور اعتبار ہو، تو خوشی خوشی دے دیتے ہیں یہاں وہ قاعدہ کہاں گیا

دوسری قسم کے وہ شبہات ہیں جن کا باعث جہالت و غفلت ہے ان کا جواب اس مقام پر مفصل دینا مقصود ہے ایک شبہ یہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا غفور رحیم ہے میرے گناہوں اور عصیان کی وہاں کیا حقیقت ہے، اس کا جواب یہ ہے، کہ بے شک وہ غفور رحیم ہے مگر قہار و منتقم بھی تو ہے

Marfat.com

سو تم کو یہ کیسے معلوم ہو گیا، کہ تمہارے لئے ضرور مغفرت ہو گئی، ممکن ہے، کہ انتقام قہر ہونے لگے

علاوہ اس کے آیات سے معلوم ہوتا ہے، کہ غفور رحیم اس شخص کے لئے ہے، جو پچھلے گناہوں سے توبہ کرے، اور آیندہ اعمال کی اصلاح کرے، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی اس کے بعد تیرا پروردگار ان لوگوں کے لئے غفور رحیم ہے، جنہوں نے نادانی سے برا کام کیا، پھر انہوں نے توبہ کر لی اس کے بعد اور اپنے اعمال درست کر لئے اور جو بلا توبہ مر جائے، تو بقدر گناہ مستحق عقوبت ہے اور فضل کو روکنے والا کوئی نہیں، مگر اس شخص کے پاس کیا دلیل ہے، کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا،

ایک شبہ یہ ہوتا ہے، کہ میاں ابھی کیا جلدی ہے آگے چل کر توبہ کر لیں گے، اس شخص سے پوچھنا چاہیئے، کہ تم کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ ابھی تم اور زندہ رہو گے، ممکن ہے، کہ شب کو سوتے کے سوتے رہ جاؤ یا اگر زندگی بھی ہو تو شاید توبہ کی توفیق نہ ہو، یاد رکھو، کہ گناہ جس قدر بڑھتا جاتا ہے، اتنی ہی دل کی سیاہی بڑھتی جاتی ہے اور روز بروز توبہ کی توفیق کم ہوتی ہے، یہاں تک اکثر لوگ بلا توبہ ہی مر جاتے ہیں،

ایک شبہ یہ ہوتا ہے، کہ میاں گناہ تو کر لیں پھر توبہ کر کے معاف کرا لیں گے، اس شخص سے یہ کہنا چاہیئے، کہ ذرا اپنی انگلی آگ کے اندر تو ڈال دو اس پر مرہم لگا دیں گے، یہ اس کو ہرگز گوارا نہ ہوگا، پھر افسوس ہے، کہ معصیت پر کیسے جرأت ہوتی ہے، اس شخص کو یہ کیسے معلوم ہو گیا، کہ توبہ کی توفیق ضرور ہی ہو جائے گی، یا اگر توبہ کی تو اللہ تعالے کے ذمہ واجب ہے، کہ توبہ قبول ہی کرے، پھر یہ کہ بعض گناہ ایسے ہیں، کہ ان سے توبہ کر لینا اللہ تعالے کے روبرو کافی نہیں، بلکہ صاحب حق سے معاف کرانے کی ضرورت ہے،

ایک شبہ یہ ہوتا ہے کہ ہم کیا کریں، ہماری تقدیر ہی میں یوں لکھا ہے اور یہ شبہ بہت ارزاں ہے کہ ہر کس اس سے متمتع ہوتا ہے، مسلمانو! ذرا انصاف کرنا چاہیئے جس وقت گناہ کرتے ہو، کیا اسی قصد سے کرتے ہو، کہ چونکہ ہماری تقدیر میں لکھا ہے، لاؤ تقدیر کی موافقت کر لیں، ہرگز ہرگز نہیں، اس وقت تو اس مسئلہ کا ہوش بھی نہیں رہتا جب گناہ سے فراغت ہو جاتی ہے، تو فرصت میں تاویل سوجھتی ہے اگر سچ پوچھو تو اس تاویل کی بے قدری دل میں سمجھتے ہو گے۔

دوسری بات یہ ہے، کہ اگر تقدیر پر ایسا ہی بھروسہ ہے، تو دنیوی معاملات میں اس مسئلہ پر کیوں نہیں اعتماد ہوتا ہے، کہ جب کوئی شخص تم کو جانی یا مالی ضرر پہنچائے، تو اس میں ہرگز عتاب مت کرو، اس سے ضمان مت لیا کرو، اور اولاد اور نوکروں کو جرم پر تنبیہ و نصیحت مت کیا کرو، ان کی تقدیر میں یہی لکھا تھا

کہ شرارت کریں گے، نقصان کریں گے، وہاں مسئلہ تقدیر کے منکر بن جاتے ہو، یہاں سب سے بڑھ کر تقدیر پر تمہارا ہی ایمان ہوتا ہے،

ایک شبہ یہ ہوتا ہے، کہ اگر قسمت میں جنت لکھی ہے، تو جنت میں جائیں گے، اگر دوزخ لکھی ہے تو دوزخ میں جائیں گے، محنت و مشقت سب بے کار ہے، ان لوگوں سے کہنا چاہیئے، کہ اگر یہ بات ہے تو دنیوی معاملات میں کیوں تدبیر اور کوشش کرتے ہو، کھانے کے لئے اس قدر اہتمام کرتے ہو، بوتے ہو، پیستے ہو، چھانتے ہو، گوندھتے ہو، پکاتے ہو، لقمہ بنا کر منہ میں لے جاتے ہو، چباتے ہو، نگلتے ہو، کچھ بھی نہ کیا کرو، اگر قسمت میں ہے، تو خود ہی بن بنا کر پیٹ میں اتر آئے گا، نوکری کیوں کرتے ہو، کھیتی کیوں کرتے ہو، یہ شعر کیوں پڑھتے ہو ؎

رزق ہر چند بے گماں برسد　　　　شرط عقل است جستن از درہا

اگر اولاد کی تمنا ہوتی ہے، تو نکاح کیوں کرتے ہو، پس جس طرح باوجود ثبوت تقدیر کے ان مہمات کے لئے اسباب خاصہ جمع کرتے ہو، اسی طرح سے آخرت کی نعمتوں کے لئے بھی اسباب، اعمال صالحہ جمع کرنا چاہیئے،

ایک دھوکا یہ ہوتا ہے، کہ حدیث میں ہے انا عند ظن عبدی بی سو ہم کو اپنے رب کے ساتھ حسن ظنی ہے، ضرور ہمارے ساتھ حسن معاملہ ہوگا، سو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ رجا و حسن ظن کے معنی یہ ہیں کہ اسباب کو اختیار کرکے سبب کے مرتب ہونے کا اللہ تعالےٰ کے فضل سے منتظر رہے اپنی تدبیر پر وثوق نہ کر بیٹھے، اور جو اسباب ہی کو چھوڑ دیا، تو یہ حسن ظن نہیں ہے، غرور اور دھوکا ہے، اس کی موٹی مثال یہ ہے، کہ تخم پاشی کر کے اگر انتظار ہو، کہ اب غلہ فضل خدا سے پیدا ہوگا، یہ تو امید ہے، اور اگر تخم ریزی ہی نہ کرے اور اس حرص میں بیٹھا رہے کہ اب غلہ پیدا ہوگا، تو یہ نرا جنون اور دھوکا ہے، جس کے انجام کے طور پر افسوس و حسرت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے،

پس اے مسلمانو ایسے ایسے شبہات دل میں پیدا کرکے اعمال حسنہ سے محروم ہونا سخت نادانی ہے، یہ دنیا تمہارے لئے مطابق اس حدیث شریف کے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، تمہیں چاہیئے، کہ اس کے اندر نیکیوں کا بیج ڈالو تاکہ ایسا ہی عمدہ پھل پیدا ہو، اور جو شخص حنظل کا بیج بو کر نیشکر کے پیدا ہونے کی امید رکھتا ہے، وہ احمق ہے

اللہ تبارک و تعالےٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ پھر عبادت کرنے کے طریقے بھی بتا دیئے ہدایت کے لئے

لئے اپنا کلام پاک بھیجا اور نمونہ کے لئے اور سیدھی راہ بتانے کے لئے اپنے رسول بھیجے اگر نہ کوہ بالا شبہات کو دل میں جگہ دیں تو ان سب کا بطلان لازم آتا ہے ۔ اس حالت میں اسے اپنی پاک کتابوں کے بھیجنے کی ضرورت تھی اور نہ رسولوں کی لیکن جائے غور ہے کہ ان کے نہ ہونے سے بھلائی اور برائی میں کیسے تمیز ہو سکتی ہے حلال اور حرام میں کس طرح پتہ چلتا ہے انسان کو اپنا اشرف المخلوقات ہونے کا کیسے پتہ ملتا ؟ دنیا میں لوگوں سے برتاؤ کرنے کے طریق کیسے معلوم ہوتے ؟

مسلمانو ! اگر ذرا بنظر انصاف دیکھا جائے تو یہ سب چیزیں ہمارے ہی فائدے کے لئے ہیں کہ دنیا میں بھی ہماری زندگی آرام سے بسر ہو اور آخرت میں بھی خدا کی طرح طرح کی نعمتوں کو بھوگیں مگر اسی حالت میں کہ اللہ تعالےٰ کے کلام پاک پر عمل کریں رسول کی اطاعت اور خدا کی عبادت کریں اللہ تبارک و تعالےٰ ہر مسلمان کو اس پر کرنے کی توفیق بخشے آمین یا رب العالمین

چھوڑ دنگا دنیا کو جل اللہ بس باقی ہوس ۔ لب پہ کہتی ہے اجل اللہ بس باقی ہوس
خاک میں مل جائیگا اک روز جسم نازنین ۔ استخواں جائیں گے گل اللہ بس باقی ہوس
قالب انساں میں جبتک جان ہے انسان ہے ۔ جان جائے گی تو گل اللہ بس باقی ہوس
کل کو فانی جان کر اللہ بس باقی ہوس ۔ پڑھتے ہیں ہم آج کل اللہ بس باقی ہوس
جو تھے نامی شہسوار ان کے سمند موت کے ۔ مر گئے دم میں تو گل اللہ بس باقی ہوس
ہائے کیا کیا دیکھتے ہی دیکھتے کملا گئے ۔ اس چمن کے پھول اجل اللہ بس باقی ہوس
جنگلوں میں خفتگان خواب سے پوچھے کوئی ۔ وہ کہاں رنگیں محل اللہ بس باقی ہوس
ہو گئیں مٹی میں مٹی ہائے کیا کیا صورتیں
اے حنا اب ہاتھ مل اللہ بس باقی ہوس

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ

اینجا نشیند و باز برخواستہ خطبہ ثانیہ بخواند (خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲۰)

خُطْبَةُ الثَّانِيَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِلٰهُ الْخَلْقِ ذُو الْمَنِّ الْعَظِيْم ۔۔۔ جَوَادٌ مَاجِدٌ مُعْطِي النَّعِيْم

مَلِيْكٌ مَالِكٌ مَلِكٌ كَبِيْرٌ ۔۔۔ حَلِيْمٌ قَادِرٌ مُحْيِي الرَّمِيْم

وَحِيْدٌ حَامِدٌ حَيٌّ لَطِيْفٌ ۔۔۔ رَفِيْعٌ مَالِكُ الْمُلْكِ الْعَظِيْم

بَدِيْعُ الْخَلْقِ عَلَّامُ الْخَفَايَا ۔۔۔ سَمِيْعُ الصَّوْتِ مِنْ تَحْتِ الْعَظِيْم

هُوَ الْفَرْدُ الْمُدَبِّرُ كُلَّ شَيْءٍ ۔۔۔ هُوَ الْمَوْصُوْفُ بِالْوَصْفِ الْقَوِيْم

إِلٰهُ الْخَلْقِ فَوْقَ الْعٰلَمِيْنَ ۔۔۔ عَظِيْمٌ صَاحِبُ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

فَصَلِّ عَلٰى نَبِيٍّ هَاشِمِيٍّ ۔۔۔ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الدِّيْنِ الْقَوِيْم

شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ بِيَوْمِ عُسْرٍ ۔۔۔ كَرِيْمٌ صَاحِبُ الْخُلُقِ الْكَرِيْم

شَهِيْدٌ سَيِّدُ الْمَوْلَى الْبَرَايَا ۔۔۔ أَمِيْنٌ صَاحِبُ الْوَحْيِ الْحَكِيْم

تَحِيَّاتٌ كَمِسْكٍ نَافِحَاتٌ ۔۔۔ نُثِرْنَ عَلَيْهِ كَالدُّرِّ النَّظِيْم

عَلَى الْأَوْلَادِ وَالْأَصْحَابِ طُرًّا ۔۔۔ جَوَادُ النَّاسِ بِالْفَيْضِ الْعَمِيْم

Marfat.com

عَلٰی بِیْ بَکْرٍ مَنْ قَدْ فَاقَ دَهْرًا ۔ بِاَفْضَالٍ وَبِالْمَنِّ الْعَظِیْمِ

حَبِیْبِ الْمُصْطَفٰی بِجَهَازِ جَیْشٍ ۔ رَفِیْقِ الْغَارِ قَلْبٍ شَرِیْمٍ

عَلَی الْفَارُوْقِ سِرِّ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ ۔ اَشَدِّ النَّاسِ فِیْ اَمْرِ الْحَکِیْمِ

قُحُوْمِ النَّاسِ فِی الْمَامُوْرِ طُرًّا ۔ قُدُوْمِ النَّاسِ فِی الْخَطْبِ الْجَسِیْمِ

عَلٰی عُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ اَوْفٰی ۔ بِعَهْدِ اللّٰهِ بِالْعَزْمِ الصَّمِیْمِ

شَهِیْدِ الدَّارِ حَمَّالِ الْقُرْاٰنَا ۔ اَمِیْنٍ مَّاجِدٍ بَرٍّ قَسِیْمٍ

عَلٰی اَسَدِ الْوَلِیِّ الْمَوْلٰی عَلِیٍّ ۔ هُمَامٍ حَارِثٍ بَطَلٍ شَهِیْمٍ

شُجَاعٍ ضَیْغَمٍ کَرَّارِ صَفٍّ ۔ مِنَ الْاَعْدَاءِ فِی الْحَرْبِ الْحَمِیْمِ

عَلٰی حَسَنَیْنِ مَظْلُوْمَیْنِ اِبْنَیْ ۔ عَلِیِّ الْمُرْتَضَی الْمَوْلَی الْکَرِیْمِ

عَلَی الْعَبَّاسِ وَالْحَمْزَةِ عَمَّیْ ۔ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُبْتَسِمٍ وَّسِیْمٍ

عَلَی الزَّهْرَاءِ قَدْ فَاقَتْ نِسَاءً ۔ مُنَقَّاةٍ مُصَفَّاةِ النَّسِیْمِ

وَعَآئِشَةَ الزَّکِیَّةِ وَالْعَفِیْفَةِ ۔ مُطَهَّرَةِ الْفِرْیَةِ عَنْ نَمِیْمٍ

عَلَی الْاَنْصَارِ وَالْاَتْبَاعِ جَمْعًا ۔ وَمَنْ قَامُوْا بِدِیْنٍ مُّسْتَقِیْمٍ

Marfat.com

إِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ امْنُنْ عَلَيْنَا وَمَنْ غَيْرُكَ لِلْفَلَاشِ عَدِيْمٍ

تَرَحَّمْ بِالنَّبِيِّ الْهَاشِمِيِّ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَالْقَلْبِ الْهَضِيْمِ

عَلَى الْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ طُرًّا لِبَيْتِ اللّٰهِ وَالرُّكْنِ الْعَظِيْمِ

عَلَى الْغُرَبَاءِ وَالْفُقَرَاءِ مِنَّا عَلَى الْأُمَمِ الضَّعِيْفِ وَالْيَتِيْمِ

وَشُنَّ عَلَى غُزَاةِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَانْقِذْهُمْ مِنَ الْيَوْمِ الْوَخِيْمِ

فَيَا رَبِّ اغْفِرَنْ عَنِّيْ ذُنُوْبِيْ وَاَدْخِلْنِيْ بِفَضْلِكَ فِي النَّعِيْمِ

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ

خُطْبَةُ عِيْدِ الْفِطْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَلِيْلِ الْاَكْبَرِ وَلَا رَادَّ لِمَا قَدَّرَ وَلَا دَافِعَ لِمَا اَرَادَ مِنْ نَفْعٍ اَوْ ضَرٍّ خَالِقِ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ وَمُنْشِئِ اَصْنَافِ الْفِطَرِ وَمُحْيِ الْاَرْضِ بِوَابِلِ الْمَطَرِ وَرَافِعِ السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ يُنْظَرُ وَمُزَيِّنِهَا بِكَوَاكِبَ يُهْتَدٰى بِهَا مِنْ

اسْتَبْصَرَ الْغَائِبُ عَلٰى مَا بَطَنَ وَظَهَرَ الْمُنَزَّهُ عَنْ اِدْرَاكِ
النَّوَاظِرِ وَتَخَيُّلَاتِ الْفِكْرِ رَضِيَ عَنْ قَوْمٍ اَسَاءُوْا ثُمَّ
اَحْسَنُوْا فَغَفَرَهٗ وَغَضِبَ عَلٰى قَوْمٍ اَحْسَنُوْا ثُمَّ اَسَاءُوْا
فَمَا غَدَرَهٗ قَبَضَ خَلْقَهٗ قَبْضَتَيْنِ فَقَالَ هٰذِهٖ
وَلَا اُبَالِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَهٰذِهٖ لَا اُبَالِيْ اِلَى السَّقَرِ اَحْمَدُهٗ
فِي الْاَصَائِلِ وَالْبُكَرِ حَمْدًا اَدْفَعُ بِهِ السُّوْءَ وَالضَّرَرَ
وَنُؤْمِنُ بِالدَّارَيْنِ وَبِكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَبِالْقَدَرِ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ
لَهٗ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ دُوْنِهٖ وَلَا مَفَرَّ اَحَدٌ فَرْدٌ
صَمَدٌ لَيْسَ لَهٗ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ بَلْ تَعَالٰى فَقَدَرَ
وَجَهَرَ بِالْقَبِيْحِ فَسَتَرَ وَوَسَّعَ الرِّزْقَ عَلٰى مَنْ
شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَسَّرَ وَضَيَّقَهٗ عَلٰى مَنْ اَرَادَ مِنْ
خَلْقِهٖ وَعَسَّرَ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ رَبُّنَا الْعَظِيْمُ

Marfat.com

الاکبر وأشهد أن سيدنا ونبينا ومولانا محمدًا
عبده ورسوله وصفيه وخليله سيد الخواص
ولب الخير بعثه الله نبيا ورسولا واصطفاه وليا
طاهرًا عربيا مشرفا معظما قرشيا صاحب المجد
الأظهر والجبين الأطهر والجبين الأزهر وخص
بالشفاعة العظمى في يوم المحشر ط اعلموا أن يومكم
هذا يوم عظيم وعيد مبارك كريم يوم العيد
ويوم الوعيد عيد للأبرار ووعيد للفجار
يوم التهنية لمن مضى عنه رمضان مشكورا
وتعزية لمن انقضى عنه مهجورا أليت شعري
من المردود منا فنعزيه ط ليس العيد لمن
شرب وأكل ط إنما العيد لمن أخلص لله
العمل ط ليس العيد لمن لبس الجديد

إِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيْدَ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ
تَبَخْتَرَ بِالْعُوْدِ إِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَابَ وَلَا يَعُوْدُ لَيْسَ
الْعِيْدُ لِمَنْ نَصَبَ الْقُدُوْرَ إِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ سَعِدَ
بِالْمَقْدُوْرِ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا إِنَّمَا الْعِيْدُ
لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا فَانْتَبِهُوْا عِبَادَ اللهِ وَتَذَكَّرُوا الْمَوْتَ
يَا غَافِلُوْنَ اعْتَبِرُوْا وَانْظُرُوْا إِلٰى أَنْفُسِكُمْ وَتَبَصَّرُوْا
أَيْنَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ أَيْنَ مَنْ صَامَ مَعَكُمْ رَمَضَانَ
الْمَاضِيَ وَأَفْطَرَ أَيْنَ مَنْ كَانَ مَعَكُمْ فِيْ لَيَالِيْهِ وَقَامَ
أَيْنَ مَنْ كَانَ مَعَكُمْ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ وَبَكَّرَ
أَيْنَ الْآبَاءُ وَالْأَبْنَاءُ وَالْخُلَّانُ وَالْمَعْشَرُ أَيْنَ مَنْ
مَضٰى مِنَ الْمُلُوْكِ وَالْعَسْكَرِ أَيْنَ كِسْرٰى أَنُوْشِيْرَوَانُ
وَأَيْنَ الْإِسْكَنْدَرُ أَيْنَ الْعَمَالِقَةُ وَالْفَرَاعِنَةُ وَالْجَبَابِرَةُ
وَالتَّبَابِعَةُ مِنْ حِمْيَرَ أَيْنَ خَاقَانُ وَمَلِكُ عُمَانَ وَأَيْنَ

Marfat.com

بُخْتُ نَصَّرَ اَيْنَ الظَّالِمُ وَالْعَادِلُ فِيْ هٰذِهِ الْبَنْدَرِ

فَاتَ الْقُوْتُ وَاَفْنَى الْمَوْتُ اَهْلَ الْمَعْرُوْفِ وَالْمُنْكَرِ

اَذْهَبَهُمُ اللّٰهُ هَاذِمُ اللَّذَّاتِ وَغَيَّرَهُمُ الْغِيَرُ فَاَصْبَحُوْا

جَمِيْعًا فِي الْمَقَابِرِ الْحُفَرِ سَالَتْ مِنْهُمُ الْعُيُوْنُ

فَسَاءَ مِنْهُمُ النَّظَرُ وَبَلِيَتْ مِنْهُمُ الْاَجْسَادُ النَّاعِمَةُ

وَصَارَتْ تَسْتَعِدُّ كَانُوْا لَوْ بَانُوْا وَهَلْ نَحْنُ اِلَّا اَثَرٌ فَابْكِ

اَيُّهَا الْعَاصِيْ عَلٰى نَفْسِكَ وَلَازِمِ السَّهَرَ وَاجْتَنِبْ عَمَّا

نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاقْبَلْ مَا بِهٖ اَمَرَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ

هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ مُوَقَّرٌ وَعِيْدٌ كَرِيْمٌ مُوَفَّرٌ اَجْزَى

اللّٰهُ فِيْهِ لِلصَّالِحِيْنَ وَالْكِرَامِ وَافْتَتَحَ فِيْهِ شَهْرَ الْحَجِّ

اِلَى الْبَيْتِ الْمُطَهَّرِ فَاحْمَدُوْا رَبَّكُمْ عَلٰى اِسْتِكْمَالِ

صَوْمِكُمْ وَكَبِّرُوْا كَمَا اُمِرْتُمْ وَاَنْفِقُوْا مِنْ خَالِصِ الْاَمْوَالِ

وَطَيِّبِ الْكَسْبِ الْحَلَالِ فَاِنَّ اللّٰهَ فِيْهِ اَمَرَ الْفِطْرَةَ عَنْ

Marfat.com

جَمِیْعِ الْعِیَالِ وَالْاَطْفَالِ وَالْبَالِغِیْنَ وَالْاَرِقَّاءِ وَالْاِنَاثِ
وَالذُّکُوْرِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْعَدَدِ صَاعٌ بِصَاعِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ خَمْسُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثُ
رِطْلٍ مِّنْ غَالِبِ یَکْتَالُوْنَ فِی الْبَلَدِ وَیُدَّخَرُ اِقْتِدَاءً
بِسُنَّۃِ الْبَشَرِ وَاَخْرِجُوْھَا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْعِیْدِ اَزْکٰی وَ
اَطْھَرُ مِمَّنْ لَّمْ یُخْرِجْھَا فِیْ بَقِیَّۃِ ھٰذَا الْیَوْمِ وَلَا تُؤَخِّرُوْا
تَقَرُّبًا اِلٰی رَبِّکُمْ وَتَحِیْصًا لِذُنُوْبِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ ذَاکِرٌ
لِّمَنْ ذَکَرَہٗ وَشَاکِرٌ لِّمَنْ شَکَرَہٗ وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَمْ یَزَلْ صَوْمُکُمْ مُّعَلَّقًا بَیْنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلٰی اَنْ اَحَدُکُمْ یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ صَوْمِہٖ
کَمَا جَآءَ فِی الْخَبَرِ وَعَلَیْکُمْ بِصِیَامِ سِتَّۃِ اَیَّامٍ
مِّنْ شَوَّالٍ مُّتَوَالِیَۃٍ وَّغَیْرِ مُتَوَالِیَۃٍ قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ

Marfat.com

أَتْبَعَهُ بِسِتَّةٍ مِّنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ
وَزَيِّنُوا بَوَاطِنَكُمْ بِالتَّوْبَةِ كَمَا زَيَّنْتُمْ ظَوَاهِرَكُمْ
بِالْمَلَابِسِ وَتَذَكَّرُوا بِاجْتِمَاعِكُمْ هٰذَا يَوْمَ الْمَحْشَرِ
اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ خَلَقَ فَصَوَّرَ وَقَضٰى فَقَدَّرَ اِغْفِرْ لَنَا
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَمَا تَأَخَّرَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ فَإِذَا
بَرِقَ الْبَصَرُ ۞ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۞ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۞
يَقُوْلُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۞ إِنَّهُ تَعَالٰى جَوَادٌ
كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ ۞

جان لو اے مومنو یہ دن ہے عید الفطر کا — چاہیے اس روز کرنا تمہیں صدقہ ادا
لطف حق سے ہاں جس مومن کے ہو زر نصاب — اس پہ واجب ہے کہ صدقہ آن کے فی الحال دے
ساڑھے باون تولہ چاندی اور سونا ساڑھے سات — پاس جس کے ہو وہ ہے اہل نصاب اے نیک ذات
جو کہ اولاد صغیرہ میں ہو دختر یا پسر — ہو کنیز کہ یا غلام خدمتی ہو جو بستر
اس پہ واجب ہے کہ ان سب کی طرف سے صدقہ دے — پھر کہ جستی اور قسم اول صدقہ دینے میں کرے

گیہوں یک یک کی طرف سے چاہیے دینا نیم صاع — چاہیے دو سیر یوں کرتے ہیں عالم اطلاع
جو ہوں یا ستو ہوں ہونا چاہیے چھ سیر — کشمش اور خرما بھی ہو آٹا اسی سے ہو دو سیر
ہے طریق سنت محبوب رب ہے یہ نماز — پہلے صدقہ فطر کا دے اور پیچھے نماز
ہے اگرچہ یہ بھی جائز صدقہ دے بعد از نماز — ایک ہے اس طرح حلال و فرض رسول کائنات
جب تلک دیتے نہیں صدقہ عید الفطر کا — سب نماز و روزہ اس کے معلق ہیں زیر سما
ہے یہ لازم مومنوں کو صدقہ دیں جلدی نہ غفلت — تاکہ نماز و روزہ ہو مقبول رب بے شک نہ
اور نماز عیدین سمجھو یہ ہے واجب و لی — جن کے اوپر ہے نماز جمعہ واجب ہو گئی
جو جمعہ کی سی ہیں شرائط عید کی بالکل مگر — جمعہ میں اور عید میں پایا تفاوت ...
فرض ہے جمعہ کے دن خطبہ کا پڑھنا کلام — عید کا خطبہ ہو گو سنت خیر الانام
مستحب ہے عید کے دن پیشتر کھانا غذا — غسل اور مسواک کرنا اور لگانا عطر کا
اور پہننا پیرہن اچھے سے اچھا مستحب — صدقہ دینا فطر کا حصہ ہونا مستحب
فرض واجب اور سنت مستحب سب کر ادا — ... دے گا ہی سعی تیرے ... جزا

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ

(اینجا نشستہ باز برخاستہ خطبہ ثانیہ بخواند، خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۰۳)

خُطْبَةُ الثَّانِيَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ

کُفْرًا وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ
رَسُوْلُہٗ سَیِّدُ الْخَلَائِقِ وَالْبَشَرِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ
بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ مَصَابِیْحِ الْغُرَرِ عِبَادَ اللّٰہِ اِتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی
بِسَمَاعِ اللَّغْوِ وَفُضُوْلِ الْخَبَرِ وَانْتَھُوْا عَمَّا نَھٰکُمْ عَنْہُ
وَزَجَرَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ اَمَرَکُمْ بِاَمْرٍ بَدَاَ فِیْہِ بِنَفْسِہٖ
وَثَنّٰی بِمَلٰٓئِکَتِہِ الْمُسَبِّحَۃِ بِقُدْسِہٖ وَثَلَّثَ بِکُمْ اَیُّھَا
الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ بَرِیَّتِہٖ جِنِّہٖ وَاِنْسِہٖ فَقَالَ تَعَالٰی مُخْبِرًا وَ
اٰمِرًا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ
بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْحَرَمَیْنِ
وَصَاحِبِ الْھِجْرَتَیْنِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَیُّھَا الرَّاجُوْنَ
مِنْہُ شَفَاعَۃً صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط اَللّٰھُمَّ

Marfat.com

صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
نُوْرِ الْقَلْبِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فَيَا اَيُّهَا
الْمُشْتَاقُوْنَ اِلٰى رُؤْيَةِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا خُصُوْصًا مِنْهُمْ ذِى الْاَصْلِ الْعَرِيْقِ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ وَعَلَى الزَّاهِدِ الْاَوَّابِ النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَ
الصَّوَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِىْ حَفْصٍ عُمَرَ
ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
سَيِّدِنَا عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَعَلٰى وَلَدَيْهِ السَّيِّدَيْنِ
اَبِىْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اُمِّهِمَا
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُعَظَّمَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

Marfat.com

النَّاسِ الْمُطَهَّرِيْنَ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَرْجَاسِ اَبِیْ عُمَارَةَ
الْحَمْزَةِ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ وَعَلٰی تَمَامِ الْعَشَرَةِ
الْمُبَشَّرَةِ صَلٰوةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ مُتَلَازِمَيْنِ اِلٰی
يَوْمِ الدِّيْنِ ـ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاخْذُلِ
الْكَفَرَةَ وَالْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَاَدِمْ سَلْطَنَةَ
عَبْدِكَ السُّلْطَانِ ابْنِ السُّلْطَانِ الْخَاقَانِ بْنِ الْخَاقَانِ
سُلْطَانِ الْبَرَّيْنِ وَخَاقَانِ الْبَحْرَيْنِ خَادِمِ الْحَرَمَيْنِ
الشَّرِيْفَيْنِ الْغَازِیْ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
سُلْطَانِ الْاِسْلَامِ سُلْطَانِ الْاِسْتَنْبُوْلِ خَلَّدَ اللّٰهُ
تَعَالٰی مُلْكَهٗ وَسَلْطَنَتَهٗ اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْصُرْ
عَسَاكِرَهٗ وَكُنِ اللّٰهُمَّ حَافِظًا وَّمُؤَيِّدًا وَّنَاصِرًا
وَامْحَقْ بِسَيْفِهٖ رِقَابَ الطَّائِفَةِ الْبَاغِيَةِ
الْكَفَرَةِ الْفَجَرَةِ يَا مَنْ بِيَدِهٖ اَمْرُ الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اَھْلِكِ الْكَفَرَةَ الْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِكِیْنَ
اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْ جَمْعَھُمْ اَللّٰھُمَّ
دَمِّرْ دِیَارَھُمْ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ الدِّیْنَ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا
مِنْھُمْ وَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ اٰمِنَةً مُطْمَئِنَّةً سَائِرَ بُلْدَانِ
الْمُسْلِمِیْنَ وَاكْتُبِ اللّٰھُمَّ السِّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عَبِیْدِكَ الْحُجَّاجِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُسَافِرِیْنَ فِیْ
بَرِّكَ وَبَحْرِكَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَجْمَعِیْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی
الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَعُوْذُ

Marfat.com

بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ
یَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ
تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَھَمُّ وَ
اَتَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرُ

خُطْبَۃُ عِیْدِ الْاَضْحٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَ اللّٰہِ بِجَلِیْلِ الْاَکْبَرِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کُلَّمَا زَفَّتْ رِکَابُ
الْحُجَّاجِ اِلٰی بَیْتِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْحَجَرِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کُلَّمَا
شَدَّ الْاِحْرَامَ اَھْلُ الْعُمْرَۃِ وَاعْتَمَرَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَدَدَ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَرَمٰی فِی الْجَمَرَاتِ وَضَحّٰی وَنَحَرَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَدَدَ مَنْ طَافَ بِالْکَعْبَۃِ وَالرُّکْنِ وَالْحَجَرِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ رضی اللہ عنہم عَدَدَ مَا خَابَ عَبْدٌ اسْتَغَاثَ بِرَبِّہٖ وَاسْتَنْصَرَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَادَ عَلَیْنَا عَوَائِدَ فَضْلِہِ الَّتِیْ تَعُوْدُ فِیْ کُلِّ عِیْدٍ وَّتَظْهَرُ وَمَدَّ لَنَا مَوَائِدَ کَرَمِہٖ عِیْدًا تَعُوْدُ عَلَیْنَا فِیْ کُلِّ عَامٍ وَّیَتَکَرَّرُ وَزَکّٰی اَبْدَانَنَا مِنْ سَیِّئَاتٍ وَطَهَّرَ فَرَحِمَ اللّٰہُ مَنْ عَظَّمَ وَکَبَّرَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الَّذِیْ جَعَلَ لِکُلِّ شَیْءٍ وَقْتًا

وَاَجَلًا مُقَدَّرًا وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِيْعَنَا
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَفْضَلُ مَنْ شَيَّدَ اَرْكَانَ
الْبَيْتِ الْحَرَامِ بِالْحَجِّ وَعُمْرَةٍ وَاَجَلُّ مَنْ عَبَدَ وَنَحَرَ
وَكَبَّرَ ابْنَ اٰدَمَ تَنَبَّهْ وَتَفَكَّرُوْا وَانْظُرْ اِلَى الْاَسْلَافِ الْمَاضِيَةِ
فَالْفَائِزُ مَنِ اعْتَبَرَ اَيْنَ الْقُرُوْنُ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرِيْنَ
مَنْ كَانَ مَعَكُمْ فِيْ عِيْدِ الْمَاضِيْ وَكَبِّرُوْا وَاعْلَمُوْا
اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ شَرِيْفٌ وَعِيْدٌ مُبَارَكٌ مُنِيْفٌ
شَرَّفَهُ اللّٰهُ وَعَظَّمَهٗ وَفَضَّلَهٗ وَاَحْتَرَمَهٗ فَسُبْحَانَ
مَنْ اَوْضَحَ لَنَا السَّبِيْلَ وَخَصَّ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُرْبَةِ وَالتَّبْجِيْلِ وَامْتَحَنَ نَبِيَّهٗ
اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِيْلَ اَمَرَهٗ
بِذٰلِكَ فِي الْمَنَامِ اِذْ قَالَ اِنِّيْ اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا لِلّٰهِ
تَعَالٰى فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

Marfat.com

ستجدنی ان شاء الله من الصابرین فضجت
السماء بالغمام واهتزت الارض تحت الاقدام
وسبحت الملئکة بالتهلیل والتکبیر وقالت
الهنا ارحم هذا الشیخ الکبیر وافد هذا
الطفل الصغیر یا ارحم الراحمین ۰ فلما
اسلما وتله للجبین ۰ وناداه رب العالمین ان
یا ابراهیم قد صدقت الرؤیا ۰ کذلک
نجزی المحسنین ۰ ان هذا لهو البلاء المبین ۰
وفدینه بذبح عظیم ۰ یا ابراهیم خذ هذا
الکبش الذی ینحدر علیک من الجبل واذبحه
فداء لولدک قربانا عنه فاذا هو بکبش
املح اقرن قد رعی فی الجنة اربعین خریفا
فاخذه ابراهیم وحمد الله تعالی علی ما اولاه

Marfat.com

وَنَسَخَ اللّٰهُ ذَبْحَ الْاَوْلَادِ بِذَبْحِ الْاَنْعَامِ وَجَعَلَ
ذٰلِكَ فَضِيْلَةً لِّاِبْرَاهِيْمَ وَتَشْرِيْفًا لِّاِسْمٰعِيْلَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَجَعَلَ الذَّبْحَ سُنَّةً مِّنْ بَعْدِهٖ
اِلٰى يَوْمِ الْحَشْرِ فَاَقِيْمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ شَعَائِرَ هٰذَا
الْمَعْشَرِ فَمَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى
اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ
فِي الْاَرْضِ كَمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَخْبَرَ بِذٰلِكَ وَاَمَّا رَوَى الشَّيْخَانِ فِيْ صَحِيْحِهِمَا
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ
اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ
وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ الشَّرِيْفَ فَلَمَّا
ذَبَحَ الْاَوَّلَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ
هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَ

Marfat.com

اللهم ثم ذبح الثاني وقال بسم الله والله اكبر اللهم
ان هذا عمن شهد لي بالبلاغ وشهدت الملائكة
له بالتصديق ولقي الله لا يشرك به شيئا ورواه
الطبراني في الكبير عن الحسن بن علي رضي الله
تعالى عنهما انه قال من وجد سعة فلم يضح
فلا يقربن مصلانا فتقربوا عباد الله في هذا
اليوم بضحاياكم واجعلوها من اطيب خياركم
عند الله فانها يوم القيمة مطاياكم و
اجتنبوا العوراء والعرجاء والمريضة والجرباء
والمقطوعة الاذن ومهدمة الاسنان وكل
ذات عيب ينقص من لحمها واتخذوها سمينة
فالشاة السمينة افضل من شاتين هزيلتين
فالبدنة عن سبع والبقرة عن سبع والشاة

عَنْ شَاةٍ جَذَعَةٍ وَلَا ذَبْحَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِيْدِ مِنْ
يَوْمِ النَّحْرِ وَيَوْمَيْنِ بَعْدَهٗ وَالْأَفْضَلُ لِمَنْ يُرِيْدُ
أَنْ يُضَحِّيَ أَنْ يَذْبَحَ بِنَفْسِهٖ أَوْ يُوَكِّلَ بَعْدَ أَنْ يَعْرِضَ
عَلَيْهَا الدُّعَاءَ وَيُسْتَحَبُّ التَّصَرُّفُ ثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ وَ
ثُلُثٌ هَدِيَّةٌ وَثُلُثٌ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ إِنْ
كَانَتْ تَطَوُّعًا فَإِنْ كَانَتْ وَصِيَّةً يَتَصَدَّقُ بِجَمِيْعِهَا
وَعَظِّمُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ شَعَائِرَ اللّٰهِ وَأَدُّوا الْفَرَائِضَ وَ
الْحُقُوْقَ فَإِنَّ اللّٰهَ ذَاكِرٌ لِمَنْ ذَكَرَهٗ وَشَاكِرٌ لِمَنْ
شَكَرَهٗ أَعَادَ اللّٰهُ عَلَيْنَا بَرَكَةَ هٰذَا الْعِيْدِ وَآمَنَنَا
مِنْ سُوْءِ يَوْمِ الْوَعِيْدِ وَجَعَلَنَا مِنَ الَّذِيْنَ لَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِهٖ وَهُوَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ أَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا

Marfat.com

لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ج فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

کان رکھ کے مومنو! سن لو ذرا — ہے یہ مضمون حدیث مصطفٰے
خواب میں دیکھا خلیل اللہ نے — حکم قربانی دیا اللہ نے
صبح کو اٹھ کر باداب تمام — کردیئے سو اونٹ قرباں حق کے نام
دوسری شب بھی یہی تھا ماجرا — یعنی قربانی کا تھا حکم خدا
عرض کی یارب کہ اب میں کیا کروں — حق تعالے کا ہوا ارشاد یوں
مجھ کو جو سب سے زیادہ ہو عزیز — کردے میری راہ میں قرباں وہ چیز
تھے جو اسماعیل حضرت کے پسر — تھے وہی ہر چیز سے محبوب تر
آئے اسماعیل کی ماں کے قریب — کی بیاں عجلت سے وہ خواب عجیب
پھر کہا اب غسل دے فرزند کو — اور نئے کپڑے پہنا دلبند کو
پس پہنایا ماں نے نہلا کر لباس — لے گیا جا جان مادر حق کے پاس
پہنچے قرباں گاہ میں وہ جس گھڑی — باپ نے رسی نکالی اور چھری
اور کہا بیٹے سے امر حق ہے یوں — تجھ کو اس کی راہ میں قرباں کروں
بولے اسمٰعیل ہے یہ امر نیک — تین باتوں کی وصیت ہے ولیک
پہلے میرے دست و پا کو باندھیو — وقت قربانی کے تا جنبش نہ ہو
دوسرے منہ ڈھانکنا میرے ابی — تا نہ آئے رحم تجھ کو اس گھڑی
تیسرے اس ذبح کرنے کی خبر — کیجیو ماں کو نہ ہرگز اے پدر
الغرض حضرت ابراہیم نے — باندھے ہاتھ اور پاؤں اسماعیل کے

Marfat.com

اور لٹایا ان کو فرش خاک پر ! ڈالا کپڑا ان کے روئے پاک پر
حکم حق سے بعد ازاں یک بارگی حلق اسمٰعیل پر رکھ دی چھری
عالم بالا میں لرزہ پڑ گیا ! کشور اعلےٰ میں لرزہ پڑ گیا !
الغرض جبریل کو فرماں ہوا گوسفند اک جلد جنت سے تو لا
اور ابراہیم کو دے یوں پیام : حق تعالےٰ تم کو دیتا ہے سلام
تو نے میری راہ میں جو یوں کیا ! فضل سے ہم نے قبول اس کو کیا !
اب جگہ فرزند کے اک گوسفند ذبح کر دو ہے یہی ہم کو پسند !

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

انیجا نشیند و بار دیگر خواستہ خطبہ ثانیہ بخواند خطبہ ثانیہ کیلئے دیکھو صفحہ ایا ۲۰

خُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَكَفَرَ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِيْعَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْخَلَائِقِ وَالْبَشَرِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَصَابِيْحِ
الْغُرَرِ عِبَادَ اللّٰهِ اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ سَمَاعِ اللَّغْوِ
وَفُضُوْلِ الْخَبَرِ وَانْتَهُوْا عَمَّا نَهٰكُمْ عَنْهُ وَزَجَرَ
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَكُمْ بِاَمْرٍ بَدَاَ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ
وَثَنّٰى بِمَلٰٓئِكَتِهِ الْمُسَبِّحَةِ لِقُدْسِهٖ وَثَلَّثَ بِكُمْ اَيُّهَا
الْمُؤْمِنُوْنَ بَرِيَّتِهٖ جِنِّهٖ وَاِنْسِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
مُخْبِرًا وَّاٰمِرًا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
وَمَوْلٰنَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْحَرَمَيْنِ
وَصَاحِبِ الْهِجْرَتَيْنِ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
يٰۤاَيُّهَا الرَّاجُوْنَ مِنْهُ الشَّفَاعَةَ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

Marfat.com

تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
نَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْقَلْبِ وَ
قُرَّۃِ الْعَیْنِ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَیَا اَیُّهَا
الْمُشْتَاقُوْنَ اِلٰی رُؤْیَۃِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا خُصُوْصًا مِنْهُمْ ذِی الْاَصْلِ الْعَرِیْقِ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلَی الزَّاهِدِ الْاَوَّابِ
النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا
اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُ وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا
عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی
اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا وَ
صَاحِبِنَا عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

Marfat.com

عَمَّيْهِ وَعَلٰی وَلَدَيْهِ السَّيِّدَيْنِ اَبِیْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ
وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَ
عَلٰی اُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَعَلٰی عَمَّيْهِ الْمُعَظَّمَيْنِ
الْمُكَرَّمَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ
الدَّنَسِ وَالْاَرْجَاسِ اَبِیْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِی الْفَضْلِ
الْعَبَّاسِ وَعَلٰی تَمَامِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ صَلٰوةً وَّسَلَامًا
دَآئِمَيْنِ مُتَلَازِمَيْنِ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ ط اَللّٰهُمَّ
اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاخْذُلِ الْكَفَرَةَ وَ
الْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ بِدَوَامِ سَلْطَنَةِ عَبْدِكَ
السُّلْطَانِ الْخَاقَانِ ابْنِ الْخَاقَانِ سُلْطَانِ الْبَرَّيْنِ
وَخَاقَانِ الْبَحْرَيْنِ خَادِمِ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ
الْغَازِیْ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سُلْطَانِ الْاِسْلَامِ
سُلْطَانُ الْاَسْتَنْبُوْلِ خَلَّدَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُلْكَهٗ

Marfat.com

وَسَلْطَنَتَهُ ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْصُرْ عَسَاكِرَهُ
وَكُنِ اللّٰهُمَّ حَافِظَهُ وَمُؤَيِّدَهُ وَنَاصِرَهُ وَ
اُمْحَقْ بِسَيْفِهٖ رِقَابَ الطَّائِفَةِ الْبَاغِيَةِ الْفَجَرَةِ
الْكَفَرَةِ يَا مَنْ بِيَدِهٖ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْكَفَرَةَ الْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ
اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَمَزِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ
دَمِّرْ دِيَارَهُمْ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ
وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ
اٰمِنَةً مُطْمَئِنَّةً سَائِرَ بُلْدَانِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَاكْتُبِ اللّٰهُمَّ السِّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عَبِيْدِكَ الْحُجَّاجِ وَالْغُزَاةِ وَ

Marfat.com

وَالْمُسَافِرِيْنَ فِيْ بَرِّكَ وَبَحْرِكَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَجْمَعِيْنَ ط رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ط يَعِظُكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ ط

نکاح کا بیان

نکاح وہ عقد ہے، کہ جس کو شارع نے عورت سے صحبت حلال ہونے کے لئے مقرر کر دیا ہے، جس طرح بذریعہ خرید و فروخت کے انسان غیر کی چیز کا مالک ہو جاتا ہے، اور اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، اسی طرح نکاح کے ذریعہ سے غیر صورت جو شرعاً و عرفاً حرام تھی، حلال ہو جاتی ہے، نکاح صرف دو لفظوں سے ہو جاتا ہے، یعنی ایجاب و قبول سے، جب کہ یہ دو لفظ دو گواہوں کے رو برو ادا ہوں ؎

کہہ کے دو بول تمہارے ہاری ہیں!

تم ہمارے ہو اور تمہاری ہیں!

مثلاً کوئی شخص کسی مرد کو مخاطب کر کے دو گواہوں کے سامنے کہے، کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا، دوسرے نے کہا، میں نے قبول کیا، بس نکاح ہو گیا اور دونوں میاں بیوی ہو گئے، یا دولہا نے دلہن کے باپ سے کہا، میرا نکاح اپنی فلاں بیٹی سے کرا دو، اس نے کہا، میں نے تمہارا نکاح کر دیا، نکاح ہو گیا، البتہ نکاح ہونے وقت میاں بیوی دونوں کو اس کا علم ہونا ضروری ہے، کہ فلاں کے ساتھ فلاں کا نکاح ہوتا ہے، مثلاً باپ کہے، میں نے اپنی لڑکی کلثوم کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا، وہ کہے میں نے قبول کیا، اگر عورت مجلس نکاح میں موجود ہے، تو اس کی جانب اشارہ کر دینا کافی ہے، نام لینا ضروری نہیں،

مجلس نکاح سے دولہا دلہن میں سے جو غیر حاضر ہو اس کے نام کے ساتھ باپ کا نام بھی لینا چاہیے، اور الفاظ ایجاب و قبول اتنی آواز سے ادا ہوں، کہ گواہ بخوبی سن لیں، اور ان کو بخوبی معلوم ہو جائے، کہ فلاں شخص کا نکاح فلاں عورت کے ساتھ ہوا ہے،

مسئلہ:- دو مرد مسلمان، مکلف، عاقل گواہ ہوں اور دونوں ایک ساتھ ایجاب و قبول کو سنیں،

مسئلہ:- اگر دو مرد مسلمان نہ ہوں بلکہ ایک مرد ہو اور دو عورتیں تو بھی نکاح ہو جائے

Marfat.com

ہے، اور اگر مجلس نکاح میں صرف کافر ہی ہیں، اور وہ مسلمان نہیں، تو نکاح صحیح نہیں ہوا اسی طرح اگر ایک مرد جوان ہے، دو لڑکے نابالغ پھر بھی نکاح نہیں ہوا یا ایک مرد جوان تو ہے، مگر دو لڑکیاں نابالغہ ہیں۔ اس صورت میں شرط نکاح یعنے دو گواہ شرعی مقصود ہیں۔ اور نکاح کے واسطے بہتر یہ ہے کہ مجمع ہو جیسے جامع مسجد اور بعد نماز جمعہ کے نکاح ہو تاکہ نکاح کی شہرت ہو جائے۔ اور اگر کوئی ایسا موقعہ پیش آیا صرف دو ہی گواہ ملے خواہ وہ مرد تھے یا ایک مرد اور عورتیں تو اس صورت میں بھی نکاح ہو گیا۔

مسئلہ، مرد و عورت دونوں جوان و بالغ ہوں اور صرف دو گواہ ہوں اور مرد عورت سے گواہوں کے سامنے کہدے، کہ میں نے تیرا نکاح اپنے ساتھ کیا، عورت کہے، کہ میں نے قبول کیا، پس نکاح ہو گیا یہ ضرور نہیں، کہ عورت کی طرف سے اس کا ولی بھی حاضر ہو، اور اس کی اجازت ہو، کیونکہ جوان عورت خود مختار ہے، اپنی خوشی سے اپنا نکاح کر سکتی ہے، کنواری ہو یا بیوہ

طریقۂ نکاح

مشہور بہتر اور مسنون طریقہ یہ ہے، کہ پہلے عورت کا ولی عورت سے دو گواہوں کے سامنے اجازت لے مہر کا بھی ذکر ہو جائے تو بہتر ہے، مثلاً عورت کو جس کا نکاح ہو گا، بآواز بلند سنائے کہ میں نے تمہارا نکاح فلاں بن فلاں کے ساتھ کے بعوض اس قدر مہر کے کر دیا، ان الفاظ کو گواہ بھی سن لیں، عورت اگر کنواری ہے، تو یہ الفاظ کہنے والا اس کا باپ ہے، تو صرف اس کا سکوت کرنا بمنزلہ زبانی اجازت کے ہے، اور اگر باپ کے سوا دوسرا شخص ہے، یا اس عورت کا دوسرا نکاح ہوتا ہے، تو سکوت کافی نہ ہو گا، بلکہ زبانی اجازت دے اور صاف صاف کہے، "مجھے منظور ہے" یا "اجازت دی" پھر ولی اور گواہ مجلس عقد میں اگر قاضی صاحب کے سامنے بیان کریں، کہ فلاں عورت سے اجازت لے آئے ہیں بہتر تو یہ ہے، کہ اگر ولی خود خطبہ نکاح پڑھ سکتا ہو تو وہی اجازت لے، اور وہی نکاح پڑھے، ورنہ قاضی صاحب متولی سے اجازت عقد باندھنے کی لے کر کھڑے ہو کر یہ خطبہ بیں عربی میں پڑھیں، اور اگر ضرورت معلوم ہو تو اس کا ترجمہ بالتفصیل اور بالتشریح بیان کر دیں، اور خطبہ نکاح یہ ہے،

Marfat.com

خُطْبَةُ النِّكَاحِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ
بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ
مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا
فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَمَّا بَعْدُ
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْقَدِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

Marfat.com

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّ
نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ
لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَفِى الْحَدِيْثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِىْ فَمَنْ رَغِبَ
عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ ط نَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ
يُّطِيْعُهٗ وَيَتَّبِعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ
فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ
نِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۝

Marfat.com

یہ خطبہ پڑھنے کے بعد قاضی صاحب کو چاہیئے کہ دولہا کو چھ کلمے اور صفت ایمان بامعنی پڑھائیں
کیونکہ ان کلمات سے تجدید ایمان ہوتی ہے اور نکاح کے وقت تجدید ایمان بہتر ہے

شش کلمہ

اوّل کلمہ طیب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِؕ — اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ — میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا — وہ ایک ہے نہیں ہے اس کے لئے شریک اور اس
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗؕ — پر گواہ ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں،

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ — پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ — کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہوں سے بچا
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ — اور نیکی کی توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بلند اور بزرگ ہے،

چھارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ — اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے نہیں کوئی شریک
لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ — اس کا اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے
وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو — ہے حمد زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور خود زندہ ہے
الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِؕ بِیَدِہِ الْخَیْرُؕ — نہیں مرتا ہرگز کبھی، جلال اور بزرگی والا ہے اس
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ — کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ — اللہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ کی معافی چاہتا
اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاًسِرًّا — ہوں جو میں نے جان کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا
وَّعَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ — یا ظاہر، اور اسی کے حضور میں میری ہر گناہ سے

الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

توبہ ہے چاہے وہ گناہ مجھے معلوم ہو، اور وہ گناہ جو مجھے معلوم نہ ہو بے شک تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچاؤ اور نیکی کی توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے، جو بلند اور بزرگ ہے،

ششم کلمہ ردِ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

الٰہی! مجھے اس بات سے بچاؤ، کہ میں جان بوجھ کر تیرا کوئی شریک ٹھہراؤں، اور جو گناہ میں نے جانے بوجھے کئے تو ان کو بھی بخش دے، میں نے ان سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلخوری سے اور بری باتوں سے اور تہمت سے، اور سب گناہوں سے اور میں مسلمان ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

میرا ایمان ہے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اللہ کی طرف سے اچھی اور بری تقدیر پر اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقًۢا بِالْقَلْبِ ط

میرا ایمان ہے اللہ تعالیٰ پر ایسا جیسا کہ اس کے نام ہیں اور جیسی اس کی صفتیں ہیں اور میں نے اس کے سب حکم قبول کئے، زبان سے اقرار کر کے اور دل سے یقین لا کر،

Marfat.com

پھر

قاضی صاحب ولی اور دو گواہوں کے روبرو دولہا سے مخاطب ہو کر آواز بلند اس طرح ایجاب و قبول کرائیں، کہ اے دولہا! میں نے فلانہ بنت فلاں کا نکاح بمقابلہ اس قدر روپیہ کے نصف جن کے مؤجل اور نصف غیر مؤجل ہیں۔ تمہارے ساتھ کر دیا اُقَبِلْتَ کیا تو نے قبول کیا، دولہا کہے قَبِلْتُ یعنی میں نے قبول کیا، اسی طرح تین بار ایجاب و قبول کرانا مستحب ہے، تاکہ سب حاضرین سن لیں، بعدہ چھوہارے یا بادام یا کوئی شیرینی حاضرین مجلس کی طرف پھینک دیں

تنبیہ:۔ نکاح کی بعض مجلسوں میں چھوہارے لٹاتے وقت لوگ اس طرح طباق پر ٹوٹ پڑتے ہیں، کہ دو چار کے زخمی ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، بعض کے کپڑے پھٹ جاتے ہیں، اور بعض قاضی صاحب کی ایک پیالی بھر شکر پاس طرح گرتے ہیں، جیسے شہد پر مکھیاں، لوگوں کو چاہیئے، کہ ایسی وحشیانہ حرکتی سے پرہیز کریں، بلکہ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے، کہ دو چار مٹھی چھوہارے بغرض ادائے سنت لٹا دیا کریں، اور باقی اہل مجلس کو تقسیم کر دیئے جائیں تاکہ سب کو پہنچ جائیں،

مہر شرعی!

اقل مہر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دس درم ہیں کے ساڑھے اکتیس ملتے چاندی ہوئی، اور اکثر مہر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ مقدور سے زیادہ مہر کرنا افتخار اور تکبیر کی راہ سے مکروہ اور ممنوع ہے۔ اکثر ازواج مطہرات و بنات مقدسات جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مہر پانسو درم تھا، نکاح کی برکت دنیوی قلت مہر میں ہے۔ جیسا کہ بلوغ المرام میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خیر الصداق ایسرہ (اخرجہ ابو داؤد) یعنی کم مہر جو ادا کرنے میں آسان ہو بہت اچھا ہے

طریق مسنون یہ ہے، کہ مہر موافق کسی زوجہ مطہرہ یا صاحبزادی آنحضرت صلعم کے ہو اس واسطے بنظر افادہ عوام اور سہل فہم انام تعداد مہر ازواج مطہرات و بنات مقدسات آنحضرت صلعم کتب معتبرہ سے استنباط کر کے ایک جدول میں درج کیا جاتا ہے،

Marfat.com

تعداد مہر ازواج مطہرات

نام مبارک	تعداد درہم نقرہ	تعداد دینار نقرہ	وزن بحساب تولہ و ماشہ	بحساب سکہ چہرہ دار
حضرت ام سلمہ رض	متاع قیمتی ۱۰ درہم	.	.	۷ ماشہ ۲ تولہ ۴ سرخ	۸ ماشہ ۴ سرخ
حضرت سودہ رض	۴۰۰ درہم	.	.	۱۱۶ تولہ چاندی	۷۶ مالعہ ماشہ
حضرت ام حبیبہ رض	۴۰۰ "	۴۰۰	۱۰ ماصہ تولہ سونا	۱۱۶ ماشہ
اکثر ازواج مطہرات رض	۵۰۰	.	۱۳۰ تولہ	۱۳۱ ماشہ

تعداد مہر بنات مقدسات

حضرت فاطمہ رض	.	۴۰۰ مثقال	ماصہ تولے	ماصہ ماشہ
اکثر بنات رض	۵۰۰	چاندی	ماصہ تولے ۴ ماشہ	ماصہ ماشہ

الغرض قاضی صاحب دولہا سے متوجہ ہو کر معہ حاضرین کے یہ کہیں

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا مَحْفُوْظًا

مِّنْ كُلِّ ضَيْرٍ

پھر قاضی صاحب یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَسَارَةَ

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ يُوْسُفَ وَزُلَيْخَا

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُوْسٰى وَصَفُوْرَةَ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سُلَیْمَانَ وَبِلْقِیْسَ

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَخَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی وَعَائِشَۃَ

الصِّدِّیْقَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ۔ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا

کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ عَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْھُمَا ۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ

الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِکَ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اٰمِیْن

تَمَّتْ

ملنے کا پتہ

ملک محمد شفیع اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار ۔ لاہور

(لاہور)

بیدِ احقر العباد محمد ادریس کیلانی

(در مطبع کو آپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں چھپی)

Marfat.com

[illegible]

Marfat.com